الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون

الحمد للہ کہ حسب الحکم قدردان فیض رسان علیا حضرت حضور نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ تاج ہند

رئیس دلاور اعظم طبقہ اعلیٰ ستارہ ہند و رئیس دلاور اعظم طبقہ افضل سلطنت ہند و رئیسہ

دلاور اعظم طبقہ یادر سلطنت برطانیہ فرمانروائے ریاست بھوپال دام اقبالہا کتاب

قرة الناظر

(فی ترجمہ)

خلاصة المفاخر فی اختصار مناقب السید الشیخ

عبد القادر وجماعة من عظمة

من الشیوخ الاکابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ وعنہم

(اجمعین)

مترجمہ تاج العلماء العاملین فخر الفضلاء الکاملین بدر الاسلام و المسلمین نائب سید الانبیاء

والمرسلین مولانا السید السند ابو الحسن ذو الفقار احمد النقوی البسارنفوری ثم البھوپالی

مدظلہ العالی مطبوعہ سنہ ۱۳۳۷ھ سنہ ۱۹۱۹ء

قد طبعہ باہتمام محمد عبد الرحیم الانصاری فی المطبع السلطانی فی ملک بھوپال

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

عہد [illegible] حکم قدردان فیض رسان علیا حضرت حضور نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ تاج ہند
میں [illegible] اعظم طبقہ اعلیٰ ستارہ ہند و رئیس دلاور اعظم طبقہ فضل سلطنت ہند و رئیسہ دلاور اعظم طبقہ ارفع
سلطنت برطانیہ فرمانروائے ریاست بھوپال دام اقبالہا کتاب

قرۃ الناظر

ترجمہ اردو حاصل المتن کتاب

خلاصۃ المفاخر

مترجمہ تاج العلماء العاملین فخر الفضلاء الکاملین بدر الاسلام والمسلمین نائب سید الانبیاء والمرسلین مولانا السید
ابو الحسن ذو الفقار احمد النقوی القبائی السارنفوری ثم البھوپالی مد ظلہ العالی حلیہ طبع پوشید

۱۹۱۹ء

قد طبع باہتمام محمد عبد الرحیم الانصاری فی المطبع السلطانی بدار الاقبال بھوپال

شکر قدردانی

الله تعالیٰ نے نفوس انسانی کو جس خلعت امتیازی سے مشرف و ممیز فرمایا ہے
وہ علم و فضل کا جواہر نگار تاج ہے جو کتابی نقوش کی برکت سے ہر طالب صادق کو حاصل ہو سکتا ہے۔
قرون سابقہ میں علماء و حکماء کی ہمت اور شاہان قدردان کی عالی نظری نے تالیف و تصنیف کے
عالیشان سلسلہ کو اعلیٰ پیمانہ پر پہونچا کر جمیع علوم و فنون کو کاغذی اوراق میں مدون فرمایا ہے۔ الله پاک کا انعام
اہل بھوپال کیلئے مایۂ فخر و ناز ہے کہ اوس نے ہر عہد میں جس طرح علماء و فضلاء کو علوم گرانمایہ کی خدمت گذاری پر
مامور فرمایا اسی طرح فرمانروایان زمانہ کو قدردانی کا شاہانہ امتیاز عطا فرماکر ہمتوں کو دوبالا کر دیا ہے چنانچہ خاکسار نے
پندرہ کتب عربی و اردو زبان میں وقتاً فوقتاً تصنیف و تالیف کرکے رؤسا و فرمانروایان سابقین کے حضور میں پیش کیں
جو بہمت خسروانہ بصرف زر کثیر طبع ہوکر مقبول خاص و عام ہوئیں۔

الحمد للہ کہ یہ متبرک کتاب جسکا عالم اسلام میں اردو لباس پہنکر جلوہ نما ہونا نہایت ضروری تھا ترجمہ ہوکر علیا حضرت قوی
شوکت عالیجناب معلی القاب قدردان فیض رسان جناب نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ تاج ہند جی سی ایس آئی اور اعظم طبقہ اعلیٰ ستارۂ ہند
و جی سی آئی ای اور اعظم طبقہ افضل سلطنت ہند و جی بی ای اور اعظم طبقہ ارفع سلطنت برطانیہ فرمانروائے ریاست بھوپال دام اقبالہا کے
حضور میں پیش ہوکر بصرف خسروی طبع ہوئی الله تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اوس نے ہم غرباء پر ایسا ابر کرم عالی ہمم رئیس حکمران
فرمایا جسکے جود و سخا و عدل و انصاف کا شہرہ زمین ہند سے تا ملک فرنگ ہے مختصر یہ کہ علیا حضرت کی عالی نظری نے
فرمانروایان سلف کے قصص کو لوح دل سے محو فرما دیا ہے۔ الله پاک انکی ہمت و سخاوت و عدالت و شہامت و عمر
و اقبال میں روز افزون ترقی فرماوے اور صاحبزادگان عالیشان و والا دودمان ادام الله
اقبالہم و بارک فی اعمارہم کو ظل سلطانی میں شاد و آباد و بامراد رکھے این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد
بحق النون و الصاد۔ مرقوم ۱۹ شوال ۱۳۳۶ھ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التسلیم آمین

سپاس گذار سلطانی۔ سید ذو الفقار احمد نقوی اقبالی رکن
(مجلس العلماء دار الاقبال ریاست بھوپال)

شجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء

شجرۂ خاندان علیہ قادریہ جو خاکسار مترجم کو حضرت مولانا شیخ محمد عبد القیوم صاحب مرحوم و مغفور سے پہونچا ہو تبرکاً و تیمناً درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد شفیع المذنبین وعلی آلہ و اصحابہ الهادین الی طریقۃ المعرفۃ والیقین۔ اما بعد مولوی سید ذو الفقار احمد نقوی ثبتہ اللہ تعالیٰ علی الہدایۃ وجعل خاتمتہ علی السعادۃ بشرف توبہ مشرف گشت بواسطہ خادم العلماء والفقراء الشیخ عبد القیوم بن مولوی عبد الحی مرحوم صدیقی و این فقیر را اجازت اخذ بیعت از خدمت بابرکت حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب المہاجر المجاور والمتوفی فی البلد الامین و ایشان اجازت یافتند از جد فاسد خود حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز و ایشان اجازت یافتند از والد خود حضرت شاہ ولی اللہ محدث و ایشان از والد خود حضرت شاہ عبد الرحیم و ایشان از حضرت سید عبد اللہ اکبر آبادی و ایشان از حضرت سید آدم بنوری و ایشان از حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی و ایشان از حضرت شیخ عبد الاحد و ایشان از حضرت سید شاہ کمال و از حضرت سید فضیل و ایشان از حضرت سید گدا رحمٰن و ایشان از حضرت شمس الدین عارف و ایشان از حضرت سید گدا رحمٰن بن ابی الحسن و ایشان از حضرت سید شمس الدین صحرائی و ایشان از حضرت سید عقیل و ایشان از حضرت بہار الدین و ایشان از حضرت سید عبد الرزاق و ایشان از والد خود حضرت شیخ المشائخ سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ و ایشان از شیخ ابو سعید مخزمی و ایشان از حضرت شیخ ابو الحسن مخزمی و ایشان از حضرت شیخ ابو الفضل عبد الواحد یمنی و ایشان از حضرت شیخ عبد العزیز یمنی و ایشان از حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی و ایشان از حضرت شیخ ابو الحسن سری سقطی و ایشان از حضرت شیخ ابو بکر شبلی و ایشان از حضرت شیخ معروف کرخی و ایشان از حضرت امام علی رضا و ایشان از حضرت امام موسیٰ کاظم و ایشان از حضرت امام جعفر صادق و ایشان از حضرت امام محمد باقر و ایشان از حضرت امام زین العابدین و ایشان از حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ و ایشان از حضرت علی کرم اللہ وجہہ و ایشان از حضرت حبیب رب العالمین وسیلۃ الطالبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم۔ اللھم احشرنا فی زمرۃ اولیائک برحمتک یا ارحم الراحمین ؁
سند شریف لبس خرقہ واجازت اخذ بیعت خاندان علیہ قادریہ مرتضویہ وصورت مہرہائے مبارکہ مترجم
مستطیبہ حضرت مولانا السید الشیخ محمد نجیب ابو البرکاۃ الجیلانی الحسنی الحسینی الحموی خادم طریقہ
جد خود حضرت مولانا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ مرقومہ ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۰ سنہ ہجری









بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی وشرفھم بوفاء العھود والمواثیق وجعلھم من الخلفاء والائمۃ الخلفاء واقامھم فی ارضہ داعین الی قدسہ علی نہج الکتاب والسنۃ مشائخ ربانیین وعلماء مرشدین وحکماء للبدعۃ قامعین مظھرین للدین وناصرین کتاب اللہ وسنۃ جدھم سید المرسلین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد نبیہ وعبدہ ورسولہ جاءنا بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وجعلہ شفیعا لمن تبع ملتہ واقتفی اثرہ من بعدہ **وبعد** فھذا سند سلسلۃ السادۃ القادریۃ الجیلانیۃ المنسوبین لاخذ العھد ولبس الخرقۃ السنیۃ وتلقین الذکر الشریف الی علم الاسلام وغوث الانام القطب الاعظم الربانی والھیکل المبارک الصمدانی ذی الکاس النورانی الجامع لاشتات المعانی شیخ الاسلام ابی صالح السید الشریف **عبد القادر محی الدین** الحسنی الحسینی الجیلانی الحنبلی البغدادی رضی اللہ تعالی عنہ ونور ضریحہ من طریق افقر الوریٰ وخادم السادات والفقراء النسل السادۃ القادریۃ الجیلانیۃ وفرع الشجرۃ الزکیۃ الھاشمیۃ الحسنیۃ والحسینیۃ من العصبۃ النبویۃ وطراز الدرۃ المحمدیۃ اطھر الطاھر والعلم الزاھر القائم للہ علی قدم الوفا الشارب من نھر الصفا سیدنا الامجد المحترم خادم طریقۃ جدہ الغوث الاعظم الجیلانی الحسیب النسیب الشریف السید **محمد نجیب** ابو البرکات الجیلانی الحسنی الحسینی الحموی ابن سیدنا ومولانا العالم العلامہ مرشد السالکین ومربی المریدین منھل الواردین مقصد الطالبین قامع المبتدعین ناصر سنۃ جدہ سید المرسلین بقیۃ السلف الصالحین سیدنا واستاذنا وعمدتنا وملاذنا السید الشیخ **محمد مرتضیٰ** نقیب السادۃ الاشراف

بحماة حماه الله تعالى بحماة ابن سيدنا ومولانا الشيخ الامام العالم العامل الصالح الزاهد العابد الناسك
مربي المريدين بقية السلف الصالحين قدوة السالكين منهل الواردين مقصد الطالبين منهاج
العابدين كهف الفقراء والسالكين قامع المبتدعين ناصر سنة جده سيد المرسلين السيد الشريف
الحسيب النسيب الاصيل الامين المؤتمن شيخ شيوخ الوقت الذي كان فيه بلا مدافعة ولا منازعة
نجل الاولياء والصالحين سلالة الاقطاب الميامين الطهر الطاهر والعلم الزاهر الذي اذا اعقب
قال جدي عبد القادر السيد الشيخ محمد نجيب الجيلاني شيخ الخرقة والسجادة القادرية المباركة
في البلاد الاسلامية ومفتي الاسلام بحماة المحمية رضي الله تعالى عنه ابن الحسيب النسيب الشهير الشريف السيد
الشيخ محمد سعدي الازهري الجيلاني مفتي حماة ابن الحسيب النسيب الشريف الاستاد السيد الشيخ عمر ابن
الحسيب النسيب السيد الشريف الشيخ يسين ابن الحسيب النسيب الشريف السيد الشيخ عبد الرزاق ابن
الحسيب الشريف السيد الشيخ شرف الدين ابن الحسيب النسيب الشريف السيد الشيخ احمد ابن
الحسيب النسيب الشريف السيد الشيخ علي الهاشمي ابن الحسيب النسيب الشريف السيد الشيخ
شهاب الدين احمد ابن الحسيب النسيب الشريف السيد الشيخ شرف الدين قاسم ابن الحسيب
النسيب الشريف السيد الشيخ محي الدين يحيى ابن الحسيب النسيب الشريف السيد
الشيخ نور الدين حسين ابن الحسيب النسيب الشريف السيد الشيخ علاء الدين علي
ابن الحسيب النسيب الشريف السيد الشيخ شمس الدين محمد ابن الحسيب النسيب الشريف السيد
الشيخ سيف الدين يحيى القادري الجيلاني المشهور وهو اول من هاجر من بغداد ونزل حماة واستوطنها
من هذه السلالة الطاهرة الجيلانية القادرية ابن الحسيب النسيب الشريف السيد
الشيخ ظهير الدين احمد ابن الحسيب النسيب الشريف السيد الشيخ ابي النصر محمد ابن
الحسيب النسيب الشريف السيد الشيخ نصر قاضي القضاة ابي صالح عماد الدين ابن قطب
العراق الحافظ الكبير المشهور بالافاق الحسيب النسيب الشريف السيد الشيخ ابي بكر عبد الرزاق
ابن الامام الهمام العالم العامل والمرشد الكامل شيخ الاسلام الجامع بين الشريعة والحقيقة والطريقة
سلطان الاولياء والعارفين قطب الاقطاب ورئيس الانجاب الغوث الاعظم الفرد الرباني و
الهيكل المبارك الصمداني القنديل النوراني محي الملة والدين مؤيد شريعة جده سيد المرسلين
صحيح النسبين واضح الحسبين كريم الجدين شريف الطرفين من الابوين الاكرمين
للامامين الحسنين الاحسنين الطاهرين الكاملين الحسن والحسين رضي الله تعالى عنهما امام
المريدين صاحب الوقت في التمكين ذي الباطن النوراني المقدس المكين سليل سيد المرسلين

ذي المناقب والمآثر محق الاصاغر بالاكابر البازي الاشهب والسيف المنتدب والدرياق المجرب
سيدنا ومولانا الحبيب النسيب الشريف السيد الشيخ محي الدين عبد القادر الجيلاني الحسني
الحسيني الشافعي الحنبلي البغدادي رضي الله عنه ابن الامام الحبيب النسيب الشريف السيد
ابي صالح موسى جنگي دوست ابن الامام السيد عبد الله ابن الامام السيد يحيى الزاهد ابن
الامام السيد محمد ابن الامام السيد داؤد ابن الامام السيد موسى ابن الامام السيد عبد الله
ابن الامام السيد موسى جون ابن الامام السيد عبد الله المحض ابن الامام السيد الحسن
المثنى ابن الامام الهمام سيدنا الحسن السبط ابن الامام الهمام امير المؤمنين اسد الله الغالب سيدنا
علي بن ابي طالب كرم الله وجهه ورضي عنه وعنهم اجمعين هذا النسب الشريف من ابيه واما
نسبه الشريف من جهة امه رضي الله عنها فهو يتصل الى الامام الهمام سيد الشهداء ابي عبد الله
الحسين رضي الله تعالى عنه. قال سيدنا ومولانا السيد الشريف محمد نجيب ابو البركات الجيلاني
الحسني الحسيني المشار اليه لبست هذه الخرقة المباركة الشريفة القادرية من يد شيخي وسيدي
وقدوتي ووالدي المعظم نقيب السادة الاشراف بحماة الحبيب النسيب الشريف السيد الشيخ
محمد مرتضى الجيلاني الحسني الحسيني الحموي وهو لبسها من يد شيخه وقدوته وعمه بركة الانام ومفتي
الاسلام بحماة المحمية وشيخ السجادة المباركة القادرية في البلاد الاسلامية الحبيب النسيب الشريف
السيد الشيخ محمد مكرم الجيلاني الحسني الحسيني الحموي وهو لبسها من يد شيخه وابن عمه الفاخر قدوة
الاكابر نقيب الاشراف حماة مولانا الحبيب النسيب الشريف السيد الشيخ محمد طاهر الجيلاني الحسني
الحسيني الحموي قدس الله سره وهو لبسها من يد شيخه وابن عمه مفتي الاسلام بحماة الشام قطب دائرة
الارشاد والعلامة الفهامة الشهير الحبيب النسيب الشريف مولانا السيد الشيخ محمد سعد الازهري
الجيلاني الحسني الحسيني الحموي قدس الله سره وهو لبسها من يد اخيه مفتي الاسلام بحماة الولي الجليل
والعلم الطويل صاحب الكشف الجلي الحبيب النسيب الشريف مولانا السيد الشيخ علي الجيلاني الحسني
الحسيني الحموي قدس الله سره وهو لبسها من يد شيخه وقدوته ووالده وسيده نقيب السادة
الاشراف الاستاذ الكبير قطب دائرة العرفان الحبيب النسيب الشريف مولانا السيد الشيخ عمر
الجيلاني الحسني الحسيني الحموي نور الله ضريحه وهو لبسها من يد شيخه وقدوته واخيه بركة الاسلام
صاحب الكرامات الباهرة نقيب السادة الاشراف الحبيب النسيب الشريف مولانا السيد الشيخ
حسن الجيلاني الحسني الحسيني الحموي قدس سره وهو لبسها من يد شيخه وقدوته ووالده القطب

الكبير والاستاذ الشهير نقيب السادة الاشراف بحماة المحمية صاحب الكرامات العظيمة والمناقب
الجليلة الحسيب النسيب الشريف مولانا السيد الشيخ ياسين الجيلاني الحسني الحسيني الحموي قدس
سره وهو لبسها من يد شيخه وابن عمه الاستاذ الكامل العالم النحرير الفاضل نقيب السادة الاشراف
بحماة المحمية ومرشد اقطار البلاد الشامية القطب الرباني والعارف الصمداني الحسيب النسيب الشريف
مولانا السيد الشيخ علي الكبير ابن السيد يحيى الجيلاني الحسني الحسيني الحموي رضي الله عنه وهو
لبسها من يد شيخه وابن عمه نقيب السادة الاشراف بحماة وبغداد الحسيب النسيب الشريف مولانا
السيد الشيخ ابراهيم الجيلاني الحسني الحسيني الحموي قدس سره وهو لبسها من يد شيخه وقدوته
واخيه نقيب السادة الاشراف بحماة المحمية قطب دائرة السادة القادرية من شاعت ولايته
بالافاق شيخ الواصلين واستاذ الكاملين الحسيب النسيب الشريف مولانا السيد الشيخ عبد الرزاق
الجيلاني الحسني الحسيني الحموي رضي الله عنه وهو لبسها من يد شيخه وقدوته ووالده نقيب السادة
الاشراف بحماة صاحب الاحوال الخارقة والكرامات الفائقة والتصرف التام القطب الكبير الرحماني
الحسيب النسيب الشريف مولانا السيد الشيخ شرف الدين الجيلاني الحسني الحسيني الحموي
نور الله مرقده وهو لبسها من يد شيخه وقدوته وعمه مرشد اهل زمانه الحسيب النسيب الشريف الشيخ
جلال الدين ابن السيد علي الهاشمي الجيلاني الحسني الحسيني الحموي قدس سره وهو لبسها من يد
شيخه وقدوته وابن عمه قطب العارفين الحسيب النسيب الشريف السيد الشيخ شهاب الدين احمد
الكبير القادري الجيلاني الحسني الحسيني الحموي رضي الله عنه وهو لبسها من يد شيخه وقدوته واخيه
غوث الواصلين وقطب الصالحين من شاع سر ولايته بالافاق الحسيب النسيب الشريف مولانا العارف
بالله السيد الشيخ عبد الله الجيلاني الحسني الحسيني الحموي رضي الله عنه وهو لبسها من يد شيخه وقدوته
وعمه قطب دائرة الارشاد وعين اعيان السادة القادرية الافراد الولي الكبير الشهير الحسيب النسيب
الشريف السيد الشيخ محمد ابي الوفا الجيلاني الحسني الحسيني الحموي قدس سره وهو لبسها من يد
شيخه وقدوته واخيه قطب العارفين وغوث الواصلين الحسيب النسيب الشريف مولانا وسيدنا
السيد الشيخ شهاب الدين احمد الجيلاني الحسني الحسيني الحموي رضي الله عنه وهو لبسها من يد
شيخه وقدوته ووالده القطب الكبير النوراني والمرشد الكامل الرباني الحسيب النسيب الشريف
مولانا وسيدنا السيد الشيخ شرف الدين قاسم الجيلاني الحسني الحسيني الحموي رضي الله عنه
وهو لبسها من يد شيخه وقدوته وابن عمه العارف الرباني الحسيب النسيب الشريف مولانا السيد

الشیخ عبد الباسط الجیلانی الحسنی الحسینی الحموی رضی اللہ عنہ وہو لبسہا من یدشیخہ وقدوتہ ووالدہ الاستاذ الکبیر صاحب التمکین والمدد الحبیب النسیب الشریف مولانا السید الشیخ ابی العباس احمد الجیلانی الحسنی الحسینی الحموی قدس سرہ وہو لبسہا من یدشیخہ وقدوتہ ووالدہ الولی الجلیل الحبیب النسیب الشریف سیدنا ومولانا السید الشیخ بدر الدین حسن الجیلانی الحسنی الحسینی الحموی رضی اللہ عنہ وہو لبسہا من یدشیخہ وقدوتہ ووالدہ الولی الشہیر قطب الاوتاد وملجأ القصاد صاحب الکرامات الظاہرۃ والمناقب الفاخرۃ الحبیب النسیب الشریف نقیب السادۃ الاشراف مولانا وسیدنا السید الشیخ علاء الدین علی الجیلانی الحسنی الحسینی الحموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہو لبسہا من یدشیخہ وقدوتہ ووالدہ الاستاذ الشہیر والولی الکبیر القطب الربانی الحبیب النسیب الشریف مولانا السید الشیخ شمس الدین محمد الجیلانی الحسنی الحسینی الحموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہو لبسہا من یدشیخہ وقدوتہ ووالدہ العارف الکبیر والمرشد الجلیل قطب العارفین وغوث الواصلین الحبیب النسیب الشریف سیدنا ومولانا السید الشیخ سیف الدین یحیٰ الجیلانی الحسنی الحسینی القادری وہو اول من ہاجر من بغداد ونزل حماۃ واستوطنہا من ہذہ السلالۃ الطاہرۃ القادریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہو لبسہا من یدشیخہ ووالدہ الاستاذ الکبیر والعارف الشہیر الحبیب النسیب الشریف سیدنا ومولانا السید الشیخ ظہیر الدین احمد الجیلانی الحسنی الحسینی قدس سرہ وہو لبسہا من یدشیخہ وقدوتہ ووالدہ قطب زمانہ وفرید عصرہ واوانہ الحبیب النسیب الشریف السید الشیخ ابی النصر محمد الجیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ وہو لبسہا من یدشیخہ ووالدہ علامۃ الافاق ومرشد العراق القطب الجامع علم الاوتاد الشہیر بین المسلمین الحبیب النسیب الشریف مولانا وسیدنا السید الشیخ عماد الدین ابی صالح نصر قاضی القضاۃ الجیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہو لبسہا من یدسیدہ ووالدہ وشیخہ وقدوتہ الشیخ الصالح الزاہد الورع العالم العلامۃ العالم المحقق المدقق المسلک سلالۃ الاولیاء علم الاصفیاء تاج الملۃ والدین علامۃ عصرہ الحافظ الکبیر الشہیر بین الوریٰ قطب العراق من شاعت ولایتہ فی الافاق سیدنا ومولانا الحبیب النسیب الشریف ابی بکر السید الشیخ عبد الرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہو لبسہا من سیدہ ووالدہ وشیخہ وقدوتہ ومربیہ ومسلکہ سیدنا وشیخنا وقدوتنا ومرشدنا الی اللہ تعالیٰ الشیخ الامام علم الاسلام رکن الشریعۃ علم الحقیقۃ حجۃ الحق علی الخلق نائب جدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم ووارثہ فی الارض خلاصۃ العناصر حامل رایۃ المعالی والمفاخر الذی تواترت کراماتہ وخرجت عن

حضرت الحاضر قطب الاقطاب عین الانجاب بدل الابدال فرد الافراد اسد الرجال باز اسم الاشہب استاذ الوجود و معدن الفضل والکرم والجود علامۃ الزمان شیخ الانس والجان جامع فضائل الامتنان قطب دائرۃ الاولیاء مالک ازمۃ الاصفیاء رئیس الصدیقین القطب الغوث الفرد الجامع العارف الربانی والہیکل الشریف الصمدانی القندیل اللامع النورانی شیخ الاسلام ناصر شریعۃ جدہ سید الانام الحسیب النسیب الشریف السید الشیخ محی السنۃ والدین ابی الصالح عبد القادر الحنبلی الشافعی الحسنی الحسینی الجیلانی البغدادی قدس اللہ سرہ العزیز و رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہو لبسہا من ید شیخہ قاضی القضاۃ ابی سعید ابن المبارک ابن علی المخزومی البغدادی قدس سرہ قال سیدنا السید الشریف شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبد القادر الجیلانی المشار الیہ قدس اللہ سرہ واعاد علینا من برکاتہ۔ جاءنی ابو سعید المبارک ابن علی المخزومی وقال لا بد ان تلبس منی خرقۃ والبس منک خرقۃ تبرک کل واحد منا بالآخر فلبست منہ خرقۃ ولبس منی خرقۃ و شیخہما فی الخرقۃ شیخ الاسلام ابو الحسن علی بن محمد بن یوسف القرشی الہکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہو لبسہا من ید شیخہ ابی الفرج الطرسوسی قدس سرہ وہو لبسہا من ید شیخہ ابی بکر ابن دلف الشبلی قدس سرہ وہو لبسہا من ید شیخہ سیدنا ابی القاسم الجنید البغدادی قدس سرہ وہو لبسہا من ید شیخہ السری السقطی قدس سرہ وہو لبسہا من ید شیخہ معروف الکرخی قدس سرہ وہو لبسہا من ید شیخہ داؤد الطائی الحنفی قدس سرہ وہو لبسہا من ید شیخہ حبیب العجمی قدس سرہ وہو لبسہا من ید شیخہ سید التابعین الشیخ الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہو لبسہا من ید شیخہ امیر المومنین اسد اللہ الغالب مفرق الکتائب سیدنا و مولانا الامام علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ و رضی عنہ وہو اخذ العلم عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و تادب بآداب امین الوحی طاؤس الملائکۃ جبرئیل علیہ السلام وہو اخذ عن اسرافیل علیہ السلام وہو اخذ عن رب العزۃ جل و علا والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ھٰذا وقد اخذ منی الرجل الصالح والزاہد القانع المقبل علی مولاہ المعرض عما سواہ الراغب فی دار الآخرۃ المواظب علی الاعمال الصالحۃ الناجحۃ الفاخرۃ ولدنا القلبی مولوی سید ذو الفقار احمد نقوی ابن السید ہمت علی البہوپالی ہذہ الطریقۃ الجلیلۃ القادریۃ ولبس الخرقۃ المبارکۃ الجیلانیۃ العلویۃ النبویۃ الالہیۃ القدسیۃ الربانیۃ وتلقن منی الذکر الشریف واخذ منی العہود والمواثیق واقمتہ خلیفۃ واجلستہ علی سجادۃ حضرت جدی سلطان الاولیاء و تاج الاصفیاء

غوث الثقلين ثابت النبين الشريفين سيدنا السيد الشيخ محی الدين عبد القادر الجيلانی الحسنی
الحسينی رضی الله تعالى عنه **واجزته** ان يجيز لمن يطلب منه الطريقة القادرية العلية بشرط
ان يكون فيه اهلية للخلافة اجازة واذناً عاماً مطلقاً كما اجزته وايضاً اذنت له بجميع تلاوة الاوراد
الشريفة القادرية وان ياذن لمن يطلب منه ذلك آذنته كذلك ان يبايع على ما لهم من الطريق من
العهود والموثيق وينتظم في سلك عقدهم الفريد وينتشق من عرف ذكرهم المجيد وينتسب في ذلك
اليهم وصار امره في الطريق عليهم حيث اندرج في سلسلة نظمهم البديع وان يسلك في طريقهم
الرفيع من البدر التمام وشمس السيارة المستنيرة للانام مركز دائرة السادة القادرية ودرة عقد
العصابة الهاشمية بحر الحقائق الربانية وحبر ذوی المعارف الصمدانية العارف من بحار جدوه
الفائقة ومناهله الرائقة قبلة الطالبين وعلم المريدين ذی الحسب الذی يفیئ فی سماء الاحساب
سرائره وتبسم انواره سيدی واستاذی وقبلتی وملاذی السيد الشريف محمد نجيب الجيلانی البركات
الجيلانی الحسنی الحسينی ابن السيد الشريف محمد مرتضی الجيلانی الحسنی الحسينی ابن السيد
الشريف محمد نجيب الجيلانی مفتی حماة ابن السيد الشريف محمد سعدی الازهری ابن السيد الشريف عمر
ابن السيد الشريف يس ابن السيد الشريف عبد الرزاق ابن السيد الشريف شرف الدين ابن السيد الشريف احمد ابن
السيد الشريف علی الهاشمی الجيلانی الحسنی الحسينی القادری الحموی المتقدم ذكرهم اعلاه قدس الله سرهم تعالى وصلى الله على
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم اجمعين ورضی الله تعالى عن التابعين وتابعی التابعين لهم باحسان الى يوم الدين وحسبنا
الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير **هذه وصية القطب الغوث الاعظم الربانی والفرد**
الشهر الصمدانی والهيكل المبارك الرحمانی والقنديل اللامع النورانی الجامع لاشتات المعانی شيخ
الاسلام سلطان الاولياء برهان الاصفياء سيدنا وقدوتنا واستاذنا ومرشدنا الى الله تعالى
تاج المفاخر من خضعت لعز عظمت هيبته ولايته رقاب جحاجحة فحول الاولياء والعارفين
الاكابر السيد الرشيد الوحيد الشريف **الشيخ محی الدين عبد القادر الجيلانی الحسنی**
الحسينی قدس الله سره العزيز واعاد علينا وعلى كافة المسلمين من بركات انفاسه الطاهرة فی الدنيا
والآخرة سأله بعض اولاده **الوصية** فاجابه الى ذلك بقوله رضی الله تعالى عنه
اوصيك يا ولدی بتقوی الله وطاعته ولزوم ظاهر الشرع وحفظ حدوده وتعلم العلم
واعلم يا ولدی ان طريقنا هذا مبنی على الكتاب والسنة وسلامة الصدر وسخاء اليد وبذل العطاء
وكف الجفاء وتحمل الاذى والفقر والصفح عن عثرات الاخوان وحفظ حرمات المشائخ وحسن العشرة

مع الاخوان والنصيحة للاصاغر والاكابر وترك الخصومة الا في امور الدين وملازمة الايثار ومجانبة
الادخار والمعاداة في امر الدين والدنيا واصحب الاغنياء بالتعزز والفقراء بالتذلل والاخلاص
ودوام نسيان رؤية الخلق ودوام رؤية الخالق ولا تتهم الله في الاسباب واستكن اليه في
جميع الاحوال ولا تضيع حق اخيك اتكالاً على ما بينك وبينه من القرابة والمودة واصحب الفقراء
بثلاثة اشياء - التواضع وحسن الخلق وصفاء النفس - وامت نفسك حتى تحيى - واعلم يا ولدي
ان اقرب الخلق الى الله تعالى اوسعهم خلقاً وافضل الاعمال رعاية السر عن الالتفات الى شيء
سوى الله تعالى وعليك اذا اجتمعت بالفقراء التواصي بالصبر والتواصي بالحق وحسبك من
الدنيا شيئان صحبة فقير وخدمة ولي والفقير هو الذي لا يستغني بشيء سوى الله تعالى والصولة
على من هو دونك ضعف وعلى من هو فوقك فخر وعلى من مثلك سوء خلق والفقر والتصوف جدان
فلا تخلطهما بشيء من الهزل وعليك بذكر الله تعالى في كل حال فانه للخير جامع وعليك بالاعتصام
بحبل الله فانه للمضار دافع وعليك بالتأهب لتلقي موارد القضاء فانه واقع - واعلم انك مسئول
عن حركاتك وسكناتك واشتغل بما هو اولى في الوقت وعليك بحسن الظن في المسلمين واصلاح النية لهم
والسعي بينهم في كل خير - ولا تبيتن ولا احد في قلبك شر الاشحناء والانغضاء ودع لمن ظلمك وراقب
الله عز وجل - وفقنا الله واياكم بهذه وصيتي لك ولكل من يسمعها ويراها من المسلمين والمريدين والمحبين
كثرهم الله منهم - واعلم ان التصوف مبني على ثمانية خصال السخاء لسيدنا ابراهيم عليه السلام والرضا
لسيدنا اسحق عليه السلام والصبر لسيدنا ايوب عليه السلام والاشارة لسيدنا زكريا عليه السلام
والغربة لسيدنا يحيى عليه السلام ولبس الصوف لسيدنا موسى عليه السلام والسياحة لسيدنا عيسى عليه
السلام والفقر لسيدنا ونبينا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى اخوانه من النبيين والمرسلين
وآل كل وصحب كل اجمعين ورضي الله تعالى عن التابعين وتابعي التابعين لهم باحسان الى يوم
الدين ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم نعم المولى ونعم النصير والحمد لله رب العالمين +

قد تم كتابة هذه الاجازة الشريفة بيوم الاثنين بعد الظهر في الثامن والعشرين من جمادى الاولى
سنة ١٣١١ في محلة امير گنج من محلات شاهجهان آباد بهوپال المحمية صانها الله عن كل
بلية ورزية آمين

یوم الذی کنا فی السیاحة فی ہندوستان قد حضرنا الی شہر بھوپال وقد حضر الی عندنا مولوی سید
ذو الفقار احمد نقوی المحرر اسمه باطن ہذه الاجازة الشریفة القادریة والبسناه الخرقة
الشریفة القادریة واقعدة علی سجادة جدی الغوث الاعظم الجیلانی واذنت له بان یقیم الذکر
الشریف القادریة بالحلقة وان یاخذ نذر الغوث الاعظم فتح الله علیه فتوح العارفین بحرمة
محمد صلی الله علیه وسلم وبحرمة صاحب ہذه الطریقة سلطان الاولیاء غوث الثقلین سیدنا عبد القادر
الجیلانی رضی الله عنه وقدس الله سره العزیز وانا الفقیر الیه عزشانه خادم السجادة القادریة پیر سید
محمد نجیب افندی ابو البرکات الجیلانی القادری الحسنی الحسینی من بلدة حماة شریف علاقة الشام
المشهورة عفی عنه۔

الآن القائم علی سجادة القادریة متصدر للارشاد بحماة شریف بلدة قریبة من الشام قریبة الی
بیت المقدس الشریف وہو حضرت مولانا واستاذنا وعمدتنا وملاذنا صاحب الوقت المرشد
الکبیر والعالم الشہیر العارف الربانی مرشد السالکین ومربی المریدین مولانا المعظم حضرت پیر شاہ
السید محمد مرتضی افندی صاحب الجیلانی القادری الحسنی الحسینی نقیب السادة الاشراف
بحماة الشام المحمیة قدس سره ونفعنا الله بتوجهاته وبرکاته ودعواته الصالحة آمین +

السید
محمد نجیب ابو البرکات
الجیلانی

بیان اولاده المعظمین ہم بحماة شریف

(۱) حضرت سیدنا المعظم پیر السید محمد صالح آفندی الجیلانی (۲) حضرت سیدنا المعظم پیر السید محمد
سیف الدین آفندی الجیلانی وله ولد اسمه جناب السید احمد برہان الدین آفندی الجیلانی والآن
السید سیف الدین آفندی المذکور ساکن فی استانبول تخت الملک الترک (۳) وحضرت
سیدنا واستاذنا ومرشدنا المعظم قد حضر الی بھوپال بلدتنا وتشرفنا منه بلبس الخرقة القادریة
الشریفة وہو پیر السید محمد نجیب افندی ابو البرکات الجیلانی وسیدنا المذکور له ولد اسمه
السید احمد قطب الدین افندی الجیلانی (۴) وحضرت سیدنا المعظم پیر السید محمد وصفی آفندی
الجیلانی وہم اربعة حفظها الله تعالی ومد عمرہم بمد جدہم رضی الله عنه +

تاریخ وفات حضرت المرشد القطب الربانی المرحوم پیر سید شیخ محمد نجیب افندی الجیلانی

القادری الحسنی الحسینی الحموی شیخ السجادة القادریة فی البلاد الشامیة والمفتی بحماة قدس الله سره

وعطر الله مرقدہٗ الشریف۔ مدفون بحماۃ فی الزاویۃ القادریۃ المشہورۃ الراکبۃ علی نہر العاصی من جہۃ الشرق وقبرہ ظاہر یزار وعلیہ الانوار وہذہ التاریخ مکتوب علی التابوت نظماً شعراً مثالہ ہو

زر زر حسن حبر ضم شمس حقیقۃ ﴿ وطریقۃ ولآل طہ ینسب ﴿ للقادریۃ شیخ سجاد غدا

تسعی الیہ السالکون وترغب ﴿ قد صاد کل المکرمات وکیف لا ﴿ یصطادہا وابوہ باز اشہب

فی جنۃ الفردوس حل کانہ ﴿ بدر ولکن نورہ لا یحجب ﴿ بوفاتہ التاریخ ابنا رقاً املأ

﴿ ہذا النجیب ولیس منہ انجب ﴿

۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۰۱۷ہجریۃ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ

تسبیحات

سبحان اللہ الابدی الابد سبحان اللہ الواحد الاحد سبحان اللہ الفرد الصمد سبحان اللہ رافع السمٰوات بغیر عمد سبحان اللہ الذی بسط الارض علی ماء جمد سبحان اللہ الذی خلق الخلق واحصاہم عدد سبحان اللہ الذی قسم الارزاق ولم ینس احد سبحان اللہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولد سبحان اللہ الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احدٌ۔

فائدہ متعلق گیارہوین حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ وارضاہ منقول از ملفوظ حضرت مولانا شاہ عبدالرحمن صاحب صفحہ ۱۰۶ مرحوم

ذکر یازدہم حضرت غوث الثقلین علی نبینا وعلیہ السلام بود ارشاد شد کہ اصل یازدہم اینست کہ حضرت قطب ربانی غوث صمدانی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بتاریخ یازدہم ربیع الآخر فاتحہ چہلم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کردہ بودند آن نیاز آنچنان مقبول ومطبوع افتاد کہ درہر ماہ بتاریخ یازدہم فاتحہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقرر فرمودند ودیگر اتباع حضرت غوث پاک بتقلید وے علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام یازدہم میکردند آخر رفتہ رفتہ یازدہم حضرت محبوب سبحانی مشہور شد بہ الحال مردم فاتحہ حضرت شان دریازدہم میکنند وتاریخ وصال غوث الاعظم ہفتدہم ربیع الثانی است بالاتفاق +

مختصر حال امام یافعی رضی اللہ عنہ مولف کتاب خلاصۃ المفاخر

علامہ اوحد شیخ زین الدین احمد بن احمد شرجی یمنی رحمہ اللہ کتاب طبقات الخواص فی ذکر اہل الصدق والاخلاص جسکو شوال ۷۶۰ھ ہجری مین تالیف کیا ہے فرماتے ہین کہ ابو محمد عبد اللہ

بن اسعد یافعی رضی اللہ عنہ نزیل حرمین شریفین لوگون کے نزدیک وقیع اور معزز تھے
جو انکا قصد کرتے اور انکے انوار سے ہدایت پاتے تھے انکی شہرت محتاج بیان نہین ہے
یہ مدینہ عدن مین پیدا ہوے اور وہین نشو و نما پایا علم کا شغل کیا یہانتک کہ اپنے ہمعصرون پر
فائق ہوگئے اسکے بعد حج کو تشریف لیگئے اور بعد حج کے یمن کی طرف واپس آے۔ اللہ تعالی
نے انکو خلوت وگوشہ نشینی کی محبت عنایت فرمائی۔ اور شیخ علی طواشی صاحب تہامی کی صحبت
مین رہے۔ اور اونکی ملازمت اختیار کی یہ انکے شیخ ہین جنسے انہون نے طریقت مین نفع
حاصل کیا ہے۔ امام یافعی کہتے ہین کہ بعض ایام مین مجھے اس امر مین فکر و تردد ہوا کہ علم کی
طرف منقطع ہو جاؤن یا عبادت کیطرف اور اس فکر مین ایک وقت بہت غمگین تہا کہ ایک
کتاب کو بقصد تبرک و تفاول ٹٹولا تو اوس مین ایک ورق کا غذ پایا جسے اس سے پہلے باوجود
کثرت شغل کے نہ دیکھا تہا۔ اوس ورق مین یہ ابیات لکھی ہوئی پائین۔ **ابیات**

کن عن ہمومک معرضا ✤ وکل الامور الی القضا ✤ فلربما اتسع المضیق ✤ وربما ضاق الفضا
ولرب امر متعب ✤ لک فی عواقبہ رضا ✤ اللہ یفعل مایشاء ✤ فلا تکن متعرضا

ان ابیات کے دیکھنے سے مجھے تسکین ہوگئی اور اللہ تعالی نے مصروفیت علم شریف کیلئے
میرا سینہ کہولدیا اسلئے مکہ معظمہ کا سفر کیا ایک مدت تک وہان علم مین مشغول رہا
اسکے بعد تقریبًا دس سال تک سارے اشغال سے مجرد رہا۔ کہتے ہین کہ باوجود ترک شغل کے
مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کیطرف آمد و رفت رکہتے تہے اور کچہہ مدت مدینہ مین اور کچہہ مدت
مکہ مین قیام کرتے۔ پہر انہون نے ملک شام کا سفر کیا اور بیت المقدس و قبر خلیل علیہ السلام کی
زیارت کی اسکے بعد مصر کا قصد کیا تاکہ وہان کے صلحا کی زیارت کرین مصر پہونچکر مشہد ذوالنون
مصری رح مین قیام کرکے چھپے رہے اور گمنامی اختیار کی پہر حجاز کو واپس آئے مدینہ منورہ مین
ایک مدت تک قیام کیا اور مکہ مین آکر اشغال علم و عبادت مین مشغول ہوے نکاح کیا اور اس مدت
قیام مکہ مین اولاد بہی ہوئی۔ اسکے بعد شیخ علی طواشی وغیرہ صالحین کی زیارت کیلئے یمن کا قصد
کیا مگر باوجود ان سب سفرون کی انکا ایک حج بہی فوت نہین ہوا۔

ان سے منقول ہے کہ انہون نے جب زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کیا تو کہنے لگے کہ
جبتک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت نہ دین مدینہ کے اندر نہ جاونگا کہتے ہین کہ مین چودہ
پندرہ روز تک مدینہ شریف کے دروازہ پر ٹھیرا رہا۔ پہر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے

خواب مین مشرف ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ مین دنیا مین تیرا نبی ہون اور
آخرت مین تیرا شفیع اور جنت مین تیرا رفیق ہون اور تو جان رکھہ کہ بیشک یمن مین دس آدمی ہین
جس شخص نے اونکی زیارت کی پس مقرر اوسنے میری زیارت کی۔ اور جسنے اونپر جفا کی
تو اوسنے مجھپر جفا کی"۔ مینے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون لوگ ہین۔ فرمایا وہ پانچ زندون سے
اور پانچ مردون سے ہین۔ مینے عرض کیا وہ زندہ کون ہین فرمایا شیخ علی طواشی صاحب حکی۔
اور شیخ منصور بن جعدان صاحب خرض اور ابن المؤذن صاحب منصورۃ المہجم اور فقیہ عمر
ابن علی زیلعی صاحب سلامہ اور شیخ محمد بن عمر نہاری۔ اور اموات مین یہ ہین ابو الغیث اور کون
ابو الغیث اور فقیہ اسمٰعیل حضرمی اور فقیہ احمد بن موسیٰ بن عُجیل اور شیخ محمد بن ابی بکر حکمی اور
فقیہ محمد بن حسین بجلی کہتے ہین کہ مین ان لوگون کی تلاش مین نکلا۔ ولیس الخبر کالمعاینہ ومن شک
فقد اشرک۔ پھر مین زندون کے پاس آیا اونہون نے مجھہ سے باتین کین اور مُردونکے پاس آیا انہون نے
مجھسے باتین کین۔ جب مین شیخ نہاری کے پاس آیا تو اونہون نے کہا مرحبا برسول رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مینے اونسے کہا کہ تمہین یہ بات کس سبب سے ملی اونہون نے کہا فرمایا اللہ تعالیٰ
نے واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ مین تین دن اونکے پاس رہا پھر مدینہ منورہ کو واپس آیا
اس مرتبہ بھی چودہ روز تک اسکے دروازہ پر ٹھیرا رہا پھر نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی زیارت کی آپ
نے فرمایا کہ تو دس آدمیون کی زیارت کر آیا مین نے عرض کیا ہان مگر بیشک آپنے ابو الغیث پر
ثنا کی یہ سنکر آپ نے تبسم فرمایا اور کہا ابو الغیث کل کو اہل ہوگا اوس شخص کا جسکے لئے اہل نہین ہے۔

مینے عرض کیا آپ مجھے دخول کی اجازت دیتے ہین فرمایا داخل ہو بیشک تو امن والون سے ہے۔
اسکے بعد امام یافعی حرم مکہ مین آگئے اور تصنیف وتالیف مین مشغول ہوکر چند کتابین تصنیف
فرمائین سب کتابین نافع ومفید ہین جنپر نور وبرکت کا اثر ظاہر ہے۔ انکی شہرت کے مقابلہ مین مزید
ذکر کی ضرورت نہین ہے۔ یہ شاعر بھی تھے اور عمدہ شعر کہتے تھے جو غالباً مدح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور مدح اولیا وذم دنیا وترغیب زہد مین ہین۔ انکے تمام اوقات اشغال علم وصیام وقیام وذکر وتلاوت
وغیرہ اعمال نیک مین بسر ہوتے تھے۔ یہ خود فقر کو پسند اور فقرا کو چاہتے تھے۔ باوجود فقر کے
فقرا کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے اور دنیا دارون کی جانب متوجہ نہین ہوتے تھے۔ انکے خواب
بہت اچھے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے خواب مین بہت مشرف ہوتے۔ ایک جماعت
اولیاء کبار نے ایسی باتون کے ساتھہ بشارتین دی ہین جو انکے ولایت پر دلالت کرتی ہین

جیسا بیان کیا گیا ہے کہ بعض صالحین نے جو مکہ معظمہ کے مجاورین مین سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہے ہین اور آپکے آگے شیخ عبداللہ یافعی اور شیخ احمد بن جعد ہین انمین سے ہر ایک کے ہاتھ مین ایک علم ہے کہ وہ اوسکو اوٹہائے ہوئے ہین خواب دیکھنے والے کا بیان ہے کہ مین اونکے پیچھے چلا یہانتک کہ وہ کعبہ کو پہونچے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو نماز پڑہائی اور ہمنے آپکے پیچھے نماز پڑہی۔ اسیطرح بعض صالحین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ شیخ عبداللہ (یافعی) کے موونہہ مین تمر رطب دے رہے ہین اور آپکے پاس ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہین اور آپ اونکو تمر جوز کے لقمے دے رہے ہین۔ یہ خواب امام یافعی رضی اللہ عنہ کے زمانہ حیات مین دیکھا صبح کو دیکھنے والے نے انکے پاس آکر اپنا خواب بیان کیا اوسوقت انکے پاس لوگون کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ حاضرین مین سے بعض نے یہ یقین کیا کہ شیخ عبداللہ کو تمر رطب کے ساتھہ ممتاز کیا گیا ایک شخص فقراء مجاورین مین سے کہڑا ہوا اور یون کہا کہ اے شیخ عبداللہ تم چونکہ درمیان خوف ورجا کے تھے اسلئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو رطب عنایت فرمائی اور دونون امیر المؤمنین کا ایمان قوی تہا اسلئے اونکو تمر کامل عنایت کی بعض علما کا قول ہے کہ یہ تاویل اہل کشف کی ہے۔

اسیطرح مکہ معظمہ کے بعض مجاور وصالح عورتون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ شیخ عبداللہ کے دروازہ پر قیام فرما ہین اور بآواز بلند یہ فرما رہے ہین کہ اے یافعی مین تیرے لیئے اللہ پر اس بات کا ضامن ہون کہ تو بلاشک احد الامرین کی طرح ہے (اور یہ آپنے بتاکید تین بار فرمایا) بسبب تیرے عمل کے جو یہ ہے اور اپنے دست مبارک سے جماعت فقراء کی جانب اشارہ فرمایا جو اونکے دروازہ کے قریب تہی اور کچھہ کہانے کا سوال کر رہے تہے۔ خواب دیکھنے والی کہتی ہین کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال کانون کی لوتک دیکھے جیسا کہ حلیہ شریف بیان کیا گیا ہے آپکے بالون سے اوسوقت پانی ٹپک رہا تہا اور آپ سرخ چادر اوڑہے تھے۔

شیخ امام قاضی القضاۃ مجد الدین شیرازی کہتے ہین مین نے خواب مین دیکھا کہ مین مکہ مشرفہ مین ہون گویا میرے پاس کتب حدیث کے کئی جزو ہین اور اپنے دل مین یہ فکر کر رہا ہون کہ کس سے پڑہون کس شخص کے پاس جاؤن اور اوسوقت مکہ مین مستند شیوخ کی ایک جماعت تہی جنمین اکثر نفوس تعظیم وتکریم مین امام یافعی سے زائد تہے۔ پس مین اس فکر مین تہا چارون طرف سے یہ آواز سنی

کو نہین ہے اللہ کے نزدیک قدر مین اعظم یافعی سے - اسپر مین نے یہ خیال کیا کہ شاید اہل مکہ مین یافعی سے زائد عظیم القدر اور کوئی نہو کہ پہر آواز آئی - نہ شام مین نہ مصر مین - پہر مینے اپنے دل مین یہ کہا کہ یہ خواب ہے اسکی تعبیر ضرور ہے اور چلنے لگا چند قدم چلا تہا کہ راہ مین ایک شخص کہڑا ہے جس کو مین نے بہ ظن غالب میکائیل یا ابراہیم علیہما السلام سمجہا کہ ضرور ان دونون مین سے کوئی ہین تو مین نے اونکو سلام کیا اور خواب بیان کیا اونہون نے کہا اسکی تعبیر یہ ہے کہ وہ مشہور ہونگے یہانتک کہ مثل آفتاب کے ہو جائینگے اور پہر مر جاوینگے - پہر مین بیدار ہو گیا اور خواب سے کچہہ بہول جانیکے خوف سے اسکو ایک کاغذ پر لکہہ رکہا - اور ہمیشہ اس کلام کے معنی مین متردد رہا یہانتک کہ کئی سال کے بعد بیت المقدس مین بعض صالحین سے جنکا نام شیخ محمد قرمی ہے مینے ملاقات کی اونہون نے مجہسے کہا کہ مجہے بعض صالحین نے یہ خبر دی ہے کہ بلا شک یافعی رات کو قطب ہو گئے یہ سنکر مین نے وہ تاریخ لکہہ رکہی اور اپنا خواب اونسے بیان کر دیا - اسکے بعد جب مین مکہ مکرمہ مین واپس آیا تو معلوم ہوا کہ شیخ عبد اللہ یافعی رحمت الٰہی کی طرف انتقال کر گئے - اور غور کرنیکے بعد معلوم ہوا کہ یہ جس تاریخ قطب کئے گئے تہے اوس سے سات روز کے بعد انہون نے وفات پائی اور یہ وہی رات تہی جس مین وہ مثل آفتاب کے ہو گئے تہے - حاصل یہ کہ امام یافعی رضی اللہ عنہ کے مناقب مشہور اور اونکے آثار مذکور ہین - شیخ جمال الدین اسنوی نے اپنی کتاب طبقات مین ان کا ذکر خیر کیا ہے اور لکہا ہے کہ انکی وفات ۷۶۸ھ ہجری مین ہوئی اوس زمانہ مین فضیل و فاضل مکہ اور عالم و عامل اور صالح تہے - جنت المعلی کے دروازہ مین حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے قریب دفن کئے گئے - اسنوی نے ذکر کیا ہے کہ انکے ترکہ کی حقیر چیزین نہایت گران قیمت مین حتی کہ اونکا پورانا تہبند تین سو درہم اور ٹوپی سو درہم کو فروخت ہوئی - رحمہ اللہ تعالیٰ ورضی عنہ وارضاہ وجعل الجنۃ منقلبہ ومثواہ آمین

(تتمہ)

مترجم عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جامع العلوم ملفوظ حضرت مخدوم کا ترجمہ مینے لکہا ہے جسکا نام الدر المنظوم فی ترجمہ جامع العلوم ہے - اوس مین جا بجا حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے - حضرت مخدوم جہانیان رضی اللہ عنہ سات سال مکہ معظمہ مین مقیم رہے اوس وقت آپ نے حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ مطری موذن مسجد نبوی قطب مدینہ منورہ رحمۃ اللہ علیہ سے علم حاصل کیا یہ دونون عبد اللہ آپکے استاد تہے در منظوم مین ان دونون کا پوری طور پر ذکر ہے -

قطعۂ تاریخ خاتمۃ الطبع کتاب قرۃ الناظر مؤلفہ حضرت مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب دام برکاتہم از نتیجۂ فکر منشی محمد علیجان انصاری پالی ابن بہادر علیخان متخلص بشور تلمیذ جناب مولوی سید جمیل احمد صاحب جمیل سہسوانی

اے حبر نبیل ذوالفقار احمد
مادام بود قلزم فیض تو دوان

کردی بزمانہ زیر بار منت
دوش و سر ارباب مذاق عرفان

این نامہ گواہ عدل دعوی منست
کز بحر حقیقت ست گوہر افشان

حالات حیات سیدی مولائی
عبد القادر محیی دین سبحان

ماشاء اللہ چنانکہ تو بنوشتی
با این خوبی کسی نہ نبوشت چنان

تحریر نمود شور رسال طبعش
حالات بسیط مقتدای دوران

۱۳۰۷ھ

صحت نامہ کتاب قرۃ الناظرہ ترجمہ خلاصۃ المفاخر

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	کیفیت
بس	بسیسہ	۷	۸	
قسل	قبیل	۱۲	۲۱	
ابو	ابی	۱۴	۱۰	
طاقیہ	طاقیۃ	۱۵	۶	
آلود	آلودہ	۱۶	۱۹	
ریزہ زیرہ	ریزہ ریزہ	۱۹	۱۰	
زیزہ ریزہ	ریزہ ریزہ	〃	۲۱	
چپل تہا	چپٹے تہا	۲۱	۱	
بہت ساماں	بہت ساماں	۲۳	۱	
عزبرا	عزا ترا	〃	۱۷	
ودنوبادل	تو ودبادل	۲۷	۸	
باز ندہ	پائندہ زندہ	۳۲	۷	
والوکی	والوں میں کی	〃	۹	
تجمیع	تجمیع	۴۳	۵	
تنک	یہاں تک	۳۶	۲۱	
روندے	روندیں	۴۴	۲۰	
تجانبۃ	مجانبۃ	۵۱	۷	
طاہراً	ظافراً	〃	۱۴	
بمصوبہ سعد	تیرن سعد	〃	۱۶	
مقتین	مفتنین	۶۸	۱۴	
بہت	بہیت	۷۳	۲	
یفتلہا	یقبلہا	۷۷	۳	
ازحتہا	ازخنقہ	〃	۳	
پوگشت	دہلیز	۸۰	۱۱	

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	کیفیت
ترجنا	حرجنا	۸۱	۱	
الحبل	الجبل	〃	۴	
مصرِ	مصرَ	۹۲	۱۲	
خلفی	خلقی	۹۳	۲	
نملو	فہلمو	〃	۱۰	
معنی	منعنی	۹۶	〃	
الی الطلوع	الی طلوع	۱۰۳	۲۲	
یجذ	تتخذ	۱۰۵	۱۷	
اوجدن	اوجد	〃	۲۳	
قصب	قصب	۱۰۶	۹	
باست	بابیت	〃	۱۳	
وجود ہین	وجودیں	〃	۱۹	
دران	دوران	۱۰۷	۱۳	
بہارہا	بجارہا	۱۰۸	۲۲	
پانی سے	پانی سے	۱۱۳	۱۷	
التیلیل	الجلیل	〃	۲۰	
وکہ	وکتہ	۱۱۴	۱	
والدرحمہ	والد رحمہ اللہ	〃	۲۲	
امارہ	امارۃ	۱۱۶	۲۳	
بساط	بساط	۱۱۷	۱۰	
ہین	ہمیں	۱۲۲	۱۶	
کہ تو	کہا تو	۱۳۱	۱۴	
قسعتہ	فبعتہ	۱۳۴	۶	
العصر	والعصر	۱۳۶	۱۷	

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	کیفیت
اہوال	احوال	۱۴۰	۲۲	
راسنباکے	اسباب کے	۱۴۶	۱۴	
فصلت	قصدت	۱۴۷	۱۵	
فلعا	فلما	”	۱۶	
اناقت	افاقت	۱۵۱	۱۶	
لوٹی نے	بوٹی نے	۱۵۶	۱۰	
فصر عملہ	قصر عملہ	۱۶۴	۱۱	
حلوانا	حلوا	۱۶۷	۱۹	
الاقتدار	الاقدار	۱۶۹	۱	
فجست	فجلست	”	”	
وانہم ہم	وام ہم	”	”	
توجہتہ	توجہہ	”	۲	
صاحبہ تم	صاحبہ	”	”	
الدنبتہ	اللدنبتہ	۱۷۱	۲۳	
ابا الفضل	ابا الفضائل	۱۷۲	۳	
ضالفتہ	ضایقتہ	”	۷	
امتغراق	استغراق	”	۲۱	
فیطل	فابطل	۷۳	۲۳	
حملہ ہذا	حملتہ عنک حملتہ	۱۷۴	۱۴	
اعتدال	اعتلال	۱۸۱	۱۸	
نائہم	نائم	”	۲۰	
اذاکان	اذاتحن	۱۸۴	۲۳	
تکاگل گل	فاگل گل	”	۲۴	
ترمتک	ترمتیک	۱۸۸	۲۳	
پھر سال پھر	پھر سال بھر	۱۹۴	۱۳	
اینی	اپنی	۲۰۵	۳	

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	کیفیت
علی بے	علی سے	۲۰۵	۴	
واما انا	وما انا	۲۰۹	۱۶	
لڑکا	لڑکے کا	۲۱۴	۱۱	
حتے استرح	حتے استریح	۲۱۷	۱۲	
احابا	اِحیایا	۲۱۸	۲۵	
ہالی	بال	۲۲۱	۴	
بال	بالی	”	”	
ومن ذلہ	ومن لہ	”	۹	
فائد	قائد	۲۲۳	۶	
اخنیرت	اختبرت	۲۲۴	۲۰	
دل میں	دل سے	۲۲۶	۱۸	
پیراہن میں	پیراہن	۲۳۱	۸	
پھر	پر	۲۳۲	۱۵	
بحلی	تجلی	۲۴۱	۱۲	
ست	سب سے	۲۵۵	۱۹	
دیکھو یہاں	دیکھو جو یہاں	”	”	
امنتبہ	او منتبہ	۲۷۳	۱۵	
کیا	کہا	۲۷۶	۱	
منادتا	متادیا	۲۷۸	۱۰	
اورزمین	اور زمین	۲۸۰	۶	
والوآو	والواو راو	”	۷	
وسبعون	والسبعون	۲۸۳	۲۵	
استغلب	استغلت	۲۸۵	۱۷	
فُقذ ہوا	فقذ ہوا	”	۲۰	
غزالی	فراقی	۲۸۷	۱۸	
تیجسا کہ	جیسا کہ	۲۸۸	۲۳	

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	کیفیت
دواب	دواب سے	۲۹۳	۲۴	
شراب	سرکہ	۲۹۴	۳	
توبہ ہے	تو یہ ہے	۲۹۷	۲۰	
لیلۃ	لَیْلَۃً	۲۹۹	۵	
فانضح	فانضح	″	″	
″	″	″	۶	
وتدانبیر	وقد اخبر	″	۱۴	
متصرفین گی	متصرفین کی	″	۲۰	
امرالشیخ	امرالشیخ	۳۰۲	۱۱	
اوسی خادم	اوس خادم	۳۰۳	۵	
نظر تو	نظر کی تو	″	″	
ناشرت	فانشرت	۳۰۴	۳	
وقالا	قالا	″	۲۲	
فذالک	فذاک	۳۰۵	۱۰	
پیادہ ہو جائیں	پیادہ پا ہو جائیں	۳۱۳	۵	
یرنم والنجان	ترنم والنجان	۳۱۵	۲۲	
کبار	الکبار	۳۱۶	۱۵	
لسان الوجد	لسان الوجد	۳۱۸	۱۰	
وقفت	و وقفت	″	۱۶	
واوانیہا	واوانیہا	۳۲۱	۱۱	
فنشر	نشر	″	۱۳	
ورسولہ	ورسولہٗ	۳۲۱	۱۸	
مایعلم	بمایعلم	″	۲۰	
واعرض	واعرض عن	۳۲۲	۱	
اتل	اتل	″	۲۴	
وفیہا	دفیہا	۳۲۷	۱	

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	کیفیت
نصف	منصف	۳۲۷	۱۹	
زادۃ اللہ حقیقۃ	ارادۃ اللہ حقیقۃ	″	۲۳	
این	رین	″	۲۵	
وخشتک	ووخشتک	۳۳۰	۸	
فہاہیج	مناہیج	۳۳۷	۱۳	
ممسلی	ممتلی	۳۳۹	۲۴	
سنۃ	سنۃ	۳۴۰	۴	
نقوش	نفوس	الف	۱۲	
فضائ	فضائ عالم	″	۱۴	
نقوس	نفوس	″	۱۶	
شپر	شیر	″	۱۷	
خصوصات	مخصوصات	″	″	
بدوم	بدوام	ب	۱	
جوجامع	جوامع	ج	۱۸	
پرششش	پرستش	″	۲۲	

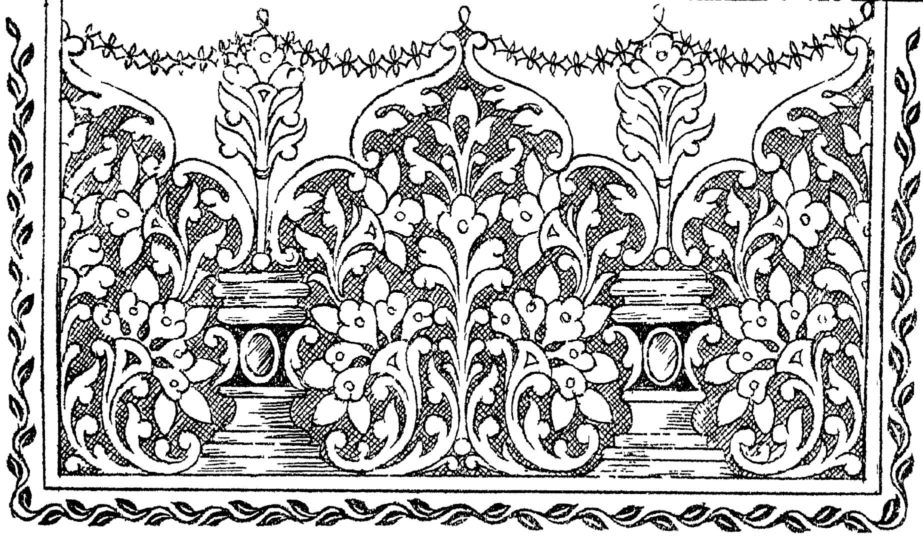
تمت

مذکرہ

خداتعالی کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اوس نے اس کتاب کی تصحیح و ترتیب صحت نامہ کو اختتام پر پہونچایا۔ چونکہ حضور پرنور سرکار عالیہ دام اقبالہا فرمانروائے بھوپال کے مراحم خسروانہ سے کتاب ہذا طبع ہوئی ہے یہ کہنا بیجا نہوگا کہ حضور ممدوحہ قدردانی علم و علما مین یکتا ہین چنانچہ حال مین بموقع صدر نشینی بست و یکم ازراہ مکرمت شاہانہ میرے والد ماجد مترجم کتاب ہذا حضرت مولانا مولوی سید ذوالفقار احمد صاحب نقوی نقبائی مدظلہ العالی کو خطاب (صدرالعلماء) سے مخاطب فرمایا۔ خداتعالی اپنے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ و علی آلہ وصحبہ وسلم کے طفیل سے حضور عالیہ و صاحبزادگان والاشان کے عمر و اقبال مین روزافزون ترقی فرماوے آمین۔ مورخہ ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۹ ہجری

خاکسار

محمد محسن عفی عنہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید المرسلین ۰ شفیع المذنبین الرحمۃ المھداۃ الی الخلق اجمعین سیدنا ومولانا محمد وعلی اٰلہ الطیبین الطاہرین المطہرین وذریتہ وازواجہ واھل بیتہ المکرمین وعلی اصحابہ وانصارہ واتباعہ المعظمین وعلی اولیاء امتہ العالمین العاملین واصفیاء ملتہ الکاملین المکملین اللھم فصل وسلم وبارک علیہ وعلیہم الی یوم الدین اٰمین عدد ما علمت وملء ما علمت اللھم انفعنا فی الدنیا والاٰخرۃ بعبادک الصالحین المقربین وارزقنا حبہم ونور قلوبنا کما نورت قلوبہم واحینا علی طریقتہم وامتنا علیہا واحشرنا فی زمرتہم اٰمین اللھم ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار یا عزیز یا غفار بجاہ سیدنا المصطفی المختار وبحرمۃ اٰلہ الاطہار وصحبہ الاخیار واصفیاء امتہ الابرار اٰمین ۰ **اما بعد** خاکسار سراپا انکسار گنہگار راجی رحمت وعفو ولطف پروردگار **ذوالفقار احمد** نقوی سارنگپوری بھوپالی غفرلہ الغفار خدمت میں برادران دینی کی عرض کرتا ہے کہ جب خاکسار محاسن المحسنین لکھتا تھا جس میں روض الریاحین امام یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پانسو حکایتوں کا ترجمہ ہے تو اثنائے تحریر میں بہت سے اولیاء اللہ کی کرامتیں نظر پڑیں مگر قطب الاقطاب حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کا ذکر نظر سے نہیں گزرا ساری کتاب میں صرف ایک جگہہ آپکا ذکر پایا سو وہ بھی سرسری طور پر اوس وقت سے خیال میں آیا کہ ضرور اسکی کوئی وجہہ ہوگی اتفاقاً **مولوی محمد ابراہیم** مرحوم نبیرہ مولانا محمد حسین مرحوم لکھنوی

شارح سلم سنہ ۱۳ ہجری کو وارد بھوپال ہوئے اون سے ملاقات ہوئی چونکہ خاکسار کو حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالی عنہ کی تالیف سے قلبی محبت ہے اس لئے اون سے پوچھا کہ مولانا آپ کے کتب خانہ مین امام صاحب کی کوئی تالیف ہے وہ بولے ہان خلاصۃ المفاخر نام ایک قلمی کتاب ہمارے یہان ہے یہ سنتے ہی خاکسار کو بے انتہا خوشی ہوئی اور باصرار اون سے کہا کہ مولانا بہت جلد بسبیل ڈاک طلب فرمایئے مولانا مرحوم عجب خوش خلق نیک طینت و دیندار متقی آدمی تھے مدینہ منورہ مین اونکا انتقال ہوگیا اللہ پاک اون کو بخشے اور جنۃ الفردوس عطا فرمائے آمین اونھون نے ایک ہفتہ کے اندر کتاب مذکور طلب کر دی جب سے وہ کتاب میرے ہی پاس ہے اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ پوری کتاب حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب مین ہے اور اوسکو روض الریاحین کا تکملہ قرار دیا شاید حضرت امام صاحب کو یہ خیال ہوا ہوگا کہ جب روض الریاحین حضرت غوث پاک کے ذکر سے خالی رہے تو ضرور چاہئے کہ ایسے عظیم الشان ولی کے مناقب ایک مستقل کتاب مین لکھے جائین اور وہ کتاب روض الریاحین کا تتمہ ٹھیرایا جاے تاکہ وہ حضرت شیخ کے مناقب سے بھی مشرف ہو پھر بھی خیال مجھے بھی دامنگیر ہوا کہ محاسن المحسنین تو روض الریاحین کا ترجمہ ہوا اور اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے بزرگان دین کے نزدیک اوسکو مقبول و مرغوب کیا اب ضرور ہے کہ خلاصۃ المفاخر جو کہ روض الریاحین کا تکملہ ہے اوسکا بھی ترجمہ کیا جاے پس مین نے کتاب کے آتے ہی شوق کے مارے ترجمہ کرنا شروع کر دیا چنانچہ چند حکایتون کا ترجمہ کیا پھر موقوف ہوگیا وجہ یہ تھی کہ اون دنون مین ترجمان القرآن کا تکملہ لکھ رہا تھا وہ ایسا بڑا کام تھا کہ اوس کے مارے دم لینے کی فرصت نہ تھی جب اللہ پاک نے اپنے حول و قوت سے اوس کو تمام کرا دیا یہ تکملہ تیرہ پارے کی تفسیر کا آٹھ جلدون مین تمام ہوا اور ایک جلد فضاء الارب من ذکر علماء النحو والادب و رسالہ مراۃ التفسیر کی ہوئی تو اب فرصت ملی شوق قدیم پھر جوش مین آیا خلاصۃ المفاخر کے ترجمہ کا ارادہ مصمم ہوا یہ نسخہ قلمی جو میرے پاس موجود ہے باب اللہ سید کریم اللہ قادری مرحوم کا لکھا ہوا ہے تاریخ ختم کتابت بست و ششم ماہ شعبان سن یکہزار و نود و پنج ہجری اوسکے آخر مین لکھی ہے نسخہ مطلا مذہب و خوشخط فی الجملہ غلط ہی مگر پھر بھی غنیمت ہے اور کوئی نسخہ میسر نہین آیا اگر میسر ہوتا تو بہت اچھا تھا مگر خیر +

بہجۃ الاسرار مطبوع مصر ہین سے خلاصۃ المفاخر انتخاب کی گئی ہے
اور حضرت شیخ رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ کے مناقب ومحامد وحالات وکرامات
مین تمام کتب سے بہتر اور نہایت عمدہ ومعتبر وقدیم کتاب ہے میرے پاس موجود تہی
مگر بہت سقیم تہا اسکی تصحیح وتنقیح کی گئی اور اللہ پاک کے فضل وکرم وحول وقوت پر توکل کر کے
دوازدہم ماہ جمادی الاولے ۱۳۱۰ ہجری کو بعد ظہر بمقام امیر گنج حکایت ہفتم کے قریب
سے پہر لکہنا شروع کیا چنانچہ پندرہ جزو کے قریب لکہے گئے پہر بضرورت بعض امور شہر
بہوپال اپنے مکان واقع عقب مسجد گوجران مین آیا یہان مین اور بعض اعزہ بیمار ہوگئے
لکہنا موقوف ہوگیا قریب دو ماہ کے تاخیر ہوئی اب پہر بستم ماہ شوال ۱۳۱۰ ہجری شب
پنجشنبہ سے اپنے گہر مین لکہنا شروع کیا ہے اللہ پاک بعافیت تمام اس کام کو جلد پورا
کر دے آمین **بالجملہ** صاحب بہجۃ الاسرار کا طریقہ تو یہ ہے کہ جس قدر
اولیاے کبار حضرت شیخ رضی اللہ تعالے عنہ سے کچہ اول گذرے ہین اور حضرت
شیخ کی اونہون نے خبر دی ہے یا اونکے لڑکپن مین تہے یا ہمعصر تہے اور اونہون
نے حضرت شیخ کی مدح کی ہے تو اون مین سے اول ہر ایک کا خوب حال لکہتے
ہین اور پہر اوسکے ملفوظات پہر باسناد خود اوسکی کرامات کی حکایات پہر اوسکے اخلاق
وعادات وسکونت وعمر ووفات لکہتے ہین پہر جو کلمات حضرت شیخ کی مدح مین کہے اونکا
ذکر کرتے ہین اور حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالی عنہ نے خلاصۃ المفاخر مین تلخیص کی
ہے کہ ہر شیخ کی دو یا تین یا چار یا کم یا زیادہ کرامت کی حکایتین بحذف سند لکہین پہر اوس
شیخ کی کچہ مدح پہر کچہ ملفوظات لکہدیے ہین سو حکایتین اسی طریق سے لکہی ہین اور سو
حکایتین پوری حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ کی کرامات کی ہین اور آخر مین آپ کے ملفوظات
لکہے ہین کتاب تمام ہوگئی حضرت امام نے آخر کتاب مین لکہا ہے کہ شیوخ کبار نے حضرت
شیخ کی مدح مین جو کلمات کہے ہین مین نے اونکو اس کتاب کے سوا اور کتاب مین لکہا ہے
مگر وہ کتاب کہان ملے اگر اللہ پاک نے چاہا تو وہ کلمات بہجۃ الاسرار سے نقل کر کے
آخر مین اون کا ترجمہ کر دیا جائے گا اب اس کتاب کا حال سنیے جس کا نام مین نے

قرۃ الناظر فی ترجمہ خلاصۃ المفاخر فی اختصار مناقب الشیخ عبد القادر

وجماعۃٍ ممن عظمہ من الشیوخ الاکابر

رکھاہے اول عربی عبارت مع ضروری اعراب کے لکھی اور بہجۃ الاسرار کے مقابلے سے صحیح طور پر جو الفاظ کا اختلاف ہوا اوسکو حاشیہ پر بطور نسخہ لکھدیا یا اصل کتاب پر جو لفظ بطور نسخہ لکھا ہوا تھا اوس کو بطور نسخہ حاشیہ پر لکھا اور بعض لغات جو حاشیہ پر لکھے ہوے تھے اور صحیح معلوم ہوئے وہ بھی حاشیہ پر لکھدیے اور بعض لغات ضروری مین نے بھی اضافہ کئے بعد اوسکے سلیس ترجمہ عام فہم کردیا اور ملفوظات بعینہ بغیر ترجمہ لکھدیے اس لئے کہ اونکے معانی دقیق تھے جو کوئی اون کا اہل ہوگا وہ سمجھ لے گا ہان بعض ملفوظ جو عام فہم تھے اون کا بھی ترجمہ کردیا۔ منظور عربی کے لکھنے سے یہ ہے کہ اصل کتاب اپنے حال پر رہے اور عربی دان ادیب اوس سے مزہ لیوے اور اردو خوان ترجمہ حکایت سے اپنا کام نکالے ہان اصل کتاب پر اتنی زیادتی کی ہے کہ ہر شیخ کی حکایات کرامات کے بعد آخر مین قال المترجم لکھکر کتاب بہجۃ الاسرار سے اوس کے سکونت وعمر ووفات کا حال نقل کردیا ہے کہین عربی کہین اُردو اس لئے کہ یہ ایک تاریخی فائدہ ہے اس ترجمہ کے لکھنے پر کئے امر باعث ہوئے **اوّل** یہ ہے کہ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ یعنی صالح بندون کے ذکر کے وقت باران رحمت نازل ہوتا ہے خصوصًا اون کے ذکر کا کیا کہنا ہے جو کہ سلطان الصالحین ہین یعنی قطب الاقطاب فرد الاحباب سیدنا ومولانا السید محیی الدین السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ آمین **دوسرا امر** یہ ہے کہ خاکسار روض الریاحین کا ترجمہ محاسن المحسنین مین کرچکا ہے اور خلاصۃ المفاخر اوس کا تتمہ ہے تو اس کا ترجمہ بھی میرے ذمے پر بطور فرض تھا **تیسرا امر** یہ ہے + +

کہ ۱۳۱۳ہجری مین خلاصۃ المفاخر کا نسخہ مجھے میسر ہوا اور اسی سال سیدنا و شیخنا و مولانا السید ابو البرکات محمد نجیب جیلانی حموی بن سید محمد مرتضی نقیب السادات الاشراف بحماۃ سلمہ اللہ تعالے و ابقاہ اتفاقات زمانہ سے بھوپال مین وارد ہوئے اونسے شرف ملاقات حاصل ہوا تو اونہون نے براہ شفقت بزرگانہ طریقہ علیہ قادریہ کی اجازت عنایت فرمائی اور دوسرون کو اجازت دینے کا خاکسار کو مجاز فرمایا وللہ الحمد والمنہ چونتھا امر یہ ہے کہ اکثر علما و صلحا نے حضرت مولانا غوث اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کے مناقب و حالات و کرامات مین مطول و مختصر کتابین تالیف فرمائی ہین باین غرض کہ آپ کے مداحین و ثناخوان لوگون مین شمار ہو جاے چنانچہ حضرت مولانا الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالے عنہ نے زبدۃ الاسرار کے دیباچہ مین تحریر فرمایا ہے کہ نیت کاتب فقیر اضعف عباد اللہ الباری عبدالحق بن سیف الدین دہلوی بخاری کی اسمین یعنی زبدۃ الاسرار کے تالیف مین یہ ہی کہ اللہ تعالی اوسکا نام حضرت شیخ کے واصفین و محبین کے صحیفے مین لکھدے اور اوسکو منجملہ اونکے مریدون کے ٹھیرائے اور اونکے طالبین او رمعتقدین کے زمرے مین اوسکا شمار کرے الی آخر المقال پہر کہا ہی کہ فضائل و مناقب حضرت شیخ رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ کے حد احصا سے خارج ہین اون کا استیفا املا سے ممکن نہین ہی۔ اوسیہ جو ہمنے لکھا ہے ایک قطرہ ہے اونکے مناقب کے بحور سے انتہی اب مین اون کتابون کے نام مع اسمای مصنفین لکھتا ہون جوکہ آپ کے فضائل و مناقب مین تالیف ہوئی ہین۔ ۱۔ بہجۃ الاسرار و معدن الانوار تالیف امام اوحد علی نورالدین شطنوفی شیخ القراء بالدیار المصریہ قدس سرہ درمیان حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کے اور اوسکے مصنف کے صرف دو واسطہ ہین یہ کتاب عظیم الشان جلیل القدر نہایت معتبر اور اصل ہے آپ کے مناقب مین ۲۔ الروض الزاہر تالیف علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری رحمہ اللہ ۳۔ روضۃ الناظر تالیف علامہ مجدالدین صاحب قاموس رحمہ اللہ تعالے ۴۔ انوار الناظر تالیف امام ابوبکر عبداللہ بن نصر صدیقی بغدادی رحمہ اللہ تعالے ۵۔ قلائد الجواہر تالیف امام علامہ یحیی التادفی الانصاری الحلبی رحمہ اللہ تعالے ۶۔ درر الجواہر تالیف امام ابن الملقن سراج الدین عمر ابو حفص بن علی بن احمد بن محمد الانصاری الشافعی صاحب التصانیف الکثیرۃ المشہورۃ المتوفی ۸۰۴ھ قدس سرہ ۷۔ تحفۃ الابرار ولوامع الانوار تالیف امام عظیم الحسیب النسیب الشریف السید علاء الدین علی الثانی ابن السید یحیی بن السید احمد بن السید علی الہاشمی الکیلانی الحسنی نقیب حماۃ قدس سرہ ۸۔ شمس المفاخر تالیف علامہ قدوہ فہامہ محمد بن محمد النجفی الحلبی رحمہ اللہ تعالی ۹۔ نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ السید الشریف عبدالقادر تالیف الشیخ علی القاری الحنفی صاحب التصانیف المشہورہ رحمہ اللہ تعالی ۱۰۔ اسنی المفاخر تالیف امام عفیف الدین عبداللہ الیافعی رضی اللہ تعالے عنہ صاحب روض الریاحین

۱۱۔ خلاصۃ المفاخر ایضاً تالیف امام یافعی جس کا یہ ترجمہ اور قرۃ الناظر نام ہے ان میں سے بہجۃ الاسرار و نزہۃ الخاطر و خلاصۃ المفاخر میرے پاس ہیں ۱۲۔ زبدۃ الاسرار تالیف مولانا الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی یہ کتاب بزبان عربی بہجۃ الاسرار کی تلخیص مختصر ہی ۱۳۔ زبدۃ الآثار تالیف مولانا الشیخ عبد الحق رحمہ اللہ تعالے یہ ترجمہ فارسی زبدۃ الاسرار کا ہی اسوقت میں اسکا ترجمہ اردو بھی ہوگیا ہی زبدۃ الآثار میں لکھا ہے کہ بعض علماء سے ہمنے سنا ہے کہا کہ میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ کے مناقب میں بارہ کتابیں دیکھی ہیں بہجۃ الاسرار ان میں سے ایک ہی انتہی ۱۴۔ الجنی الدانی فی نبذۃ من مناقب القطب الربانی سیدنا الغوث الاعظم السید محی الدین عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ آمین تالیف امام علامہ عطریف فہامہ سید جعفر بن حسن بن سید عبد الکریم برزنجی مدنی مفتی شافعیہ در مدینہ طیبہ یہ کتاب ایک مختصر رسالہ ہے ۱۵۔ تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر تالیف شیخ عبد القادر بن محی الدین اربلی رحمہ اللہ تعالے یہ کتاب ایک مختصر رسالہ ہی عربی زبان میں ترجمہ ہی کتاب فارسی تالیف شیخ محمد صادق قادری شہابی سعدی رحمہ اللہ تعالے کا جسکو بامر مرشد خود سید غریب اللہ بن سید عبد الجلیل الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ کے بلدہ احمد آباد میں تالیف کیا تھا ۱۶۔ الکوکب الزاہر فی مناقب الغوث عبد القادر تالیف علامہ شہیر فہامہ نحریر حضرت صاحب سیادہ وسماحہ سید محمد ابو الہدی افندی صیادی رفاعی خالدی سلمہ اللہ تعالے یہ ایک مختصر رسالہ ہی ابھی تالیف ہوا ہے۔ اور اسلامبول میں طبع ہوا ہی مولانا السید سیف الدین حموی جیلانی برادر شیخنا السید محمد نجیب حموی سلمہما اللہ تعالے نے چند نسخے اوسکے اسلامبول سے ہدیۃً خاکسار کو بھیجے تھے ۱۷۔ انہار المفاخر فی مناقب الغوث الاعظم السید الشیخ عبد القادر تالیف علامہ محمد غوث بن ناصر الدین محمد المخاطب بشرف الملک رحمہ اللہ تعالے ۱۸۔ بیان الاسرار تالیف عالم علامہ فاضل فہامہ محمد فاضل الدین رحمہ اللہ تعالے ۱۹۔ کتاب اعلام الاخیار تالیف عالم دیار رومیہ شیخ محمود بن سلیمان الشہیر بالکفوی رحمہ اللہ تعالے ۲۰۔ شجرۃ الانوار تالیف خاتمۃ المفسرین ابو الثناء شہاب الدین السید محمود افندی الآلوسی المفتی ببغداد والد شیخنا السید نعمان[۱] افندی رحمہما اللہ تعالے ۲۱۔ شذرات الذہب تالیف ابن العماد الحنبلی رحمہ اللہ تعالے ۲۲۔ مختصر الروض الزاہر تالیف العلامۃ ابراہیم الدیری الشافعی رحمہ اللہ تعالے ۲۳۔ ترجمہ صد حکایات خلاصۃ المفاخر بزبان فارسی اسکا نام اور مصنف کا نام معلوم نہیں مگر یہ ترجمہ حضرت مخدوم جہانیان رضی اللہ عنہ کے مریدوں میں سے کسی مرید کا کیا ہوا ہی اور حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالی عنہ کے وقت میں ہوا ہی خاکسار نے بمعرفت بعض احباب کے باجرت پانزدہ روپیہ حیدرآباد دکن سے

[۱] یعنی نعمان خیر الدین سبط شیخ احمد حسن سلمہ اللہ تعالی وعافاہ والی الملک العالیۃ رضاہ آمین ۱۲ منہ

اوسکی نقل طلب کی و للہ الحمد عبارت دیباچہ کی بعینہ یہاں لکھی جاتی ہے اوس سے پوری کیفیت ظاہر ہو جائیگی۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین میگوید اضعف العباد
اصلح اللہ شانہ کہ چون کتاب خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبد القادر وجماعۃ من عظماء الشیوخ الاکابر مشتمل است
بر بعضے آیات عجیب و حکایات غریب کہ ہر یکے جاذب ست مر طالبان صادق را کہ در منازل وصول در رود بخشد و در
اوطان قرب دولت شہود میسر گرداند کہ حکایات الصالحین جند من جنود اللہ تعالیٰ و کلام مجید بر مصداق این خود شاہد
و ناطق ست قال اللہ تعالے وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادک و بندگی شیخ الانام
قطب الاسلام شیخ عبد اللہ یافعی زائر الحرمین الشریفین قدس اللہ روحہ این کتاب را علی سبیل التکملہ لروض الریاحین
فی حکایات الصالحین تالیف فرمودہ و دران ذکر کردہ کہ بس علمای زمانہ و فقہا و محدثان و بعضے مشائخ چنانچہ
شیخ نجم الدین اصفہانی و غیر ذلک از فقرا و اولیا کہ حصر ایشان متعذر ست مدح کردہ و استحسان فرمودہ و بر تر ازین
حضور حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وقت سماع این کتاب بر من در مدینہ شریف
کہ در روضہ مبارک ہر سہ نشستہ بودند چون مجلس سبق منقضی شد و من دعا خواندم پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روی
بسوی ابوبکر کرد و تبسم فرمود و این مشاہدہ کرد در بیداری بعضے اولیا از سادات یمن و بندگی سید السادات
قدوۃ المشائخ قطب عالم سیدی و شیخی مخدومی شیخ جلال الحق والشرع والدین اوچہ بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
و نور ضریحہ سالہا این کتاب را سبق فرمود و برای قضای حاجات و کفایت مہمات توسل بدین کتاب کردہ و
بارہا بر لفظ دُر بار فرمودہ چہ خوب باشد اگر کسے این کتاب را فارسی کند تا خاص و عام را ازین نفع باشد
بندہ کمینہ برین بنا با وجود قصور فہم خویش تجاسر فرمودہ و ترجمہ کرد ورنہ مصرع چہ زہرہ مور مسکین را کہ از دریا
سخن گوید۔ جاے عین معنی لفظ و جاے قریب بدان معنی کہ مناسب بود و جاے عین لفظ۔ آورد و توکلت علی اللہ
تعالیٰ و بہ نستعین درین کتاب خلاصۃ المفاخر اول یکصد حکایات احوال اولیا ما سبق مندرج ست آنرا گذاشتہ
دیگر صد حکایات احوال غوث الثقلین قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرقوم ست نقل آن گرفتم و بہ ترتیب حکایات از یکم و دوم کردم انتہی الی آخر الکتاب یہ سب کتب خاکسار
کے پاس موجود ہیں و للہ الحمد والمنۃ ۳۴۔ الفتح المبین فیما یتعلق تریاق المحبین المحرر فی ترجمۃ الغوث الجیلانی ابی محمد
السید الشیخ عبد القادر محی الدین تالیف عالم علامہ فاضل فہامہ نجم آل بیت الرسول شمس مشرق علم معقول و منقول قامع المبتدعین
دامغ المبطلین ابو المظفر السید ظہیر الدین القادری الحسنی الحسینی الحنفی حفظہ اللہ تعالیٰ بلطفہ الجلی والخفی آمین یہ مبارک کتاب بزبان عربی نہایت عمدہ

وعصمتا اسی عہد مین تالیف ہوئی سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو چھاپہ مصر مین طبع ہوئی یہ جواب ہی تریاق المحبین کا جو کہ شیخ تقی الدین بن عبد المحسن
واسطی کی طرف منسوب ہی صاحب تریاق نے طریقۂ شریفہ رفاعیہ کے واسطے تو خوب تعصب کیا ہی۔ اور باقی طرق
علیہ کی تخفیف کی ہی خصوصاً طریقہ جلیلہ قادریہ کی یہانتک کہ نسب قادری کی صحت کا انکار کیا ہی پس صاحب فتح مبین
نے نہایت بسط و تحقیق سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی نسب عالی کا خوب اثبات کیا اور
آپ کے مناقب جلیلہ اور اخلاق حمیدہ تحریر فرمائے یہ کتاب ۳۴۳ صفحے کی ہی خاکسار کے پاس موجود ہی وللہ الحمد والمنۃ
بعد اسکے سنہ ۱۳۰۹ ہجری مین ابوسراج محمد فضل حق ابن مولوی سعد اللہ خطیب ٹونکی نے فتح المبین کا اردو مین ترجمہ کیا
اور اظہار الیقین ترجمہ فتح المبین اوسکا نام رکھا یہ کتاب سنہ ۱۳۱۱ ہجری مین بمبئی مین طبع ہوئی میرے پاس موجود ہے
۲۵ قرۃ الناظر فی ترجمۃ خلاصۃ المفاخر جو کتاب ہذا ہی۔ ۲۶ پھر المعی لوذعی ذکی یلمعی عزیزی سید
نور الحسن نقوی سارنگپوری اطال اللہ بقاہ واوصلہ الی ما یتمناہ نے اس کتاب مین سے سو حکایتون کی تلخیص
حسب محاورۂ حال اردو سلیس مین کی اور اسکا نام نزہۃ الناظر فی تلخیص قرۃ الناظر رکھا عجیب منور تلخیص ہے
اللہ تعالےٰ قبول فرمائے اور مقبول خاص و عام کرے آمین غرضکہ جس زمانہ مین خاکسار محاسن الحسنین ترجمۂ
روض الریاحین لکھتا تھا تو کشف الظنون سے معلوم ہوا کہ مولی مصطفےٰ بن شعبان المتخلص بہ سروری المتوفی سنہ ۹۶۹ ہجری
نے روض الریاحین کا ترجمہ ترکی زبان مین کیا ہی پھر جب محاسن المحسنین سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین تمام ہوکر طبع ہوچکی تو معلوم ہوا کہ
مکرمی مولانا حکیم سید احمد علی صاحب ٹونکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اردو مین نصف کتاب کا ترجمہ لکھا ہے اور اوسکا نام آثر الصالحین
رکھا ہی یہ ترجمہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری کو ٹونک مین طبع ہوا ہے یہ ترجمہ میرے پاس موجود ہی نہایت عمدہ تحریر فرمایا ہی اللہ پاک
جزائے خیر دے کاش اگر پوری کتاب کا ترجمہ ہوجاتا تو کیا خوب ہوتا بعد کئی سال کے معلوم ہوا کہ اوس کا ترجمہ فارسی
مین بھی ہوا ہی حضرت سید احمد میان صاحب کے کتب خانہ مین ہی اخی فی اللہ محبی شیخ احمد صاحب ہی نے اسکا پتا دیا۔
اللہ تعالےٰ اونکو عافیت دارین عطا فرمائے کہ مجھے لا بھی دیا خاکسار نے باعث برکت سمجھکر باجرت بست روپیہ کاتبون سے
اوسکو نقل کرایا یہ ترجمہ سید عبد القادر حسینی بن ہاشم رحمہ اللہ تعالےٰ نے سنہ ۱۰۳۳ ایکہزار و سی و سہ مین بعہد جہانگیر
نور الدین محمد بادشاہ مرحوم وزیر السلطنت امیر خان بن ابو القاسم خان تمکین حسینی کے واسطے لکھا اور
ریاض العارفین نام رکھا اوس سے ظاہر ہی کہ سید صاحب مرحوم اہل زبان ہین فارسی عبارت با محاورہ لکھی ہی
بعض بعض جگہ نظم عربی کا ترجمہ نظم فارسی مین بھی کیا ہی مگر افسوس یہ ہی کہ نسخہ بہت غلط ہی اور بعض جگہ اصل ترجمہ مین
بھی سہو معلوم ہوتا ہی ایک مدت سے جی مین ہی کہ جسطرح خلاصۃ المفاخر کا ترجمہ کیا ہی اسی طرح پھر روض الریاحین کا ترجمہ

مع عربی کی کرون اگر اللہ پاک کو منظور ہوگا تو یہ آرزو بہی خاکسار کی پوری فرماویگا روض الریاحین عجیب مبارک کتاب ہے
جس کا ترجمہ ترکی و فارسی و اردو مین ہوا اور اولیا و صالحین کی نزدیک مقبول ٹہیری اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی بارگاہ عالیجاہ مین شرف قبول سے مشرف ہوئی اسکی برکت نے محاسن المحسنین فی حکایات الصالحین جو اوسکا ترجمہ اردو ہے اوسمین
بہی جلوہ گری کی اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے خاص و عام کے نزدیک اوسکو قبولیت بخشی دوبارہ طبع ہوئی اور ہاتہون ہاتہہ خریدی
گئی سب سے بڑہکر اثر برکت کا ایک قصہ ہی تحدیثاً بالنعمہ اوسے لکھے دیتا ہون وہ یہ ہی کہ جب یہ طبع ہوئی اور اوسکا تقسیم ہونا شروع
ہوا تو ایک نسخہ اخی فی اللہ محبی مولوی عبدالرحمن صاحب ولایتی کو بہی دیا یہ اوسوقت جامع مسجد بہوپال کی امام تھے اونہون نے
خواب دیکھا ... خط سے وہ خواب لکھکر مجھے بہیجا وہ لکھتے ہین کہ مینے اوائل ماہ شوال مین شب جمعہ کو جامع مسجد بہوپال مین واسطے
ہجرت ... مین حرمین شریفین کے زادہما اللہ تعالی شرفاً استخارہ کیا اوسی شب مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکہا
حضور ... مین قائم ہوکر انگشت مبارک سے محاسن المحسنین کیطرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا کہ یہ ہی سنت ہدی ہی مین خواب سے بیدار ہوا
تو کتنے ہی کو رکو اوسکو بار بار چہاتی سے لگایا اوس روز سے مجھکو اس کتاب سے نہایت حسن عقیدت ہی جب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے اس کتاب کا نام سنت ہدی فرمایا ہی تو حسب ارشاد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کتاب کا نام مبارک سنت ہدی ہی کہنا نہایت مناسب بلکہ واجب ہے
حررہ الراجی رحمۃ ربہ المنان محمد المدعو بعبد الرحمن عفی عنہ انتہی بحروفہ آمین تنبیہ یہ کتاب عہد شاہجہانی مین شروع ہوئی تہی اور ابتدائے
عہد سلطانی مین ختم ہوئی کئی سال جون کی تون رکہی ہی اسی اثنا مین چند تاجرون نے طبع کا قصد کیا مگر کمی سرمایہ کیوجہ سے طبع نکر سکے جی مین
آیا کہ اس کتاب کو بہی اسیطرح رکہا جائے یہانتک کہ اللہ تعالی حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کی برکت سے کوئی لطیفہ غیبی اور نفحہ نفحات لاریبی سے ظاہر فرمائے
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک موقع پر مستجمع محاسن صوری و محامد معنوی منشی حاجی سید منصب علی صاحب فنانشل سیکریٹری نے علیا حضرت قدر
قدرت عالیجناب معلی القاب قدردان فیضرسان عالیۃ الہمم ولیۃ النعم جناب نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ نائٹ گرینڈ کمانڈر
اسٹار آف انڈیا۔ نائٹ گرینڈ کمانڈر انڈین امپائر کرون آف انڈیا فرمانروائے بہوپال ادام اللہ لہا الاقبال کی حضور
مین کتاب ہذا کا تذکرہ کیا چونکہ حضور عالیہ دام اقبالہا کو بزرگان دین و اولیاء کاملین کے ساتہہ بغایت عقیدت ہی لہذا بفور اطلاع
حکم انطباع بنام مہتمم صاحب مطابع ریاست صادر فرماکر خاکسار کو عز و افتخار بخشا اللہ تبارک و تعالی کا شکر ہی کہ اوسنے ہم غربا پر ایسا ابر
کرم عالی ہمم رئیس حکمران فرمایا کہ جسکے حسن انتظام و عدل عام کا شہرہ زمین ہند سے تا ملک فرنگ و روم و شام ہی فرمانروایان سلف کے قصص کو
لوح دل سے محو فرمادیا حاتم طائی کی سخاوت کو قصہ کہانی کر دکہایا خداوند تعالی اونکی ہمت و سخاوت و عدالت و شہامت مین روز افزون ترقی
فرمائے اور اونکی فرزندان عالیشان والا دودمان ادام اللہ اقبالہم و بارک فی اعمارہم کو شاد و آباد و بامراد رکہے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ
علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین الی یوم الدین اب مین خلاصۃ المفاخر کا دیباچہ شروع کرتا ہون

بسم الله الرحمن الرحيم

قال العبد الفقير الى عفو الله ولطفه ورحمته وعطفه عبد الله بن اسعد اليافعي
اليمني الشافعي نزيل الحرمين الشريفين غفر الله له جميع الذنوب وبلغه من الخيرات
كل محبوب وجمع بينه وبين سائر الاحباب والمحبين في دار السعادة والنعيم امين
اما بعد حمد الله الذي خضع لسلطان عظمته كل شيء وذلت له اعناق الجبابرة من سائر الملوك و
السلاطين والصلوة والسلام الاكملين على رسوله محمد المؤيد بالايات المدحضة حجج
المبطلين من سائر الغواة والشياطين وعلى اله واصحابه وسائر الاصفياء الذين هم للهدى والدين اركان
واساطين وهذا كتاب اطراف عجائب الايات المشتملة على غرائب الكرامات التي هي من تتمة المعجزات
والبراهين وارداف غرائب حكايات روض الرياحين ولقبته بخلاصة المفاخر في اختصار
مناقب الشيخ عبد القادر وجماعة ممن عظمه من الشيوخ الاكابر قدس الله روحه و
ارواحهم اجمعين وجمع بيننا وبينهم في دار النعيم امين لعله ينتفع بذلك من وقف عليه من الفقراء
المريدين السالكين المجدين فقد روينا عن سيد الطائفة في زمانه وجالي محاسن طريقتها ومشيد قصر
مجدها ومجتلي بيض معالي مرتبتها وحامل راية علياء مجدها وسيف نجدة حمايتها الشيخ الكبير الامام المعظم
الناطق من صغره بالمعارف والاسرار والحكم الاستاذ الحميد ابي القاسم الجنيد قدس الله سره
انه قال الحكايات جند من جنود الله يقوى بها قلوب المريدين فقيل له هل في ذلك من شاهد او قيل
هل لذلك مصداق من كتاب الله تعالى قال نعم قوله عز وجل وكلا نقص عليك من انباء الرسل ما نثبت به فؤادك
انتهى وقد كنت اودعت في كتابي المذكور خمسمائة حكاية مع ما اشتمل عليه من علوم اخرلي مما يستحسنه
والحمد لله كل فقير ذي ذوق وتحقيق وكل فقيه ذي فضل وتوفيق ولا عبرة بكل فدم جامد وكل ضد
معاند وممن شافهني باستحسانه الشيخ الفقيه الامام الكبير العالم العامل الولي الشهير نجم الدين
الاصفهاني رحمة الله عليه قال لي بعد ان سمع بعضه هذا الكتاب ما يحمل الا من علوم كثيرة ثم
قال لي ينبغي لك ان تصنف كتابا في الرد على اهل البدع وذلك قبل ان اضع كتابي الموسوم
بمرهم العلل المعضلة في الرد على المعتزلة وكذلك الفقيه الامام الحفيل الصالح السيد الجليل

راوی الحدیث النبوی ابراھیم بن العلوی المحدث الیمنی رحمۃ اللہ علیہ لما وقف علی کتاب
روض الریاحین کتب الی کتابا یذکر فیہ مدح الکتاب المذکور واستحسانہ وکثرۃ ما جمعت فیہ
متمثلا بقول الشاعر ؎ لیس علی اللہ بمستنکر ۔ ان یجمع العالم فی واحد ۔ وکذلک الفقیہ الامام
الکبیر المعروف بفخر الدین المصری رحمہ اللہ تعالی لما سمع علی بعض کتابی الموسوم بالارشاد
وطالع جمیع کتابی الموسوم بنشر المحاسن قال لی لقد انتفعت بھذا الکتاب واما
المستحسنون لذلک من الفقراء المبارکین والاولیاء السالکین فیطول ذکرھم بل یتعذر حصرھم
بل ما ھو اعلی من ذلک خطرا واشرف قدرا وافضل وھو حضور المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وصاحبیہ ابی بکر وعمر رضی اللہ تعالی عنھما وقت سماعہ علی فی المدینۃ الشریفۃ جالسین ثلاثتھم فی
الروضۃ المبارکۃ المنیفۃ شاھد ذلک فی الیقظۃ بعض الاولیاء من سادات الیمن الاصفیاء فلما
انقضی المجلس ودعوت التفت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ وتبسم
والحمد للہ علی ذلک وعلی جمیع النعم ثم انی رایت ان اردف الکتاب المذکور بمائتین من الحکایات
الغریبات المشتملات علی الآیات العجیبات الدالات علی سعۃ فضل اللہ العظیم وما من بہ علی من اصطفاہ
من عبادہ الصالحین فانتقیت ذلک من نفیس الجواھر المودعۃ فی مناقب تاج المفاخر الذی خضعت
لقدمہ رقاب الاولیاء الاکابر امام العارفین قطب الاولیاء المقربین محی الدین عبد القادر قدس اللہ
روحہ ونور ضریحہ حاذفا الاسانید حکایات مناقبہ الجلیلۃ ومناقب جماعۃ ممن عظمہ واثنی علیہ من المشائخ
الجلۃ السادات لشیء من کلامھم عسی ان یقف علی ذلک من ھو من اھلہ ولو بعد حین فیفھمہ متصفا بما
قال بعض العارفین انما یفھم عنک من اشرق فیہ ما اشرق فیک نفعنا اللہ بعبادہ الصالحین مع احبابنا
والمحبین ومن علینا بما من بہ علیھم آمین آمین آمین واعلم انی ما اعنی بغرائب الحکایات النوادر المضحکات
التی تمیل الی ذکرھا اھل البطالات فانما اعنی بالتی تطرب المریدین وارباب القلوب المنورات مما یدل علی
عظیم فضل اللہ الذی خص بہ من اصطفی من عبادہ وعلو ھمتھم فی المجاھدات وتسخیر الحق
سبحانہ لھم جمیع الکائنات وھا انا ابتدئ بذکر الحکایات المذکورات بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہتا ہے بندہ جو کہ محتاج ہے طرف عفو ولطف ورحمت ومہربانی اسکے عبد اللہ بن اسعد یافعی یمنی شافعی
نزیل حرمین شریفین بخشے اللہ تعالی اوسکے سارے گناہ اور پہونچاوے اوسکو اللہ تعالی نیکیوں خوبیوں مین

سے ہر محبوب و مرغوب کو اور جمع کرے درمیان اوسکے اور بیچ دوستون اور دوستی رکھنے والون کے بہرہ مندی و
عیش و آرام کے گھر مین یعنی بہشت عنبر سرشت مین آمین اسی پر بعد حمد و تعریف اللہ کے جسکی عظمت و بزرگی کے
دبدبہ کے واسطے ہر چیز دب گئی اور جسکے لیے سارے بادشاہون مین کے جابرون ظالمون کی گردنین ذلیل و پست ہوئین
اور بعد کامل تر درود و سلام کے اوسکے رسول پر جنکا نام مبارک محمد ہے جنکی تائید و مددگیگئی اون معجزون سے
جوکہ پہیلانے باطل کرنیوالی ہین باطل والون کی مجنون و لیلیون کو کون باطل والے جوکہ سارے گمراہ و شیاطین ہین اور
اونکی آل و اولاد پر اور اونکے یارون مددگارون ساتھیون پر اور سارے برگزیدہ و چیدہ لوگون پر جوکہ ہدایت و رہنمائی و دین کے
رکن و ستون ہین پس یہ کتاب ہے اس مین تازہ و نوعجیب عجیب قدرت الٰہی کی نشانیان ہین جوکہ غریب غریب کرامتون پر مشتمل ہین
کون کرامتین جوکہ منجملہ تتمہ معجزات و براہین ہین اور اس کتاب کو روض الریاحین کی غریب و نادر حکایات کا رد یف و تتمہ و تکملہ کیا گیا ہے
اور مینے اسکو اس لقب ملقب کیا ہی کہ خلاصۃ المفاخر فی اختصار مناقب الشیخ عبد القادر و جماعۃ ممن
عظمہ من الشیوخ الاکابر مقدس و پاک کرے اللہ تعالی اونکی روح پر فتوح کو اور سارے شیوخ کی ارواح کو اور
جمع کرے ہمکو اور اونکو راحت و آرام کے گھر مین آمین شاید اس کتاب سے وہ شخص نفع پائے جو اسپر واقف ہو
فقرا و مریدین سالکین مین سے جوکہ اللہ تعالے کی راہ مین سعی و کوشش و ریاضت کرنے والے ہین پس بیشک ہمکو روایت
کیگئی ہی ایسی بڑے شخص سے جوکہ اپنے وقت مین طائفہ صوفیہ صافیہ کے سردار تہے اور اوسکے طریقہ کی خوبیان ظاہر
کرنیوالے اور اوسکے قصر مجد و بزرگی کے محکم و پختہ کرنیوالے اور اوسکے خوبان سپید رنگ مراتب عالیہ کے جلوہ دکھانیوالے
اور اوسکے مجد و بزرگی عالی کے علم کو اوٹھانیوالے اور اوسکی حمایت و حفاظت کے دلیری و مردانگی کے تیغ بران تھی یعنی شیخ کبیر
امام معظم جوکہ اپنے لڑکپن سے ناطق بمعارف و اسرار و حکم تھی استاذ حمید حضرت ابو القاسم جنید قدس اللہ تعالی روحہ آپنے
فرمایا کہ حکایتین ایک لشکر ہی اللہ تعالی کی لشکرون سے مریدون کی دل اونسے قوی و زور آور ہوتے ہین پس آپسے کہا گیا کیا اس
بارے مین کوئی شاہد ہی یا یون کہا گیا کیا اس بات کے لیے کوئی مصداق ہی اللہ تعالی کی کتاب سے فرمایا ہان یہ قول اللہ عزوجل کا
کلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادک انتہی یعنی اللہ پاک نے جو اگلے رسولون کے قصے حضور صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے بیان فرمائے ہین تو منظور اس سے یہ ہی کہ آپکا دل قوی ہو اور قوم کی ایذا پر صبر فرمائین اور مین نے
اپنی کتاب مذکور یعنی روض الریاحین مین پانسو حکایتین لکہی تہین مع علوم دیگر جنپر وہ مشتمل ہی وہ حکایات اوس قبیل سے
ہین جنکو الحمد للہ ہر فقیر صاحب ذوق و تحقیق اور ہر فقیہ صاحب فضل و توفیق مستحسن سمجہتا ہی اور ہر شخص کم فہم درشت خو احمق
خشمناک مزاج اڑیل اور ہر دشمن عناد و دشمنی رکہنے والے کا کچہہ اعتبار نہین ہی مطلب ہی کہ ایسے شخص کی ناپسندی قابل اعتبار نہین ہے

جن لوگون نے بالمشافہہ روض الریاحین کی مجہسے تعریف کی اور اوسکو مستحسن سمجھا اونمین سے شیخ فقیہ امام کبیر عالم عامل ولی شہیر نجم الدین اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ ہین انہون نے مجہسے کہا بعد اسکے کہ اوسکا بعض سُنا یہ کتاب نہین آتی ہی مگر علوم کثیرہ سے یعنی اسمین بہت سے علوم ہین پہر مجہسے فرمایا تجہسے یہ لائق ہی کہ ایک کتاب اہل بدع پر رد کرنے مین تصنیف کرے یہ انکا کہنا قبل اسکے تہا کہ مین اپنی کتاب موسوم بمرہم العلل المعضلہ فی الرد علی المعتزلہ تصنیف کرون اور اسی طرح فقیہ امام جلیل صالح سید جلیل راوی حدیث نبوی ابراہیم بن العلوی محدث یمنی رحمۃ اللہ علیہ ہین یہ جب میری کتاب روض الریاحین پر واقف ہوے تو مجہے ایک خط لکھا اوسمین کتاب مذکور کی مدح اور اوسکا پسند کرنا اور کثرت اوس شی کی جو مینے اوس مین جمع کی ہی ذکر کرتے ہین یہ قول شاعر کا پڑہکر کہ اللہ تعالیٰ سے یہ بات کچھہ انوکھی نہین ہی کہ عالم کو ایک مین جمع کردے اور اسی طرح فقیہ امام کبیر معروف بہ فخر الدین مصری رحمہ اللہ تعالیٰ ہین انہون نے جب مجہپر میری بعض کتاب ارشاد نام سُنی اور میری کتاب نشر المحاسن نام کا پورا مطالعہ کیا تو مجہسے فرمایا کہ البتہ مقرر ہین اس کتاب سے منتفع ہوا اب رہنے وہ لوگ جو کہ فقراء مبارکین واولیاے سالکین مین سے اوس کتاب کے یعنی روض الریاحین کے پسند کرنیوالے مستحسن سمجہنے والے ہین سو اونکا ذکر طویل ہی بلکہ اونکا حصر متعذر ہی بلکہ وہ بات ہوئی جو کہ اس سب سے مرتبہ مین عالی تر اور قدر مین شریف تر وفاضل تر ہے اور وہ حاضر ہونا حضور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اور آپکے دونون یارون حضرت ابو بکر وحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا وقت اوسکے سننے کے مجہپر مدینہ شریفہ مین یتینون روضہ مبارکہ مین بیٹھے ہوے ہین بعض اولیانے بیداری مین اسکا مشاہدہ کیا یہ ولی یمن کے سادات جیدہ مین سے تہے پہر جب مجلس تمام ہوئی اور مینے دعا کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف التفات کیا اور تبسم فرمایا ساری حمد واسطے اللہ تعالیٰ کے ہی اس نعمت پر اور ساری نعمتون پر پہر میری یہ راے ہوئی کہ دو سو حکایتون سے اوس کتاب مذکور کا ذیل وتکملہ کرون ایسی غریب نادر حکایتین جو کہ قدرت الٰہی کی عجیب نشانیون پر مشتمل ہون اور اللہ تعالیٰ کے فضل عظیم کے وسعت پر دال ہون اور اس انعام پر جسکی اُسنے منت کہی ہے اون لوگون پر جنکو اوسنے اپنے صالح بندون مین سے برگزیدہ فرمایا ہی پس مینے یہ حکایتین اون نفیس جواہر مین سے منتخب کین جو کہ تاج المفاخر کے مناقب مین لکہی گئی ہین کہ تاج الفخر جنکے قدم کی واسطے اولیاے اکابر کی گردنین پست ہوئین امام العارفین قطب الاولیا المقربین حضرت شیخ محی الدین سید عبد القادر قدس اللہ روحہ ونوّر ضریحہ ورضی اللہ عنہ وارضاہ مینے آپکے مناقب جلیل کے حکایات کی اسانید حذف کردیے اور اسی طرح اوس جماعت کے مناقب کی اسانید جنہون نے آپ کی تعظیم کی ہی اور آپکی ثنا وتعریف فرمائی ہی یہ جماعت مشایخ جلیل سادات مین سے ہی اور بعد حکایات کے ان حضرات کا کچھہ کلام بھی ذکر کردیا ہی شاید اوسپر وہ شخص واقف ہو جو کہ اوسکے اہل مین سے ہی گو بعد ایک

مدت ہی کیون نہو تو اوسکو سمجھے اوس بات کے ساتہہ منصف ہو کہ جو بعض عارفین نے فرمائی ہو کہ جتنے وہی سمجھیگا جسمین نور جمکا ہی اوس نور مین سے جو کہ تجہہ مین چمکا ہی اللہ تعالیٰ ہمکو نفع دیوے اپنے صالح بندون سے مع سارے ہمارے احباب و محبین کے اور ہم پر منت و احسان کرے اوس شے کے ساتہہ جس کے ساتہہ اونپر احسان کیا ہی آمین آمین آمین جان رکھو کہ غرائب حکایات سے میری مراد وہ نادر ہنسانیوالے قصے نہین ہین جنکے ذکر کیطرف اہل بطالت مائل ہوتے ہین میری مراد تو اونسے صرف وہ حکایتین ہین جو کہ مریدین کو اور منور دل والون کو طرب مین لاتی ہین اون حکایات مین سے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل عظیم پر دال ہین جنکے ساتہہ اوسنے اپنے بندون مین کے برگزیدہ وچیدہ لوگون کو مخصوص کیا ہی اور مجاہدات مین اونکی ہمت کو عالی فرمایا ہے اور اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے اونکے واسطے ساری کائنات کو مسخر و فرمانبردار کردیا ہے لو اب مین حکایات مذکورہ کا ذکر شروع کرتا ہون بسم اللہ الرحمن الرحیم **الحکایۃ الاولیٰ**

بعد الخمس المائتین المودعات کتاب روض الریاحین عن الشیخ الکبیر العارف باللہ الشہیر الممنوح منزلۃ الاصطفاء تاج العارفین **ابو الوفا** قدس اللہ روحہ **قال** سمعت شیخنا ابا محمد الشنبکی بفتح الشین المعجمۃ وسکون النون وفتح الباء الموحدۃ والکاف رضی اللہ عنہ یقول کان شیخنا الشیخ **ابوبکر الھوار** بضم الھاء وبالرائین والالفین رضی اللہ عنہ شاطرًا یقطع الطریق بالبطائح فلما تاب انقطع الی ربہ عز وجل علی قدم الصدق والاخلاص فی ارادتہ وقع عندہ ان یسلّم نفسہ الی من یوصلہ الی اللہ تعالیٰ ولم یکن بالعراق یومئذ شیخ مشہور من اھل الطریق فرای فی منامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم وابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ یا رسول اللہ البسنی خرقۃ فقال لہ یا ابن ھوار انا نبیک وھذا شیخک واشار الی الصدیق ثم قال صلی اللہ علیہ و الہ وسلم یا ابابکر البس سمیک ابن ھوار کما امرت فالبسہ الصدیق رضی اللہ عنہ ثوبا وطاقیۃ وامر یدہ علی راسہ ومسح علی ناصیتہ وقال بارک اللہ فیک فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم یا ابابکر یحیی بک سنن اھل الطریق من امتی بالعراق بعد موتھا وتقوم منازل ارباب الحقائق من احباب اللہ بعد دروسھا وفیک تقوم المشیخۃ بالعراق الی یوم القیمۃ وقد ھبت نسمات اللہ بظھورک وارسلت نفحات اللہ بقیامک ثم استیقظ فوجد الثوب والطاقیۃ بعینھما علیہ وکانت علی راسہ ثالیل فلم یرھا وکانما نودی فی الآفاق ان ابن ھوار وصل الی اللہ عز وجل فاھرع الیہ الخلق من کل قطر وبدت علامات قربہ من اللہ تعالیٰ وترادفت

اخبارہ عن ربہ عزوجل قال الراوی وھو تلمیذہ الشیخ ابو محمد الشنبکی فکنت اتیہ وھو فی البطیحۃ والاسد
محدقۃ به تمرغ بعضھا علی قدمیہ قال وھو اول من اسس المشیخۃ بالعراق بعد انقراض مشائخ
الرسالۃ ومن فی طبقتھم ومن یلیھم رضوان اللہ علیھم اجمعین قلت فیمن رای ان الصدیق رضی اللہ عنہ
البسہ فی النوم الشیخ الکبیر العارف باللہ علی بن وھب السنجاری قال رایت ابابکر الصدیق
رضی اللہ عنہ فی النوم فقال لی یا علی قد امرت ان البسک ھذہ الطاقیۃ واخرج من کمہ طاقیۃ
ووضعھا علی راسی فاستیقظت و الطاقیہ بعینھا علی راسی حکایت اول بعد پانسو حکایتون
کے جو کہ کتاب روض الریاحین مین درج کیگئی ہین شیخ کبیر عارف باللہ شہیر جنکو رتبہ برگزیدگی عطا ہوا تاج العارفین
ابو الوفا قدس سرہ سے مروی ہو فرماتے ہین کہ مینے اپنے شیخ ابو محمد شنبکی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہین کہ ہمارے
شیخ ابو بکر ابن ہُوار رضی اللہ عنہ ایک شوخ بیباک آدمی تھے رہزنی کیا کرتے تھے سنگریزہ زارون وادیون مین راہ
مارتے تھے پھر جب توبہ کی اور اپنے ارادہ مین صدق واخلاص کی طور پر سارے تعلقات توڑکر اپنے رب عزوجل کیطرف
آسگئے تو اونکے جی مین یہ بات پڑی کہ اپنی جان ایسے شخص کو سپرد کرین کہ اونکو اللہ پاک کی طرف پہنچا دے اوسوقت عراق مین
اہل طریق کا کوئی شیخ مشہور نتھا پس اونھون نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا
عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے خرقہ پہنائین آپ نے ارشاد فرمایا ای ابن ہوار مین تیرا نبی ہون اور یہ تیرا شیخ ہی آپ نے
حضرت صدیق کی طرف اشارہ فرمایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا ای ابوبکر تو ابن ہُوار اپنے ہمنام کو پہنا دے جیسا کہ تجھے حکم کیا گیا ہے
پھر حضرت صدیق نے ایک کپڑا اور ایک ٹوپی اونکو پہنادی اور اپنا ہاتھہ اونکے سر پر پھیرا اور پیشانی کے بالون کو چھوا اور
کہا اللہ تجھمین برکت دے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق سے فرمایا ای ابوبکر تیرے سبب سے عراق مین میری
امت کی اہل طریق کی راہین طریقے بعد مردہ ہونیکے زندہ ہونگے اور دوستان خدا مین سے جو لوگ ارباب حقائق ہین
اونکی منزلین بعد کہنگی و بوسیدگی کی قائم ہونگی اور روز قیامت تک عراق مین مشیخت تجھہ مین رہیگی اور مقرر ہوا ئین اللہ
پاک کی تیرے ظہور وغلبے کے ساتھہ چلین اور نفحات الٰہیہ تیرے قیام کیساتھہ بھیجی گئین پھر خواب سے بیدار ہو تو وہی کپڑا
اور ٹوپی بعینہ اپنے اوپر پائی آنکے سر پر جسے تھے پہر اونکو ندیکھا یعنی حضرت صدیق کے ہاتھہ پھیرنے کی برکت سے
وہ سب جاتے رہے اور اطراف عالم مین گویا منادی کردیگئی کہ ابن ہُوار اللہ عزوجل کیطرف پہنچ گیا تو ہر طرف سے
خلق طرف اونکے دوڑ پڑی اور نشانیان اونکی قرب کی اللہ تعالی سے ظاہر ہوئین اور پیاپے اپنے رب عزوجل سے
خبرین دینے لگے راوی کہتا ہی یعنی وہی اونکے شاگرد ابو محمد شنبکی کہ مین اونکے پاس آتا اور شیر گرد اونکی حلقہ کیے ہوے ہوتے

بعض اونہین کراونکو قدمون پر لوٹتے تھے کہا کہ رصافہ کی مشائخ اور جو لوگ ونکی طبقے کی تھے اور جو اونسے متصل ہین جب سب تمام ہوچکے اور
انکا زمانہ پورا ہوچکا تو بعد انکی عراق مین بہلی بہل ابن ہُرار نے نمیا دیشیخت کی قائم کی حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جن لوگون نے دیکھا کہ حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے خواب مین اونکو خرقہ پہنایا اونہین ایک ہین یعنی شیخ کبیر عارف باللہ علی بن وہب سنجاری فرماتے ہین مینے حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا مجھسے فرمایا ای علی مین حکم کیا گیا ہون کہ تجھے یہ ٹوپی پہناؤن اور اپنی آستین سے
ایک ٹوپی نکالی اور اوس کو میرے سر پر رکہی پہر مین جاگ اوٹہا اور وہ ٹوپی بعینہ میرے سر پر تھی الحکایۃ الثانیۃ
بعد الخمس المئین عن الشیخ ابی محمد المذکور قال رأیت یوماً بین یدی الشیخ ابن ھرار رضی اللہ
تعالی عنہ اسدا عظیما یعفر خدیہ فی التراب علی ھیئۃ المخاطب لہ والشیخ کانہ یرد علیہ جوابا ثم
انصرف الاسد فقلت لہ بالذی انعم علیک ما قلت لھذا الاسد وما قال لک فقال لی انہ قال
ثلثۃ ایام لم اذق فیھا طعاما وقد اضربی الجوع فاستغثت اللیلۃ باللہ تعالی عند السحر فقیل
لی رزقک بقرۃ فی الھمامیۃ علی سوء ینالک وانی اخاف من ذلک السوء ولا اعلم ماھو فقلت لہ ھو
جراحۃ تصیبک فی جنبک الایمن تتالم منہا اسبوعا ثم یزول المھا یا شنبکی انی نظرت فی
اللوح المحفوظ فاذا البقرۃ من رزقہ ولا بد لہ منہا واذا ھو یخرج من اھل الھمامیۃ احد عشر رجلا یموت
منھم ثلاثۃ یموت احدھم قبل الاخر بساعتین ویموت ثالثھم بعد ثانیھما بسبع ساعات وتصیب الاسد
من احدھم جراحۃ فی جنبہ الایمن ویبرأ بعد اسبوع قال فاسرعت الی الھمامیۃ واذا الاسد قد سبقنی
الیھا وخرج من اھلھا احد عشر رجلا واصابہ احدھم بجراحۃ وبیقۃ فی جنبہ الایمن ورایتہ یسحب
البقرۃ معہ وجراحتہ تشخب دما وبت عندھم تلک اللیلۃ فمات احد المجروحین وقت الغروب
ومات اٰخر بعد العشاء ومات اٰخر عند السحر ثم اتیت الشیخ بعد اسبوع فرایت الاسد بین یدیہ
وقد برأت جراحتہ دوسری حکایت شیخ ابو محمد مذکور کہتے ہین کہ ایک دن مینے شیخ ابن ہُرار کے روبرو
ایک بڑا شیر دیکہا کہ اپنے دونون رخسار خاک مین آلود کر رہا ہی ایسی ہیئت پر شیخ سے باتین کر رہا ہی اور شیخ گویا
اوسکو جواب دے رہے ہین پہر وہ شیر چلا گیا تو مینے شیخ سے عرض کیا قسم ہی اوس ذات کی جس نے آپ پر انعام کیا
آپنے اس شیر سے کیا کہا اور اوسنے آپسے کیا کہا شیخ نے مجھسے فرمایا کہ شیر نے یہ کہا کہ تین دن ہوئے مینے اون مین کوئی کہانا نہین
چکہا اور بہوک نے مجھے ضرر پہونچایا پس مینے آج کی رات سحر کے وقت اللہ تعالی سے فریاد کی تو مجھسے کہا گیا کہ تیرا
رزق ایک بیل ہی ہمامیہ مین لیکن ایک ایذا تجھے پہونچیگی مین اوس ایذا سے ڈرتا ہون جانتا نہین ہون وہ کیا ہے

ملتی الکواکب یعنی بلند
ہو واسطہ انعام الہی
من حضور من شیخ صوفی
کی کہ ز شمالی مویس
۱۲ منہ

یا شنبکی خ
لی نسخہ
خائف
و خ
فاذا
وثیقۃ
فثبت

سوینے اوس سے کہا وہ ایذا ایک زخم ہی تیرے سیدھے پہلو مین تجھے لگے گا ایک ہفتہ اوس سے دردمند رہیگا پھر اوسکا درد دور ہوجائیگا۔ اسی شنبکی بینے لوح محفوظ مین نظر کی تو ناگاہ وہ بیل اوسکے زرق سے تھا اور اوسکو اوس بیل سے کسی طرح کا چارا نہین ہی۔ اور ناگاہ ہمامیہ کے لوگون مین سے گیارہ مرد نکلین گے اون مین سے تین مرجائینگے ایک تین مین کا دو گھڑی پہلے دوسرے سے مریگا اور تیسرا سات گھڑی بعد دوسرے سے مرجائیگا اور اون مین سے ایک کا زخم شیر کے سیدھے پہلو مین لگے گا اور بعد ہفتے کے اچھا ہوجائیگا۔ شیخ ابومحمد کہتے ہین مین جلدی سے ہمامیہ کی طرف گیا ناگاہ شیر طرف اوسکے بجسے سبقت کر گیا ہمامیہ کے لوگون مین سے گیارہ آدمی نکلے ایک نے شیر کے سیدھے پہلو مین زخم کاری لگایا مین نے شیر کو دیکھا کہ بیل کو اپنے ساتھ گھسیٹے لیے جاتا ہے اور خون اوسکے زخم کا بہ رہا ہے مین اوس رات ہمامیہ والون کے پاس رہا تو تین زخمیون سے ایک تو غروب کے وقت مرا اور دوسرا بعد عشا کے مرگیا اور تیسرا سحر کے وقت مرا پھر مین بعد ایک ہفتہ کے شیخ کے پاس آیا تو اوسی شیر کو اونکے روبرو دیکھا حالانکہ اوسکا زخم اچھا ہوچکا تھا۔ **الحکایۃ الثالثۃ** بعد الخمس المئین عن الشیخ الکبیر العارف باللہ الشہیر سیدی احمد بن الحسن الرفاعی قدس اللہ روحہ قال سمعت خالی الشیخ منصور رضی اللہ عنہ یقول اول من ذلل الاسد والحیات لاھل البطائح الشیخ **ابوبکر** بن ھرار و سبب ذلک انہ اراد ان یرحل من البطائح ویسکن المدن فاحدقت بہ الاسد والحیات والکواسیر والطیور والجن وسألتہ باللہ العظیم ان لا یرحل عنھم فاخذ علیھم ان لا یوذوا احدا لہ ولا صحبا الی یوم القیامۃ منذ ان یطیعوھم حیثما کانوا مادامت الدنیا قال و اتت امرأۃ من البطائح وقالت لہ ان ابنی غرق فی الشط ولیس لی سواہ وانا اقسم باللہ ان اللہ عزوجل اقدرک علی ردہ علی فان لم تفعل شکوتک غدا الی اللہ ورسولہ اقول یارب اتیتہ ملھوفۃ وکان قادرا علی رد لھفتی فلم یفعل فاطرق راسہ ثم قال ارینی این غرق ابنک فاتت بہ الی الشط فاذا ابنھا قد طفا علی وجہ الماء میتا فسبح فی ذلک الماء حتی وصل الیہ فحملہ علی عاتقہ واعطاہا لھا وقال خذیہ وقد وجدتہ حیا فانصرفت وھو یمشی معھا ویدہ فی یدھا کان لم یکن بہ شئ قط **حکایت تیسری** شیخ احمد رفاعی قدس سرہ فرماتے ہین مینے اپنے ماموں شیخ منصور رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ اول جس شخص نے شیرون اور سانپون کو بطائح والون کے واسطے رام کیا وہ شیخ ابوبکر بن ہُرارا ہین سبب اوسکا یہ ہی کہ اونہون نے چاہا کہ وادیون سے نقل کر جائین اور شہرون مین جا بسین پس شیر سانپ عُقاب پرندے جن سب کے سب اونکے گرد آگئے اور اللہ عظیم کی قسم دیکر اونسے اسبات کا سوال کیا کہ اونکے پاس سے نقل نکرین تو شیخ نے اونسے عہد لیا کہ

ابی

بیع من الکواسیر

اتتہ

الشیخ وحملہ

قیامت تک نہ اوسکے کسی مرید کو ایذا پہونچائین نہ کسی دوست کو اور وہ جہان کہین ہون اونکی اطاعت کرین جبتک کہ دنیا قائم ہی۔ شیخ منصور فرماتے ہین کہ ایک عورت بطائح سے شیخ ابو بکر کی خدمت مین آئی عرض کیا کہ میرا بیٹا کنارہ دریا مین ڈوب گیا ہی اوسکے سوا میری کوئی اولاد نہین ہی مین اسکی قسم کہاتی ہون کہ اللہ عزوجل نے تجھکو اسبات پر قادر کیا ہی کہ تو اوسکو مجہپر پہیر لائے بس اگر تو نکریگا تو مین قیامت کے دن اللہ ورسول سے تیرا شکوہ کرونگی کہونگی ای رب میرے مین اوسکے پاس مظلوم دادخواہ ہوکر آئی تہی اور وہ میری فریادرسی پر قادر تہا سو اوسنے میری فریادرسی نکی شیخ نے اپنا سر جہکایا پہر فرمایا مجہے دکہا تیرا بیٹا کہان ڈوبا ہی وہ اونکو کنارہ کی طرف لائی ناگاہ اوسکا بیٹا مردہ ہوکر پانی پر آگیا شیخ اوس پانی مین تیرے یہانتک کہ اوس لڑکے تک پہونچے پہر اوسکو اپنے کاندہے پر اوٹہایا اور اوسکی مان کو دیا اور فرمایا اوسکو لیلے مینے اوسے زندہ پایا تہا پہر وہ عورت لوٹی اور وہ لڑکا اوسکے ہمراہ چلتا تہا اوسکا ہاتہہ اوسکی مان کے ہاتہہ مین تہا گویا کبہی کچہہ اوسکو ہوا ہی نتہا وکان الشیخ بن ہوار المذکور من عظماء مشائخ العراق المتقدمین الاجلاء الاصفیاء العارفین وصدور السادات المقربین صاحب الکرامات الظاہرۃ والمقامات الفاخرۃ والسرائر الزاہرۃ والبصائر الباہرۃ والجلالات العظیمۃ والاحوال الجسیمۃ والافعال الخارقۃ والانفاس الصادقہ والہمم العلیۃ والرتب السنیۃ والاشارات النورانیۃ والنفحات الروحانیۃ والاسرار الملکوتیۃ والحاضرات القدسیۃ والتصرف فی العوالم والاثار والقبول التام عند الخاص والعام وله کلام عال فی علوم المعارف والاسرار من ذلك **قوله** التوحید افراد القدم عن الحدوث والخروج عن الاکوان وقطع الحجاب وترك ما علم وجهل وان یکون الحق مکان الجمیع وعلم التوحید مباین لوجودہ ووجودہ مفارق لعلمه واذا تناہت عقول العقلاء فی التوحید تناہت الی الحیرۃ والتصوف ان تکون مع اللہ بلا علاقۃ مع ذکر باجتماع ونس الحیرۃ و وجد باستماع وتجمل باتباع ومنہ الحکمۃ تنطق فی قلوب العارفین بلسان الصدق وفی قلوب المحبین بلسان الشوق **قال المترجم** عفا اللہ تعالی عنہ قال فی بہجۃ الاسرار وہو رضی اللہ تعالی عنہ من الہوار یین قبیلۃ من الاکراد سکن البطائح ومات بہا قدیما وقد علت سنہ وقبرہ بہا ظاہر یزار۔ کہتے ہین کہ جب اونکو وفات حاضر ہوئی تو انوار ساطعہ اونپر چہا گئے بعید وقریب اونکو دیکہتے تہے اور حاضرین نے ایسی تیز خوشبو سونگہی کہ اوس سے بڑہکر کوئی خوشبو دنیا مین نہین سونگہی اور جب اون کا انتقال ہوگیا تو اطراف بطائح مین چیخنے چلانے کی آوازین سنی گئین آوازین تو سنائی دیتی تہین اور اشخاص دکہائی نہین دیتے تہے تو کہا جاتا تہا کہ یہ جنون کی آوازین تہین رضی اللہ تعالی عنہ انتہی

الحجاب

وفی قلوب المریدین بلسان التفکر وفی قلوب الفقراء بلسان التوفیق
وفی قلوب العلماء بلسان التذکر ۱۲ التفتنی
التصدیق

الحكاية الرابعة بعد الخمس المئين عن الشيخ الكبير العارف بالله ابی سعد القيلوی بفتح القاف وسكون المثناة من تحت وفتح اللام رضی الله عنه قال بنی بعض اهل الحدادية بها دارا واوشیدها و غصب فی بناءها بعض الصناع وسخر فيها رجلا من اصحاب الشيخ ابی محمد الشنبكی وكثرت فيها السكاری فاجتاز الشيخ ابو محمد يوما بها فقال انا نحن نرث الارض ومن عليها فسقطت الدار من اعلاها ودكت قواعدها فقال الشيخ لن تعلوا ابدا الا ان يشاء الله فكانوا كلما احكموا بناءها وشيدوها سقطت وما استطاع احد ان يرفع منها جدارا قط

حکایت چوتھی شیخ ابو سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ قریۂ حدادیہ کے لوگون مین سے کسی نے اوسمین ایک گھر بنایا اور اوسکو مضبوط و بلند کیا اوسکے بنانے مین بعض پیشہ ور لوگون کا کچھ مال غصب کیا اور شیخ ابو محمد شنبکی کے اصحاب مین سے ایک شخص کو بیگار مین پکڑا اور اوسمین شرابی خرابی لوگ بہت جمع ہوے ایک دن شیخ ابو محمد کا اوس مکان پر سے گذر ہوا تو فرمایا کہ ہم وارث ہونگے زمین کے اور اون لوگون کے جو اوسپر ہین یہ کہتے ہی وہ گھر اوپر کی جانب سے گر پڑا اور اوسکی بنائین و دیوارین ریزہ ریزہ ہوگئین پھر شیخ نے فرمایا تو ہرگز بلند نہوگا مگر یہ کہ اللہ چاہے پھر جب اوسکی بنا کو محکم و بلند کرتے تو وہ گر پڑتا او سجگہہ کبھی کوئی طاقت نرکہتا کہ دیوار اوٹہائے وعن الشيخ الكبير العارف بالله الشهير ابی الحسن علی ابن الهيتی بكسر الهاء وسكون الياء المثناة من تحت وكسر التاء المثناة من فوق رضی الله عنه قال لی الشيخ الشريف ابو سعد الحامدی رضی الله عنه قال ما مررت يوما فی بدايتی بالحدادية الا وسمعت النوبة فی الجو يضربها الملائكة بالولاية للشيخ ابی محمد الشنبكی والتشاوش او قال والشاوش او قال النشاويش او قال والشاوش والشاوش تصيح فی السماء بالسلطان واری الملائكة يسلمون عليه بالاحترام والتبجيل فواجا فواجا قال وانا الان اسمع ذلك من جميع افاق العراق وما رايت بلاء نازلا من السماء ومر علی الحدادية الا تمزق وارتفع

شیخ ابو الحسن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شیخ شریف ابو سعد حامدی رضی اللہ عنہ نے مجھسے فرمایا کہ مینے اپنے ابتدائی حال مین نہین گذر کیا حدادیہ مین کسی دن مگر مینے سُنا کہ درمیان آسمان و زمین کے شیخ ابو محمد شنبکی کی ولایت کی فرشتے نوبت بجا رہے ہین اور سرہنگ و چوبدار سلطان و خلعے کی آواز دے رہے ہین اور فرشتون کو دیکہہ رہا ہون کہ با حترام و تعظیم جوق جوق گروہ گروہ اونکو سلام کر رہے ہین کہا اور اب مین ساری اطراف عراق سے یہ آواز سنتا ہون اور نہین دیکہا مینے کسی بلا کو کہ آسمان سے اوتری اور حدادیہ پر گذری مگر وہ ریزہ ریزہ ہوئی اور دور ہوگئی وكان رضی الله عنه من اكابر مشائخ العراق المشهورين واعيان العارفين المحققين واجلاء الصفوة المقدمين علی المقامات السامية وعالی الكرامات التامية صاحب الاحوال السنية والهمم العلية والاسرار القدسية والانوار الجمالية والفتح السنی

منه الشکاوی ... بیگار مین پکڑا

اصحابها يرفعوا جدارا

یعنی اوسکے بنانے مین کاریگرون کو زبردستی لگایا ۱۲ منه

بن ماحیس

والشاويش

والشاوش ۷ له

والکشف الجلی والوصل الھنی والانفاس الصادقة والآیات الخارقة والجلالات والاکرام والقبول التام عند الخاص والعام والتصریف فی الوجود النافذ فی الاحکام ومن کلامه رضی الله عنه ملاک السبق الی المعالی اصلاح الباطن لمراد الحق واسقاط الخلق لرؤیة القرب والاعتماد علی الله تعالی لو فهم الحجب قرب القلوب الی الله عز وجل قلب رضی بصحبة الفقراء واثر الباقی علی الفانی وشهد سوابق القضاء وایس من افعاله واذا عجزت عن شیء فلا تعجز عن رؤیة ضعفك والعلماء بالله تعالی هم الواقفون معه علی حد الارادات لا یتجاوزونها الا باذن الله تعالی وانفع العلوم العلم بامر الله وارفع العلوم العلم بالله ومن استغنی بشیء دون الله تعالی فقد جهل قدر الله جل وعلا ومن زین باطنه بالمراقبة والاخلاص زین الله ظاهره بالمجاهدة واتباع السنة ومن رایته یدعی مع الله حالة تخرجه عن حد الشریعة فلا تقربن منه ومن رایته یسکن الی الریاء والتعظیم فایاك وایاه ومن رایته مستغنیا بنفسه فاعلمن جهله ومن ادعی سرا مع الله تعالی لا یشهد له حفظ ظاهره فاتهمه فی دینه ومن رایته یرضی عن نفسه وسکن الی وقته فهو مخدوع نسأل الله الکریم السلامة **قال المترجم** قال فی بهجة الاسرار وهو رضی الله تعالی عنه من الشنابکة قبیلة من الکرد وسکن الحداثة قریة من البطائح وبها مات قدیما مسنا وقبره بها ظاهر یزار رحمه الله تعالی انتهی

الحکایة الخامسة

بعد الخمسین عن الشیخ الکبیر ابی الحسن بن الشیخ الکبیر ابی البرکات اسمٰعیل بن ابی سعد النیسابوری البغدادی رضی الله عنهما انه قال سمعت یقول ابی کان الشیخ عزاز ابالعین المهملة والزای المکسورة مع تشدید الاولی منهما قبل الالف بعدها البطائحی رضی الله تعالی عنه یمشی بین النخیل فاشتهی الرطب فدلت له عراجین النخل حتی دنت من الارض فاکل منها ثم عادت الی حالها اولا وکانت الجن تکلمه والاسد تانس به والوحوش تالفه والطیر تاوی الیه او قال تاتی الیه وقال مر باسد قد افترس شابا بالبطیحة وقد قصم ساقه نصفین وکان قد قطع الطریق واعیی الرجال وتضرر منه اهل البطائح فصاح الشیخ علیه فولی منهزما ذلیلا وجعل یمرغ خدیه بین یدیه فتناول الشیخ من الارض حصاة علی قدر الفولة وخذفه بها فخر میتا ثم جاء الشیخ الی ذلك الشاب ووضع ما انکسر من ساقه فی موضعه وامر علیه یده فاذا هو سوی فقام یعدو الی اهله فاخبرهم فجاء الناس واخذوا جلد الاسد یعنی شیخ اسمٰعیل کہتے ہین کہ شیخ عزاز رضی اللہ عنہ کھجور کے درختون مین جا رہے تھے کہ اونکا جی پکی کھجور کھانے کو چاہا اوسی دم خوشہ خرما کا جھکا لٹک پڑا ایہانتک کہ زمین سے قریب ہوگیا اونھون نے اوسمین سے

رضا لا یرضی بالفتح والکسر بالیقوم ۱۲ ح م
الیاس ناامید شدن ۱۲
ح مراقبة الانتظار لیکن بان انہم مطلع علیہ ۱۲
الاکاب ح اخلاص ے ریا و سالم آوردن طاعت ضد ارا ۱۲
عزاز ابن مسعود ح ۱۸ بلد مشق
بکجا کانت

کہالیا پہر جیسا پہل تہا ویسا ہی ہوگیا جن اونسے باتین کرتے شیر اونسے اُنس کرتے وحشی جانور اون سے الفت رکہتے پرندے اونکے پاس بسیرا لیتے یا کہا کہ اونکے پاس آتے تہے اور کہا کہ ایک شیر پرسے گذر گیا اوسنے سنگستان مین ایک جوان آدمی کو پہاڑ ڈالا اوسکی پنڈلی کے دو ٹکڑے کر ڈالے اوسنے راستہ قطع کر دیا تہا آدمیون کو عاجز کر دیا تہا سنگستان والے اوس سے ضرر پذیر ہوگئے تہے شیخ نے اوسپر چیخ ماری تو ذلیل وخوار ہوکر بہاگتا ہوا پیٹہہ پہیر کر کہڑا ہوگیا اور اپنے دونون گال اونکے روبرو مٹی مین رگڑنے لگا شیخ نے زمین سے ایک کنکر اوٹہایا برابر دانہ باقلا کے اور اوس سے اوسکو مارا تو وہ مرکر گر پڑا پہر شیخ اوس جوان کے پاس آئے اوسکی پنڈلی سے جو کچہہ ٹوٹ گیا تہا اوسے اوسکی جگہہ مین رکہا اور اپنا ہاتہہ اوسپر پہیرا تب ہی وہ جوان تندرست ہوگیا پہر کہڑا ہوکر اپنے گہر والون کی طرف دوڑتا چلا گیا اونکو اوسکی خبر دی تو لوگ آئے اور اوس شیر کی کہال نکالی اس حکایت مین شیخ سے کرامت طاعت اشیا صادر ہوئی کہ شیر مطیع ومنقاد ہوگیا اور اماتت واحیا کی کرامت بہی ظاہر ہوئی کہ شیر مرگیا اور جوان زندہ ہوگیا۔ سعدی شیرازی نے کیا خوب فرمایا ہے ؎ توہم گردن از حکم داور مپیچ + کہ گردن نہ پیچد زحکم تو ہیچ

الحکایۃ السادسۃ بعد الخمس المئین عن الشیخ ابی المظفر **عبد السمیع** بن عبد اللہ بن عبد السمیع الواسطی رحمہ اللہ تعالی قال اَشخَصَ الخلیفۃ **المقتدی بامر اللہ** الشیخ عزازا من البطائح الی بغداد لیتبرک بہ فلما دخل القصر فاخترق الدہالیز وما نظر الی ستر مرخی الا تمزق قطعًا فلما اجتمع بہ المقتدی قال لہ الشیخ سیقصدک ملک العجم فی جیش لا قبل لک بہ وقد مَلَّکتُ جیشک رقاب جیشہ ومکنتک من عنقہ فبعد مدۃ یسیرۃ جاء ملک العجم الی بغداد فی عدد عظیم فوقع الحال کما قال الشیخ واسر الملک واعتقل یا ما ببغداد ثم افتدی باموال عظیمۃ **قال** وقیل للشیخ منصور رضی اللہ عنہ ان الشیخ عزازا لما نظر الی الستور تمزقت فقال العجب تتمزق بانفاسہ وتطوی ہمتہ فکیف لا تتمزق الستور بنظرہ یعنی شیخ ابو المظفر عبد السمیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ خلیفہ مقتدی بامر اللہ عباسی نے شیخ عزاز رضی اللہ عنہ کو بطائح سے بغداد کی طرف بہیجا تاکہ اوسے برکت حاصل کرے پہر شیخ جسوقت محل مین داخل ہوئے تو ڈیوڑہیان پہٹ گئین اور جس لٹکے ہوئے پردے کیطرف نظر کی تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر پہٹ گیا پہر جب مقتدی بامر اللہ ملے تو اوس سے فرمایا کہ بادشاہ عجم عنقریب لیسے لشکر مین تیرا قصد کریگا کہ تجہے اوسکے مقابلے کی طاقت نہوگی مینے اوسکے لشکر کی گردنین تیرے لشکر کی ملک کر دین اور مینے اوسکی گردن تیرے قبضے مین دیدی پس بعد مدت قلیل کے بادشاہ عجم ایک بڑی فوج لیکر بغداد کیطرف آیا پہر وہی حالت ہوئی جو شیخ نے بیان فرمائی تہی

ملک
ملکتک

بادشاہ عجم قید ہو گیا اور کئی دن بغداد مین قید رہا پہر بہت سامان فدیہ مین دیکر رہائی پائی کہتے ہین کہ شیخ منصور رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ شیخ عزاز نے جسوقت پردون کیطرف نظر کی تو وہ پہٹ گئے اسپر شیخ منصور نے فرمایا کہ اونکی سانسون سے تو دل کے پردے پارہ پارہ ہوجاتے ہین اور اونکی ہمت سے لپیٹ دیے جاتے ہین تو مکان کی پردے اونکی نظر سے کیونکر نہ پہٹ جائین۔ اس حکایت مین شیخ رضی اللہ عنہ سے کئی کرامتین ظاہر ہوئین ایک تو ڈیوڑہیون کے پردون کا پہٹ جانا۔ دوسرے قبل وقوع واقعۂ عظیم کی خبر دینا پہر اوسکے موافق وقوع مین آنا تیسرے نصرت عظیم ملک عجم کے ہزیمت اور ملک بغداد کی نصرت

الحکایۃ السابعۃ بعد الخمس المائتین عن الشیخ الجلیل ابی المعمر اسمعیل بن ابی البرکات الواسطی خادم الشیخ عزاز قدس اللہ روحہ قال سمعت شیخنا الشیخ عزازا یقول ورد علیّ فی بدایتی حال استغرقت فیہ اربعین یوما لا اکل ولا اشرب ولا امیز فیہ بین الامرین ثم رجعت الی حسی فذہلت عن نفسی سبعۃ عشر یوما ثم عدت الی حکم العادۃ فاتاقت نفسی الی خبز سخین وسمکۃ مشویۃ وماء عذب فی اناء جدید احمر وکنت اذ ذاک علی الشط فرایت فی وسط اللجۃ اشباحا فلما قربت منی اذ ثلث سمکات یسبحن فی الماء علی ظہر احدٰہن رغیف وعلی ظہر الاخری سمکۃ مشویۃ وعلی ظہر الاخری اناء جدید احمر والامواج یضربہن یمینا وشمالا وما زلن حتی انتہین الیّ فالقی کل منہن ما علیہ بین یدی کانہ انسان یضع بین یدی انسان ما یریدہ ثم استترن فی الماء فتناولت الرغیف فاذا ہو خبز البر ابیض کالجمارۃ حار یتصعد ہبابہ فاکلت بالسمکۃ المشویۃ وشربت من الاناء الجدید ماء لم اذق فی دار الدنیا احلی منہ فامتلأت من الطعام والشراب ما نقص منہ ذرۃ وترکت الباقی وانصرفت یعنی شیخ ابو المعمر اسمعیل بن ابو البرکات واسطی شیخ عزاز قدس سرہ کے خادم فرماتے ہین کہ مینے ہمارے شیخ شیخ عزاز کو فرماتے سنا ہے کہ میرے زمانہ ابتدا مین مجہپر ایک ایسا حال وارد ہوا کہ چالیس دن اوسمین مستغرق رہا کہانا پینا کچہہ نہ تہا نہ درمیان دو امر کے کچہہ تمیز کرتا تہا پہر مینے اپنی حس کی طرف رجوع کیا پہر اپنے نفس سے سترہ دن غافل ہو گیا پہر حکم عادت کیطرف لوٹ آیا تو میرا نفس ان چیزون کیطرف مشتاق ہوا گیہون کی روٹی گرم مچہلی بہنی ہوئی میٹہا پانی سرخ کورے برتن مین اور مین اوسوقت کنارہ دریا پر تہا پس مینے وسط دریا مین کئی کالبد دیکہے پہر جب وہ میرے پاس آئے تو کیا دیکہتا ہون کہ تین مچہلیاں ہین پانی پر تیر رہی ہین اون مین سے ایک کی پشت پر تو روٹی ہے اور دو مین سے ایک کی پشت پر بہنی مچہلی ہے اور دوسری کی پشت پر سرخ کورا برتن ہے اور دائین بائین طرف موجین اونکو مار رہی ہین تا آنکہ

لعلہ کذا فی الاصل لکن الظاہر انہ ہباؤہ واللہ اعلم ثم رأیت فی کتاب بہجۃ الاسرار وہو اصل کتاب خلاصۃ المفاخر فوجدت فیہ ہواؤہ وہذا الصواب ان شاء اللہ تعالیٰ واللہ اعلم ۱۲ منہ

نسخن

نسخہ ہواؤہ

نسخہ عشرۃ

مجہہ تک پہونچین تو پہر ایک نے زمین سے پہر سامنے وہ شئی اُٹہا لی جو اوسپر تہی گویا کوئی انسان کسی انسان کی آگے وہ شئی رکہہ رہا ہے
جسے وہ چاہتا ہی پہر وہ پانی مین کود گئین پس مینے وہ روٹی لی تو کیا دیکہتا ہون کہ وہ ایک روٹی ہی گیہون کی بہت سفید جیسے
کہجور کا گابہا گرم ہی جس سے اوپر کو بہاپ چڑہ رہی ہی پس مینے اوس مین سے مچہلی کے ساتہہ کہایا اور اوس کورے
برتن سے ایسا پانی پیا کہ اوس سے زیادہ شیرین دنیا مین کبہی نہین پیا تہا پس مین اوس کہانے پینے سے سیر و
سیراب ہوگیا حالانکہ اوس مین سے ذرہ بہر بہی کم نہوا مینے باقی کو چہوڑا اور چلا آیا **ومن کلامہ رضی اللہ عنہ**
الغفلۃ غفلتان غفلۃ رحمۃ وغفلۃ نقمۃ فاما التی ہی رحمۃ فکشف الغطاء لیشاھد القوم العظمۃ والجلال
فیذھلون عن العبادۃ الا الفرائض والسنن ویغفلون عن مراعات السر الا مراقبۃ واردات الھیبۃ واما
التی ھی نقمۃ فاشتغال العبد عن طاعۃ اللہ بمعصیتہ او التفاتہ الی رؤیۃ الکرامات غافلا عن الاستقامۃ
فی العبودیۃ والعارف یخاف زوال ما اعطی والخائف یخاف نزول الوعید والخوف ینشأ من لحظ
سطوۃ العدل والرجاء ینشأ من رؤیۃ الفضل والارواح تلطفت بالاشواق فتعلقت عند
لدغات الحقیقۃ باذیال المشاھدۃ فلم تر غیر الحق معبودا وایقنت ان الحدث لا یدرک القدیم
بصفات معلولۃ وقلوب العاشقین طائرۃ الی الحق باجنحۃ المعرفۃ سائرۃ بموالاۃ المحبۃ مجذوبۃ
بانوار قدسیۃ الی انوار انسیۃ **ومنہ** الارادۃ تحویل القلب من الاشیاء الی رب الاشیاء والتصوف
الجلوس مع اللہ عز وجل بلا ھم والتجرید بارقۃ تحرق البقایا وتمحق الرسوم وتعصم من رؤیۃ الکون
والوجد نور یزھر مقرون بنیران الاشتیاق تحرق البقایا ویلوح علی الھیاکل اثارہ والمحبۃ کأس لھا
وھج فی الاسرار انتہی مختصرا من نفائس جواھر معارفہ قدس اللہ روحہ **وکان رضی اللہ عنہ**
من اکابر مشائخ العراق المصطفین واعیان اجلۃ العارفین واصفیاء الصفوۃ المقربین صاحب
الکرامات الظاھرۃ والاحوال الفاخرۃ والانفاس الصادقۃ والکرامات الخارقۃ والمقامات
العلیۃ والاسرار القدسیۃ والسرائر المونقۃ والبصائر الشریفۃ والحقائق اللطیفۃ والفتح
السنی والمشرب الھنی والمقر الارفع فی محاضر القدس ومنادمۃ التخصیص فی بساط الانس و
القدم الراسخ فی التمکین الواسع والباع الطویل فی التصریف النافذ من غیر منازع ومایطول من
الفضائل ذکرہ ویتعذر منہا حصرہ **قال المترجم** عفا اللہ تعالی عنہ قال فی بہجۃ الاسرار سکن رضی اللہ عنہ
من رض البطائح بنشط النفیسات بہامات مناقد یما وو فاتہ قبل وفاۃ الشیخ منصور فیما بلغنی وقبرہ ہناک ظاہر یزار رضی اللہ عنہ انتہی

فایقظت یجمعہا ان لیس ... نفوسہا

فایقنت المحدث

الیہ

قدسہ الی انوار انسہ
عن
برقۃ

المشرقۃ

بالذات الی الحضرۃ الاعلی فی منازل القرب

الحکایة الثامنة بعد الخمس المئین عن شیخ الشیوخ ابی الحسن عبد اللطیف بن شیخ الشیوخ ابی البرکات اسمعیل النیسابوری قال سمعت ابی رحمه الله یقول قصد جیش العجم الی بغداد مرۃ فی حیاۃ الشیخ منصور البطائحی رضی الله عنه فلما تقابل الجیشان وکان الشیخ منصور جالسا بین اصحابه علی تل مشرف علی الجیشین بسط الشیخ رضی الله تعالی عنه یدہ الیمنی وقال هذہ لجیش العراق وبسط یدہ الیسری وقال هذہ لجیش العجم ثم صفق بهما فتصادم الجیشان ثم قبض یدہ الیسری وجمع بین اصابعها شدیدا فظهر جیش العجم علی جیش العراق وهزم العراقیون ثم بسط یدہ الیمنی وقبض علی یدہ الیسری وجمع بین اصابعها شدیدا فظهر جیش العراق علی جیش العجم وهزموا هزیمة فاضحة ورجع العراقیون الی دیارهم مظفرین مسرورین **شیخ عبد اللطیف** اپنے والد شیخ **اسمعیل** نیشاپوری سے راوی ہین کہتے ہین مینے اپنے والد مرحوم کو فرماتے سُنا ہو کہ شیخ منصور بطائحی رضی اللہ عنہ کے زمانہ حیات مین ایکبار لشکر عجم نے بغداد کیطرف قصد کیا پس جب دونون لشکر باہم مقابل ہوئے اور شیخ منصور اپنے یارلوگون مین ایک بلند ٹیلے پر بیٹھے ہوئے تھے وہ ایک ایسا ٹیلہ تھا کہ دونون لشکرون پر بلند آیا ہوا تھا تو شیخ منصور نے اپنا داہنا ہاتھ پھیلایا اور کہا کہ یہ لشکر عراق کیواسطے ہی اور اپنا بایان ہاتھ پھیلایا اور کہا کہ لشکر عجم کیواسطے ہے پھر دونون ہاتھون کو باہم مارا کہ آواز نکلی تو دونون لشکر آپس مین لڑے پھر اپنا بایان ہاتھ سمیٹ لیا اور اوسکی اونگلیون کو خوب جمع کرلیا تو عجم کا لشکر عراق کے لشکر پر غالب ہوگیا اور عراق والون کو ہزیمت ہوگئی پھر اپنا سیدھا ہاتھ پھیلایا اور بایان ہاتھ سمیٹ لیا اور اوسکی اونگلیون کو خوب جمع کیا تو عراق کا لشکر عجم کے لشکر پر غالب ہوگیا اور اونکو شکست فاش ہوئی اور عراقی لوگ فتح پائے ہوئے خوش ہوتے ہوئے اپنے گھرون کیطرف لوٹ آئے

قال المترجم عفا اللہ تعالی عنه قال فی بهجة الاسرار سکن رضی اللہ تعالی عنه نهر وفلی من ارض البطائح واستوطنها الی ان مات بها قدیما وقد علت سنه وقبرہ بها ظاهر یزار انتهی **الحکایة التاسعة** بعد الخمس المئین عن علی بن ادریس الیعقوبی قال سمعت الشیخ علی بن الهیتی قال طرقت منازله من منازلات الغیب علی عشرۃ من الاولیاء علی زمن شیخنا تاج العارفین **ابی الوفا** قدس اللہ سرہ ورحمه واشترکت فیها اسرارهم واشکل شیء من امرها علیهم فاجتمعوا واتوا الی تاج العارفین لیسالوہ عنها فوجدوہ نائما وسمعوا کل عضو منه ینطق بالتسبیح والتهلیل فجلسوا ینتظرون یقظته فنطقت لهم اعضاؤہ وخاطبتهم بمنازلتهم وکشفت لهم منها ما اشکل علیهم وانصرفوا قبل ان یستیقظ رضی اللہ تعالی عنه **شیخ علی**

الیمنی
الیسری

والتقدیس

بن ادریس کہتے ہیں کہ مینے شیخ علی بن ہیتی کو سُنا فرمایا کہ شیخنا تاج العارفین شیخ ابو الوفا قدس سرہ کے عہد میں
ایک منازلہ منجملہ منازلات غیب دلّ اولیا پر شب کو آیا اویمین اونکے اسرار مشترک ہوئے اور اوسکے امر میں سے
کچھ اونپر مشکل ہوا تو وہ جمع ہوئے اور تاج العارفین کی طرف آئے تاکہ اونسے اوسکا پوچہیں جب آئے تو اونکو سوتا پایا او
اونکے ہر عضو کو سُنا کہ وہ بہ تسبیح وتہلیل نطق کر رہا ہی سبحان اللہ ولا الٓہ الا اللہ کہہ رہا ہی پس یہ سب بیٹھ گئے اونکی
بیداری کا انتظار کرنے لگے پس انکے واسطے اونکے اعضا بولے اور اونکے منازلہ کی اونسے بات چیت کی اور
اویمیں سے جوبات اونپر مشکل ہوئی تہی اوسکا اونکے لیے کشف کر دیا اور یہ لوگ اونکے بیدار ہونے سے پہلے چلدیے
رضی اللہ عنہ **ومن کلامہ** رحمہ اللہ تعالی من هيمة النظر واقلقه سماع الخبر يقطع مفاوز الاشراق ۔ آثر
ولا يلتفت الى الآفات المقاطعات عن التلاق ويقول فی هیمانہ کیف السبیل الی وصل اعیش بہ ۔ فلا یلتفت الی الآفاق ھیمانہ
ومنہ الذكر ما غيبك عنك بوجوده واخذك منك بشهوده والذكر شهود الحقيقة وخمود
الخليقة **ومنہ** من ضيع حكم وقته فهو جاهل ومن قصر فيه فهو غافل ومن اهمله فهو عاجز
والتسليم ارسال النفس فی ميادين الاحكام وترك الشفقة عليها من الطوارق والقوة محادثة
السر عند اصطلام العبد بشاهد الحضور واستغراق القلب فی بحر المشاهدة لغلبة الشهود ۔ المشهود
وكان رضى الله عنہ من اعيان مشائخ العراق فی وقته واجلاء العارفين فی عصره
واكابر السادات المقربين واجلة المصطفين السابقين صاحب القدم الراسخ والقرب والتمكين
والتصريف النافذ فی العالمين انتهت اليه رياسة هذا الشان بالاتفاق وتخرج به جماعة
من صدور مشائخ العراق مثل الشيخ على بن الهيتی والشيخ بقا بن بطو والشيخ عبد الرحمن
الطفسونجی والشيخ البقلی اليمانی وغيرهم وكان له اربعون خادما من اصحاب الاحوال قال
بعضهم وهو اول من سمی بتاج العارفين فی العراق فيما اعلم وهو القائل لا يكون الشيخ شيخا
حتی يعرف من كاف الی قاف فقيل له وما كاف وقاف فقال يطلعه الله عز وجل على جميع ما
فی الكون من ابتداء خلقه بكن الی مقام وقفوهم انهم مسؤلون **قال المترجم** عفا الله تعالی عنه
قال فی بهجة الاسرار وهو احد من ذكر عنه القطبية وقد جمع فی كراماته ومناقبه كتاب كان كردی الاصل قبيلة من الاكراد
وهو الذی يقول امسيت عجميا واصبحت عربيا وسكن قلينيا قرية من قرى العراق واستوطنها الی ان توفی بها بعد سنة
خمسمائة وقد تجاوز الثمانين انتهى **الحكاية العاشرة** بعد الخمس المئين عن الشيخ **على بن الهيتی**

المتقدم ذكره رحمه الله تعالى قال كان الشيخ منصور البطائحي رضي الله عنه من اكابر المشائخ نافذ التصرف
مجاب الدعوة ظاهر الكرامات كثير البركات شديد الهيبة ينفعل له مع نظرته ما يريد باذن الله عز وجل
فمر يوماً في البطيحة باسدٍ قد افترس رجلاً وقصم عضده نصفين فجاء الى الاسد وامسك
بناصيته وقال الم اقل لكم لا تتعرضوا لجيراننا فخلى الاسد وافلت الرجل فقال له الشيخ مت
باذن الله تعالى فوقع الاسد ميتاً فاخذ الشيخ ما انفصل من عضد الرجل فوضعه مكانه و
قال يا حي يا قيوم يا ذا الجلال والاكرام اجبر عظمه الكسير فصح عضده فكان لم يكن به شيء فجلس
فسلخ جلد الاسد بيده تلك وقال الشيخ الكبير العارف بالله ابو محمد عبد الرحمن الطفسونجي
بالطاء والسين المهملتين وبينهما فاء ساكنة وبعد الواو نون وجيم وياء النسبة رضي الله عنه رأيت
في زمان الشيخ منصور البطائحي رضي الله تعالى عنه بلاءً نازلاً من السماء على العراق كقطع الغمائم
الاديان والابدان فاستاذن الشيخ منصور في دفعه فاذن له وقيل له قد رحمت ارض انت بها
فاخذ قصباً واشار بيده نحو البلاء فتفرق فقال اللهم اجعله علينا رحمة فصار سحاباً وامطر
وانتفع الناس به كثيرا وقال الشيخ الكبير العارف بالله الشهير احمد بن ابي الحسن الرفاعي
قدس الله روحه سئل شيخنا خالي الشيخ منصور رضي الله عنه عن المحبة فقال وانا اسمع
المحب سكران في خماره حيران في شرابه لا يخرج من سكرة الا الى حيرته ولا من حيرته الا
الى سكرة وانشد ؎ ان البلاد وما فيها من الشجر + لو بالهوى عطشت لم ترو بالمطر + لو
ذاقت الارض حب الله لاشتغلت + اشجارها بالهوى فيها عن الثمر + وصار اغصانها جرداً
بلا ورق + من حر نار الهوى يرمين بالشرر + ليس الحديد ولا صم الجبال اذاً + اقوى على الحب
للباري من البشر + ثم قام الى شجرة هناك خضرة نضرة فتنفس عندها فيبست ثمارها وورقها

شیخ علی بن ہیتی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ شیخ منصور رضی اللہ عنہ اکابر مشائخ مین سے تہے نافذ التصرف مجاب الدعوة
ظاہر الکرامات کثیر البرکات شدید الہیبت تہے اللہ عز وجل کے اذن سے اونکی نظر کے ساتھ ہی جس شی کا وہ ارادہ کرتے
وہ شی اونکی فرمانبردار ہو جاتی تہی پس ایکدن بطیحہ مین ایک شیر پر گذرے کہ اوسنے ایک شخص کو شکار کیا اور اوسکو
بازو کے دو ٹکڑے کر ڈالے تہے پس یہ اوس شیر کے طرف آئے اور اوسکی پیشانی کے بال پکڑ لے اور فرمایا کیا ہمنے تمسے
نہین کہدیا ہے کہ تم ہماری پڑوسیون سے مت چہیڑ کرو وہ شیر مطیع ہوگیا اور اوس شخص کو چہوڑ دیا پہر شیخ نے اوس سے

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے تو مرجا تو وہ شیر مردہ ہوکر گر پڑا پھر اوس شخص کے بازو سے جو جدا ہوگیا تھا اوسکو اوسکی
جگہ مین رکھا اور فرمایا یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام اسکی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑدے پس اوسی دم اوسکا
بازو درست ہوگیا تو گویا اوسکو کچھ بھی نہین ہوا تھا پھر وہ شخص بیٹھا تو اوسنے اوسی ہاتھ سے اوس شیر کا چمڑا
اوتارا **شیخ کبیر** عارف باللہ ابو محمد عبدالرحمن طفسونجی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے شیخ منصور رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین دیکھا کہ
عراق پر ایک بلا آسمان سے ایسی اوتر رہی ہے جیسے بادل کے ٹکڑے ادیان وابدان دونون کو عام وشامل ہے
پس شیخ منصور نے اوسکے دفع مین اذن مانگا تو اونکو اذن ملا اور اون سے کہا گیا کہ مقرر رحم کی گئی وہ زمین جسمین تو ہے
تو اونہون نے ایک بانس لیا اور اپنے ہاتھ سے اوس بلا کیطرف اشارہ کیا اوسیدم وہ متفرق ہوگئی پھر کہا ای اللہ تو اوسکو
ہم پر رحمت کردے وہ تو بادل ہوگیا اور برسا لوگون نے اوس سے بہت کچھ نفع پایا **شیخ کبیر** عارف باللہ شیخ احمد بن ابی الحسن
رفاعی قدس اللہ روحہ فرماتے ہین کہ میرے ماموں شیخ منصور رضی اللہ عنہ سے کسی نے محبت کا پوچھا تو فرمایا اور مین
سن رہا تھا کہ محب مست ہو اپنے خمار مین حیران رہے اپنی شراب مین نہین نکلتا ہی اپنے نشہ سے مگر اپنی حیرت
کیطرف اور نہ اپنی حیرت سے مگر اپنے نشہ کیطرف اور یہ شعر پڑھے یعنی شہر اور جو درخت اونمین ہین اگر وہ سب بسبب محبت
کے پیاسے ہون تو اونکی پیاس بارش باران سے بھی نہ بجھے اگر زمین اللہ تعالیٰ کی حب کو چکھ لیتی تو اوسکے درخت جو
اوس مین ہین محبت کے باعث پھلون سے باز رہجاتے اور اونکی ٹہنیان خالی بے پتون کی ہوجاتین محبت کی گرمی
کے مارے شرر پھینکنے لگتین جب ان سب کا یہ حال ہے تو اب حب باری تعالیٰ پر بشر سے بڑھکر قوی نہ لوہا ہے اور نہ سخت
سخت پہاڑ پتھر ایک درخت سبز تر وتازہ وہان تھا اوسکی طرف کھڑے ہو پھر اوسکی پاس ایک آہ کھینچی تو وہ سوکھ
گیا اور اوسکی پتی جھڑ پڑی **ومن کلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** من قربہ بینہ الی اللہ عز
وجل وھو یتھمہ فی رزقہ فھو یفر منہ لا الیہ وکل موجود فی الدنیا لا یکون عونا علی ترکھا فھو علیک
لا لک وما ابتلی اللہ العبد بشیء اشد من الغفلۃ والقسوۃ وکلما ارتفعت منزلۃ القلب کانت العقوبۃ
الیہ اسرع ومن اغتر بصفاء العبودیۃ فقد داخلہ نسیان الربوبیۃ ومن شہد صنع الربوبیۃ فی
اقامۃ العبودیۃ فقد انقطع عن نفسہ وسکن الی ربہ عز وجل **ومنہ** نہایۃ الارادۃ ان
تسیر الی اللہ تعالیٰ فتجدہ مع الاشارۃ والکشف سواطع انوار لمعت فی القلوب بتمکن معرفۃ
جملۃ السرائر فی الغیوب من غیب الی غیب حتی یشہد الاشیاء من حیث اشہدہ الحق ایاہا
فیتکلم عن ضمائر الخلق واذا ظہر الحق علی السرائر لم یبق لہا فضلۃ لرجاء ولا لخوف **ومنہ**

اذا بسط الجلیل جلّ جلاله بساط المجد خلت ذنوب الاولین والاخرین فی حاشیة من (غدا)
حواشی کرمه واذا ابدی عینا من عیون الجود الحق المسیٔ بالمحسن واول درجات الحضور
حیاة القلب بالله ثم الغیبة عن کل شیٔ بالله تعالی ثم بقاء القلب مع الله والعبارة (وهو بقاء القلب مع الله)
یفهمها العلماء والاشارة یعرفها الحکماء واللطائف یقف علیها السادة من الشیوخ وکان
یتمثل بهذین البیتین ؎ فلاذ وابه من بعد کل نهایة + لیاذ مقرٍّ بالخضوع مع الجد بعجز وتقصیر
مع الواجب الذی + به عرفوه للودود مع الودّ + وکان ینشد ایضا ؎ الحبّ کالموت یفنی کل
ذی شغفٍ + ومن تطعمه اودّی به التلف + فی الحب مات الاولی صفوا محبتهم والما (اودی)
فی حبه تلفوا + **وکان** رضی الله عنه من اکابر شیوخ العراق المتقدمین واجلاء السادة العارفین (ماتوا وما)
ونبلاء الصفوة المحققین ورؤساء الحضرة المقربین علی المقامات فی سنیّ الکرامات صاحب الانفاس
الصادقة والایات الخارقة والنفحات القدسیة والمنادمات الانسیة والهمم العلیة و
العزائم السنیة والانوار الزاهرة والاسرار الباهرة والقدم الراسخ فی التمکین من احوال النهایة
والباع الطویل فی التصریف فی احکام الولایة

الحکایة الحادیة عشر

بعد الخمس المئین عن الشیخ الکبیر العارف بالله الشهیر ابی النجیب السهروردی رضی الله تعالی عنه
قال کان الشیخ حماد بن مسلم الدبّاس اول شیخ فتح الله علیّ ببرکته وکانت لی باستة لا یدخلها زنبور (ووثاب ١٢)
ولا ذباب وکان بعض ممالیک المسترشد یتردّد الی زیارته فقال له الشیخ انی اری لک فی السابقة
نصیبا من القرب الی الله عز وجل فی الدرجات العلی فاترک دنیاک وانقطع الی الله تعالی فلم یفعل
وکان بمنزلة عند الخلیفة فدخل علیه یوما وانا عنده فاعاد علیه القول فامتنع من موافقة الشیخ
فقال له ان الله عز وجل قد حکّمنی فیک لاجذبک الیه بما شئت وانی امرت البرص ان
یغشاک قال فوالله ما تم کلامه حتی عمّ البرص جمیع جسد المملوک وبهت الحاضرون وقام و
دخل علی الخلیفة فاحضر له الخلیفة الاطباء فاجمعوا ان لا دواء له فاشار علیه وجوه دولته
باخراجه من القصر فاخرج واتی الی الشیخ حماد وقبّل رجلیه وشکی الیه سوء حاله والتزم موافقته
فیما یامره به فقام الیه الشیخ ونزع عنه قمیصه الذی کان علی جسده وقال اذهب ایها المرض (البرص)
من حیث جئت واذا جسده کالفضة البیضاء فخطر له ان یرجع الی الخلیفة من الغد فصرخ الشیخ (فاذا)

باصبعه علی جبهته فخطّ فی غرته خطًّا فاذا هو خط برص فقال هذا یمنعك من الدخول علی
الخلفاء فلزم خدمة الشیخ الی ان مات رحمه الله تعالیٰ شیخ کبیر عارف بالله شیخ **ابو النجیب سهروردی**
رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ شیخ حماد بن مسلم دباس میرے پہلے شیخ ہین کہ جنکی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجہپر فتوح کیا
یا اونکی کرامت تہی کہ اونکی یہان جس جگہ شیرہ بنتا تہا وہان نہ زنبور جاتا تہا نہ کہی **خلیفہ مسترشد باللہ عباسی** کو غلامون
مین سے ایک غلام شیخ کی ملاقات کو آیا جایا کرتا تہا پس شیخ نے اوس سے فرمایا بیشک مین دیکہتا ہون کہ سابقۂ ازلی مین اللہ
عزوجل کے قرب سے تیری واسطے ایک حصہ ہی درجات بلند مین سو تو اپنی دنیا کو چہوڑ دے اور اللہ تعالیٰ کی طرف منقطع
ہوجا تو اوسنے ایسا نکیا خلیفہ کے نزدیک وہ ایک عزت و حرمت کے مرتبے مین تہا پہر وہ ایکدن شیخ کے پاس آیا
اور مین اونکے نزدیک تہا تو پہر شیخ نے وہی بات اوس سے کہی تو بہی وہ شیخ کی موافقت سے باز رہا اب شیخ نے اوس سے
فرمایا کہ بیشک اللہ عزوجل نے تیرے حق مین مجہکو حاکم کر دیا ہی تاکہ مین تجہکو اوسکی طرف کہینچکر لیجاؤن جس شی کے ساتہہ مین
چاہون اور مینے برص کو حکم دیدیا ہی کہ تجہپر چہا جائے راوی نے کہا پس قسم ہی اللہ کی کہ اونکی بات پوری نہونے پائی تہی
یہانتک کہ برص اوس غلام کے سارے بدن پر عام ہوگیا اور حاضرین مجلس متحیر رہ گئے اور وہ غلام کہڑا ہوا اور خلیفہ کی
پاس چلا آیا تو خلیفہ نے اوسکے واسطے طبیب بلائے پس اون سبنے اس پر اتفاق کیا کہ اسکے لئے کوئی دوا نہین ہے
تو اوسکے ارکان دولت نے اوسے مشورہ دیا کہ محل سے اوسکو نکالدین پہر وہ نکالدیا گیا اور شیخ حماد کیطرف آیا اور
اونکے قدم چومے اور اپنی بدحالی کا اونسے شکوہ کیا اور جس بات کا شیخ اوسکو امر کرتے تہے اوسمین اونکی موافقت کا التزام
کیا پس شیخ اوسکی طرف کہڑے ہوئے اور جو کرتا اوسکے بدن پر تہا اوسکو اوتار لیا اور فرمایا او برص تو چلا جا جہان
سے آیا اوسیدم اوسکا جسم ایسا ہوگیا جیسے سفید چاندی اب پہر اوسکے جی مین یہ خطرہ آیا کہ کل خلیفہ کیطرف لوٹ جائے
پس شیخ نے اپنی اونگلی سے اوسکی پیشانی پر مارا تو اوسکی پیشانی مین سپیدی مین ایک خط کر دیا پس ناگاہ وہ برص کا
خط تہا اور فرمایا کہ یہ خلفا کے پاس جانے سے تجہے مانع آئیگا اب اوسنے شیخ کی خدمت کو لازم پکڑا یہانتک کہ مرگیا رحمه الله تعالیٰ
کسی نے خوب کہا ہی ؎ جس سے گریز تہا مجہے اب ہی اوسیکا اشتیاق + کام لیا ہی عشق نے جبر سے اختیار کا **الحکایة**
الثانیة عشر بعد الخمس المئین عن الشیخ ابی النجیب السهروردی ایضا قال اتیت
فی بدایتی الی الشیخ حماد الدباس رضی الله تعالیٰ عنه وشکوت الیه کثرة مجاهداتی وبطء
الفتح علیّ فقال لی ائتنی غدًا بسلّ من لبن بعد قیامك من الدرس ولا تغیّر زیّك فلما کان
الغد خرجت من المدرسة وما غیّرت شیئا من لباسی وذهبت الی السوق واشتریت سلّة لبن

وحملته على راسي ومشيت في وسط بغداد واتفق ان لقيني كل من يعرفني وصار الناس يقفون وينظرون
الي وكنت كلما خطوت خطوة تذوب نفسي كما يذوب الدهن على النار فلما قاربت جلسة الشيخ حماد الرصاص
رايته واقفا على بابها كالمنتظر لي فنظر في نظرة ملأني بها وغاب عقلي وسقطت لوجهي وتبدد اللبن فی
على الارض وانا الى الان في بركات تلك النظرة قلت والسد بفتح السين وبالدال المشددة مهملتين برکة
وهو في لغة اهل العراق اناء من خزف واسع الراس منه ما يسع قربة واكثر واقل وعن الشيخ
ابي الشجاع بسنده ان الشيخ عبد القادر دخل على الشيخ حماد يزوره فنظر اليه الشيخ وكان قد راى كانه
قد اصطاد بازيا فاثرت نظرة الشيخ فيه فخرج من عنده وتجرد من اسبابه وكان من كبار اصحابه رضي الله عنهم

شیخ ابو النجیب سہروردی فرماتے ہین کہ مین اپنے ابتدائی حال مین شیخ حماد دباس رضی اللہ عنہ کیطرف گیا اور اپنی
کثرت مجاہدات کی اور فتوح مین دیر ہونیکی اونسے شکایت کی تو فرمایا کہ کل تو میرے پاس ایک سد دودہ کا لے آنا
بعد اسکے کہ تو درس سے اوٹھے اور اپنے لباس وہیئت کو مت بدلنا پھر جب کل کا دن ہوا تو مین مدرسہ سے نکلا اور اپنے لباس مین
سے کچھ بھی نہین بدلا اور بازار کیطرف گیا اور دودہ کا سد خریدا اور اوسکو اپنے سر پر اوٹھایا اور وسط بغداد مین چلا اور
اتفاق یہ ہوا کہ ہر کوئی جو مجھے پہچانتا تھا وہ مجھسے ملا اور لوگون کا یہ حال ہو گیا کہ ٹھہرتے ہین اور میری طرف دیکھ رہے ہین اور
میرا یہ حال ہے کہ جب مینے کوئی قدم اوٹھایا تو میرا نفس پگھلا جا رہا ہے جیسے آگ پر تیل پگھل جاتا ہے پھر جب مین شیخ حماد کے نشست گاہ نسیسا
کے قریب پہونچا تو مینے اونکو دیکھا کہ اوسکے دروازے پر کھڑے ہوئے ہین جیسے میرے منتظر ہین پس اونھون نے مجھمین ایک ایسی نظر ڈالی
کہ اوس سے مجھکو بھر دیا اور میری عقل غائب ہو گئی اور مین اپنی منہ کے بل گر پڑا اور وہ دودہ زمین پر پھیل گیا اور مین ابتک اوسی نظر
کی برکات مین ہون حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سد بفتح سین مہملہ و دال مشددہ مہملہ اہل عراق کی زبان
مین ایک برتن ہے ٹھیکری کا اوسکا سر فراخ ہوتا ہے اوسمین بعضا وہ ہوتا ہے جسمین ایک مشک سماتی ہے اور اس سے زیادہ و کم شیخ
ابو الشجاع اپنی سند سے راوی ہین کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ شیخ حماد رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے اونکی زیارت کو آئے تھے پس
شیخ نے اونکی طرف نظر کی اور بیشک اونھون نے یہ خیال کیا کہ گویا ایک باز کو شکار کر لیا پس شیخ کی نظر نے اون مین اثر کیا تو اونکے
پاس سے نکلے اور اپنے اسباب سے مجرد ہو گئے اور اونکے کبار اصحاب مین سے ہوئے رضی اللہ تعالی عنہم

الحكاية الثالثة عشر بعد الخمس المئين عن الشيخ الاصيل ابي طاهر بن الشيخ الجليل ابي العطاس احمد بن علي الصرصري الجليل العباس
قال سمعت ابي رحمه الله تعالى يقول مر الشيخ حماد الدباس رضي الله تعالى عنه ببعض قرى
بغداد فراى بعض امراء الدولة المنصورية راكبا سكران فانكر عليه فسطا عليه الامير فقال الشيخ يا فرس الله المستظهرية

الندیۃ فعلہ بفرسہ کالبرق الخاطف یسبق البصر وقفہ مولوعلمای ابن ذہب وبعث الخلیفۃ الخیل وراءہ فلم یسمع لہ خبر ولم یقف لہ علی اثر فقال الشیخ تاج العارفین ابو الوفاء رحمہ اللہ تعالی وعزۃ من لہ العزۃ لیستقرن بہ فرسہ دون بحر ولا سہل ولا جبل حتی ذہب بہ الی وراء جبل قاف ومن ثم یبعث شیخ ابو العباس بن شیخ ابو العطاس احمد بن علی صرصری رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہا میں نے اپنے والد کو سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ حماد دباس رضی اللہ تعالی عنہ نے بغداد کی بعض بہات پر گذر کیا تو دولت منصوریہ کے کسی امیر کو دیکھا کہ گھوڑی پر سوار ہے مست ہو رہا ہے پس شیخ نے اوس پر انکار کیا تو اوس امیر نے اونپر حملہ کیا پس شیخ نے فرمایا او اسکے گھوڑے تو اوسکو دوڑا لیجا تو اوسکا گھوڑا اوسے ایسا دوڑا لیگیا جیسے بجلی جھپٹ لینے والی نگاہ سے آگے بڑھ گیا اور مفقود ہو گیا اور معلوم نہوا کہاں چلا گیا خلیفہ نے اوسکے پیچھے سوار بھیجے تو نہ اوسکی کوئی خبر سنی گئی اور نہ اوسکے نشان پر وقوف ہوا پھر شیخ تاج العارفین ابو الوفا رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا قسم ہے اوسکی عزت کی کہ جسکے واسطے عزت ہے کہ اوسکے گھوڑے نے اوسے لیکر قرار نہیں پکڑا اور کسی جنگل کے یا کسی دریا کے اور نہ کسی نرم زمین کے نہ کسی پہاڑ کے یہاں تک کہ اوسکو جبل قاف کے ورے لیگیا اور وہ وہیں سے مبعوث ہوگا **ومن کلام الشیخ حماد** رضی اللہ عنہ القلوب ثلثۃ قلب یطوف فی الدنیا وقلب یطوف فی الآخرۃ وقلب یطوف بالمولی فمن طاف بالدنیا تزندق طہر قلبك بماء الیقین یجری فیہ عجائب الاقدار وقال اقرب الطرق الی اللہ تعالی حبہ وحب رسولہ الذی ہو علی حبہ سبحانہ ولا یصفو حتی یبقی المحب وحاہا لا نفس وبدوام النفس فلا بد ان یحب فی اللہ تعالی وعند فقد النفس یجئ محبۃ اللہ الصادقۃ **وکان** رضی اللہ تعالی عنہ من اجلاء مشائخ بغداد ورؤساء اجلۃ الدالین علی طریق الرشاد والمشہورین بالجلالۃ والفضائل فی البلاد واکابر السادات العارفین الاعلام واصحاب المقامات العلیۃ والاحوال السنیۃ والتصریف النافذ فی الانام مع القبول التام عند الخلق والمقام المکین عند الخالق وکثیر المریدین المنتفعین والاتباع والفضائل الشہیرۃ المنعقد علیہا الاجماع وہو احد من صحبہ قطب الاولیاء وقدوۃ العارفین الاکابر الشیخ محی الدین المشہور **بعبد القادر** رضی اللہ عنہم اجمعین ونفعنا بہم آمین **قال المترجم** عفا اللہ تعالی عنہ قال فی بہجۃ الاسرار واصلہ رضی اللہ تعالی عنہ من رحبۃ الشام وسکن بغداد بالمظفریۃ الی ان مات بہا فی سنۃ خمس وعشرین وخمسمائۃ وقد علت سنہ ودفن بمقبرۃ الشونیزی وقبرہ بہا ظاہر یزار رضی اللہ تعالی عنہ انتہی

الحکایۃ الرابعۃ عشر بعد الخمس المئین حکی بعض المشائخ الاجلۃ ان الشیخ الکبیر **یوسف** بن ایوب الہمدانی رضی اللہ عنہ کان یوما یتکلم علی الناس فقال لہ فقیہان کانا فی مجلسہ اسکت فانما

الحجۃ یہ قعد بہ

فلم یسمع لہ خبر ولہ برہ انہ سمع الشیخ حماد بن مسلم الدباس رضی اللہ تعالی عنہ

العباس

بالیقین الدنیا

[عشتيا] انت مبتدع فقال لهما اسكتا لا تقوما فماتا مكانهما حتى قال فاسرالافرنج ولد الامرأة من اهل همدان
[بج] فجاءت الى الشيخ يوسف المذكور باكية فصبرها فلم تصبر فقال اللهم فك اسره وعجل فرجه ثم قال لها اذهبي
الى دارك تجديه بها فذهبت المرأة فاذا ولدها فى الدار فتعجبت وسألته فقال انى كنت الان بالقسطنطينية
[تعقلني قط] العظام والقيود فى رجلى والحرس علىّ فاتانى شخص ما رأيته قبل فاحتملنى واتى بى الى هنا كلمح البصر فجاءت
الى الشيخ يوسف متعجبة فقال لها اتعجبين من امر الله **بعض شيوخ بزرگ** نے نقل کیا ہی کہ شیخ یوسف ہمدانی
رضی اللہ عنہ ایکدن لوگون کو اپنا کلام سُنا رہے تھے تو دو فقیہون نے اونسے کہا وہ اونکے مجلس مین تھے کہ تو چپ رہ تو تو
ایک بتدع ہی پس انہون نے اونسے کہا کہ تم چپ ہوا ورمتا و تھویا زندہ رہو تو وہ دونون ایکبارگی اوسی جگہ مر کر رہ گئے
راوی نے کہا کہ ہمدان والون کی کسی عورت کا لڑکا اہل فرنگ نے قید کرلیا تو وہ عورت شیخ یوسف کے پاس روتی ہوئی
آئی پس اونہون نے اوسے صبر کرنے کو کہا سو اوسنے صبر نکیا پس اونہون نے کہا اے اللہ تو اوسکی قید چھڑا دے اور اوسکی کشائش
جلدی کردے پھر اوس سے فرمایا کہ تو اپنے گھر چلی جا وہان اوسکو پالیگی پس وہ عورت چلی آئی تو کیا دیکھتی ہی کہ اوسکا لڑکا گھر مین
موجود ہے وسنے تعجب کیا اور اوس سے پوچھا تو اوسنے کہا کہ مین ابھی قسطنطنیہ عظمیٰ مین تھا اور بیڑیان میرے پانون مین نہین
اور چوکی پہرے والے مجھپر متعین تھے پس میرے پاس ایک شخص ایسا آیا کہ اس سے پہلے مینے اوسے نہین دیکھا تھا اور مجھے اوٹھا لیا
اور یہانتک مجھے لے آیا جیسے پلک نگاہ کی پھر وہ عورت تعجب کرتی ہوئی شیخ یوسف کیطرف آئی تو اونہون نے اوس سے
فرمایا کیا تو اچنبا کرتی ہو اللہ کے کام سے رضی اللہ عنہ **وكان له** القدم الراسخ فى علوم المعارف وله اليد البيضاء فى
[وللإفصاح] الفتاوى الدينية والباع الطويل فى الاحكام الشرعية والايضاح الجلى عن مخفيات الخواطر والفعل
الخارق فى التصريف الظاهر واجتمع عنده فى الخانقاه من العلماء والفقهاء والصلحاء جماعة كثيرة و
انتفعوا بكلامه وانتهت اليه تربية المريدين بخراسان رحمه الله تعالى **ومن كلامه** رضى الله عنه
[بوادى ز] السماع سفير الى الحق ورسول من الحق وهو لطائف من الحق وزوائده وفوائده الغيب وموارده وشوادى
[بشارته] الفتح وعوائده ومعانى الكشف وسيارته فهو للارواح قوتها وللاشباح غذاؤها وللقلوب حياتها
وللاسرار بقاءها هتاك الستر وكشاف السر وبرقة لمعت وشمس طلعت وسماع الارواح باسماع
القلوب على بساط القرب بشاهد الحضور من غير حضور النفس يكون فى كل فكرة ولحظة وتدبر وتفكر
[فتراهم] وهبوب كل ريح وحركة كل شجرة ونطق كل ناطق فى الكون تراهم والهين حيارى واقفين اسارى
خاشعين سكارى **قال المترجم** عفا الله تعالى عنه وهو ابو يعقوب يوسف بن ايوب بن حسين بن شعيب الهمدانى

النوبجردی ونوبجرد قریة من قری ہمدان وبہا ولد فی حدود سنة اربعین واربعمائة وتوفی ببنیامین منصرفا من ہراة الی مرو یوم الاثنین الثانی والعشرین من شہر ربیع الاول سنة خمس وثلاثین وخمسمائة ودفن بہا مدة ثم حملت جثتہ الی مرو ودفن باقصی مجدان فی الحظیرة المنسوبة الیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہی

الحکایة الخامسة عشر بعد الخمس المئین حکی بعض اہل العلم ان الشیخ الکبیر العارف باللہ الشہیر **عقیل المنبجی** رضی اللہ عنہ خرج مع جماعة من المریدین یزورون الشیخ مسلمة فلما وصلوا الی الفرات فوضع کل منہم سجادتہ علی الماء ومر علیہ ووضع الشیخ عقیل المذکور سجادتہ وجلس علیہا فغاص فی الماء فلم یشعروا بہ الا وہو علی البر من الجانب الاخر ولم یبتل منہ شیء وذکروا ذلک لشیخہ مسلمة فقال عقیل من الغواصین وہو المسمی بالطیار ایضا لانہ لما اراد الانتقال من قریتہ التی کان مقیما بہا ببلاد الشرق صعد الی منارہا فطار فی الہواء والناس ینظرون فجاوزہ فوجد فی منبج وہو احد الاربعة الذین قال فیہم الشیخ ابو الحسن علی القرشی رأیت اربعة من المشائخ یتصرفون فی قبورہم کتصرف الاحیاء الشیخ عبد القادر والشیخ معروف الکرخی والشیخ عقیل المنبجی والشیخ حیات بن قیس الحرانی رضی اللہ عنہم اجمعین بعض اہل علم نے حکایت کیا ہی کہ شیخ کبیر عقیل منبجی رضی اللہ عنہ مریدون کی ایک جماعت کے ساتہہ نکلے شیخ مسلمہ کی زیارت کو جاتی تہی پہر جب دریا فرات تک پہونچے تو اون مین سے ہر ایک نے اپنا مصلا پانی پر رکہا اور اوسپر گذر گیا اور شیخ عقیل مذکور نے اپنا مصلا رکہا اور اوسپر بیٹہے تو پانی مین غوطہ مار گئے پہر اون لوگون کو اونکی بسر نہوئی مگر دوسری جانب کی خشکی پر اور اونکی کوئی شی تر نہوئی اون لوگون نے اونکے شیخ مسلمہ سے اسکا ذکر کیا تو فرمایا کہ عقیل غوطہ مارنے والون مین سے ہے اون کا نام طیار بہی رکہا گیا ہی اسلیے کہ بلاد شرق کے جس گانون مین مقیم تہے جب اوس سے نقل کرنیکا ارادہ کیا تو اوسکے منارے کیطرف چڑہ گئے پہر ہوا مین اوڑے اور لوگ دیکہ رہے تہے پہر وہ لوگ آئے تو انکو منبج مین پایا یہ اون چار مین کے ایک ہین جنکے حق مین شیخ ابو الحسن قرشی نے کہا ہی کہ مینے مشائخ مین سے چار کو دیکہا ہی کہ وہ اپنی قبرون مین مثل تصرف زندون کی تصرف کرتے ہین شیخ عبد القادر و شیخ معروف کرخی و شیخ عقیل منبجی و شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہم اجمعین

الحکایة السادسة عشر بعد الخمس المئین عن الشیخ الاصیل ابی الخیر سعد بن الشیخ الامام ابی عمرو عثمان بن مرزوق القرشی قال سمعت ابی یقول جلس الشیخ عقیل المنبجی رضی اللہ عنہ فی اول امرہ ہو وسبعة عشر رجلا من اصحاب الاحوال من مریدی الشیخ مسلمة رضی اللہ عنہ فی غار ووضع کل واحد منہم عکازہ او قال وغرزہ کل واحد فی مکان من الغار فجاء رجال من الہواء وجعلوا

عليها

فجاوزه

یرفعون کل عکاز وجاء والی عکاز الشیخ عقیل فراسوان یرفعوه بایدیهم فرادی ومجتمعین فلم یستطیعوا فلما
رجعوا الی الشیخ مسلمة اخبروه فقال اولئك اولیاء الزمان وکل عکاز رفعوه فصاحبه فی مقام رافعه او
دونه فلذلك یطیق رفعه ولیس فیهم احد یعلو مقامه علی مقام عقیل ولا یشارکه فلذلك لم یطیقوا
رفع عکازه رضی الله عنهم **شیخ ابو الخیر** سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے اپنے والد کو سنا وہ فرماتے تھے کہ شیخ
عقیل نے اول حال مین یہ اور سترہ آدمی منجملہ اصحاب احوال شیخ مسلمہ کے مریدون مین سے ایک غار مین بیٹھے اور اون مین سے
ہر ایک نے اپنا بھالدار عصا رکھا یا کہا کہ غار کے کسی جگہ مین ہر ایک نے اوسکو گاڑ دیا پس کئی مرد ہوا سے آئے اور ہر عکاز
کو اوٹھانے لگے اور شیخ عقیل کے عکاز کیطرف آئے تو قصد کیا کہ اپنے ہاتھون سے اوسکو اٹھائین ایک ایک ہوکر اور جمع
ہوکر سو وہ نہ اوٹھا سکے پھر جب مرید لوگ شیخ مسلمہ کے طرف لوٹکر آئے تو اونکو اس واقعہ کی خبر دی پس اونہون نے کہا کہ وہ
لوگ زمانے کے اولیا ہین اور ہر عکاز جسکو اونہون نے اوٹھا لیا سو اوسکا صاحب وسکے اوٹھانیوالے کے مقام مین ہی یا اوس سے
کم درجہ مین ہی پس اسی لیے اوسکے اوٹھانیکی طاقت رکھتا ہی اور اون مین کوئی ایسا نہین ہی جسکا مقام عقیل کے مقام سے بلند ہو
اور نہ وہ اوسکا مشارک ہی سو اسیواسطے اونہون نے اوسکے عکاز اوٹھانیکی طاقت نرکھی

الحکایة السابعة عشر

بعد الخمس المعین عن الشیخ ابی المجد المبارك بن احمد الفراری رحمه الله تعالی قال حضرت الشیخ عقیلا یوما
تحت جبل وعنده جمع من الصلحاء وقال له احدهم یاسیدی ما علامة الصادق قال لو قال لهذا الجبل فقال
تحرك لتحرك قال فتحرك الجبل ثم قال له یاسیدی ما علامة المتصرف فی الوجود قال لو امر وحوش البر قال لو حوش
والبحران تجمع وتاتیه لفعلت قال فما تم کلامه حتی نزل علینا من الجبل وحوش سدت القضاء و ، واسود
اخبرنا الصیادون ان شط الفرات امتلأ فی ذلك الوقت سمکا ثم قال یاسیدی ما علامة المبارك اسماکا من اصناف شتی الصادق
علی اهل زمانه قال لو وکز برجله هذه الصخرة لتفجرت عیونا قال فتفجرت صخرة کانت بین یدیه
عیونا ثم عادت صخرة صماء کحالتها الاولی **شیخ ابو المجد مبارک** رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین ایکدن کسی پہاڑ کحالها اول مرة صارت
کے نیچے شیخ عقیل کے پاس حاضر تھا اور اونکے نزدیک صلحا کی ایک جماعت تھی تو اونمین سے ایک نے اون سے کہا یاسیدی صادق کی
کیا نشانی ہی فرمایا اگر وہ اس پہاڑ سے کہدیتا کہ تو ہل جا تو وہ ہل جاتا راوی نے کہا پھر وہ پہاڑ ہل گیا پھر اوس شخص نے کہا
یاسیدی وجود مین تصرف کرنیوالے کی کیا علامت ہے فرمایا اگر وہ خشکی و دریا کے وحشیون کو یہ حکم دیتا کہ جمع ہو جائین اور
اوسکے پاس آجائین تو وہ ایسا کرتے راوی نے کہا پھر اونکی بات پوری نہونے پائی تھے یہانتک کہ اوس پہاڑ سے
اتنے وحشی جانور پھر اوتر آئے کہ اوس میدان کو بند کر دیا اور صیاد لوگون نے آکر ہمکو یہ خبر دی کہ اوسوقت فرات کا کنارہ مچھلیون سے

بھر گیا پھر اوس شخص نے اوسسے عرض کیا یا سیدی کیا نشانی ہی اوس شخص کی جوکہ اپنے زمانے کے لوگون پر مبارک ہے
فرمایا اگر وہ اپنے پانون سے اس چٹان کو ٹھوکر مار دیتا تو وہ چشمے ہوکر پھوٹ نکلتا آدمی نے کہا کہ اونکے سامنے ایک
بڑا پتھر تھا تو وہ چشمہ ہوکر بہ نکلا پھر اپنے پہلی حالت سا پتھر ٹھوس ہوگیا **ومن کلامه** رضی الله تعالیٰ عنه
المعرفة فیما استاثر به والعبودیة فیما امر والخوف ملاک الامر فخوف العارفین ان یوجد ارادتهم فی فعاله
عزوجل وخوف الاولیاء ان یوجد هواهم فی امره عزوجل وخوف الاتقیاء ان یوجد نفوسهم فی
رویتهم للخلق ان اوجدهم فیک اشرکت وان اقدرک علیهم نازعت بارزا ومنه یاهذا قل الهی فقدنی
من قدرک وارحمنی من خلقک فاذا جاء الامر فقل الهی رحمنی منهم واذا جاء الفضل فقل الهی فضلک
بصنعک بلا انا فان شئت فقد حصل لک عند الخضوع عبودیة وعند الدلال توحید فعبودیتک بفقرک الیه
ودلالک بیابه ما ثم غیره فاذا جاءت الهیبة قل الله ثم ذرهم فی خوضهم یلعبون بمجاهدة الهوی تعرفه و
بخروجک من الخلق توحده ومنه طریقنا الجد والکد ولزوم الجد حتی ینفد فاما ان یبلغ الفتی الی شفا حیئه
واما ان یموت بدائه ومنه من طلب لنفسه حالا او مقاما فهو بعید من طرقات المعارف وفقد الاسف
والبکاء فی مقام السلوک علم من اعلام الخذلان نعوذ بالله من ذلک **قال المترجم** عفا الله تعالیٰ عنه سکن رضی الله
تعالیٰ عنه منبج واستوطنها نیفا واربعین سنة وبها مات قد علت سنه رضی الله تعالیٰ عنه انتهی **الحکایة الثامنة عشر**
بعد الخمس المئین عن الشیخ الفقیه الناسک **ابی محمد** عبد الله بن محمد الافریقی قال اقام **الشیخ**
ابو یعزی رضی الله تعالیٰ عنه فی بدایته فی البر خمس عشرة سنة لا یاکل الا حب الخبازی و
کانت الاسد تاوی الیه والطیر تعکف علیه وکانت الاسد اذا افترست البقور او قطعت السبیل
جاء ابو یعزی فامسک باذانها وقادها فتنقادله ویقول لها یا کلاب الله ارتحلی من هنا فتذهب
من ثم حتی لا یری منها شیء البتة فی ذلک المکان **وجاء الیه** المحتطبون یشکون الیه کثرة الاسد
فی غابة یقطعون منها الحطب فقال لخادمه اذهب الی طرف الغابة وناد باعلی صوتک معاشر
الاسد یامرکم ابو یعزی ان ترتحلوا من هذه الغابة ففعل ذلک فکانت الاسد تری خارجة من
الغابة تحمل اشبالها حتی لم یبق فیها شیء ولم یر بعد ذلک فیها اسد **شیخ ابو محمد عبد الله افریقی** کہتے ہین کہ
شیخ ابو یعزی رضی الله عنه نے اپنے ابتدا حال مین پندرہ برس جنگل مین اقامت کی صرف خودرو گھاس کے دانے کھا لیا کرتے
تھے شیر اونکی طرف آکر پناہ لیتے اور پرندے آکر اوپر ٹھیرتے تھے جسوقت شیر گائے بیلون کو شکار کرتے اور راہ قطع کرتے تو

بفضلك
اصنعك
آنه
مناه
والتكاسل
السبل
ذليلة
ويقفتاتون به طريق
منها

شیخ ابویعزی آتے پھر اونکے کان پکڑتے اور اونکو کھینچتے تو وہ اونکے مطیع ہوجاتے تھے اور اونسے فرماتے اوسگان ضا تم یہانسے
کوچ کر جاؤ تو وہ چلے جاتے تھے یہانتک کہ بالکل اون مین سے کوئی بھی دکھائی نہین دیتا تھا اوس مکان مین بعض
کی لکڑیان لانیوالے اونکے پاس آئے جس جنگل سے وہ لکڑیان کاٹتے تھے اوسمین شیرون کی کثرت کی اونسے شکایت
کرتے تھے تو اپنے خادم سے فرمایا کہ تو اوس جنگل کے کنارے کیطرف چلا جا اور اپنی بلند آواز سے پکار کہ او شیرون کے
گروہ ابویعزی تمکو حکم دیتا ہے کہ تم اس جنگل سے کوچ کر جاؤ پس اوس خادم نے ایسا ہی کیا تو وہ شیر اوس جنگل سے
نکلتے ہوے دکھائی دیتے تھے اپنے بال بچون کو اوٹھائے لیئے جا رہے تھے یہانتک کہ اوسمین کوئی بھی باقی
نہین رہا اور اسکے بعد کوئی شیر اوس مین دکھائی نہین دیا۔ **الحکایۃ التاسعۃ عشر بعد الخمس**
المئین عن الشیخ الکبیر المشہور العارف باللہ ابی مدین المشکور رضی اللہ عنہ وقدس روحہ انہ قال
جئت فی وقت قحطٍ کان بالمغرب الی الشیخ ابی یعزی وھو جالس فی الصحراء حولہ وحوش کثیرۃ واُسدٌ
وغیرھا مختلطاتٌ لایوذی بعضھا بعضاً وعلی رأسہ طیور کثیرۃ فتقدم الیہ احد الوحوش وصوّت
لہ کانہ یکلمہ فیقول لہ الشیخ رزقک کذا فی مکانِ کذا فیذھب من بین یدیہ حتی اتی کذلک علی
اٰخر الوحوش والطیور فلما لم یبق منھا شیٌ عندہٗ قلتُ لہ یا سیدی ما ھذا قال یا شعیب ان ھذہ
الوحوش والطیور اجتمعت الیّ تشکو شدۃ الجوع من القحط وقال انھا لا توثر ان تسکن ارضاً غیر
بلاد المغرب محبۃ فی جوارِی وان اللہ تعالیٰ اطلعنی علی ارزاقھا فی اوقاتھا ومواضعھا فاخبرتُھا
بذلک وقد ذھبت الی ارزاقھا شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مغرب مین قحط پڑا تھا مین اوسوقت
مین شیخ ابویعزی رضی اللہ عنہ کی طرف آیا اور وہ جنگل مین بیٹھے ہوے تھے اونکے گرد بہت سے وحشی جانور شیر وغیرہ
ملے جلے تھے کوئی کسی کو ایذا نہین دیتا تھا اونکے سر پر بہت سے پرندے تھے پس وحوش مین سے ایک اونکی
طرف آگے بڑہا اور اونکے سامنے آواز کی گویا اونسے باتین کر رہا ہے تو شیخ اوس سے کہتے ہین کہ تیرا فلان رزق
فلان جگہ ہے پھر وہ اونکے سامنے سے چلا جاتا ہے یہانتک کہ اسی طرح آخر وحوش و طیور پر آئے پھر جب اونکی
پاس اونمین سے کوئی بھی باقی نہین رہا تو مینے عرض کیا یا سیدی یہ کیا ہے فرمایا اے شعیب یہ وحوش و طیور میرے
طرف جمع ہوے قحط کے باعث بھوک کی شدت کا شکوہ کرتے تھے اور فرمایا کہ میرے پڑوس کی محبت کی وجہ سے وہ
یہ نہین پسند کرتے کہ سوا بلاد مغرب کے اور کسی زمین مین جا کر بسین اور اونکے روزیان جو اپنی اوقات و مواضع مین ہین
اللہ تعالیٰ نے مجھے اونپر مطلع کر دیا تو مینے اسکی اونکو خبر دیدی اور وہ اپنی روزیون کی طرف چلے گئے +

الحکایۃ العشرون بعد الخمس المئتین عن الشیخ الجلیل العارف باللہ ابی محمد صالح الدکالی

قال سمعت شیخنا الشیخ القدوۃ ابا مدین رضی اللہ عنہ یقول جاء بعض اصحابنا الی شیخنا ابی یعزی رضی اللہ تعالی عنہ عند جدب بالمغرب قال ان لی ارضا اقتات انا وعیالی من زرعها وقد اجدبت فقام معه الشیخ واتی ارضه ومشی فیها وجعل یسأله عن حدها بعکازۃ یقول الی ههنا حتی انتهی الی اخرها فامطرت الارض خاصة حتی رویت ولم یعدها المطر ولم تزرع ارض بالقرب منها سواها شیخ ابو محمد صالح دکالی کہتے ہین کہ ہمنے سنا اپنے شیخ ابو مدین رضی اللہ عنہ کو فرماتے تھے کہ ہمارے اصحاب مین سے ایک شخص آیا طرف شیخنا ابو یعزی رضی اللہ عنہ کے وقت قحط کے جو کہ مغرب مین پڑا تھا اور کہا کہ میری ایک زمین ہے اوسکی کھیتی سے ہین اور میرے اہل و عیال قوت بسری کرتے ہین اور وہ اب قحط زدہ ہوگئی پس شیخ اوسکے ساتھ اوٹھ کھڑے ہوے اور اوسکی زمین پر آئے اور اوس مین چلے اور ایک عصا ہاتھ کے ساتھ اوسکی حد کا اوس سے پوچھنے لگے پس کہتے جاتے تھے کہ یہانتک یہانتک تا آنکہ اوسکے آخر تک پہونچے پھر خاص اوسی زمین پر پانی برسایا گیا یہانتک کہ وہ سیراب ہوگئی اور وہ بارش اوس سے آگے نہ بڑھی اور اوسکے سوا کوئی زمین اوسکے پاس والی مزروع نہین ہوئی قلت ونحو هذه الحکایۃ ما جری لبعض شیوخ الیمن وهو الولی الکبیر السید الشهید محمد بن یعقوب المکنی اباحربة رضی اللہ عنہ علی ما بلغنی عنه انه شکی الیه بعض اصحابه عطش زرعه فامره ان یصلح مجری السیل الی ارضه ففعل ذلک والسماء مصحیة والشمس حارة فصار الناس یتعجبون منه ویستقلون عقله فی فعله ذلک مع عدم العلامات والقرائن الدالة علی المطر فلما فرغ من اصلاح المجری جاء السیل من البعد علی غفلة فسقی ارضه دون غیرها لعدم اصلاح مجاری الماء الیها وانما کنی اباحربة لقتله بعض الظلمة من ولاة السلطان باشارته باصبعه تشبیها لها بالحربة التی یرمی بها فقتل وهو ممن رأیته فی حیاته وزرت قبره بعد وفاته حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس حکایت کے مثل وہ حکایت ہے کہ جو بعض شیوخ یمن سے واسطے جاری ہوئی اور وہ بزرگ ولی کبیر سید شہید محمد بن یعقوب مکنی بابی حربہ ہین بنا بر اوس خبر کے جو کہ اونسے مجھکو پہونچی ہے وہ یہ ہے کہ اونکے اصحاب مین سے کسی نے اپنی کھیتی کی پیاس کی اونسے شکایت کی تو اونھون نے اوسکو حکم دیا کہ اوسکی زمین کیطرف جو سیل کا مجری ہے اوسکو درست و صاف کرے پس اوسنے ایسا ہی کیا اور آسمان صاف بے ابر تھا اور سورج گرم تو لوگ اوس سے تعجب کرنے لگے اور اوسکو اس کام مین قلیل العقل سمجھنے لگے باوجود اسکے کہ جو علامات و قرائن بارش پر دال ہوتے ہین وہ نہین ہین یعنی اور یہ سیل کا مجری صاف کر رہا ہے پھر جب وہ مجری کی درستی سے فارغ ہو چکا تو

غفلت کی حالت پر دورسے سیل آگیا تو اوسکی زمین کو سیراب کر دیا اور اوسکے سوا اور زمینوں کو اسلیے کہ اونکی طرف
جو پانی کے مجاری تہے اونکی اصلاح و درستی نہین ہوئی تہی آنکی کنیت ابو عزّی بہ ہمزہ اس لیے رکھی گئی کہ انہون نے
اپنی اونگلی کے اشارے سے سلطان کے حکام مین سے کسی ظالم کو قتل کردالاتہا اونکی اونگلی کو اوس برچھی سے
تشبیہ دی جسکو پھینک کر مارتے ہین تو وہ قتل کر دیتی ہے یہ بزرگ اونمین سے ہین جنکو مینے اونکی حیات مین
دیکھا ہے اور اونکی وفات کے بعد اونکی قبر کی زیارت کی ہے۔ **ومن کلام الشیخ ابی یعزیٰ**
رضی اللہ عنہ الاحوال مالکۃ لاہل البدایات فہی تصرّفہم ومملوکۃ لاہل النہایات فہم یصرّفونہا
وکل حقیقۃ لا تمحو اثر العبد و رسومہ فلیست حقیقۃ ومنہ لایکون الولی ولیا حتی یکون لہ قدم
ومقام و حال ومنازلۃ وسرٌّ فالقدم ما سلکتہ فی طریقک الی الحق سبحانہ وتعالی والمقام ما اقرّتک
علیہ سابقتک فی العلم الازلی والحال ما بعثک من فوائد الوصول لا من نتائج السلوک والمنازلۃ ما
خُصِّصتَ بہ من تحت الحضور بنعت المشاہدۃ لا بوصف الاستتار والسرّ ما اُودعتہ من لطائف
الازل عند ہجوم الجمع ومحق السّوی وتلاشی انّک **قال** المترجم عفا اللہ تعالی عنہ سکن رضی اللہ تعالی عنہ
باعتب قصبۃ من اعمال فاس واستوطنہا الی ان توفی بہا وقد علت سنہ وقبرہ بہا ظاہر یزار واہل المغرب یلقبونہ
بدو ومعناہ علی مرادہم الاب الکبیر یلقبوہ بذلک لکبر شانہ عندہم رضی اللہ تعالی عنہ کذا فی بہجۃ الاسرار انتہی

الحکایۃ الحادیۃ والعشرون عن الشیخ الصالح ابی یعقوب اسرائیل بن عبد المقتدر

الحمیدی السائح یقول اقمت مدّۃ ثلاث ستین سائحا مجردا فی جبل ہکار وجبل لبنان وجبال العراق
والعجم وکانت الاحوال تطرقنی فاخرّ لوجہی فتسفّی علیّ الریاح الی ان تجعل فوق جلدی جلدا اخر من
الوسخ فجاء نی ذئب ونظر الیّ متبسما ولحس جلدی کلّہ حتی ترکہ کالجمارۃ وذہب
فداخلنی العجب فاذا ہو قد جاء وشزرنی مغضبا وبال علیّ فاتیت الی عین ماء فاغتسلت ودخلت
قبۃ فی وسط الصحراء بین الجبال بینی وبین الناس مسیرۃ عشرۃ ایام من کل جہۃ ولا یمرّ بی احد ولا
اسمع صوت شیء البتۃ فقلت فی نفسی لو قیّض اللہ تعالی لی بعض العارفین فاذا الشیخ عدی بن
مسافر الی جانبی ولم یسلّم علیّ فارعدت من ہیبتہ فقلت فی نفسی لِمَ لم یسلم علی فقال لی انا لا نلقی بالسلام
والترحاب من یبول علیہ الذئاب ثم ذکر لی جمیع ما جری لی فی سیاحاتی وواجہنی بجمیع خواطری
وبکل شیء اختلج فی سرّی واضمرہ قلبی واقعۃ واقعۃ حتی ذکّرنی باشیاء نسیتہا فقلت لہ یا سیدی اشتہی

الانقطاع فی ہذہ القبۃ فلوکان عندی ما اشرب منہ وما اقتات بہ فقام الی صخرتین کانتا فی تلک القبۃ
وو کز احداھما برجلہ فانفجرت منہا عین ماءٍ حلوٍ عذبٍ من ماء النیل و وکز الاخری فنبتت فیہا فی الوقت للوقت
شجرۃ رمّانٍ ثم قال لھا ایتھا الشجرۃ انا عدی بن مسافرٍ انبتی باذن اللہ تعالی یوما رمانا حلوا و یوما ف
رمانا حامضا وقال لی یا اسرائیل اقم ھنا وکل من ھذہ الشجرۃ واشرب من ھذہ العین واذا اردتنی اذکر فاذکر
اسمی اتیک قال فاقمت فی تلک القبۃ سنین وکنت اکل من تلک الشجرۃ یوما رمانا حلوا و یوما حامضا فکنت
احسن رمان فی الدنیا واطیبہ وما ذکرتہ قط الا وجدتہ حاضرا عندی یثبتنی بما یختلج فی صدری
فی غیبتہ عنی شیخ صالح ابویعقوب اسرائیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا مینے تین برس کی مدت تک
اقامت کی اس حال مین کہ تنہا ہوکر سیاحت کرتا رہا کوہ ہکار و کوہ لبنان وکوہہائے عراق وعجم مین اور احوال مجہپر
طاری ہوتے تھے تو مین اپنے مُنہ کے بل گر پڑتا تھا پہر ہوا مین مجہپر یہانتک خاک اُڑاتی مین کہ میری جلد کے اوپر ایک
اور جلد میل کی پسڑا دیتی تہین پس ایک بہیڑیا میرے پاس آیا اور مسکرا کر میری طرف نظر کی اور میری ساری
جلد کو یہانتک چاٹا کہ مثل کہجور کے گابہے کے اوسے کرچہوڑا اور چلدیا پس مجہ مین عجب و پندار نے مداخلت
کی تو کیا دیکہتا ہون کہ وہی بہیڑیا آگیا اور کن انکہیون سے خشمناک ہوکر میری طرف نظر کی اور مجہپر مُوت دیا پس
مین ایک پانی کے چشمے کی طرف آیا پہر مین نہایا اور ایک قُبّہ کے اندر گہسا وہ قبہ وسط صحرا مین درمیان پہاڑون
کے تہا اور درمیان میرے اور آدمیون کے ہر طرف سے دس دن کی راہ تہی نہ کوئی مجہپر گذرتا تہا اور نہ مین
ہرگز کسی شئی کی آواز سُنتا تہا پس مینے اپنے جی مین کہا کاش اللہ تعالی بعض عارفین کو میرے واسطے مقرر کرتا
تہی کیا دیکہتا ہون کہ شیخ عدی بن مسافر میری جانب کی طرف موجود ہین اور مجہے سلام نہین کیا تو اون کی
ہیبت سے مجہپر لرزہ ڈالا گیا پہر مینے اپنے جی مین کہا کہ اونہون نے کسواسطے مجہے سلام نہین کیا تو خود انہین
نے مجہسے فرمایا کہ ہم سلام و مرحبا کہنا اوس شخص سے نہین ملتے جسپر بہیڑیے مُوت دیتے ہین پہر میری سیاحتون
مین جو کچہہ ماجرا مجہے پیش آیا تہا وہ سب مجہسے ذکر کیا اور میرے سارے خطرات میرے روبرو بیان کیے اور ہر
شئی جو میرے سر مین اولجہی تہی اور میرے دل نے وسکو پوشیدہ رکہا تہا یہ سب امور ایک ایک واقعہ کرکے بالمواجہہ
مجہسے ذکر کیے تنک کہ کئی ایسی چیزین مجہے یاد دلائین جنکو مین بہول گیا تہا پہر مینے اونسے عرض کیا یا سیدی مین
اس قبے مین منقطع ہونیکی خواہش رکہتا ہون پس کاش میرے پاس وہ شئے ہوتی جس سے مین پیتا اور وہ شئی جس سے
مین قوت بسری کرتا پہر وہ اوٹہ کہڑے ہوئے طرف دو پتہرون کے جوکہ اوس قبے مین تہے اور اون مین کے

ایک کو اپنے پانون سے مارا تو چشمہ آب شیرین وخوشگوار نیل کے پانی مین کا اوس سے نکلا اور دوسرے کو مارا تو اوسی وقت اوسمین انار کا درخت اوگ اوٹھا اور اوس سے فرمایا او انار کے درخت مین عدی بن مسافر ہون اللہ تعالی کے اذن سے تو اگا تا رہنا ایکدن تو انار شیرین اور ایکدن انار ترش اور مجھسے فرمایا او اسرائیل تو یہان اقامت کر اور اس درخت سے کھا اور اس چشمہ سے پی اور جسوقت تو میرا ارادہ کرے تو میرا نام ذکر کرنا مین تیرے پاس آجاؤنگا کہا پھر مین اوس قبہ مین برسون مقیم رہا اور اوس درخت سے ایکدن تو انار شیرین کھاتا تھا اور ایکدن ترش یہ انار دنیا مین کے خوبتر و پاکیزہ تر انار تھے اور جب کبھی شیخ اونکو یاد کیا تو اپنے پاس اونکو حاضر پایا اور اونکی مدت غیبت مین جو بات میرے سینے مین اولجھتی تو مجھے اوسپر آگاہ کر دیتے تھے رضی اللہ تعالی عنہ الحکایة الثانیة

والعشرون بعد الخمس المئین عن الشیخ اسرائیل المذکور ایضا قال قال لی الشیخ عدی یوما اذہب الی الجزیرة السادسة من البحر المحیط تجد بها مسجدا فادخله تری فیه شیخا فقل له یقول لك عدی | تجد
ابن مسافر احذر الاعتراض ولا تختر لنفسك امرا لك فیه ارادة قلت له یا سیدی وانی لی بالبحر المحیط | فقلت
فدفعنی بین کتفی فاذا انا بجزیرة فی البحر المحیط فلا ادری کیف جئت فدخلت المسجد فرأیت شیخا مهابا | بیدہ ولا — وانا بظاهر ناویته بلا اش
یذکر الله فسلمت علیه وبلغته الرسالة فبکی فقال جزاه الله خیرا فقلت یا سیدی وما هذا فقال یا بنی | مفکرا
انی احد احد السبعة الخواص فی النزع الآن وانی طمحت بی ارادتی ان اکون مکانه وان خطرتها لم تکمل فی | ان
نفسی حتی اتیتنی وقد جئت الی وانا مفکر فی ذلك فقلت یا سیدی وانی لی بالوصول الی جبل هکار فدفعنی | کیف بیدہ
بین کتفی واذا انا بزاویة الشیخ عدی بن مسافر رضی الله عنه فقال لی هو من العشرة الخواص قال وقلت له یوما
یا سیدی احب ان اری شیئا من المغیبات فاعطانی مندیله وقال ضعه علی وجهك فوضعته ثم قال لی | ارنی شیئا من المغیبات
ارفعه فرفعته فرأیت الملائکة الکاتبین ورایت ما یسطرونه من اعمال الخلائق واقمت علی هذه الحالة | فاقمت
ثلاثة ایام فتکدر علی عیشی فاستغثت الیه فوضع ذلك المندیل علی وجهی ثم رفعه فاستتر عنی ذلك
الامر کله قال ووصف لی یوما الدیك الذی یؤذن وقت الصلوة تحت العرش فقلت یا سیدی
اسمعنی صوته فلما کان وقت الظهر قال لی ادن منی وضع اذنك عند اذنی ففعلت فسمعت صیاح الدیك
فغشی علی نهارا قال ووصف لی یوما الشیخ عقیل المنبجی رضی الله عنه فاطنب فی ذکره فقلت یا سیدی | فاغشی
هل لك ان تریَنیه فاعطانی مرآة وامرنی ان انظر فیها فنظرت شخصی ثم تواری عنی شخصی وظهر لی شخص لم اره | اراه
ولا یخفی علی من وجهه شیء فقال لی الشیخ عدی تادب فانه الشیخ عقیل ودمت ساعة طویلة انظره | کذلك
ثم تواری عنی وظهر لی شخصی شیخ اسرائیل مذکور رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایکدن شیخ عدی نے مجھسے فرمایا کہ

بحر محیط کے جزیرۂ ششم کیطرف تو چلا جا وہان تو ایک مسجد پائیگا پس تو اوسکے اندر جانا اوسمین تو ایک شیخ کو پائیگا تو تو اوس سے کہنا کہ عدی بن مسافر تجھسے کہتا ہے کہ تو اعتراض سے حذر کر اور اپنے نفس کیواسطے وہ امر اختیار مت کر جسمین تیرے واسطے ارادہ ہو مینے کہا یا سیدی مین کہان بحر محیط کو پہونچ سکونگا پس مجھے دہکا دیا درمیان میرے دونون شانون کے تو کیا دیکہتا ہون کہ مین بحر محیط کے ایک جزیرے مین ہون اب مین نہین جانتا ہون کہ کیونکر آگیا پہر مین اوسی مسجد کے اندر گیا تو دیکہا کہ ایک شیخ ہے ہیبت ناک اللہ تعالی کا ذکر کر رہا ہے پس مینے اوسکو سلام کیا اور وہ پیغام اوسے پہونچا دیا تو وہ رویا اور کہا اللہ اوسکو جزا خیر دے پہر مینے کہا یا سیدی یہ کیا ہے تو کہا اے میرے بیٹے سات شخص خواص اولیا رہین اون میں سے ایک کو اسوقت مین پا رہا ہون کہ وہ نزع کیحالت مین ہے اور مجھے میرے ارادے نے یہ حرص دلائی کہ مین اوسکی جگہ ہوجاون اور میرا خطرہ میرے جی مین کامل ہونے نہین پایا تھا یہانتک کہ تو میرے پاس آگیا اور تو میری طرف آیا اس حال مین کہ مین اس امر مین فکر کر رہا ہون پہر مینے کہا یا سیدی مجھے جبل ہکار کیطرف پہونچنا کہان ہوسکیگا تو اوسنے مجھے دہکا دیا درمیان میرے دونون شانون کے ناگاہ مین شیخ عدی کے زاویہ مین ہون پس شیخ نے فرمایا کہ وہ دس خواص مین سے ہے۔ کہا اور ایکدن مینے شیخ عدی سے عرض کیا یا سیدی مین اس بات کو دوست رکہتا ہون کہ کوئی شی غائب اشیا مین سے دیکھون پس اونہون نے اپنا رومال مجھے دیا اور فرمایا کہ تو اسکو اپنے چہرے پر رکہ لے تو مینے اوسکو رکہ لیا پہر فرمایا کہ اوسکو اوٹھا لے تو مینے اوسے اوٹھا لیا پس مینے اعمال لکھنے والے فرشتون کو دیکہا اور اعمال خلائق کو دیکہا جنکو وہ لکھ رہے ہین اس حالت پر تین دن ٹھیرا رہا تو میرا عیش مجھپر مکدر ہوگیا پہر مینے اونکی طرف استغاثہ کیا تو اونہون نے وہی رومال میرے چہرے پر رکھدیا پہر اوسکو اوٹھا لیا تو وہ حال مجھسے مستور ہوگیا کہا اور ایکدن مجھسے اوس مرغ کا حال بیان کیا جو کہ عرش کے نیچے نمازون کے وقت اذان دیتا ہے تو مینے اونسے کہا یا سیدی آپ مجھے اوسکی آواز سنوا دین پس جب ظہر کا وقت ہوا تو مجھسے فرمایا کہ تو مجھسے قریب ہوجا اور اپنا کان میرے کان کے پاس رکھدے تو مینے ایسا ہی کیا پس مینے اوس مرغ کی آواز سنی تو ایک زمانہ مجھپر غشی کیگئی کہا اور ایکدن مجھسے شیخ عُقیل منبجی رضی اللہ عنہ کا وصف بیان کیا تو اونکے ذکر مین طول دیا پس مینے عرض کیا یا سیدی کیا آپ اونکو مجھے دکہا سکتے ہین پس مجھے ایک آئینہ دیا اور یہ امر کیا کہ مین اوس مین نظر کرون پس مینے یہ شخص دیکہا پہر میرا شخص مجھسے چھپ گیا اور میرے واسطے ایک ایسا شخص ظاہر ہوا جسکو مینے نہین دیکہا اور اوسکے چہرے سے کوئی شی مجھپر مخفی نہین رہتی ہے تو مجھسے فرمایا مؤدب ہو اسلیے کہ شیخ عُقیل وہی ہین اور ایک ساعت طویل تک مین اونکو دیکھتا رہا پہر وہ مجھسے چھپ گئے اور میرا شخص مجھے ظاہر ہوگیا رضی اللہ عنہم اجمعین

الحکایۃ الثالثۃ والعشرون

شیخ عدی کا نسب یہ ہے ہو الشیخ شرف الدین ابو الفضائل عدی بن مسافر بن اسمعیل بن موسی بن مروان بن الحکم بن مروان الاموی اصلہ من حوران وسکن جبل ہکار و استوطن الانس الی ان مات بہا فی سنۃ ثمان وخمسین وخمسمائۃ وقبرہ بزاویتہ المنسوبۃ الیہ ... وکان فقیہا عالما فصیحا ... متواضعا حسن الاخلاق ... رضی اللہ تعالی عنہ کذا فی بہجۃ الاسرار ۱۲ منہ

بعد الخمس المئين عن الشیخ الصالح ابی عبد اللہ محمد بن کامل الحسینی البیسانی قال سمعت الشیخ العارف ابا محمد الشیبی المحلی بھا یقول صنع الخلیفۃ ببغداد ولیمۃ ودعا الیھا جمیع مشائخ العراق وعلماءھا فحضروا کلھم الا الشیخ عبد القادر والشیخ عدی بن مسافر والشیخ احمد الرفاعی رضوان اللہ تعالیٰ علیھم فلما انصرف الناس قال الوزیر للخلیفۃ ان الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ وارضاہ ولاحرمنا من برکات قربہ فی حضرۃ مولاہ والشیخ عدیا والشیخ احمد لم یحضروا فقال الخلیفۃ فکان لم یحضر احد ثم امر حاجبہ ان یاتی الی الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ وارضاہ فیدعوہ وان ینطلق الی جبل ھکار والی ام عبیدۃ لیحضر الشیخ عدی والشیخ احمد قال الراوی فقال لی الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ وارضاہ قبل ان یقوم الحاجب من مجلس الخلیفۃ اذھب الی المسجد الذی بظاھر باب الحلبۃ تجد فیہ الشیخ عدیا ومعہ اثنان ثم اذھب الی مقبرۃ الشونیزی تجد فیھا الشیخ احمد الرفاعی ومعہ اثنان فادعھم الی قال فذھبت الی المسجد الذی بظاھر الحلبۃ فوجدت الشیخ عدیا ومعہ اثنان فقلت یا سیدی اجب الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ وارضاہ فقال سمعا وطاعۃ فقاموا وذھبت معھم فقال لی الشیخ یا شاور لا تذھب الی الشیخ احمد کما امرک الشیخ عبد القادر قلت بلی فاتیت مقبرۃ الشونیزی فوجدت الشیخ احمد ومعہ اثنان فقلت یا سیدی اجب الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ وارضاہ فقال سمعا وطاعۃ وقاموا فتوافی الشیخان فی باب رباط الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ وارضاہ وقت المغرب فقام الیھم الشیخ عبد القادر وتلقاھم فما لبثوا غیر یسیر حتی جاء الحاجب الی الشیخ واذا ھما عندہ فاسرع الی الخلیفۃ واخبرہ باجتماعھم فکتب الخلیفۃ الیھم بخطہ یسالھم الحضور وبعث الیھم ولدہ وحاجبہ فاجابوہ وذھبوا وامرنی الشیخ عبد القادر بالمسیر معہ فلما کنا بالشط اذا بالشیخ علی بن الھیتی رضی اللہ عنہ فتلقاہ المشائخ وسار معھم فاتی بنا الی دار حسنۃ واذا بالخلیفۃ فیھا قائم مشدود الوسط ومعہ خادمان لہ ولیس فی الدار سواھم فتلقاھم الخلیفۃ وقال لھم یا سادۃ ان الملوک اذا اجتازوا برعایاھم بسطوا لھم الحریر لیطؤہ ووضع لھم ذیلہ وسالھم ان یمشوا علیہ ففعلوا وانتھی بنا الی سماط مھیا فجلسوا واکلوا واکلنا معھم ثم خرجوا واتوا الی زیارۃ قبر الامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ وکانت لیلۃ شدیدۃ الظلمۃ فجعل الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ

لہ بزبان ایک پہاڑ کا نام ہے ۱۲ منہ عشا... جنگل ... ۱۲ منہ
کہ یہ عراق کے ایک قریہ کا نام ہے ۱۲ منہ
کہ ... ۱۲ منہ

سو قبل ان تسطر البطاقۃ یا شاور جاء الفلاکی

فواتاھم فجاء
وبا علمہ یسالھم

وارضاه ولاحرمنا من برکات قربه فی حضرة مولاه عزّ وجل کلما مرّ بحجر او خشبة او جدار او
قبر اشار بیده الیه فیضیئ کضوء القمر و یمشون فی نوره الی ان ینتهی ضوءه فیشیر الشیخ الی آخر
فیضیئ فما زالوا یمشون فی النور ولیس فیهم من یتقدم علی الشیخ عبد القادر رضی الله عنه وارضاه و
لاحرمنا من برکات قربه فی حضرة مولاه عزّ وجل الی ان اتوا قبر الامام احمد فدخل المشائخ
الاربعة یزورون و وقفنا علی باب المزار حتی خرجوا فلما ارادوا ان یتفرقوا قال الشیخ عدی للشیخ
عبد القادر رضی الله عنه وارضاه اوصنی قال اوصیك بالکتاب والسنة ثم تفرقوا انتهی
قلت ولم یزل المشائخ رضی الله تعالی عنهم کذا یوصون باتباع الکتاب والسنة وقد ذکرت
فی آخر کتابی الموسوم بنشر المحاسن نبذة نفیسة من اقوالهم وافعالهم فی ذلك ولقد
رأیت فی ایام الشباب فی اثناء قراءة سورة الملك بعد ان غطی علی عینی مثل السنة شیخا
معه جماعة من الفقراء و نور الصلاح لائح فی وجهه فحرضنی علی التشمیر ثم قال واذا اشکل
علیك شیئ فعلیك بالکتاب والسنة ومن کلام الشیخ عدی المذکور رضی الله عنه
الشیخ من جمعك فی حضوره وحفظك فی مغیبه وهذبك باخلاقه وادبك
باطراقه وانار باطنك باشراقه والمرید من آثار نوره مع الفقراء بالانس والانبساط
ومع الصوفیة بالادب والارتباط ومع المشائخ بالخدمة والاغتباط ومع العارفین
بالتواضع والانحطاط وحسن الخلق معاملة کل شخص بما یونسه ولا یوحشه مع العلماء
بحسن الاستماع والافتقار ومع اهل المعرفة بالسکوت والانتظار ومع اهل المقامات بالتوحید و
الانکسار وعن قطب الاولیاء الاکابر محی الدین عبد القادر رضی الله عنه وارضاه ولاحرمنا
من برکات قربه فی حضرة مولاه عزوجل انه قال لو کانت النبوة تنال بالمجاهدة لنالها الشیخ عدی بن مسافر
وکان یذکره ویثنی علیه کثیرا ویشهد له بالسلطنة رضوان الله علیهم وعلی سائر الاولیاء اجمعین

حسب ارشاد
شیخ صالح ابو عبد اللہ محمد بن کامل حسینی بستانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ مینے شیخ عارف ابو محمد حسینی
محلی کو سُنا وہ کہتے تھے کہ بغداد میں خلیفہ نے ولیمہ کی دعوت کی ساری مشائخ و علمائے عراق کو اوسکی طرف بلایا آئے
مگر حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ و شیخ عدی بن مسافر و شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہما پس جب لوگ
کھانے سے فارغ ہو چکے تو وزیر نے خلیفہ سے عرض کیا کہ شیخ عبد القادر و شیخ عدی و شیخ احمد حاضر نہیں ہوے

اسپر خلیفہ نے فرمایا کہ اب گویا کوئی بہی حاضر نہین ہوا پہر اپنے دربان کو حکم دیا کہ شیخ عبدالقادر کی طرف جاے تو
اونکو بُلا لائے اور جبل ہکار و ام عبیدہ کیطرف جاے تاکہ شیخ عدی و شیخ احمد حاضر ہوجائین راوی نے کہا کہ حضرت
شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے مجھسے فرمایا پہلے اس سے کہ دربان خلیفہ کی مجلس سے اوٹھے کہ تو فلان
مسجد کیطرف چلا جا تو وہین شیخ عدی کو پائیگا اور اون کے ساتھہ دو آدمی ہین اونکو میری طرف بلا لا پہر مقبرہ
شونیزی کیطرف جا وہین تو شیخ احمد رفاعی کو پائیگا اور اونکے ساتھہ دو آدمی ہین پس تو اونکو میری طرف بلا لا
راوی نے کہا پہر مین اوس مسجد کیطرف گیا جوکہ باب الحلبۃ کے باہر ہے تو مینے شیخ عدی کو پایا اور اونکے
ساتھہ دو شخص تھے پس مینے کہا کہ یا سیدی آپ شیخ عبدالقادر کا حکم مانین تو وہ بولے کہ ہمنے سنا اور مانا
اور وہ سب اوٹھ کھڑے ہوے اور مین اونکے ساتھ چلا پس شیخ عدی نے کہا اوسنا اور کیا تو نہین جاتا ہے
طرف شیخ احمد کے جیسا کہ شیخ عبدالقادر نے تجھے حکم دیا ہے مینے کہا کیون نہین پہر مین مقبرہ شونیزی کو آیا تو
مینے شیخ احمد کو پایا اور اونکے ساتھہ دو شخص تھے پس مینے کہا یا سیدی آپ شیخ عبدالقادر کا حکم مانین تو
کہا کہ ہمنے سنا اور مانا اور وہ سب اوٹھ کھڑے ہوے پہر مغرب کے وقت دونون شیخ رباط شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آپہونچے تو حضرت شیخ اونکی طرف کھڑے ہوے اور اونکا استقبال کیا پہر ذرا
دیر ٹھہرے یہانتک کہ دربان حضرت شیخ کیطرف آیا تو اون دونون کو اونکے پاس پایا پس جلدی سے خلیفہ
کیطرف گیا اور اونکے جمع ہونیکی اوسکو خبر دی تو خلیفہ نے اپنے خط سے اونکو خط لکھا دعوت مین حاضر ہونیکی اونسے
درخواست کی اور اونکی طرف اپنے فرزند و حاجب کو بہیجا پس اونہون نے خلیفہ کی درخواست قبول کی اور چلے
حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھہ چلنے کا مجھے امر فرمایا پہر ہم جب کنارہ دریا پر پہونچے تو کیا دیکھتے
ہین کہ شیخ علی بن ہیتی موجود ہین پس مشائخ نے اونکا استقبال کیا اور وہ بہی اونکے ساتھہ چلے پہر ہمکو ایک خوبصورت
گھر کیطرف لیگئے اور ناگاہ خلیفہ کمر باندھے ہوے اوسمین کھڑا ہے اور اوسکے ساتھہ دو خادم ہین اور اونکے
سوا اوس گھر مین کوئی نہین ہے پس خلیفہ نے اونکا استقبال کیا اور اونسے فرمایا اے سردار لوگو پادشاہ جب
اپنی رعایا پر گذر کرتے ہین تو وہ اونکے واسطے ریشمی فرش بچھاتے ہین تاکہ وہ اوسے روندھے اور اپنا دامن
اونکے واسطے رکھا اور اونسے درخواست کی کہ اوسپر چلین تو اونہون نے ایسا ہی کیا اور ہمکو لے پہونچے طرف
ایک دسترخوان کے جوکہ انواع و اقسام کے طعام سے مہیا کیا گیا تہا پس وہ بیٹھے اور کھانا کھایا اور اونکے
ساتھہ ہمنے بہی کھایا پہر وہ وہان سے نکلے اور قبر امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی زیارت کو آئے اور اوس رات کی تاریکی

بہت سخت تھی تو حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے شروع کیا کہ جب کبھی پتھر یا لکڑی یا دیوار یا قبر پر گذرتے تو اپنے ہاتھہ سے اوسکی طرف اشارہ کر دیتے تو وہ مثل روشنی چاند کے روشن ہوجاتا اور اوسکی روشنی مین چلتے یہانتک کہ اوسکی روشنی منتہی ہوجاتی تو حضرت شیخ اور کی طرف اشارہ کر دیتے پھر وہ روشن ہوجاتا پس وہ اسیطرح روشنی مین چلتے رہے اور اوس دن مین کوئی ایسا نہ تھا کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھے یہانتک کہ حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ کی قبر پر آئے پس چارون مشائخ اندر گئے وہان زیارت کرتے تھے اور ہم مزار کے دروازے پر ٹھیرے رہے یہانتک کہ وہ باہر آگئے پھر جب اونہون نے متفرق ہونے کا ارادہ کیا تو شیخ عدی نے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ مجھے وصیت کرین تو فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون ساتھہ کتاب وسنت کی پھر وہ متفرق ہوگئے انتہی حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مشائخ رضی اللہ عنہم ہمیشہ اسیطرح اتباع کتاب وسنت کے ساتھہ وصیت کرتے چلے آئے ہین اس باب مین جو اونکے اقوال وافعال ہین اون مین سے کچھہ نفیس قول و فعل ہین) نے اپنی کتاب نشر المحاسن کے آخر مین ذکر کیے ہین جوانی کے ایام تھے مین سورۂ ملک پڑھتا تھا اسی اثنا مین میری آنکھون پر غنودگی سی چھاگئی مینے ایک شیخ کو دیکھا کہ اوسکے ساتھ فقرا کی ایک جماعت ہے اور صلاح کا نور اوسکے چہرے پر چمک رہا ہے پس مجھے آمادہ ومستعد کیا تشمیر پر یعنی اعمال صالح مین خوب سعی وکوشش کرنے کی رغبت دلائی پھر کہا کہ جب تجھپر کوئی شی مشکل ہو تو تو کتاب وسنت کو اپنے اوپر لازم کر۔

قطب الاولیاء الاکابر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ وارضاہ ولا حرمنا من برکات قربہ فی حضرۃ مولاہ عزوجل سے مروی ہے فرمایا کہ اگر نبوت مجاہدہ سے پائی جاتی تو شیخ عدی بن مسافر اوسکو پالیتے حضرت شیخ انکا ذکر کرتے اور انکی بہت تعریف کیا کرتے تھے اور انکے واسطے سلطنت کی شہادت دیتے تھے رضوان اللہ علیہم وعلی سائر الاولیاء اجمعین **الحکایۃ الرابعۃ والعشرون** بعد الخمس المائتین عن الشیخ قیس بن یونس الشامی رضی اللہ عنہ قال اتی رجل مغربی اسمہ عبدالرحمن بن احمد الاشبیلی ووضع بین یدی الشیخ علی ابن وھب المذکور رضی اللہ عنہ سبیکۃ ذھب وقال لہ یاسیدی ھذہ للفقراء من صنعتی فقال الشیخ لمن حضرہ من عندہ آنیۃ من نحاس فلیاتنی بھا فاتوہ باوانی کثیرۃ من الطاسات و الاطباق وغیر ذلک فامر بھا فجعلت فی وسط الزاویۃ وقام فمشی علیھا فصار

بعضها ذهبا وبعضها فضة الاطاستين فقال الشيخ لاصحاب الآنية من له اناء فلياخذه فاخذ وهاذهبا وفضة ثم قال لعبد الرحمن يابنى ان الله عزوجل قد اعطانا هذا كله وقد تركناه فلا حاجة فى سبيكتك فسألناه عن سبب اختلاف الآنية فقال لما قلت من عنده انية فليأتنى بها فمن اتبع كلامى ولم يجد فى نفسه حرجا صارت انيته ذهبا ومن وجد فى نفسه بعض حرج صارت انيته فضة ورجلان منهم من اساء الظن بى فلم يتغير اناءهما لهما ومن كلامه رضى الله عنه من احبه الحق واراده اسكن فى قلبه الارادة فالمريد محب طالب والشوق لقلبه غالب والتوق له سالب والمراد محبوب مطلوب ماخوذ مسلوب الى الجناب مجذوب قد ظهر عليه الشوق وغلب اذ قد وجد ما طلب قد قطع الطريق وطواها وازال نفسه ونحاها ومحى الاكوان من نظره فما يراها قلت وقد[1] تقدم انه رأى ابا بكر الصديق رضى الله عنه فى المنام البسه طاقية ثم استيقظ والطاقية بعينها على راسه قال ثم جاء نى الخضر عليه السلام بعد ايام وقال لى يا على اخرج الى الناس ينتفعوا بك فتثبت فى امرى ثم رايت ابا بكر الصديق رضى الله عنه فى النوم وقال لى كمقالة الخضر فاستيقظت وتثبت فى امرى ثم رايت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فى الليلة الثانية فقال كمقالة الصديق رضى الله تعالى عنه فاستيقظت وعزمت على الخروج ثم نمت فى اخر الليل من ليلتى تلك فرايت الحق سبحانه وتعالى وقال لى يا عبدى قد جعلتك من صفوتى فى ارضى وايدتك فى جميع احوالك بروح منى واقمتك رحمة لخلقى اخرج اليهم واحكم فيهم بما علمتك من حكمى واظهر فيهم ما ايدتك به من اياتى قال فاستيقظت وخرجت الى الناس فاهرعوا[2] الى من كل جانب وكان رضى الله عنه عالما فاضلا نبيها متواضعا من اجلاء المشايخ العارفين اولى الفتح السنى والكشف الجلى والكرامات الظاهرة والاحوال الجالية والتمكين قال المترجم عفا الله تعالى عنه قال فى بهجة الاسرار وهو رضى الله تعالى عنه ربعى شيبانى موسوى سكن البدرية قرية بارض القنا من اعمال سنجار وبها مات وقد ناف على الثمانين قبره بها ظاهر

Margin: و ـ لنا / اتبعت كلامى / اساءا / عزوجل / اليه / فا

[1] اى فى الحكاية الاولى ٢ منه
[2] اى اسرعوا اليه منتخب اللغات ١٢ منه

وکان عالما فاضلا فصیحا لوذعیا متواضعا وکان لایحلف باللہ تعالی ابدا وکان اذا اراد ان یحلف یقول رامی
مرة رضی اللہ تعالی عنہ انتہی شیخ قیس بن یونس شامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک مرد مغربی آیا اوسکا نام عبدالرحمن
بن احمد اشبیلی تھا اور حضرت شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہ کے آگے سونے کی تھکیا رکھی اور عرض کیا
یا سیدی یہ میری صنعت مین سے واسطے فقرا کے ہے پس شیخ نے فرمایا اون لوگون سے جو اونکے پاس حاضر
تھے کہ جس کسی کے پاس کوئی برتن تانبے کا ہو وہ اوسکو میرے پاس لے آئے پس وہ لوگ بہت سے برتن طاشت
وطباق وغیرہ اونکے پاس لے آئے پھر اونکو حکم دیا تو وہ زاویہ کے وسط مین رکھے گئے اور آپ کھڑے ہوے
تو اونپر چلے پس اون مین کے بعض تو سونا ہو گئے اور بعض چاندی مگر دو طاش کہ وہ تانبے ہی کے رہے
پھر حضرت شیخ نے برتن والون سے فرمایا جس کسی کا جو برتن ہو تو چاہیے وہ اوسے لے لے پس اونہون نے
وہ برتن سونے اور چاندی کے بنے ہوے لیلیے پھر عبدالرحمن سے فرمایا ای میرے بیٹے بیشک اللہ عزوجل
نے یہ سب ہمکو عطا فرمایا ہے اور ہم اوسکو ترک کر چکے ہین پس ہمکو تیری تھکیا مین کوئی حاجت نہین ہے پھر ہمنے
اون سے برتنون کے اختلاف کا سبب پوچھا تو فرمایا جب مینے کہا کہ جس کے پاس کوئی برتن ہو تو چاہیے کہ
وہ اوسے میرے پاس لے آئے پس جسنے میری بات کا اتباع کیا اور اپنے جی مین کسی طرح کی تنگی نہ پائی تو اوسکا
برتن تو سونا ہو گیا اور جس نے اپنے جی مین کچھہ تنگی پائی تو اوسکا برتن چاندی ہو گیا اور دو شخص اون مین سے وہ ہین
جنہون نے میرے ساتھہ بدگمانی کی تو اونکے برتن اونکے واسطے اپنی حالت سے نہین بدلے امام یافعی
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اول یہ بات گزر چکی ہے کہ شیخ علی رحمہ اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کو خواب مین دیکھا کہ اونہون نے اونکو ایک ٹوپی پہنائی پھر بیدار ہوے اس حال مین کہ وہ ٹوپی بعینہ اون کے
سر پر تھی شیخ علی نے فرمایا کہ پھر کئی دن بعد حضرت خضر علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھسے فرمایا او علی تو لوگون
کی طرف نکل کہ وہ تجھسے نفع لین پس مینے اپنے کام مین تحقیق کی پھر مینے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب
مین دیکھا اور مجھسے ویسی بات کہی جیسی حضرت خضر علیہ السلام نے کہی تھی پھر مین بیدار ہوا اور اپنے کام مین تحقیق
کی پھر مینے دوسری رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے مثل قول حضرت صدیق کے فرمایا
پس مین جاگ اوٹھا اور نکلنے پر عزم کر لیا پھر مین اوسی رات کے آخر مین سو رہا تو حق سبحانہ وتعالی کو دیکھا اور
مجھسے فرمایا او میرے بندے مقرر مین نے تجھکو اپنے برگزیدہ لوگون مین سے کیا اپنی زمین مین اور مین نے
تیری تائید کی تیرے سارے احوال مین ساتھہ ایک روح کے اپنی سے اور مین نے تجھکو قائم کیا رحمت واسطے

اپنی خلق کے تو نکل اونکی طرف اور حکم کر اون مین ساتھہ اوس شے کے جو مین نے تجھکو سکھائی اپنی حکمتون سے اور ظاہر ہو اون مین ساتھہ اوس چیز کے جسکے ساتھہ مینے تیری تائید کی اپنی نشانیون سے کہا پھر مین بیدار ہوگیا اور لوگون کیطرف نکلا تو وہ ہر طرف سے میری طرف دوڑ آئے رضی اللہ تعالی عنہ **الحكاية الخامسة والعشرون** بعد الخمس المئين عن بعضهم قال شهدت الشيخ موسى بن ماهين الزولي رضي الله عنه وقد اتته امرأة بصغير وقالت له هذا فلان بن فلان عمره اربعة اشهر فدعاه الشيخ اليه فاتاه الصغير يعدو فقال له اقرأ قل هو الله احد فاقرأه سورة الاخلاص فقرأها الصغير بلسان فصيح ومازال يمشي ويتكلم الى ان بلغ سن من يمشي ويتكلم قال ورأيته بعد موت الشيخ بثلاثين سنة فوالله مازادت فصاحة نطقه على فصاحته حين تكلم بين يدي الشيخ اول مرة بعض صالحین سے مروی ہے کہا مین حاضر ہوا پاس شیخ موسی بن ماہین زولی رضی اللہ عنہ کے اور ایک عورت چھوٹے بچے کو اونکے پاس لائی اور اون سے عرض کیا کہ یہ فلان بن فلان ہے اسکی عمر چار ماہ کی ہے پس شیخ نے اوسکو اپنی طرف بلایا تو وہ چھوٹا بچا دوڑتا ہوا اونکی طرف آگیا پھر اوس سے فرمایا پڑھ قل ہو اللہ احد پس سورہ اخلاص اوسے پڑھائی تو اوس بچے نے فصیح زبان سے اوسکو پڑھا اور وہ ہمیشہ چلتا اور بولتا رہا یہانتک کہ اون بچون کی عمر کو پہونچا جو کہ چلتے اور بولتے ہین راوی نے کہا تیس برس کے بعد شیخ کی وفات سے مین نے اوسکو دیکھا پس قسم ہے اللہ کی اوسکے نطق کی فصاحت زیادہ نہین ہوئی اوسکی فصاحت پر جسوقت کہ پہلے بار اوسنے شیخ کے سامنے تکلم کیا تھا **ومن كلام** الشيخ موسى رضي الله عنه لو رفع لك الحجاب على بساط الروحانية لكلمك من ذاتك وانكشفت لك الانوار والحقائق وهي رواتب العلى وروائح ارواح السنا واللمح اللامع والفتح الطالع من وطئ بساطها استوى ومن ركب براقها بلغ سدرة المنتهى **قال المترجم** عفا الله تعالى عنه قال في بهجة الاسرار وكان رضي الله تعالى يكنى ابا مساور فيما بلغني واستوطن ماردين وبها مات وقد علت سنه وقبره بها ظاهر يزار وحدثت انه لما وضع في لحده نهض قائما يصلي واتسع له اللحد واغمي على من كان نزل قبره وكان رحمه الله تعالى جميلا بهيا مهابا فاضلا انتهى **الحكاية السادسة والعشرون** بعد الخمس المئين عن الشيخ الكبير الامام الشهير **شهاب الدين السهروردي** قال كنت مرة عند عمي شيخنا ابي النجيب **عبد القاهر** رضي الله عنه فاتاه انسان بعجل وقال يا سيدي هذا

نذرناہ لک وانصرف الرجل فجاء العجل حتی وقف بین یدی الشیخ فقال الشیخ لنا ان ھذا العجل یقول لی انی لست العجل الذی نذرت بل نذرت للشیخ علی بن الھیتی وانما نذر لک اخی اوقال الاخر فلم نلبث ان جاء صاحب العجل وبیدہ عجل یشبہ الاول فقال للشیخ یا سیدی انی نذرت لک ھذا العجل ونذرت للشیخ علی بن الھیتی العجل الذی اتیتک بہ اولا وکانا اشتبہا علی واخذ الاول قال وحضر عندہ ثلاثۃ من الیھود وثلثۃ من النصاری فعرض علیھم الاسلام فابوا اباء عظیما فوضع فی فم کل واحد منھم لقمۃ من لبن فما یتم احد منھم بلعھا حتی یسلم فاسلموا ستتھم وقالوا لما خالط اللبن بواطننا نسخ منا کل دین غیر دین الاسلام وقال الشیخ وعزۃ المعبود ما اسلمتم حتی اسلمت شیاطینکم علی یدی وانی استوھبتکم من اللہ تعالی فوھبکم لی ثم مسح بیدہ علی عیونھم فکشف لھم عن قرنائھم وخاطبوھم بالاسلام حضرت شیخ کبیر شھاب الدین سھروردی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایکبار مین اپنے چچا شیخ ابو النجیب عبد القاہر رضی اللہ عنہ کے پاس تہا پس کوئی آدمی ایک بچھڑا اونکے پاس لایا اور عرض کیا یا سیدی یہ ہمنے آپ کے واسطے نذر کیا ہے اور وہ شخص چلا گیا پھر وہ بچھڑا آیا یہانتک کہ شیخ کے آگے ٹھیرا تو شیخ نے ہمسے فرمایا کہ یہ بچھڑا مجھسے کہتا ہے مین وہ بچھڑا نہین ہون جو آپ کے واسطے نذر کیا گیا ہے بلکہ مین شیخ علی بن ہیتی کے واسطے نذر کیا گیا ہون اور جو آپ کے واسطے نذر کیا گیا ہے سو وہ میرا بہائی ہے یا کہا وہ اور ہے پہر ہم نہ ٹھیرے کہ بچھڑے والا آیا اور اوس کی ہاتہ مین ایک بچھڑا اول کے مشابہ تہا پس شیخ سے عرض کیا یا سیدی مینے تو آپکے واسطے یہ بچھڑا نذر کیا ہی اور شیخ علی بن ہیتی کے واسطے وہ بچھڑا نذر کیا ہے جسکو مین اول آپ کے پاس لایا تہا اور وہ دونون مجہپر مشتبہ ہوگئے اور اول کو لیلیا کہا اور ایکبار تین یہودی اور تین نصرانی اونکے پاس حاضر ہوے پس شیخ نے اونپر اسلام پیش کیا تو اونہون نے سخت انکار کیا پس اون مین کے ہر ایک کے منہ مین دودہ کا ایک ایک لقمہ رکہا تو کوئی اون مین کا اوسکی نگلنے کو پورا نہین کرنے پاتا ہے یہانتک کہ مسلمان ہوجاتا ہے۔ پہر وہ چہ کے چہ مسلمان ہوگئے اور کہا جبکہ اوس دودہ نے ہماری بواطن مین مخالطت کی تو سواے دین اسلام کے ہر دین ہمسے منسوخ ہوگیا اور شیخ نے فرمایا قسم ہی معبود کے عزت کی کہ تم مسلمان نہین ہوے یہانتک کہ تمہارے شیطان مسلمان ہوے میرے ہاتہون پر مینے تمکو اللہ سے مانگا تو اوسنے تمکو مجھے ہبہ کردیا پہر اپنا ہاتہ اونکی آنکھون پر پہیرا تو اونکو اونکے ساتھی شیطانون کا کشف کیا گیا اور اونہون نے اون سے اسلام کے ساتھ خطاب کیا

السوادی
وانصرف
مرۃ
اکلھا و
فقال

الحكاية السابعة والعشرون بعد الخمس المئين عن الشيخ ابي محمد عبد الله
ابن مسعود المعروف بالرومي قال مررت مرة مع شيخنا الشيخ ابي النجيب رضي الله عنه
بسوق السلطان ببغداد فنظر الى شاة مسلوخة معلقة عند جزار فتوقف عنده وقال له
ان هذه الشاة تقول لي انها ميتة فغشي على الجزار وتاب على يد الشيخ واقر بصحة قوله قلت
ونحو هذا ما بلغني عن بعضهم انه مر على شواء بين يديه كبش شواء يريد تقطيعه وبيعه
على المسلمين فكشف له عن كونه ميتة فدفع للجزار شيئا من الدراهم وامر بحمله والقائه على
بعض المزابل للكلاب هذا السيد المذكور هو الشيخ عبد الله المقرئ الرومي رضي الله عنه
ومن كراماته ايضا اني حرصت على الاجتماع به في القرافة فلم يقدر لي به اجتماع الى ان كان وقت
سفري واذا به قد جاء الى المكان الذي انا فيه فتسالمنا ثم سافرت في الحال ويحتمل ان تصرفه في احوال
الخلق في هذا المقدار فحسب ويحتمل ان عدم انكاره على الشواء المذكور واخذه منه من غير بذل
شئ لوجهين احدهما ستر للحال وتباعد عن التوبيخ والاخجال والثاني خشية ان ينكر عليه فينكر
كونه ميتة ويبيعه ولا يلتفت الى قوله البتة رجعنا الى ما يتعلق بذكر الشيخ ابي النجيب قال
الراوي ومررت معه مرة اخرى على الجسر فرأى رجلا يحمل فاكهة كثيرة فقال له يعني هذه الفاكهة
فقال ولم قال انها تقول لي انقذني من يد هذا فانه اشتراني ليشرب على الخمر فاغمي على الرجل
وسقط لوجهه ثم اتى الشيخ وتاب على يده وقال والله ما علم بهذا الحال الذي اخبر به الشيخ احد سوى
الله عز وجل وانا قال واجتزت معه يوما بالكرخ فسمعنا اختلاط اصوات سكارى في دار
وشممنا رائحة منكرة فدخل الشيخ دهليز الدار وصلى فيها ركعتين فخرج من كان فيها صائحين فاذا
الخمر الذي كان في الاواني عندهم قد صار ماء وتابوا كلهم على يد الشيخ رضي الله عنه **وكان من**
اعيان المحققين واعلام العلماء العارفين صاحب الكشف الظاهر والكرامات الخارقة والاحوال
النفيسة والمقامات الرفيعة والانفاس الصادقة والمعارف السنية وهو احد من درس بالنظامية
وتصدر للفتاوى ووضع الكتب المفيدة في علمي الشريعة والحقيقة وكان يلقب بمفتي العراقين
وقدوة الفريقين وهو احد اركان هذا الشان وائمة ساداته واجلاء قاداته اليه المنهاج الاعلى
في الحقائق والمعراج الارفع في المعاني والمقر السامي في القرب والقدم الراسخ في التمكين

[Marginal notes:]
١ پوست کشیده ١٢
٢ شتر کشی بیان قصاب ١٢
٣ بریان گر بریان فروش ١٢
المستوفي
٤ گوسفند بریان ١٢
٥ اي الراوي ... المذكور ١٢
٦ اي تشارکنا في السلام ١٢
٧ محلة ببغداد ١٢
٨ تدریس ... ١٢
فدخلنا
٩ تصدر ... ١٢

والباع الطويل فی شرف الاخلاص طیب الاعراق انعقد علیه اجماع المشائخ والعلماء بالاحترام
واوقع الله له فی الصدور القبول التام وکان بهی السمت ظاهر الوضاء او قال الوضاءة وکان یشرح
احوال القوم ویتطیلس ویلبس لباس العلماء ویرکب البغلة وترفع بین یدیه الغاشیة ومن
کلامه رضی الله عنه اول التصوف علم واوسطه عمل واخره موهبة فالعلم یکشف عن المراد
والعمل یعین علی الطلب والموهبة تبلغ غایة الامل واهله علی ثلاث طبقات مرید طالب ومتوسط
سائر ومنته واصل فالمرید صاحب وقت والمتوسط صاحب حال والمنتهی صاحب یقین وافضل
الاشیاء عندهم عد الانفاس فمقام المرید المجاهدات فی المکابدات وتجرع المرارات ومجانبة الحظوظ
وما للنفس فیه هوی ومقام المتوسط رکوب الاهوال فی طلب المراد ومراعاة الصدق فی الاحوال
واستعمال الادب فی المقامات ومقام المنتهی الصحو والثبات واجابة الحق من حیث دعاه قد جاوز
المقامات وهو فی محل التمکین لا تغیره الاحوال ولا تؤثر فیه الاهوال قد استوی فی حالة الشدة
والرخاء والمنع والعطاء والجفاء والوفاء اکله کجوعه ونومه کسهره قد فنیت حظوظه وبقیت
حقوقه ظاهره مع الخلق وباطنه مع الحق وکان یتمثل بهذه الابیات ؎ فتفنی الحقیقة عن ذاتها
ویخفی الفتی عن عیان الحقیقة ÷ وتبقی بلا انت فرد ابه + انیساً بعوم بحار عمیقة ÷ وتقدم من غیبها
ظاهراً + بکل اشارة ذوق دقیقة ÷ تمیت الحجاب وتحیی اللباب + وهذا نهایة علم الحقیقة ÷

قال المترجم عفا الله تعالی عنه هو الشیخ ضیاء الدین ویلقب ایضاً نجیب الدین ابی النجیب عبد القاهر بن عبد الله بن محمد بن عبد الله
المعروف بعمویه سعد بن الحسین بن القاسم بن النضر بن القاسم بن محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله
تعالی عنه السهروردی رحمه الله تعالی والسهروردی بضم السین والراء الاولی سکن رضی الله تعالی عنه بغداد الی ان مات بها
سنة ثلاث وستین وخمسمائة ودفن بمدرسته علی شاطی دجلة عند الجسر العتیق وقبره بها ظاهر یزار وعمویه بفتح العین المهملة وتشدید المیم
وضمها وبعدها واو ساکنة ویاء آخر الحروف وتاء تانیث کذا فی بهجة الاسرار **شیخ ابو محمد عبد الله بن مسعود
معروف رومی** رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ ایکبار میں اپنے شیخ ابو النجیب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بغداد کے بازار
سلطان پر گذر کیا تو شیخ نے ایک بکری کیطرف نظر کی جسکا چمڑا کھینچ لیا گیا تھا ایک قصاب کے پاس لٹکی ہوئی تھی پس
اوس قصاب کے پاس کھڑے رہے اور اوس سے فرمایا کہ یہ بکری مجھسے کہتی ہے کہ وہ مردار ہے یہ کہتے ہی اوسپر غشی
طاری ہوئی اور شیخ کے ہاتھ پر اوسنے توبہ کی اور اونکے قول کی صحت کا اقرار کیا امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

متعة
وهو طالب باد المنازل
وهو صاحب تلوين لا
مرتق من حال الى حا
وهو فی الزيادة
وكل ذلك منقول من احوال النبي صلى الله عليه وآله وسلم واصحابه رضي الله تعالى عنهم اجمعين

[illegible]

تھا وہ ارادہ [illegible] تھا کہ اوسکے ٹکڑے کرے اور مسلمانون کے ہاتھ اوسے فروخت کرے پس اونکو اوسکے مردار ہونیکا

کشف ہوا تو اوس قصاب کو کچھ درہم دیے اور حکم دیا کہ اوسکو اٹھائین اور کسی گھوڑے پر کتون کے واسطے اوسکو

ڈالدین اور یہ سید مذکور ہی شیخ عبد اللہ منوفی رومی ہین اور اونکی کرامات مین سے یہ بھی ہے کہ مین نے اسپر حرص کی کہ قرافہ مین

اونسے ملون سو اونسے ملنا میرے واسطے مقدر نہین ہوا یہانتک کہ میرے سفر کا وقت آگیا دیکھتا ہون کہ ناگاہ

وہ اوس مکان کی طرف آگئے جسکے اندر مین تھا تو باہم ہمنے سلام کیا پھر فی الحال مینے سفر کیا حکایت مذکورہ مین جو شیخ نے

اوس بریان فروش پر انکار کیا اور کچھ دینے کے بغیر اوس بکری کو اوس سے نہ لیا سو یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ اونکا تصرف احوال خلق مین صرف اسیقدر تھا

اور یہ بھی احتمال ہے کہ دو وجہون کے باعث ایسا نکیا ایک یہ کہ اپنے حال کا ستر کیا اور توبیخ وسرزنش اور شرمندگی سے دور رہے دوسری وجہ

یہ ہے کہ اس بات سے خوف کیا کہ اگر اوسپر انکار کرین تو وہ اوسکے مردار ہونیکا انکار کرے اور اوسکو بیچے اور اونکے

قول کی طرف بالکل التفات نکرے اب پھر ہم رجوع ہوے اوس بات کیطرف جو کہ شیخ ابو النجیب کے ذکر سے متعلق ہے

راوی نے کہا ایکبار اوسمین اونکے ہمراہ بازار مین گذرا تو اوسمین سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بہت سا میوہ اٹھائے لیے جاتا ہے

پس اوس سے فرمایا کہ تو یہ میوہ مجھے بیچدے تو اوسنے انکار کیا فرمایا وہ مجھسے کہتا ہے کہ تو مجھے اسکے ہاتھ سے ہائی

دلا دے اسلیے کہ اوسنے مجھکو خریدا ہے تاکہ مجھپر شراب پیئے یہ کہتے ہی اوس شخص پر بیہوشی طاری ہوئی اور اپنے مونھ کے

بل گر پڑا پھر وہ شیخ کے پاس آیا اور اونکے ہاتھ پر توبہ کی اور کہا یہ حال جسکی شیخ نے خبر دی اسکو سواے اللہ عز وجل کے

اور میرے کسی نے نہین جانا کہا اور ایکدن مین نے اونکے ہمراہ محلہ کرخ پر گذر کیا تو ایک گھر مین ہمنے شرابیون کی

خلط ملط آوازین سنین اور ایک بری بو سونگھی پس شیخ گھر کی ڈیوڑھی مین داخل ہوے اور وہان دو رکعت نماز پڑھی تو جو

لوگ اوس مین تھے وہ چلاتے ہوے نکل آئے پھر کیا دیکھتے ہین کہ جو شراب اونکے پاس برتنون مین تھی وہ بالکل پانی

ہوگئی اور اون سب نے شیخ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر توبہ کی

الحکایۃ الثامنۃ والعشرون

بعد الخمس المئین عن الشیخ الامام العارف باللہ تقی الدین علی بن المبارک الواسطی قال جلس سیدی

احمد الرفاعی رضی اللہ تعالی عنہ یومًا علی الشط واصحابہ حولہ فقال نشتہی ان ناکل الیوم

سمکًا مشویًا فلم یتم کلامہ حتی امتلأ الشط اسماکًا من انواع شتی ووثب منہا شیٔ کثیر الی البر

فقال الشیخ ان ہذہ الاسماک کلہا تسألنی بحق اللہ تعالی ان اکل منہا فصاد الفقراء منہا کثیرًا

وشووہ وقدموہ سماطًا عظیمًا فی طواجن فاکلوا حتی شبعوا وبقی فی الطواجن من ہذہ السمکۃ راسہا

بن جن

فی ذلک

سبنبط

میدۃ من الاسماک

زیر مثلہ

ومن هذه اذنبها ومن هذه بعضها فقال رجل یا سیدی ماصفة الرجل المتمكن قال ان يعطي التصريف
العام في جميع الخلائق قال له وما علامة ذلك قال ان يقول لبقايا هذه الاسماك قومي فاسعي فتقوم
وتسعى ثم اشار الشيخ الى تلك الطواجن بيده وقال اينها الاسماك في هذه الطواجن قومي فاسعي
باذن الله عز وجل فلم يتم كلامه حتى وثبت تلك البقايا في البحر اسماكا صحيحة وذهبت في الماء
حيث اتت شیخ تقی الدین علی بن مبارک واسطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ ایکدن سیدی احمد رفاعی
رضی اللہ عنہ دریا کے کنارے پر بیٹھے اور اونکے اصحاب اونکے گرد تھے پھر فرمایا ہم آج یہ چاہتے ہین کہ بھنی ہوئی
مچھلیان کھائین بس اونکی بات پوری نہوئی تھی یہانتک کہ وہ کنارہ دریا کا متفرق قسمون کی مچھلیون سے بھر گیا
اور بہت سی اونمین سے خشکی کیطرف کود کر آگئین تو شیخ نے فرمایا کہ یہ ساری مچھلیان اللہ تعالی کے حق کی قسم دیکر
مجھسے یہ درخواست کرتی ہین کہ مین اونمین سے کھاؤن پس فقرا نے بہت سی شکار کین اور اونکو بریان کیا اور
تغارون مین رکھکر ایک بڑا دسترخوان تیار کرکے پیش کیا پھر اونھون نے کھایا یہانتک کہ سیر ہوگئے اور اون تغارون
مین بقیہ بچ رہا کسی مچھلی کا توسر اور کسی کی دُم اور کسی کا کوئی اور عضو پھر ایک شخص نے عرض کیا کہ یا سیدی مرد متمکن
کی کیا صفت ہے فرمایا یہ ہے کہ ساری خلائق مین تصریف عام اوسکو عطا کیجائے اوس شخص نے عرض کیا
کہ اسکی کیا علامت ہے فرمایا یہ ہو کہ ان مچھلیون کا جو بقیہ بچا ہی اوس سے کہے کہ اُٹھ کھڑا ہو پھر دوڑ تو وہ اُٹھ
کھڑا ہو پھر دوڑنے لگے پھر شیخ نے اون تغارون کیطرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا او مچھلیو ان تغارون
مین اللہ عز وجل کے اذن سے اوٹھ کھڑی ہو پھر دوڑو بس اونکی بات پوری نہوئی تھی یہانتک کہ وہ بقیہ درست مچھلیان
ہوکر دریا مین کود گیا اور پانی مین چلی گئین جہان سے آئی تھین

الحكاية التاسعة والعشرون

بعد الحمد المثنى عن الشيخ الجليل ابى الحسن علي بن اخت سيدي احمد رضي الله تعالى عنه قال كنت
يوما جالسا على باب خلوة خالي الشيخ احمد وليس فيها غيره فسمعت عنده حسا فنظرت فاذا عنده
رجل ما رأيته قبل فتحدثا طويلا ثم خرج الرجل من كوة في حائط الخلوة ومر في الهواء كالبرق
الخاطف فدخلت على خالي وقلت له من الرجل فقال ورأيته قلت نعم قال هو الرجل الذي
يحفظ الله عز وجل به قطر البحر المحيط وهو احد الاربعة الخواص الا انه هجر منذ ثلث ليال
وهو لا يعلم فقلت يا سيدي ما سبب هجرة قال انه مقيم بجزيرة في البحر المحيط ومنذ ثلاث ليال
امطرت جزيرته حتى سالت اوديتها فخطر في نفسه لو كان هذا المطر في العمران ثم استغفر الله تعالى

فهجر بسبب اعتراضه فقلت له فهلا اعلمته قال لاني استحييت منه فقلت له لو اذنت لي لاعلمته | او اعلمته — لاني
قال او تفعل قلت نعم فقال رنق فرنقت ثم سمعت صوته يا علي ارفع راسك فرفعت راسي واذا | لا تفعل فاذا انا
بجزيرة في البحر المحيط فتحيرت في امري وقمت امشي فيها واذا انا بذلك الرجل فسلمت عليه واخبرته
فقال ناشدتك بالله الا ما فعلت ما اقول لك قلت نعم قال ضع خرقتي في عنقي واسحبني على وجهي وناد علي | الله
هذا جزاء من يعترض على الله سبحانه وتعالى فوضعت الخرقة في عنقه وهممت بسحبه واذا هاتف | اعترض فاذا انا بهاتف
يقول يا علي دعه فقد ضجت ملائكة السماء باكية عليه وسائلة فيه وقد رضي الله عنه قال فاغمي
علي ساعة ثم سري عني واذا انا بين يدي خالي بخلوته ووالله ما ادري كيف ذهبت ولا كيف جئت | فوالله

شیخ ابو الحسن علی رضی اللہ عنہ شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کے بھانجے کہتے ہین کہ ایکدن مین اپنے ماموں شیخ احمد کے دروازہ خلوہ پر بیٹھا ہوا تھا اور اوسمین سوا اونکے کوئی نتھا پس مینے اونکے پاس ایک آہٹ سُنی تو مینے نظر کی پس کیا دیکھتا ہون کہ اونکے پاس ایک ایسا شخص ہی کہ اس سے پہلے مینے اوسکو نہین دیکھا تھا پھر دونون نے دیر تک بات چیت کی اوس خلوہ کی دیوار مین ایک روزن تھا پھر وہ شخص اوس سے نکل گیا اور برق خاطف کیطرح ہوا مین گزرتا ہوا چلا گیا پھر مین اپنے ماموں کے پاس اندر گیا اور مینے اونسے کہا کہ یہ شخص کون تھا تو فرمایا کیا تونے اوسکو دیکھ لیا مینے کہا ہان فرمایا یہ وہ شخص ہی کہ اللہ عزوجل اسکے سبب سے بحر محیط کی قطر کی حفاظت فرماتا ہی اور یہ چار خواص مین کا ایک ہی مگر وہ تین رات سے مہجور ہو گیا ہے حالانکہ وہ نہین جانتا ہے پس مینے عرض کیا یا سیدی اوسکے مہجور ہونیکا کیا سبب ہے فرمایا کہ وہ دریا مین ایک جزیرے مین مقیم ہے تین رات سے اوسکے جزیرے پر پانی برسایا گیا یہانتک کہ اوسکی وادیان بہ نکلین تو اوسکے جی مین یہ خطرہ آیا کہ کاش یہ بارش آبادی مین ہوتی پھر اوسنے اللہ تعالی سے استغفار کی سو وہ اپنے اعتراض کے باعث مہجور ہوا ہی کسی نے خطرے کے باب مین خوب کہا ہی ع نہ آنا دل مین خطرے کا ہی تہذیب اوسکی محفل کی + پھر مینے اونسے عرض کیا کہ آپ نے کیون نہین اوسکو اعلام کر دیا فرمایا نہین اسلیے کہ مین اوس سے شرمایا تو مینے کہا اگر آپ مجھے اذن دیتے تو مین اوسے اعلام کر دیتا فرمایا کیا تو یہ کریگا مینے کہا ہان تو فرمایا تو اپنے دونون ہاتھ ایسے ہلا جیسے پرندہ اپنے دونون بازو پھڑپھڑاتا ہی پس مینے ایسا کیا پھر مینے اونکی آواز سنی اوعلی اپنا سر اُٹھا تو مینے اُٹھا لیا کیا دیکھتا ہون کہ بحر محیط کے اندر ایک جزیرے مین ہون پس مین اپنے کام مین حیران ہو گیا اور کھڑا ہو اوسمین چلنے لگا ناگاہ مین اوسی شخص کے پاس موجود ہون تو مینے اوسکو سلام کیا اور اوسے خبر دی پس اوسنے کہا

ل بالتشدید بمعنی پرانہ ۱۲ ص

۵۳ رنق الطائر اذا خفق بجناحیہ فی الہواء و ثبت ولم یطر والترنیق خفق الطائر بجناحیہ فی الہواء کما فی الصحاح و آحفاق بال زدن مرغ در پریدن ۱۲

۵۴ المناشدة سوگند دادن ۱۲

۵۵ سحب کشیدن چیزی بر زمین ۱۲

۵۶ ای قصدت ۱۲

۵۷ امر بمعنی اترک ۱۲

۵۸ ضج و ضجیج بانگ و فریاد کردن ۱۲

۵۹ سری عنہ الہم ای انکشف ۱۲ ص

مین تجھے اللہ تعالی کی قسم دیتا ہون کہ تو وہ کام کرتا جو مین تجھسے کہتا ہون مین نے کہا ہان کہا کہ تو میرا خرقہ میری گردن
مین رکھ پھر میرے مونہہ کے بل مجھے گھسیٹ اور مجھے پہ ندا کر کہ یہ جزا ہی اوس شخص کی جو کہ اللہ سبحانہ وتعالی پر اعتراض
کرتا ہی پس مینے وہ خرقہ اوسکی گردن مین رکھا اور اوسکے گھسیٹنے کا قصد کیا کہ ناگاہ ایک ہاتف کہرہا ہی او علی تو اوسے
چھوڑ دے پس بیشک آسمان کے فرشتوں نے اوسپر روتے ہوے اور اوسکے حق مین سوال کرتے ہوے
شور و فریاد کی ہی اور مقرر اللہ تعالی اوس سے راضی ہوگیا کہا پس گھڑی بھر مجھپر غشی طاری ہوئی پھر دور ہوگئی
تو کیا دیکھتا ہون کہ اپنے ماموں کے آگے اونکے خلوہ مین ہون اور واللہ مین نہین جانتا ہون کہ کیونکر گیا
اور کسطرح آگیا وکان رضی اللہ عنہ شافعی المذہب فاضلا ظریفا وما تصدر فی مجلس ولا جلس
علی سجادۃ تواضعا وہو من اعیان مشائخ العراق واجلاء العارفین واکابر المحققین وصدور
المقربین صاحب المقامات العلیۃ والاحوال السنیۃ والکرامات الجلیۃ عمر اللہ القلوب بمحبتہ
وملا الصدور من ہیبتہ وعمر الاقطار بذکرہ وعطر الآفاق بنشرہ فاستطار فی الانام استطارۃ
النار بالریاح وعلا فی العالمین علو الجو بالصباح وانتہت الیہ الریاسۃ فی علوم الطریق وشرح احوال
القوم وکشف مشکلات رموزاتہم وتخرج بصحبتہ جماعۃ کثیرۃ من اعلام الطریق وتلمذ لہ خلق لا یحصون
من ارباب الاحوال الصادقۃ وینتمی الیہ عالم عظیم فی کل قطر وتبعہ جم غفیر من کل جہۃ ورماہ
المشائخ والعلماء وغیرہم بابصار التبجیل وشہد لہ الخلق بالاحترام والتفضیل وقصد بزیارتہ من
کل فج عمیق وکان مشتملا علی لطف الاخلاق وشرف الصفات وکمال الآداب قلت ہذا بعض ما قیل فیہ
وحذفت کثیرا من مناقبہ کما حذفت ما یطول ذکرہ من مناقب غیرہ من المشائخ ومن کلامہ
رضی اللہ عنہ الکشف قوۃ جاذبۃ بخاصیتہا نور عین البصیرۃ الی فیض الغیب فیتصل نورہا بہ
اتصال الشعاع بالزجاجۃ الصافیۃ حال مقابلتہا ثم یتالق النور منعکسا بضوئہ علی صفاء القلب
ثم یترقی ساطعا الی عالم العقل فیتصل بہ اتصالا معنویا لہ اثر فی استفاضۃ نور العقل علی ساحۃ
القلب فیشرق نور العقل علی انسان عین السر فیری ما خفی عن الابصار موضعہ ودق عن الافہام
تصورہ واستتر عن الاعیان مراہ ومنہ الزہد اساس الاحوال المرضیۃ والمراتب السنیۃ وہو
اول قدم القاصدین الی اللہ عز وجل والمنقطعین الی اللہ والراضین عن اللہ والمتوکلین علی اللہ
فمن لم یحکم اساسہ فی الزہد لم یصح لہ شیء مما بعدہ والفقر رداء الشرف ولباس المرسلین و

بالمنع المجذوب الی فیض ... نورہا

الصادقین

جلباب الصالحين وتاج المتقين وغنيمة العارفين ومنية المريدين ورضاء الجبار وكرامة لاهل ولايته والانس بالله لعبد قد كملت طهارته وصفا ذكره واستوحش من كل ما يشغله عن الله وعند ذلك انسه الله به وارادة بحق حقائق الانس به ومنه لسان الورع يدعوا الى ترك الآفات ولسان التعبد يدعوا الى دوام الاجتهاد ولسان المحبة يدعوا الى الذوبان والهيمان ولسان المعرفة يدعوا الى الفناء والمحو ولسان التوحيد يدعوا الى الافاقة والصحو ومن اعرض عن الاعتراض ادبا فهو الحكيم المتأدب وقيل وسبب مرضه الذى مات به انه سمع قوالا ينشد ابياتا فاضطرب وانزعج وهى هذه ؎ اذا جن ليلى هام قلبى بذكركم + انوح كما ناح الحمام المطوق + وفوقى سحاب يمطر الهم والاسى + وتحتى بحار بالاسا تندفق + سلوا ام عمرو كيف حال اسيرها + تفك الاسارى دونه وهو موثق + فلا انا مقتول ففى القتل راحتى + ولا انا مجنون عليه فيوثق + **قال المترجم** عفا الله تعالى عنه وهو رضى الله تعالى عنه بطائحى المنشا وكان منسوب الى من اسمه رفاعه وسكن ام عبيدة قرية بارض البطائح الى ان مات بها سنة ثمان وسبعين وخمسمائة وقد زرنا هذا الثمانين قبره بها ظاهر يزار وقال قبل موته انا شيخ من لا شيخ له انا شيخ المنقطعين انا ماوى كل شاة عزبا انقطعت فى الطريق وذكر عنه انه قال امرت بالسكوت فكان لا يتكلم الا قليلا رضى الله تعالى عنه كذا فى بهجة الاسرار انتهى **الحكاية الثلثون** بعد الخمس المئين عن الشيخ على بن المريس اليعقوبى رحمه الله تعالى ان الشيخ الكبير العارف بالله **على بن الهيتى** رضى الله تعالى عنه ركب دابته مرة واتى الى بلد من اعمال نهر الملك ونزل على بعض اهلها فاحتفل به الرجل احتفالا عظيما فقال له الشيخ اذبح هذه الدجاجة وهذه يشير الى دجاج بين يديه ففعل فخرج من بطونها حبات ذهب فبهت الرجل وكانت لاخته صيغة من حلية الذهب فانقطعت ولم تشعروا التقطها الدجاج ففقدتها وظن اهلها انه حدث عليها امر وهموا بقتلها تلك الليلة فقال الشيخ ان الله تعالى اطلعنى على امر اختكم وعلى ما فى نفوسكم وعلى ما فى بطون هذه الدجاج وانى استاذنت ربى تبارك وتعالى فى ان اكشف لكم عن هذه القضية وانقذكم من الهلكة فاذن لى قال الراوى المذكور وسرنا معه مرة فى قرى نهر الملك فوجدنا اهل قريتين قد اشهروا اسيوفهم وتوجهوا للقتال وبينهم قتيل مطروح وقد اتهم بعض الفريقين بعضا بقتله وجاء الشيخ حتى وقف على راس القتيل واخذ بناصيته وقال من قتلك يا عبد الله فاستوى القتيل

جالساً وفتح عينيه ونظر الى الشيخ وقال بلسانٍ فصيح سمعه كل من حضر قتلني فلان بن فلان ثم طفئ كما هو وعاد الى حاله الاولى شیخ علی بن ادریس یعقوبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شیخ کبیر عارف باللہ علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ ایکبار اپنی سواری پر سوار ہوے اور اعمال نہر الملک کے کسی شہر کیطرف آئے اور اونکے لوگون مین سے کسی شخص کے پاس اوترے تو اوسنے اونکی بڑی آو بھگت کی پس شیخ نے اوس سے فرمایا کہ تو یہ مرغی ذبح کر اور یہ اور یہ اون مرغیون کیطرف اشارہ کرتے تھے جو اونکے آگے تھین پھر اوسنے ایسا ہی کیا تو اونکے پیٹون مین سے سونے کے دانے نکل آئے یہ دیکھکر وہ شخص مبہوت و متحیر ہوگیا اوس شخص کی بہن کی کوئی شے سونے کے زیور کی تھی وہ ٹوٹ گئی اور اوس عورت کو اسکی خبر نہوئی اور مرغیان اوسکو چگ گئین پھر اوسنے اوس شئے کو گم پایا اور اوسکے گھر والون نے یہ خیال کیا کہ اوسپر کوئی امر حادث ہوا ہی اور اوسی رات کو اوسکے قتل کا ارادہ کیا تھا پس شیخ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے مجھے مطلع کیا تمہاری بہن کے حال پر اور اوس بات پر جو تمہارے جیون مین تھی اور اوس شے پر جو ان مرغیون کے پیٹون مین تھی اور مینے اپنے رب تبارک وتعالی سے اذن چاہا اسبات مین کہ تمہارے واسطے اس قضیہ کا کشف کردون اور تمکو ہلاکت سے خلاصی دون تو اوسنے مجھے اذن دیا راوی مذکور نے کہا اور ایکبار ہم شیخ کے ہمراہ نہر الملک کے دیہات مین چلے تو دو گانون والون کو ہمنے پایا کہ اپنی تلوارین میان سے کھینچے ہوسے ہین اور لڑنے کے واسطے آمنے سامنے ہو رہے ہین اور اونکے درمیان مین ایک شخص مقتول پڑا ہوا ہی اور فریقین مین کے بعض نے بعض کو اوسکے قتل کی تہمت لگائی ہی پس شیخ آئے یہانتک کہ اوس مقتول کے سر پر آٹھیرے اور اوسکی پیشانی کے بال پکڑے اور فرمایا او اللہ کے بندے تجھے کسنے قتل کیا ہی تو وہ سیدھا ہوکر بیٹھ گیا اور اپنی آنکھین کھولین اور شیخ کیطرف نظر کی اور زبان فصیح سے کہا جسکو ہر ایک نے سُنا جو وہان حاضر تھا کہ مجھے فلان فلان کے بیٹے نے قتل کیا ہے پھر وہ بجھ گیا جیسا کہ تھا اور اپنے پہلے حال کیطرف عود کر آیا۔

الحکایۃ الحادیۃ والثلاثون

بعد الخمس المتابعن عن الشيخ ابی الحسن الجوسقی رضی الله عنہ قال حضرت سماعاً مع سیدی الشيخ علی بن الهیتی رضی الله عنہ وحضر جماعۃ من المشائخ والصلحاء والفقهاء والقراء فلما اخذ المشائخ بحظهم من السماع انکر علیهم الفقهاء والقراء بسواطنهم فعلم الشيخ علی بن الهیتی فقام وطاف علیهم فکان کلما قابل منهم رجلا نظر الیه فیفقد جمیع ما فی صدره من القران والعلم حتی اتی علی اخرهم فانصرفوا ومکثوا کذلک شهرا ثم اتوا کلهم الیه وقبلوا رجلیه واستغفروا الله فامر

فمدت لهم سماطا فاكلوا واكل الشيخ معهم ولقم كلا منهم لقمة فوجد كل منهم ما فقده مع تلقيم الشيخ له تلك اللقمة وانصرفوا مسرورين **قال ورايته** يوما من حيث لم يشعر بي في ظني جالسا تحت نخلة فرأيت النخلة امتلات عراجين[1] تمر وتدلت[2] حتى دنت منه فجعل يتناول من التمر وياكله ووالله ما في العراق تمرة على النخلة ولا هو اوان حمل[3] النخل ثم انصرف فجئت على اثره الى مكانه ذلك فوجدت تمرة فاكلتها فوالله ما اكلت تمرة من تمر الدنيا تشبه[4] طعمها **وقال ورايته** يوما على شفير بئر يستقي[5] منها دلوا ليتوضأ فطلع له منها في الدلو ذهب فقال يا رب اريد ماء اتوضأ به ثم افرغ[6] الدلو في البئر واستقى ثانية فطلع له في الدلو فواكه فقال يا رب اريد ماء اتوضأ به ثم افرغ الدلو في البئر واستقى ثالثة فطلع له في الدلو ماء فتوضأ به ثم اكب[7] راسه في راس البئر فطلع الماء الى راسها حتى شرب وكانت بعيدة الرشاء[8] **شیخ ابوالحسن جوسقی** رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک مجلس سماع مین حاضر ہوا ہمراہ سیدی شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ کے اور مشائخ وصلحار وفقہار و قرارین کی ایک جماعت بھی حاضر ہوئی پھر جب مشائخ نے سماع سے اپنا حظ ونصیب لیا تو فقہار نے اپنے باطن سے اونپر انکار کیا پس شیخ علی بن ہیتی اس بات کو جان گئے اور اون پر طواف کیا پھر جب کبھی اون مین کے کسی شخص کے مقابلہ مین آتے تو اوسکی طرف نظر کرتے پس جو کچھ قرآن وعلم اوسکے سینہ مین تہا وہ اوس سب کو گم کرنے لگتا تہا یہانتک کہ اونکے آخر پر آگئے پھر وہ لوگ چلے گئے اور ایک مہینے اسیطور پر ٹھیرے رہے پھر سبکے سب شیخ کی طرف آئے اور اونکے پانون چومے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کی پس شیخ نے مجھے حکم دیا تو مینے اونکے واسطے دسترخوان بچھایا پھر اونہون نے کھانا کھایا اور شیخ نے بھی اون کے ساتھ کھایا اور اون مین سے ہر ایک کو ایک ایک لقمہ کھلایا پھر اونمین کے ہر ایک نے جو کچھ گم کیا تھا اوسکو پالیا اوس لقمہ کے ساتھ جوکہ شیخ نے اوسکو دیا اور خوش ہوتے ہوے چلے گئے **راوی نے کہا** اور ایکدن مینے اونکو دیکھا ایسی جگھ سے کہ میرے خیال مین اونکو میری خبر نہوئی کہ ایک درخت خرما کے نیچے بیٹھے ہین پس مینے دیکھا کہ وہ درخت کھجور کی گھڑون سے بھر گیا اور لٹک آیا یہانتک کہ اونسے قریب ہوگیا تو وہ اون کھجورون مین سے لے رہے ہین اور اونکو کھا رہے ہین قسم ہے اللہ کی کہ عراق مین کسی خرما کے درخت پر ایک کھجور بھی نتھی اور نہ وہ وقت کھجورون کے پھلنے کا تھا پھر وہ چلدیے تو مین اون کے نقش قدم پر اوس جگھ کیطرف آیا پس مینے ایک کھجور پائی تو اوسکو کھالیا پس قسم ہے اللہ کی مین نے دنیا کی کھجورون مین سے کوئی کھجور ایسی نہین کھائی کہ اوسکے مزے کے مشابہ ہو کہا اور ایکدن مین نے اونکو دیکھا کسی کنوین کے

[1] عرجون بضم خوشہ خرما ۱۲
[2] تدلی آویختہ شدن ۱۲
[3] حمل بالفتح بار درخت
[4] اشتباہ مانند شدن ۱۲
[5] استقاء آب کشیدن ۱۲
[6] افراغ الماء آب ریختن ۱۲
[7] اکب بروی افگندن ۱۲
[8] رشاء بالکسر والمد رسن دلو ۱۲

کنارے پر کہ اوس سے ڈول کھینچ رہے ہین تا کہ وضو کرین پس اونکے واسطے اوسمین سے ڈول مین سونا ظاہر ہوا
تو کہا یا رب مین پانی چاہتا ہون کہ اوس سے وضو کرون پھر کنوین مین ڈول ڈالا اور دو بارہ کھینچا تو اون کے
واسطے اوس ڈول مین میوے ظاہر ہوے پس کہا یا رب مین پانی چاہتا ہون کہ اوس سے وضو کرون پھر کنوین مین ڈول
ڈالا اور تیسری بار کھینچا تو اوس ڈول مین اونکے واسطے پانی ظاہر ہوا تو اوس سے وضو کیا پھر اپنا سر اوس کنوین کے
سر مین اوندھا کیا تو پانی اوسکے سر تک طلوع کر آیا یہانتک کہ پیا حالانکہ اوس مین رسّی بہت دور لگتی تھی ومن
کلامہ رضی اللہ عنہ الشریعۃ ما ورد بہ التکلیف والحقیقۃ ما حصل بہ التعریف فالشریعۃ مؤیدۃ
بالحقیقۃ والحقیقۃ مقیدۃ بالشریعۃ والشریعۃ وجود الافعال للہ تعالی والقیام لشروط العلم
بواسطۃ الرسل والحقیقۃ شہود الاحوال باللہ تعالی والاستسلام لغلبات الحکم بالتقدیر السابق
فی القدم بواسطۃ الفضل والکرم وکان یتمثل بہذہ الابیات شعر اِن رُحتُ اَطلُبُہ لا ینقضی سفری
او جئتُ احضُرہ او حشتُ فی الحضر * فما اراہ ولا ینفک عن نظری * وفی ضمیری ولا القاہ فی عُمری *
فلیتنی غبتُ عن حسّی برویتہ * وعن فوادی وعن سمعی وعن بصری * مترجم عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے
کہ حضرت شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ نے زریران مین سکونت اختیار کی تھی یہ ایک شہر ہے اعمال نہر الملک سے
یہانتک کہ سنہ ۵۶۴ھ پانصد و شصت و چہار ہجری مین وہین وفات پائی انکی عمر یکصد و بست سال سے بھی زیادہ ہوئی اور
اوسی شہر مین مدفون ہوے اور وہین انکی قبر ظاہر ہے لوگ اوسکی زیارت کرتے ہین وکان بہیا ظریفا جمیلا یلبس لباس
اہل السواد وقد حوی مکارم الاخلاق ومحاسن الصفات وجلائل المناقب وکان من اکرم الناس واوفرہم عطاء واکثرہم ایثارا
ومآثرہ فیہ مشہورۃ وکان لاصحابہ علی سلوک ہذا المقام اقتفاء ہذا المنہاج رضی اللہ عنہم وزریران بزای وبعدہا راء مہملۃ
مکسورۃ ویاء وبعدہا راء مہملۃ والف ونون علی وزن قفیزان کذا فی بہجۃ الاسرار **الحکایۃ الثانیۃ و**
الثلاثون بعد الخمس المئین عن الشیخ الصالح ابی نصر صالح بن ابی المعالی رحمہ اللہ تعالی انہ
کان مع الشیخ الکبیر العارف باللہ الخبیر عبد الرحمن الطفسونجی رضی اللہ عنہ ذات یوم تحت جبل
فی صحراء من صحاری العراق فقال سبحان من سبحتہ الوحوش فی القفار فاذا بین یدیہ وحوش عظیمۃ
قد ملأت البطحاء وہی تترنم بلغاتہا وتہینم باصواتہا وامتزجت الاسد بالارانب والظباء وجاء
بعضہا یتمرغ علی قدمیہ ثم قال سبحان من سبحتہ الطیور فی اوکارہا فاذا علی راسہ فی الہواء طیور
کثیرۃ من کل جنس قد سدت الفضاء وہی تلحن بانغامہا وترجع باصواتہا ودنت منہ حتی کلفت علی راسہ

ثم قال سبحان من سبّحته الرياح العواصف فهبّت رياح مختلفة من كل جهة لم ار اكثر منها ولا الطف نسيما ولا ارق هبوبا منها وما كانت هبّت قبل كلامه ذلك ثم قال سبحان من سبّحته الجبال الشوامخ فاضطرب الجبل الذي كنا تحته وسقطت منه صخرات شيخ ابو نصر صالح بن ابی المعالی رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہی کہ ایکدن وہ حضرت شیخ عبدالرحمن طفسونجی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے نیچے ایک پہاڑ کے جو کہ عراق کے بیابانون مین سے کسی بیابان مین تھا بس حضرت شیخ نے فرمایا پاک ہی وہ ذات جسکی پاکی بولی وحشی جانورون نے جنگلون مین تبھی کیا دیکھتا ہون کہ بڑے بڑے وحشی جانور اونکے آگے موجود ہین اتنے کہ اوس سنگستان کو بھر دیا اس حال مین کہ اپنی زبانون مین ترنم کر رہے ہین اور اپنی آوازون سے گنگنا رہے ہین اور شیر خرگوشون اور ہرنون کے ساتھ ملے چلے ہین اور اونمین سے بعض جانور آکر اونکے قدمون پر لوٹ رہے ہین پھر فرمایا پاک ہی وہ ذات جسکی تسبیح کی پرندون نے اپنے گھونسلون مین تبھی کیا دیکھتا ہون کہ ہر جنس کے بہت سے پرندے اونکے سر پر جھرمٹ کئے ہوئے ہین اسقدر کہ اوس میدان کو بند کر دیا ہی اور وہ اپنے نغمون سے چہچہے کر رہے ہین اور اپنی آوازون مین گردش دے رہے ہین اور وہ اونسے قریب ہوگئے یہانتک کہ اونکی سر پر آکر جم گئے پھر فرمایا پاک ہی وہ ذات جسکو پاکی سے یاد کیا تند ہواؤن نے بس ہر جہت سے مختلف ہوائین چلنے لگین ایسی کہ اوسے زیادہ مین نے نہین دیکھین اور نہ لطیف تر نسیم مین اور نہ نرم تر چلنے مین اونسے بڑھکر دیکھی اور نہ اونکے اس کلام سے پہلے کبھی چلین پھر فرمایا پاک ہی وہ ذات جسکی تسبیح کی اونچے اونچے پہاڑون نے بس جس پہاڑ کے نیچے ہم تھے مضطرب ہوا اور کئی چٹانین اوس مین سے گر پڑین ۔

وهو رضي الله عنه من اصحاب الاحوال الفاخرة والكرامات الظاهرة والمقامات العلية والمعارف السنية والتصريف النافذ والبسطة العظيمة لاحكام الولاية والتمكين المكين في احوال النهاية وكان فقيها فاضلا فصيحا ظريفا سخيا كريما عارفا محققا ومن كلامه رضي الله عنه طوبى لمن شرب كاسا من محبته وذاق نعيما من مناجاته فامتلأ قلبه حبا فطار بالله طربا وهام اليه اشتياقا فاقيا له من ومق انس به كلف دنف بحبه ليس له سكن ولا مألوف سواه وكان يتمثل بهذه الابيات

حاضر في القلب يعمره + لست انساه فاذكره
ان يصلني كنت في دعة + او جفاني ما اعتبره
فهو مولاي ادل به + وكما ارجوه احذره +

الحكاية الثالثة والثلثون بعد الخمس المئين عن الشيخ ابی الحسن بن احمد

الطفسونجي رحمه الله تعالى قال لما احتضر شيخنا الشيخ عبد الرحمن الطفسونجي رضي الله تعالى عنه قال له ولده اوصني قال اوصيك بحفظ حرمة الشيخ عبد القادر رضي الله عنه وارضاه ولا حرمنا

سے شوامخ جمع شامخ کوہ بلند ۱۲
سے ومق دوست داشتن ۱۲ وامق دوست دارندہ
سے انس بہ انس یافتن ۱۲
سے کلف بہ عاشق شدید ۱۲
سے دنف سخت بیمار ۱۲
سے تمثل بالبیت مثل آوردن بہ بیت ۱۲
سے عمارہ آبادکردن ۱۲
سے دلال استوار شدن ویعدی بالباء ۱۲
سے احتضر الرجل حاضر شدن مرد ۱۲
سے اوصی وصیت کرد ۱۲

من برکات قربه فی حضرة مولاه عزوجل والوقوف عند امره ولزوم خدمته فلما توفی جاء ابنه الی
الشیخ عبد القادر رضی الله عنه وارضاه ببغداد فاکرمه الشیخ والبسه خرقة وزوجه ابنته وکان
یلبس لباس العلماء فجلس یوما فی مدرسة الشیخ عبد القادر رضی الله عنه وارضاه فجاء فقیر مولہ
وقعد الی جانبه وجعل یقلب اکمامه ویقول هذه اکمام ابن الشیخ عبد الرحمن الطفسونجی هذه
اکمام ابن هُبَیرة یعنی الوزیر فقام ودخل الی داره وخلع ثیابه ولبس مسحا فخرج من بغداد ولم یعرف
له خبر ولا وقف له علی اثر فقال الشیخ عبد القادر رضی الله عنه وارضاه بعد مدة لرجلین من اصحابه
اذهبا الی عبادان تجدا فیها ابن الشیخ عبد الرحمن فاذا وقع نظرکما علیه صار فی اسرکما فاتیا به فلما دخلا
عبادان سألا عنه بعض الرجال الصبیان المقیمین علی شاطئ البحر فقال لهما فانه یاتی کل یوم الی البحر
یتوضأ وله هدیر کهدیر الاسد یکاد البحر یضطرب من هیبته فما لبثا ان جاء علی ذلک الوصف فلما نظرا
قال لهما قد اسرتمانی قبضة من ارسلکما فقالا له اجب الشیخ عبد القادر رضی الله عنه فقال سمعا
وطاعة فکانا یمشیان وهو خلفهما یمشی اذا مشیا ویجلس اذا جلسا حتی اتیا به بغداد فجلس بین یدی الشیخ
عبد القادر رضی الله عنه وارضاه مطرقا متأدبا فنزع عنه الشیخ مسحه والبسه ثوبه وادخله علی زوجته
رضی الله عنهم اجمعین قال المترجم عفا الله تعالی عنه قال فی بهجة الاسرار وهو رضی الله تعالی عنه اسدی وکان
اسمه حبیبا فیما بلغنی لکن قیل له فی سره مرحبا بعبد الرحمن فسمی به وسکن طفسونج بلدة بارض العراق وبها مات وقبره بها ظاهر
یزار رضی الله تعالی عنه انتهی **شیخ ابو الحسن بن احمد طفسونجی** رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ جسوقت ہمارے شیخ حضرت
عبد الرحمن طفسونجی رضی اللہ عنہ مرنے کے قریب ہوئے تو اونکے فرزند نے اونسے عرض کیا کہ آپ مجھے وصیت کرین
فرمایا کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ وارضاہ کے حرمت کے حفظ و نگاہ رکھنے کی مین تجھے وصیت کرتا ہون اور
اور ٹھیرنے کی نزدیک اونکے امر کے اور اونکی خدمت کے لزوم کی پھر جب اونکا انتقال ہوگیا تو اونکے فرزند حضرت
شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کیطرف آئے بغداد مین پس حضرت شیخ نے اونکا اکرام کیا اور اونکو خرقہ پہنایا اور اپنی دختر سے
اونکا بیاہ کر دیا یہ فرزند علما کا لباس پہنا کرتے تھے پس ایکدن حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ وارضاہ کے مدرسے
مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فقیر بیخود سرگشتہ آیا اور انکے پہلو کیطرف بیٹھ گیا اور انکی آستینون کو لوٹنے پوٹنے لگا
اور کہنے لگا کہ یہ آستینین ہین شیخ عبد الرحمن طفسونجی کے فرزند کی یہ آستینین ہین ابن ہُبیرہ کی یعنی وزیر خلیفہ پس یہ
اوٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے گھر کی طرف چلے گئے اور اپنے کپڑے اوتار ڈالے اور ایک ٹاٹ پہن لیا پھر بغداد سے

نکل گئے اونکی نہ کچھ خبر معلوم ہوئی نہ اونکی پتے کا وقوف ہوا پھر بعد ایک مدت کے حضرت مولانا الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ وارضاہ نے اپنے اصحاب میں کے دو شخصوں سے فرمایا کہ تم عبادان کیطرف چلیجاؤ وہان تم شیخ عبد الرحمن کے فرزند کو پاؤگے پس جس وقت تمہاری نظر اوسپر پڑیگی تو وہ تمہاری قید میں ہوجائیگا پھر تم اوسکو لے آنا غرضکہ جب یہ دونون شخص عبادان میں داخل ہوے تو جستجو کی لوگ دریا کے کنارے پر مقیم رہتے ہین اونمین سے کسی شخص سے اونکا پوچھا تو اوسنے اونسے کہا کہ وہ ہر روز دریا کی طرف آتے ہین وضو کرتے ہین اور اونکی ایک آواز ہوتی ہے جیسے شیر کی آواز لگتا ہے کہ اونکی ہیبت کے مارے دریا مضطرب ہو جاتا پھر وہ دونون ٹھیرے رہے تھے کہ وہ اوسی وقت پر آگئے پھر ان دونون نے اونکو دیکھا تو اونھون نے اونسے کہا کہ مقرر تمنے مجھے قید کرلیا قبضے مین او سشخص کے جسنے تمکو بھیجا ہے پس اونھون نے اونسے کہا کہ تم حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا حکم مانو تو وہ بولے کہ مین نے سنا اور مانا پھر وہ دونون چلتے تھے اور یہ اونکے پیچھے جسوقت وے چلتے اور بیٹھتے جب وہ بیٹھتے تھے یہانتک کہ اونکو بغداد مین لے آئے پس یہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ وارضاہ کے روبرو اپنا سر جھکائے اور خاموش ومؤدب ہوکر بیٹھے پھر حضرت شیخ نے انکا ٹاٹ انکے بدن پر سے اوتارا اور اپنا کپڑا اونکو پہنایا اور اونکی بی بی پر اونکو داخل کیا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

الحکایۃ الرابعۃ والثلثون بعد الخمس المئین

عن ابی الفتح خادم الشیخ الجلیل العارف النبیل ابی زکریا یحیی بن محمد المرتعش رضی اللہ تعالی عنہ قال سالت شیخنا الشیخ یحیی عن ارتعاشہ هل هو مرض ام لہ سبب فقال مررت یوماً فی الھواء علی قریۃ الشیخ بقا ابن بطو رضی اللہ تعالی عنہ فرأیت رجلا جالسا علی مزبلۃ فقلت یا جالسا علی ھذہ المزبلۃ قم فانہ لا یجلس علی المزابل الا من لہ منزلۃ صدور المراتب فرفع راسہ و نظر الی فاذا ھو الشیخ بقا فاخذنی الارتعاش من ھیبتہ ونظرتہ الی قال وکان یوما یتحدث فی کرامات الاولیاء وعندہ رجل من ذوی الاحوال والکشف والفتح فقال ذلک الرجل فی زماننا من اذا استسقی ماء من البئر طلع لہ فی الدلو ذھب واذا توجہ الی جھۃ راھا ذھبا واذا وقف یصلی رای الکعبۃ امامہ وکان ھذا حال ذلک الرجل فنظر الیہ الشیخ بقا ثم اطرق ففقد جمیع احوالہ وتواری عنہ جمیع ما کان یشھدہ او یجدہ فجاء الی الشیخ مستغفرا فقال لہ ما مضی لا یعود وقال لا یعاد قال وزارہ ثلثۃ من الفقھاء وصلوا خلفہ العشاء فلم یقوم القراءۃ کما یرید الفقھاء فساء ظنھم بہ وباتوا فی زاویتہ فاجنبوا ثلاثتھم وخرجوا الی نھر علی باب الزاویۃ ونزلوا فیہ یغتسلون فجاء اسد عظیم الخلقۃ

ارتعاش لرزیدن ۱۲ م
الا ان الجلوس علیہا لیس من کمال التواضع ومن کمال التخلص
کمال الارتفاع وکمال الرفعۃ یکون
الا من ... تصدر للمراتب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تواضع رفعہ اللہ ۱۲
کما اطلع الشیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کما مر فی الحکایۃ الحادیۃ والثلثین ۱۲
الہام بالفتح پیش ۱۲ ص
نفقد گم کردن ۱۲ ص
تعمیم راست کردن ۱۲ ص
ذوی ان قال ما الفتی
مرۃ ابن کمال الاحسن الفقراء فقط
ولا اعادہ القاری صلوۃ وقت
لہا انقص نہ جمیع عمرکہ کان قبلت
بہ صلوۃ مع غزدرہا ۱۲
یعنی جنب شدند ۱۲ ص
فلم یقم

ورُبض علی ثیابہم وکانت لیلۃٌ شدیدۃَ البرد فایقنوا بالھلاک فخرج الشیخ من الزاویۃ فجاء الاسدُ و
تمرّغ علی رجلیہ فجعل الشیخُ یضربہ بکُمّہ ویقول لہ لِمَ تعارضُ ضیوفنا وان اساؤا الظن بنا فولّی الاسد
وطلعوا من الماء واستغفروا الیہ فقال لھم انتم اصلحتم السنتکم ونحن اصلحنا قلوبنا قلت وقد حکی
مثل ھذہ القصۃ لغیرہ من الشیوخ وقال فیہا انتم اشتغلتم بتقویم الظاھر فخفتم الاسد ونحن اشتغلنا
بتقویم الباطن فخافنا الاسد شیخ ابو الفتح خادم شیخ جلیل عارف نبیل ابو زکریا یحیی بن محمد مرتعش
رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ مینے اپنے شیخ حضرت یحیی رضی اللہ عنہ سے اونکے رعشے کا پوچھا کہ آیا یہ کوئی مرض ہی یا
اسکا کوئی سبب ہی تو فرمایا کہ مین ایکدن ہوا مین شیخ بقا رضی اللہ عنہ کے گانون پر گزرا پس مینے کسی گھوڑے
پر ایک شخص کو بیٹھا ہوا دیکھا تو مینے کہا او بیٹھنے والے اس گھوڑے پر تو اوٹھ کھڑا ہوا سلیے کہ گھوڑون پر نہین
بیٹھتا ہی مگر وہ شخص جسکا مرتبہ مسندون کا صدر مقام ہوتا ہی پس اوسنے اپنا سر اوٹھایا اور میری طرف نظر کی تو کیا
دیکھتا ہون کہ وہ شیخ بقا ہین پس اونکی ہیبت سے اور میری طرف اونکی نظر کرنے سے کانپنے نے مجھے آپکڑا
کہا اور ایکدن وہ اولیا کی کرامات کے بارے مین باتین کر رہی تھی اور اونکی پاس ایک شخص احوال و کشف و فتح والون
مین سے تھا تو وہ شخص بول اوٹھا کہ ہمارے زمانے مین ایسا شخص ہی کہ جسوقت کنوین سے پانی بھرے تو ڈول مین
اوس کے واسطے سونا ظاہر ہوجائے اور جب وہ کسی جہت کیطرف متوجہ ہو تو اوسکو سونا دیکھے اور جب نماز پڑھنے
کو کھڑا ہو تو اپنے آگے کعبہ دیکھے اور یہ اوسی شخص کا حال تھا پس شیخ بقا نے اوسکی طرف نظر کی پھر سر نیچا کر لیا
تو اوسنے اپنے سارے حال گم کیئے اور جو کچھ وہ مشاہدہ کرتا تھا پاتا تھا وہ سب اوس سے چھپ گیا پس وہ
استغفار کرتا ہوا شیخ کیطرف آیا تو اوس سے فرمایا کہ جو کچھ گزر چکا وہ عود نکریگا یا فرمایا وہ عود نہین کیا جائیگا کہا اور
تین شخص فقہا مین کے اونکی زیارت کو آئے اور عشا کی نماز اونکے پیچھے پڑھی تو شیخ نے ٹھیک قرارت نہین
پڑھی جیسی کہ فقہا چاہتے تھے پس اونکا گمان شیخ سے برا ہوا اور اونکے زاویہ مین اونہون نے رات بسر کی تو
تینون آدمیون کو نہانیکی حاجت ہوئی اوس زاویہ کے دروازہ پر نہر تھی وہ اوسکی طرف گئے اور اوس مین
اوترے نہانے لگے کہ ایک بڑا شیر آیا اور اونکے کپڑون پر زانو جماکر بیٹھ گیا اور وہ رات سخت سردی کی
تھی تو اونہون نے اپنے ہلاک ہونیکا یقین کر لیا پس شیخ زاویہ سے آئے تو وہ شیر آیا اور اونکے پانون پر لوٹا
پس شیخ اپنی آستین سے اوسکو مارنے لگے اور اوس سے کہتے تھے کہ تو کیون ہمارے مہمانون سے معارضہ
کرتا ہی اگرچہ اونہون نے ہمسے بدگمانی کی پھر وہ شیر پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور وہ لوگ پانی سے نکل آئے اور شیخ سے

۴۹ ابو زکریا یحیی بن محمد مرتعش ۲۱۲ھ

معافی چاہی تو اونسے فرمایا کہ تمنے تو اپنی زبانون کی اصلاح کی اور ہمنے اپنے دلون کی اصلاح کی حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس قصہ کے مثل انکی سوا اور شیوخ کے واسطے بہی نقل کیا گیا ہی اور اوسمین یون کہا ہی کہ تم تو ظاہر کے سیدھا کرنے مین مشغول ہوے تو تم شیر سے ڈرے اور ہم باطن کے سیدھا کرنیمین مشغول ہوے تو شیر ہمسے ڈرا

الحكاية الخامسة والثلثون بعد الخمس المئين عن الشيخ الجليل علي بن ادريس اليعقوبي رضي الله عنه قال وقع حريق فظيع[۲] في قرية الشيخ بقا رضي الله تعالى عنه وفشا واستطار[۳] في ارجائها[۴] فقام الشيخ بقا بين النار وبين المواضع التي ما كانت وصلت اليها وقال يا مباركة الى هنا اخمدي[۵] فخمدت مكانها في الحال قال وكان يومًا جالسًا على شط نهر الملك فمرت به سفينة وفيها جند ومعهم خمر وفواكه ونساء متبرجات[۶] وصبيان مغان وهم في غاية من اللهو والطغيان فقال الشيخ بقا للملاح اتق الله وقدم الى البر فلم يلتفتوا الى كلامه فقال ايها النهر المسخر خذ الفجرة فنما الماء عليهم حتى طلع الى السفينة واشرفوا على الغرق فضجوا[۷] بالشيخ واعلنوا بالتوبة فعاد الماء الى حاله وحسنت توبتهم وكانوا بعد ذلك يكثرون من زيارته شيخ جليل حضرت علی بن ادریس یعقوبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حضرت شیخ بقا رضی اللہ عنہ کے گانون مین بہت بڑی آگ لگی اور پھیلی اور اوسکے اطراف مین منتشر ہوئی تو شیخ بقا کھڑے ہوے درمیان آگ کے اور اون مواضع کے جن تک وہ نہین پہونچی تھی اور فرمایا اس جگہ تک او مبارکہ تو بجھ جا پس وہ اپنی جگہ اوسی وقت بجھ گئی کہا اور ایکدن وہ نہر الملک کے کنارے پر بیٹھے ہوے تھے کہ ایک کشتی اوپر سے گزری اور اوسمین لشکر تھا اور اونکے ساتھ شراب اور میوے تھے اور عورتین مردون کے دیکھنے کو بناؤ سنگار کیے ہوے اور لڑکے اور گانیوالیان تھین اور وہ سب نہایت درجہ کے کھیل کود اور سرکشی مین تھے تو شیخ بقا نے ملاح سے فرمایا تو اللہ سے ڈر اور خشکی کیطرف آگے بڑھا لیجا پس اونہون نے اونکی بات کی طرف کچھ التفات نکیا تو وہ بولے او نہر مسخر تو فاجرون کو پکڑ لے یہ کہتے ہی اونپر پانی بڑھا یہانتک کہ کشتی کیطرف طلوع کر آیا اور وہ ڈوبنے کے قریب ہوگئے تو شیخ کو پکار کے چیخنے چلانے لگے اور توبہ کا اعلان کیا پس پانی اپنے حال کے طرف عود کر آیا اور اونکی توبہ اچھی ہوئی بعد اسکے وہ لوگ حضرت شیخ کی زیارت کو بکثرت آتے تھے **وكان رضي الله عنه** من اجلة العارفين واكابر المقربين وصاحب الاحوال النفيسة والمعارف السنية والمقامات العلية والكرامات الباهرة والآيات الظاهرة والاشارات اللطيفة والمعاني الشريفة والباع الطويل في الكشف والمحل العالي في التمكين والمقر السامي في القرب والقدم الراسخ في التصريف

ف۱ قضیۃ وقع فی الریاحین اور اوسکے ترجمہ مجالس المحسنین میں بھی مذکور ہے ۱۲ منہ

ف۲ فظیع سہمناک و امر فظیع ای شنیع وجاوز المقدار ۱۲ ص

ف۳ استطار الحریق پراگندہ گشت آتش سوزان ۱۲ ص

قسما ج

فی ج

ف۴ ارجاء کرانہا ۱۲ ص

ف۵ خمود مردن آتش ۱۲

ف۶ تبرج خود را آراستن زن در نظر مرد ۱۲ ص

ف۷ ضج بانگ و فریاد کردن ۱۲ ص

وکان الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یثنی علیہ کثیرا وذکرہ الشیخ یحیی بن یوسف الصرصری رحمہ اللہ تعالیٰ فی قصیدۃ لہ اولہا

ھذی التہامۃ فاجلس غیر متہم * واعلم بان الھوی عن سنۃ العلم * وقد کسوت بقاء خلعۃ جمعت * لہ بذا الشہر فضلا غیر منخرم * تومہ زمر الزوار طالبۃ * لما رفعت لہ فی الناس من علم * وقد حللت بمعناہ علی ثقۃ * من صدق وعد فی الانباء والحکم * **ومن کلامہ** رضی اللہ عنہ انصف الناس من نفسک واقبل النصیحۃ ممن دونک تدرک شرف المنازل ومن لم یجد فی قلبہ زاجرا فہو خراب واذا سلا القلب عن الشہوات فہو معافی ومن لم یستعن باللہ تعالیٰ علی نفسہ صرعتہ ومن لم یقم باداب اہل البدایۃ کیف تستقیم لہ دعوی مقامات اہل النہایۃ انتہی مختصرا یہ کلام چونکہ عام فائدے کا ہے اسلئے ترجمہ کیا جاتاہے یعنی تو انصاف کر لوگون کا اپنے نفس سے اور قبول کر نصیحت کو اوس شخص سے جو کہ تجھسے کم رتبے کا ہے تو پاوے گا شرف منازل کو اور جس شخص نے نہ پایا اپنے دل مین کوئی زجر و منع کرنیوالا تو وہ اوجاڑ ہے اور جسوقت دل خواہشون سے غافل ہوگیا تو وہ عافیت دیا ہوا ہے اور جس شخص نے مدد نہ چاہی ساتھ اللہ تعالیٰ کے اپنے نفس پر تو اوسنے اوسکو پچھاڑا اور جسنے قیام نہ کیا ساتھ آداب اہل ہدایت کے تو کیونکر ٹھیک ہوگا واسطے اوسکے دعوی اہل نہایت کے مقامات کا **قلت** قولہ ومن لم یستعن باللہ تعالیٰ علی نفسہ صرعتہ من شواہد ذلک انی رایت فی المنام کان امراتین تعرضتا لی فصارعتنی احداہما وکانت شابۃ فلاقیت منہا شدۃ حتی کادت تومینی فقلت استعنت باللہ فرمیتہا الارض بعون اللہ تعالیٰ والاخری قائمۃ لم تقربنی ثم استیقظت وخطر لی واللہ اعلم ان التی صارعتنی ھی النفس والاخری ھی الدنیا **وقد رایتہا** مرۃ اخری مع شیخ وعلیہا من الحلی والحلل ما یدہش الناظرین وکان ذلک الشیخ یقول لی انظر الیہا وھو یزینہا ویحسنہا مثل ماشطۃ للعروس وکانہا تقول لی باللہ علیک اقبلنی فلم افعل والحمد للہ فاولت ذلک ان الشیخ انہ الشیطان وتلک المراۃ الدنیا نعوذ باللہ من شرہما وشر النفس الامارۃ بالسوء ومن شر کل ذی شر **وقال لی بعض الصالحین** رایت امراۃ حسناء مزینۃ بالحلی والحلل او کما قال ثلث لیال وھی عن یسارک وانت لا تلتفت الیہا او نحو ذلک من المقال واشار الی ان کونہا

لہ الصرع افگندن ۱۲
ۓ قیام ایستادن ۱۲
ۓ صارعہ کشتی گرفت ۱۲
ۓ سروف باز داشتن ۱۲
ۓ الملاقاۃ بہم رسیدن ۱۲
ۓ خطور در دل گذشتن ۱۲
ۓ اندیشہ ۱۲
ۓ علی حج ۱۲

یعنی زیور و حلل چادر ۔۔۔ ۱۲
ۓ تصغیر ۔۔۔ ۱۲
ۓ فاولت ای فعبرت ۱۲

علی الیسار مع عدم الالتفات الیہا من حمایۃ اللہ تعالی والسلامۃ من الافتتان بہا نسال اللہ الکریم السلامۃ من جمیع الفتن ونعوذ بہ من جمیع البلایا والمحن حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شیخ بقا رضی اللہ عنہ کا جو یہ قول ہے کہ جس شخص نے مدد نہ چاہی ساتھ اللہ تعالی کے اپنے نفس پر تو اوسنے اوسکو پچھاڑ ڈالا اس قول کے شواہد مین سے یہ ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ گویا دو عورتین میرے سامنے آئین پہر اون مین کی ایک نے مجھہ سے کشتی کی اور وہ جوان تہی تو مجھے اوس سے سختی پہونچی یہان تک کہ قریب تہی کہ مجھے دے مارے پس مین نے کہا کہ مدد چاہی مین نے ساتھ اللہ تعالی کے تو مین نے اللہ تعالی کی مدد سے زمین پر اوسکو دے مارا اور دوسری کھڑی ہوئی ہے میرے قریب نہین آئی پہر مین جاگ اوٹہا واللہ اعلم میرے جی مین یہ خطرہ گذرا کہ جس عورت نے مجھے کشتی کی وہ نفس تہا اور دوسری عورت دنیا تہی ایکبار اور مین نے دنیا کو دیکہا کہ ایک بوڑہے آدمی کے ساتھہ ہی اور اوسپر وہ زیور ولباس ہے کہ دیکھنے والون کو متحیر کر رہا ہے اور وہ بوڑہا مجھسے کہتا ہے کہ تو اسکی طرف نظر کر اور وہ اوسکا بناؤ سنوار کر رہا ہی جیسے دولہن کے کنگہی چوٹی وغیرہ سنگار کرنیوالی عورت کرتی ہی اور گویا وہ عورت مجھسے کہتی ہی تجہے اللہ کی قسم ہی تو مجھے قبول کر پس مینے اسکو قبول نہین کیا والحمد للہ پہر مینے اوس خواب کی تعبیر یہ سمجھی کہ وہ بوڑہا تو شیطان تہا اور وہ عورت دنیا تہی ہم پناہ مانگتے ہین ان دونون کے شر سے اور نفس امارہ بالسوء کے شر سے اور ہر شر والی کے شر سے اور بعض صالحین نے مجھسے کہا کہ مینے تین رات ایک عورت خوبصورت زیور ولباس سے آراستہ دیکھی یا جیسا کہ کہا اور وہ تیرے بائین طرف ہی اور تو اوسکی طرف التفات نہین کرتا ہی یا مثل اسکے کوئی بات کہی اور میری طرف یہ اشارہ کیا کہ اوسکا بائین طرف ہونا باوجود عدم التفات کے طرف اوسکے یہ اللہ تعالی کی حمایت سے ہی اور اوسکے ساتھہ مفتون ہونے سے سلامتی ہے ہم اللہ تعالی سے سوال کرتے ہین سلامت رہنے کا ساری فتنوں سے اور پناہ مانگتے ہین اوسکے ساتھہ ساری بلاؤن اور محنتون سی انتہی مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ شیخ بقا رضی اللہ عنہ نے قریہ باب نوس مین سکونت اختیار کی یہ ایک گاؤن ہی نہر الملک کے دیہات مین سے تخمیناً ۵۵۳ھ پانصد و پنجاہ و سہ کے قریب وہین وفات پائی انکی عمر اسّی سے بڑہ گئی تہی انکی قبر وہان ظاہر ہی اوسکی زیارت کیجاتی ہی نوس بضم نون و واو ساکن و سین مہملہ انکے والد کا نام بطو تہا بفتح بائے موحدہ و تشدید طائے مہملہ مضمومہ بعد اوسکے واو ساکن بروزن مدّو او شدّوا رضی اللہ عنہ کذا فی بہجۃ الاسرار انتہی

الحکایۃ السادسۃ والثلثون بعد الخمسن المئتین عن الشیخ العارف ابی محمد طلحۃ بن مظفر رضی اللہ عنہ قال کان الشیخ ابو سعد القیلوی

رضی اللہ تعالی عنہ من اجلاء المشائخ وذوی التصریف الخارق ما

دعا بامر الا نفذت فيه دعوته ولا عاد مريضا الا عوفي من يومه ان كان له اجل ولا
نظر بعين الرضا الى قلب خراب الا عمر ولا نظر بعين الغضب الى قلب عامر الا خرب **قال و**
كنت معه يوما وقت الزوال بظاهر قيلوية فطلع على صخرة عظيمة واذن فلما قال الله اكبر
انفلقت الصخرة على خمس قطع وخيل لي ان الارض اهتزت من هيبة تكبيره **وكنت**
عنده يوما بقيلوية وقد اهدي اليه رمان حلو وحامض ففرقه على من حضره وناولني
واحدة فكسرتها فاذا هي شديدة الحموضة فقلت في نفسي لو كانت حلوة فقال الشيخ
ناولنيها فناولته اياها فقلبها بيده واكل منها وقال ها هي حلوة فناولنيها فاذا هي
شديدة الحلاوة **شيخ عارف ابو محمد طلحه بن مظفر** رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت **شیخ**
ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہ اون جلیل بزرگ مشائخ مین سے تہے جو کہ تصریف خارق عادت والے
ہین جس کام کی دعا کی تو اوس مین اونکی دعا نفوذ کر گئی اور جس بیمار کی عیادت کو گئے تو اوسی دن اوس کو
عافیت دیگئی اگر اوسکی عمر باقی ہے اور جس خراب دل کی طرف چشم رضا سے نظر کی تو وہ معمور ہوگیا اور
جس معمور دل کی طرف غضب کی آنکہہ سے دیکہہ لیا تو وہ خراب ہوگیا کہا ایکدن مین زوال کیوقت
قیلویہ کے باہر اونکے ساتہہ تہا تو وہ ایک بڑی چٹان پر چڑہ گئے اور اذان کہی پس جب اونہون نے
اللہ اکبر کہا تو وہ چٹان پانچ ٹکڑے ہوکر پہٹ گئی اور میرے خیال مین یہ آیا کہ اون کی تکبیر کی ہیبت سے
زمین ہل گئی **اور ایکدن** مین قیلویہ مین اونکے پاس تہا اور کسی نے شیرین و ترش انار اونکو ہدیہ بہیجے تہے
تو اونہون نے وہ انار حاضرین کو بانٹ دیے اور ایک انار مجہے دیا پس مین نے اوسکو توڑا تو ناگاہ وہ بغایت
ترش تہا پہر مینے اپنے جی مین کہا کہ کاش وہ شیرین ہوتا پس شیخ بولے کہ تو وہ مجہے دیدے تو مین نے
وہ اون کو دیدیا پہر اونہون نے اپنے ہاتہہ سے اوس کو لوٹا پوٹا اور اوس مین سے کہایا اور
فرمایا لے یہ تو شیرین ہے پہر وہ مجہے دیدیا تو ناگاہ وہ نہایت شیرین تہا رضی اللہ عنہما **الحکایة**

السابعة والثلثون بعد الخمس المائين عن الشيخ **ابی محمد** المدينی
قال ستاذنت شيخنا الشيخ **ابا سعد القيلوی** رضی الله عنه فی
السير الى دمشق فاذن لی واعطانی تفاحتين وقال كل احدهما فی ذهابك والاخر
فی ايابك ولا تاكل شيئا من غيرهما قال فلقد كانت احدهما زادی
من العراق الى دمشق وكنت كلما جعت اكلت منها شبعی ولا اقدر
على استيفائها فاذا جعت ثانية وجدتها صحيحة كان لم يمسها احد

محمد بن المدينی

روحنك

فلما وصلت الی دمشق اکلت جمیعھا وکانت الاخریٰ زادی من دمشق الی العراق علیٰ ما وصفت من حال اختھا قلت یعنی انہ یشبع منھا ثم تعود صحیحۃ کما کانت کل حین مدۃ سفرہ **شیخ ابو محمد مدینی** رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے اپنے **شیخ ابو سعد قیلوی** رضی اللہ عنہ سے اذن چاہا چلنے مین طرف دمشق کے تو مجھے اذن دیا اور دو سیب عطا فرمائے اور کہا کہ ان مین کا ایک تو کھانا اپنے جانے مین اور دوسرا اپنے لوٹ کر آنے مین اور انکے سوا کوئی چیز نہ کھانا کہا پھر بیشک وہ نہین کا ایک توسیرا زاد راہ ہوا عراق سے دمشق تک اور جب کبھی مین بھوکا ہوتا تو بقدر اپنے شکم سیری کے اوس مین سے کھا لیتا تھا اور اوسکے پورا کرنے پر قادر نہین ہوتا تھا پھر جب مین دوبارہ بھوکا ہوتا تو اوسکو درست پاتا تھا گویا کہ مینے اوسکو چھوا تک نہین پھر جب مین دمشق تک پہونچ گیا تو اوسکو سارا کھا لیا اور دوسرا سیب میرا زاد راہ ہوا دمشق سے عراق تک اوسی حال پر جو مینے اوسکے ساتھ والے کا بیان کیا **امام یافعی** رضی اللہ عنہ فرماتے ہین یعنی وہ اوس سے سیر شکم ہو جاتے تھے پھر وہ ہر وقت اونکی مدت سفر مین جیسا تھا ویسا ہی صحیح و درست ہو جاتا تھا

وکان الشیخ ابو سعد المذکور من اکابر العارفین والائمۃ المحققین وصاحب المقامات العلیۃ والمعارف الجلیۃ والسر السنی والمشرب الھنی والمکان المکین فی المعانی والمعراج العالی فی احوال النھایۃ والطول الرفیع من منازل الولایۃ وھو احد الفقھاء المعتبرین والعلماء المفتین **ومن کلامہ** رضی اللہ عنہ التصوف لاقوام اعطوا حتی بسطوا وامتنعوا فی الوصل او قال فی طلب الوصل حتی فقدوا ثم نودوا من اسرار قربہ فقالوا لبیک اللھم لبیک ومعنی التصوف التبری عمن دونہ والتخلی عما سواہ وحسن الارادۃ والدخول فی کل خُلُقٍ سنیٍ والخروج من کل وصفٍ دنیٍ ومراقبۃ الاحوال ولزوم الادب فی کل نفسٍ والاقبال علی اللہ بمحو التشرف فی اسقاط التکلف والتوکل الثقۃ بالمضمون والقیام بالاوامر ومراعاۃ السر والتخلی عن الکونین والتشبث بالحق والصدق والاستتار عن الخلق بلوائح الوجد والاختفاء عن الکون بشمائل القصد والتوحید غض الطرف عن الاکوان بمشاھدۃ من ھو منزہ عن کل نقصان **وکان** یتمثل بھذہ الابیات ؎ لی حبیب ازور فی الخلوات + حاضر غائب عن اللحظات + ما ترانی اصغی الیہ بسرّی + کی اعی ما یقول من کلمات + حاضر غائب قریب بعید + جل کم تحوہ رسوم الصفات + ھو ادنی من الضمیر الی الوھم + واخفی من لائح الخطرات + **مترجم** عفی اللہ عنہ کہتا ہے کہ حضرت ابو سعد رضی اللہ عنہ قیلویہ مین ساکن رہے یہ ایک گاؤن ہے نہر الملک کے دیہات مین سے بغداد کے قریب ۵۵۷ھ پانصد و پنجاہ و ہفت

اکلتھا کلھا

۵ صوفیان در دست دو عہد کنندہ عنکبوتان کس تقیید کنند + ۶ خلق بضمتین و سکون ثانی خوی ۱۲ ۔ غض بصرہ فرو خوابانید چشم ۱۲ ۔ طرف چشم ۱۲ ۔ اصغا گوش داشتن ۱۲ ۔ بسری پنہان ۔ وعی نگاہداشتن و یاد کردن ۱۲

وھو

وہین وفات پائی وہان انکی قبر ظاہر ہی اوسکی زیارت کیجاتی ہی وکان رضی اللہ عنہ شریف النسب من ولد الحسین الشہید سبط
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یلبس لباس العلماء وتطیلس ویرکب البغلۃ وکان ظریف الشمائل بہی المحاسن شریف الاخلاق
رضی اللہ تعالی عنہ وقیلویہ بفتح القاف وسکون الیاء وبعدہا لام مضمومۃ وواو ساکنۃ ویاء آخر الحروف مفتوحۃ
وہاء تانیث علی وزن حمدویہ وینسب الیہا فیقال قیلوی کذا فی بہجۃ الاسرار انتہی **الحکایۃ الثامنۃ
والثلثون** بعد الخمس المئین عن الشیخ **عوض بن سلامۃ البغدادی** رحمہ اللہ
تعالی قال اخبرنا والدی قال مرت ببلدۃ **الشیخ مطر** رضی اللہ عنہ رجل من جراد عظیمۃ
سدت الافق من کثرتہا یقدمہا رجل راکب علی جرادۃ ینادی باعلا صوتہ لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ کل نعمۃ فمن اللہ. والجراد تتبعہ حیث توجہ فخرج الشیخ مطر البادرائی بالباء
الموحدۃ والذال المعجمۃ والراء والف تانیث ممدودۃ رضی اللہ عنہ الی ظاہر زاویتہ ونادی
یا جنود اللہ ارجعی من ہنا من حیث جئت فنکص الجراد علی عقبیہ مدبرا جمیعہ وانقض
الرجل من الہواء کالعقاب حتی سقط بین یدی الشیخ فقال لہ یا ہذا ما حملک علی ان تمر ببلدی
بغیر اذنی فاکب علی رجلیہ یقبلہما ویستغفر ویسالہ ان یرد علیہ ما سلبہ فقال لہ الشیخ قم فاذہب
فمر الرجل فی الہواء کالسہم المفوق وسقط الجراد فی بلاد المغرب فاخذہ الناس واکلوا منہ
ایاما فقال الشیخ مطر ان ہذا الجراد اراد ان یہلک الحرث والنسل وانی استاذنت اللہ
تعالی ان اردہ فاذن لی **شیخ عوض بن سلامہ بغدادی** رحمہ اللہ تعالی
کہتے ہین کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہا کہ شیخ مطر رضی اللہ عنہ کے شہر پر سے ایک بڑا دل ٹڈیون کا گزرا جسنے
اپنی کثرت سے کنارہ آسمان کو بند کر دیا اونکے آگے ایک شخص ایک ٹڈی پر سوار جارہا ہی اپنی بلند آواز سے
ندا کر رہا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کل نعمۃ فمن اللہ یعنی کلمہ طیبہ کے بعد کہتا ہی کہ جو کوئی نعمت ہی سو وہ اللہ کیطرف
سے ہی پس شیخ مطر اپنے زاویہ سے باہر نکلے اور یہ ندا کی اواللہ کے لشکر و تم لوٹ جاؤ یہان ہی جہان سے تم آئے ہو
یہ کہتے ہی ساری ٹڈیان اپنی ایڑیون پر پیٹھ پھیرتی ہوئی پیچھے ہٹ گئین اور وہ شخص عقاب کیطرح ہوا سے ٹوٹ پڑا
یہانتک کہ شیخ کے روبرو گر پڑا تو شیخ نے اوس سے فرمایا ای شخص کیا چیز تجھے باعث ہوئی کہ تو میرے
شہر پر گزرتا ہی بغیر میرے اذن کے پس وہ اونکے پانون پر اوندھا گرا اونکو چومتا تھا اور معافی چاہتا تھا او
اونسے یہ درخواست کرتا تھا کہ جو حال اوسکا سلب کیا ہی وہ اوس سے واپس کر دین پس شیخ نے اوس سے فرمایا کہ

اوٹھ کھڑا ہو چلا جا پھر وہ تیر مفوق کیطرح ہوا مین گزر گیا اور وہ ٹڈیان بلاد عراق مین گر پڑین تو لوگون نے اونکو پکڑ لیا اور دنون اونکین سے کھاتے رہے پھر شیخ مطر نے فرمایا کہ ان ٹڈیون نے یہ ارادہ کیا تھا کہ کھیتی اور نسل کو ہلاک کر ڈالین اور مینے اللہ تعالےٰ سے اذن مانگا کہ اونکو پھیر دون تو اوسنے مجھے اذن دے دیا تھا۔

الحکایۃ التاسعۃ والثلثون بعد الخمس المئین عن الشیخ العارف

ابی طاهر بن احمد الصرصری عن ابیه قال تنسمت لیلة عند السحر بباذراء رائحة تکاد تقتلع الارواح من اشباحها لذة وتغیب العقول سکرا ثم اعقبتها بارقة من نور اضاء به الافق فقیل لی قد تجلی نور جمال الحق عز وجل اللیلة علی قلب عبده الشیخ مطر ثم احتجب عنه فتنفس حسرة علی عدم دوام تلك المشاهدة فما تنسمت فمن طیب نفسه ونظر الی الوجود بعین الحیرة فی طلب ذلك التجلی فما رأیت فمن نور نظرة فبکرت الی زیارته فرأیت عشبا علی باب زاویته کنت اعرفه بالامس یابسا فاذا هو اخضر ورایت رجلین فی زاویته کنت اعرفهما بالامس احدهما اعمی والاخر مریضا مدنفا فاذا الاعمی بصیر والمدنف معافی سوی فسالت اصحابه عن ذلك فقالوا ان الشیخ البارحة فی وسط العشب وفرشنا المریض فی اخر العشب ونام الاعمی عنده فاصبح العشب اخضر والاعمی بصیرا والمریض معافی۔ شیخ ابو طاہر بن احمد صرصری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا کہ باذراء مین ایک رات سحر کے وقت مینے ایک خوشبو سونگھی کہ قریب تھی کہ لذت کے مارے ارواح کو اپنے جسمون سے اوکھاڑ ڈالے اور مستی کے باعث عقلون کو غائب کر دے پھر اوسکے بعد ہی ایک چمک ہوئی نور کی جس سے کنارہ آسمان روشن ہو گیا پھر مجھسے کہا گیا کہ آجکی رات حق عز وجل کے نور جمال نے اپنے بندے شیخ مطر کے دل پر تجلی کی ہے پھر اوس سے حجاب کیا تو اوس مشاہدے کے عدم دوام پر حسرت کر کے اوسنے آہ کی ہے پس جو تو نے سونگھا ہے سو وہ تو اوسکے سانس کی خوشبو سے ہے اور اوس تجلی کی طلب مین حیرت کی آنکھ سے اوسنے وجود کیطرف نظر کی پس جو تو نے دیکھا سو وہ اوسکی نظر کے نور سے ہے پھر مین صبح کو اونکی زیارت کو گیا تو مینے اوس گھاس کو دیکھا جو اونکے زاویہ کے دروازے پر تھا مین کل اوسکو خشک جانتا تھا اب کیا دیکھتا ہون کہ وہ سبز ہو رہا ہے اور اونکے زاویہ مین دو شخص دیکھے جنکو مین کل جانتا تھا کہ ایک تو اندھا ہے اور دوسرا سخت بیمار ہے اب کیا دیکھتا ہون کہ وہ نابینا تو بینا ہے اور وہ بیمار اچھا بھلا چنگا ہے پس مینے اونکے اصحاب سے اس کا پوچھا تو کہا کہ آجکی رات حضرت شیخ نے اوس گھاس کی وسط مین رات گزاری اور اوس گھاس کے آخر مین ہمنے اوس بیمار کے واسطے بچھونا بچھایا تھا اور وہ اندھا اونکے پاس سو رہا تو صبح کو گھاس

الخلیل ۷
بقلب
الحیاة

احتجاب پردہ شدن ۱۲
تنسم بوئیدن ۱۲
بکرت بامداد بیگاہ رفت ۱۲
عشب گیاہ تر ۱۲
دنف بیمار گران شدن ۱۲
المعافاۃ عافیت دادن ۱۲
بیتوتہ شب گذاشتن ۱۲
البارحۃ شب گذشتہ ۱۲

تو سبز ہو گئی اور نابینا بینا اور مریض اچھا بھلا ہو گیا **وھو رضی اللہ عنہ** من سادات العارفین واکابر
الشیوخ المحققین صاحب احوالٍ شریفةٍ ومقاماتٍ منیفةٍ وکراماتٍ ظاھرةٍ وآیاتٍ باھرةٍ وتصریفٍ النافذ
وباعٍ طویلٍ فی احکام الولایة وقدمٍ راسخٍ فی درجات النهایة وهو احد ارکان هذه الطریقة واکابر
ائمة الحقیقة علماً وعملاً وحالاً ومقالاً وزهداً وتحقیقاً ومهابةً **ومن کلامه** رضی اللہ عنہ لذة
النفوس معرفة الرفیق الاعلی ومناجاة العلی العظیم ولذة القلوب مزامیر انس لتطرق فی مقاصیر
قدسٍ بالحان توحیدٍ فی ریاض تمجیدٍ بمطربات المعانی من تلك المثانی الجاذبة لاهلها الی القسم الثانی — الجالبة
الرافعة لاربابها فی مدارج الامانی الی مقعد صدقٍ عند ملیكٍ مقتدرٍ ولذة الارواح الشرب بکاس
المحبة من ایدی عرائس الفتح اللدنی فی خلوة الوصل علی بساط المشاهدة والهیام بین عالم معالم
الکون او قال عوالم الکون حیرةٌ فی نور العزة وقراءة ما کتب علی صفحات الواح نسمات ذرات الوجود
بقلم التوحید کلا بل هو اللہ العزیز الحکیم ولذة الاسرار مطالعة نسیم الحیاة الذاتیة والوصول
الی حقائق الغیوب بضمائر القلوب والمعاینة بالافکار لسرائر الاسرار ولذة العقول ملاحظة اسرار
الملکوت الخفیة عن الابصار بالسرائر المحیطة بالافکار فتعاین القلوب حقائق الغیوب وتصحبها
قبول شواهد الاسرار فتلج الضمائر بحار الافکار وتطمئن النفوس الی ما لحقت به او قال الحقت
او تحققت من العالم المحجوب فکلما کشف عن الغیوب اذیال دلالتها علی اتقان صنعٍ وابداع فطرةٍ
قابلتها من العقول هیبةٌ وفکرةٌ ومخرج الاعتبار من القلب فاذا کان القلب طاهراً نفذ الاعتبار
بالشواهد وسمت به الهمة وترقی به الفکر ولم یمنعه مانع فالفکر طریقٌ الی الحق ودلیلٌ علی الصدق
والفکر اصل ثمرته المعرفة والمعرفة ثمرة طعمها العمل والعمل طعمة لذتها الاخلاص والاخلاص لذة
غایتها النعیم والنعیم غایة لیس لها انقضاء وایدی العقول تمسك اعنة النفوس والنفوس مسخرة
للعقل والعقل یستمد من الانوار الالهیة وعنه تصدر الحکمة التی هی راس العلوم ومیزان العدل و
لسان الایمان وعین البیان وروضة الارواح ونور الاشباح وجید المحاسن ومیزان الحقائق وانس
المستوحشین ومتجر الراغبین ومنیة المشتاقین والحکمة اصابة الحق فاذا وردت علی القلب دلت علی
مکامن الهدی وجلت اصدیة القلوب واماتت عیوب البواطن قلت وهذا الکلام فی الحقائق
لفظ فائق یخبر عن مشربٍ انیقٍ ویطرب له کل مرید صادق **ومن کلامه** رضی اللہ عنہ کل ما اقام

بغیرہ فالضرورۃ تمسہ وکل ماکان بالجسم ظہورہ فالعرض یلزمہ وکل ماکان بالادوات اجتماعہ فقواھا تمسکہ وکل ما جمعہ وقت فرقہ وقت وکل ما اواہ محل ادرکہ این وکل ماکان لہ جنس لزمہ نوع وکل ماکان لہ عرض فالطول مساحتہ وکل ماکان یظفر بہ الوھم فالتصویر نقی الیہ وکل ماسکن جوا غاب عن جو وکل مالہ جرم کان لہ وزن وکل مایسکن یتحرک وکل مایستمد من شئ فالفاقۃ تلحقہ ومایذکر بمادۃ ینالہ النسیان وکل مایفکر فمشغول وکل مایشاور اویوازر فناقص وکل ھذہ النعوت من اوصاف الحدث والقدیم سبحانہ باین بذاتہ وصفاتہ من خلقہ منزہ عن ذلک کلہ تبارک وتعالی عما یصفون **قلت** وکلامہ ھذا ایضا فی غایۃ من الحسن والتحقیق والرونق الانیق فی علم الاصول والتنزیہ للحق سبحانہ عن نعت الحدث الذی لیس لہ الیہ وصول **وکان** رضی اللہ عنہ یتمثل بھذہ الابیات ؎ سھرت اللیل من وجدی بمیا　واذکرھا فتجری مقلتیا
اضم جوانحی بیدی شوقا　فیشتعل الزفیر براحتیا
ویسکرنی مدام الحب فیھا　ومن یصحو اذا شرب الحمیا
وماخوفی من السکراختیالا　ولکن ان ابوح بسر میا
فجودی وارحمی یا حی صبا　کواہ ھجرکم والبعد کیا
من البلوی نسامرہ الثریا　ویرقی للذی امسے کئیبا

مترجم عفا اللہ تعالی عنہ کہتا ہی کہ حضرت شیخ مطر رضی اللہ عنہ قوم اکراد مین سے تھے باذرار مین سکونت کی یہ ایک گانون ہی اعمال نحف سرزمین عراق مین انہون نے اپنے شیخ تاج العارفین شیخ ابوالوفا رضی اللہ عنہ کے عہد مین خواب مین دیکھا کہ ایک بڑا درخت ہی جسکی بہت سی ٹہنیان ہین اور ہر ٹہنی پر ایک شخص ہی تاج العارفین کے اصحاب مین سے اور خود کو دیکھا کہ اوس شاخ پر ہین جو کہ باذرار سے متصل ہی پھر جب صبح کو اوٹھے در حضرت تاج العارفین کے خدمت شریف مین حاضر ہوے تو حضرت شیخ نے اونسے فرمایا او شیخ مطر مین وہ درخت ہون جسکو تونے آج کی رات دیکھا ہی تو باذرا کی طرف چلا جا پس اوسکو وطن بنا انکی وفات وہین ہوئی انکی قبر وہان ظاہر ہی اوسکی زیارت کیجاتی ہی انکی وفات حضرت شیخ بقا بن بطو کی وفات سے قبل ہوئی رضی اللہ عنہما کذا فی بہجۃ الاسرار۔

الحکایۃ الاربعون بعد الخمس المئین عن الشیخ الجلیل **سلمان** بن الشیخ الکبیر العارف باللہ **ابی محمد ماجد الکردی** رضی اللہ عنہ قال کنت یوما عند والدی فی خلوتہ ولم یکن

فيها شئ يؤكل ويشرب البتة فخرج فجلس على بابها وانا معه فقدم عليه عشرون رجلا فقال لى يا سلمان ادخل الى هنا يشير الى بيت الخلوة واتنا بطعام فلم استطع مخالفته فدخلت ودخل الخادمان له واذا فيها اوانٍ مملوءة طعاما فاخرجناها فاتوا عليها جميعا حتى اذا لم يبق فيها شئ دخل علينا خمسة عشر رجلا فقال لى يا سلمان ادخل هنا واتنا بطعام فلم استطع مخالفته فدخلت والخادمان معى فاذا فيها اوانٍ كثيرة مملوءة طعاما من غير الطعام الاول فاخرجناها فاكلوا كل ما كان هنالك حتى اذا لم يبق فيها شئ دخل علينا ثلاثون رجلا فقال يا سلمان ادخل هنا واتنا بطعام فدخلت والخادمان معى فاذا فيها اوانٍ كثيرة مملوءة طعاما غير الطعام الاول والثانى فاخرجناها فاكلوا فنظر والدى الى الخادمين فوقعا الى الارض مغشيا عليهما فرفعا الى منازلهما كالخشبتين ولا ينطقان ولا يتحرك فيهما سوى عينيهما فاقاما كذلك الى ان جاءت اماهما بعد زمانٍ طويلٍ تبكيان وتشكوان حال ولديهما فقال لى والدى يا سلمان اذهب وائتنى بهما فذهبت الى احدهما وقلت له والدى يدعوك فقام فى الحال ما به بأس ثم فعلت بالآخر كذلك واتيت بهما اليه فقاما فى الاستغفار زمانا فاقبل عليهما فسألتهما عن امرهما فقال احدهما لما اخرجنا الطعام فى المرة الثالثة هالنى ما رأيت ووقع فى نفسى ان هذا سحر وقال لى الآخر وانا وقع فى نفسى انه ياتى به جنى واقسم كل واحد منهما بالله تعالى انه لم يعلم بما وقع فى نفسه غير الله عز وجل وانه ردع خاطره واتنى عليه بالاستغفار وعلم انه خاطر سوء فلم يكن باسرع من رجوع العقل الى حاله الاول شیخ جلیل سلمان

بن شیخ کبیر عارف باللہ ابو محمد ماجد کردی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایکدن اپنے والد کے پاس تھا اون کی خلوت مین اور اوسمین کوئی ایسی شئ نہ تھی جو کھائی اور پی جائے پس وہ نکلے تو خلوے کے دروازے پر بیٹھ گئے اور مین اون کے ساتھ تھا پھر اون کے پاس بیس آدمی آئے تو مجھسے فرمایا او سلمان تو اس جگہ داخل ہو اشارہ کرتے تھے اوس خلوت کی کوٹھری کی طرف اور ہمارے پاس کھانا لے آ پس مین اونکی مخالفت نکر سکا تو مین داخل ہوا اور میرے ساتھ اونکے دو خادم داخل ہوے کیا دیکھتا ہون کہ اوسمین برتن کھانے سے بھرے ہوے رکھے ہین پھر ہمنے اونکو نکالا پھر وہ سب لوگ آکر او سیر ہو کے کھانا کھایا یہانتک کہ جب اونمین کچھ باقی نرہا تو پندرہ شخص ہمپر داخل ہوے پس فرمایا او سلمان یہان داخل ہو اور ہمارے پاس کھانا لے آ پھر مین داخل ہوا اور وہی دو خادم میرے ساتھ تو کیا دیکھتا ہون کہ اوسمین بہت سے برتن کھانے کے بھرے ہوے موجود ہین یہ کھانا پہلے کھانے کے سوا اور کچھ تھا

ح۱ ياتيا جميعها عليه - ح۲ نفرا - ح۳ ستة اشهر - ح۴ فجاء اليه ابواهما - ح۵ خالجنى - ح۶ عند الاستغفار - من وقوع ما رأيت

پھر ہمنے اونکو نکالا اور جو کچھ وہان تھا وہ سب اونہون نے کھایا یہانتک کہ جب اونمین کچھ باقی نرہا تو ہم پر تیس آدمی
داخل ہوئے پس فرمایا اوسلمان یہان داخل ہوا اور ہمارے پاس کھانا لے آ پھر مین داخل ہوا اور وہی دو
خادم میرے ساتھ تو کیا دیکھتا ہون کہ اوسمین بہت سے برتن ہین کھانے سے بھرے ہوئے یہ کھانا اول اور دوسرے
کھانے کے سوا اور تھا پھر ہم نے اونکو نکالا اور اون سب نے کھانا کھایا پھر میرے والد نے اون دونون
کی طرف نظر کی تو وہ بیہوش ہوکر زمین کی طرف گر پڑے پھر اونکو اونکے گھرون کی طرف اوٹھالے گئے اور وہ
بولتے نہ تھے اور اونمین سوائے اونکے آنکھون کے کوئی شئی حرکت نہین کرتی تھی پھر وہ اسیطرح ٹھیرے رہے
یہانتک کہ زمانہ دراز کے بعد اونکی مائین آئین روتی تھین اور اپنے لڑکون کے حال کا شکوہ کرتی تھین پس میرے
والد نے مجھسے فرمایا کہ تو جا اور اونکو میرے پاس لے آ پھر مین اونمین کے ایک کی طرف گیا اور مینے اوس سے کہا کہ
میرے والد تجھے بلاتے ہین تو وہ فی الحال کھڑا ہوگیا اور اوسکو کچھ بیماری نتھی پھر مینے دوسرے کے ساتھ بھی ایساہی
کیا اور اونکو حضرت شیخ کیطرف لے آیا پھر وہ دونون دیر تک معافی مانگنے مین کھڑے رہے پھر حضرت شیخ
اونپر متوجہ ہوئے پھر مینے اونسے اونکا حال پوچھا تو اونمین کے ایک نے مجھسے کہا کہ جب ہمنے تیسری بار مین
کھانا نکالا تو مجھے ہول مین ڈالا اوس شئے نے جو مینے دیکھی اور میرے جی مین یہ بات پڑی کہ یہ جادو ہی اور دوسرے
نے کہا میرے جی مین یہ بات پڑی کہ وہ کھانا اونکے پاس کوئی جن لاتا ہی اور اونمین سے ہر ایک نے اللہ تعالے
کی قسم کھاکر کہا کہ جو بات اوسکے جی مین پڑی اوسکو سوائے اللہ عزوجل کے کسی نے نہین جانا اور اونے اپنے
خطرے کو روکا اور اوسپر استغفار کے ساتھ رجوع کیا اور یہ جان لیا کہ وہ برا خطرہ تھا پس وہ زیادہ تر سریع
نہ تھا عقل کے رجوع ہونے سے طرف اپنے اول حال کے

الحکایۃ الحادیۃ والاربعون

بعد الخمس المائین عن الشیخ الکبیر سلمان المتقدم ذکرہ قال قال لی والدی یوما یا سلمان اِذْہَبْ
الی اخر الجبل تجد ثلاثۃ نفر فقل والدی یسلم علیکم ویقول لکم ما تشتہون قال فاتیتہم وقلت لہم
ذلک فقال احدہم رمانۃ وقال الاخر تفاحۃ وقال الاخر عنبا فاتیت والدی واخبرتہ فقال لی
اذہب الی الشجرۃ الفلانیۃ فاجنِ منہا ما طلبوا وتلک شجرۃ اعرفہا یابسۃ فلم اردّ علیہ کلامہ و
اتیتُ الشجرۃ فاذا ہی خضراء مورقۃ ووجدت علیہا رمانۃ وتفاحۃ وعنبا لم ار مثل ذلک منظرا
ورائحۃ واتیت والدی بذلک فقال اذہب بہ الیہم فاتیتہم فاکل صاحب الرمانۃ رمانتہ
وصاحبُ العنب عنبہ وقال صاحبُ التفاحۃ لی قد اثرت بہا ولم یاخذہا فوجدت فی نفسی من ذلک

ما قال لی
قطف عنب
فقطفت
شیئا من ذلک

تغیر ثم مشوا قلیلا وانا معهم ثم مرا فی الهواء ولم یستطع صاحب التفاحة ان یرتفع عن الارض قدر شبر فسقط فی یدیه ونزل الیه صاحباه وقالا له هذا بامتناعك عن اخذ التفاحة ثم جاؤا الی والدی مکشوفة رؤسهم فتلقاهم والدی وقال لذلك الرجل یا بنی ما منعك من قبول کرامتی و موافقة صاحبیك فاکب علی قدم والدی یقبلها فقال له لا باس علیك ثم قال یا سلمان این التفاحة فناولته ایاها فکسرها اجزاء فاکل هو منها جزء واطعمنی جزءا واطعم کلا منهم جزءا فاذا هی لا عجم لها وکذلك کان العنب والرمانة ثم دفع والدی بیده بین کتفی الرجل فمر مع صاحبیه فی الهواء کالسهم المفوق فسألته عنهم فقال هؤلاء من رجال الغیب السیارة واخذ علی ان لا اعلم احدا الشیء من ذلك وهو حی رضی الله عنه **شیخ کبیر حضرت سلمان** مذکور رضی اللہ عنہ کہتے ہین

کہ ایکدن میرے والد نے مجھسے فرمایا او سلمان تو اوس پہاڑ کے آخر کیطرف چلا جا تو وہان تین شخص پائیگا پس تو اونسے کہہ کہ میرے والد تمکو سلام کہتے ہین اور تمسے یہ کہتے ہین کہ تم کیا چاہتے ہو کہا پھر مین اون کے پاس آیا اور مینے اونسے کہا تو اونمین سے ایک نے تو کہا انار دوسرے نے کہا سیب تیسرے نے کہا انگور پھر مین اپنے والد کے پاس آیا اور اونکو خبر دی تو مجھسے فرمایا کہ تو فلان درخت کیطرف چلا جا پھر جو اونہون نے طلب کیا ہی وہ اوسمین سے توڑ لا اور وہ ایک خشک درخت تھا جسکو مین پہچانتا تھا پس مینے اونکی بات اونپر رد نہین کی اور اوس درخت کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ سبز ہو رہا ہی پتون سے چھپا ہوا ہی اور مینے اوسپر ایک انار ایک سیب ایک خوشہ انگور کا پایا صورت وبو مین ایسا مینے نہین دیکھا اور یہ سب لیکر اپنے والد کے پاس آیا تو فرمایا کہ تو انکو اونکی طرف لیجا پھر مین اونکے پاس آیا تو انار والے نے اپنا انار کھایا اور انگور والے نے اپنے انگور کھائے اور سیب والے نے مجھسے کہا کہ مینے اوس کے ساتھ تجھے اختیار کیا اور اوس کو نہین لیا تو مینے اپنے جی مین اس بات سے ایک نوع کا تغیر پایا پھر وہ ذرا دیر چلے اور مین اونکے ہمراہ ہون پھر اونہون نے ہوا مین گزر کیا اور سیب والے کو یہ طاقت نہوئی کہ بالشت بھر زمین سے بلند ہو پس وہ پشیمان ہوا اور اوس کے دونون یار اوسکی طرف اوتر آئے اور اوس سے کہا کہ یہ ایسی سیب سے ہے کہ تو اس سیب کے لینے سے باز رہا پھر وہ اپنے سر کھولے ہوے میرے باپ کی طرف آئے تو اونہون نے اونکا استقبال کیا اور اوس شخص سے فرمایا او میرے بیٹے میری کرامت کے قبول کرنے سے اور اپنے دو یارون کی موافقت سے تجھے کس شئ نے منع کیا پس وہ میرے والد کے قدم پر اوندھا گرا اوسکو چومنے لگا تو اوس سے فرمایا کہ تجھپر کچھ خوف نہین ہی پھر فرمایا او سلمان وہ سیب کہان ہی پس مینے وہ اون کو دیدیا تو اونہون نے اوسکے

کئی ٹکڑے کیے پھر اونمین سے ایک ٹکڑا خود آپنے کھایا اور ایک ٹکڑا مجھے کھلایا اور ایک ایک ٹکڑا ونمین کے ہر ایک کو کھلایا بس کیا دیکھتا ہون کہ اوسکی گٹھلی نہین ہی اور انگور و انار بھی ایسے ہی تھے پھر میرے والدنے اپنے ہاتھ سے اوس شخص کے دونون شانون کے درمیان مین دہکا دیا تو وہ اپنے دونون یارون کے ساتھ تیر مفوّق کی طرح ہوا مین گذر گیا پھر مینے اپنے والد سے اونکا پوچھا تو فرمایا کہ یہ رجال غیب مین سے ہین جو کہ سیر کرتے رہتے ہین اور مجھسے یہ عہد لیا کہ اونکی حیات مین اسمین کی کسی شئی کی کسیکو خبر ندون رضی اللہ تعالیٰ عنہما وکان رضی اللہ عنہ من اکابر العارفین وصدور المقربین واجلۃ الائمۃ المحققین صاحب الکرامات الظاہرۃ والاحوال الفاخرۃ والمقامات الجلیۃ والمواہب الجزیلۃ والحضور فی منازل الحضرۃ والرّی من مناہل الوصل والصعود الی مراقی التصریف والسموّ فی ملارج المعالم ومن کلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ من اشتاق الی ربہ تعالیٰ انس ومن انس طرب ومن طرب قرب ومن قرب سارّ ومن سار حار ومن حار طار ومن طار قرت عینہ بالاقتراب فالذاہد یعالج الصبر والمشتاق یعالج السکر والواصل یعالج الولایۃ والشوق نار اللہ عزوجل تضطرم فی قلوب الاحباب فلا تہدأ الا بلقاء المحبوب والنظر الیہ ونار الہیبۃ تذیب القلوب ونار المحبۃ تذیب الارواح ونار الشوق تذیب النفوس والصمت عبادۃ من غیر عناء وزینۃ من غیر حلی وہیبۃ من غیر السلطان وحصن من غیر سور وراح من غیر کاس وراحۃ الکاتبین و غنیۃ عن الاعتذار وکفی بالمرء علما ان یخشی اللہ عزوجل وکفی بہ جہلا ان یعجب بنفسہ و العجب فضل حمق یعطی بہ صاحبہ عیوب نفسہ وما خلق اللہ سبحانہ من عجیبۃ الا ونقشہا فی صورۃ الادمی ولا اوجد امرا غریبا الا وسلکہ فیہا ولا ابرز سرا الا وجعل فیہا مفتاح علمہ فہو نسخۃ مختصرۃ من العالم مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ شیخ ماجد رضی اللہ عنہ اکراد مین سے تھے زمین عراق کی جبل حمرین مین سکونت کی اور اوسکو وطن بنایا یہانتک کہ بعد ۵۶۱ سنہ کے وہین وفات پائی ان کی عمر بڑی ہوئی وہان انکی قبر ظاہر ہی اوسکی زیارت کیجاتی ہی کذا فی بہجۃ الاسرار رضی اللہ عنہ

الحکایۃ الثانیۃ والاربعون

بعد الخمس المئین عن الشیخ العارف ابن الشیخ الکبیر العارف باللہ الشہیر بحاکیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء تاجر من اہل واسط الی والدی وکان یحبہ ولہ فیہ اعتقاد واستاذن فی رکوب بحر الہند لتجارۃ لہ فلما ودعہ قال لہ اذا وقعت فی شدۃ لا تقدر علی دفعہا فناد باسمی فسافر

الغرز

دفعہا دفع ہٹانا

الرجل ثم بعد ستة اشهر وثب والدی قائما ونحن حوله وصفق بکفیه وقال سبحان الذی
سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین ومشی خطوات یمینا وشمالا ونحن نشاهد منه ذلک ثم جلس فسألناه عن
سبب ذلک فقال کذا فلان وسمی التاجر الواسطی یغرق الان لولا ان نجاه الله تعالی فارخنا ذلک الیوم ثم بعد
سبعة اشهر وصل ذلک التاجر فاکب علی رجل والدی یقبلها ویقول له یا سیدی لولا انت لهلکنا
فی ذلک الیوم ووالدی یتبسم فلما خلونا بالتاجر سألناه عن امره فقال انا او غلمانی فی لجة البحر المحیط طالب
بلاد الصین وتهنا عن الطریق وایقن الربان وکل من فی السفینة بالهلاک ثم لما کان وقت کذا من یوم کذا او ذکر — الدیدبان
الوقت الذی ارخناه عندنا عصفت علینا الریح القوی العاصف من جهة الشمال فهاج البحر وتلاطمت امواجه واضطرمت
نیرانه واشتد علینا الامر واشرفنا علی الغرق فذکرت قول الشیخ فنهضت قائما واستقبلت جهة بغداد ثم نادیته باسمه یا فلان — الوقوع فی حسب البحر وسبب ماله
ادرکنا فلم یتم کلامی حتی رأیته قائما عندنا فی وسط السفینة واشار بکمه الی جهة الشمال فسکن الریح ثم وثب من
السفینة واستقل علی متن البحر واستقر الملاح وصفق بکفیه وقال سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له
مقرنین ومشی علی الماء خطوات یمینا وشمالا وسکن البحر وهدئت امواجه وصار کانه علی دیباج ثم اشار بکمه — هدأت ای سکنت ۱۲
الی جهة الجنوب فهبت علینا ریح طیبة اقتلعتنا من ذلک المکان حتی وصلنا الی طریق السلامة — الموضع
ومشی الشیخ علی متن البحر حتی غاب عنا ونجانا الله عزوجل ببرکته من الهلاک قال فحلفناه بالله العظیم
ان الشیخ لم یغب عن ابصارنا فی ذلک الوقت بل کنا جلوسا معه فاقسم بالله العظیم انه کان حاضرا
معهم ولو لم یحضر معهم لم ینج منهم الا من شاء الله تعالی شیخ عارف فرزند شیخ کبیر عارف باللہ جبیر مشہور بچا کبیر رضی اللہ
عنہما کہتے ہین کہ ایک تاجر واسطے کے لوگون مین کا میرے والد کیطرف آیا اور وہ اونکو دوست رکھتا تھا اور اوسکو
اونکے حق مین اعتقاد تھا اور واسطی اپنی کسی تجارت کے دریاے ہند مین سوار ہونیکا اونسے اذن چاہا پھر جب انھون نے
اوسکو رخصت کیا تو اوس سے فرمایا کہ جسوقت تو کسی ایسی سختی مین پڑ جاے جسکے رفع دفع پر تجھے قدرت نہو تو
تو میرا نام لیکر ندا کرنا پھر وہ شخص سفر کر گیا پھر بعد چھ مہینے کے میرے والد نے جست کی کھڑے ہو کر اور ہم اونکے
گرد تھے اور اپنی ایک ہتھیلی کو دوسرے پر مارا اور کہا سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا له مقرنین اور چند قدم داہنے
اور بائین جانب چلے اور ہم اونسے اسکا مشاہدہ کر رہے ہین پھر وہ بیٹھ گئے تو ہمنے اونسے اسکا سبب پوچھا
پس فرمایا کہ فلان اور اوس تاجر واسطی کا نام لیا قریب تھا کہ ابھی ڈوب جاے اگر یہ نہوتا کہ اللہ تعالی اوسے
نجات دے پھر ہمنے وہ دن اور وقت لکھ رکھا پھر بعد سات ماہ کے وہ تاجر پہونچا تو میرے والد کے پانون پر اوندھا گرا

اوسکو چومتا تھا اور اونسے کہتا تھا یا سیدی اگر آپ نہوتے تو اوسدن ہم ہلاک ہوجاتے اور میرے والد کہا یتے تھے پھر جب
ہم اوس تاجر کے ساتھ تنہا ہوے تو ہمنے اوس سے اوسکا حال پوچھا پس اوسنے کہا ہم بحر محیط کے بڑے گہرے پانی مین
تیز چلے بلاد چین کی طلب مین اور راہ سے سرگردان ہوگئے اور جہاز کے معلم نے اور جہاز مین کے سب لوگون نے
ہلاکت کا یقین کرلیا پھر جب فلان وقت فلان دن کا ہوا اور وہ وقت ذکر کیا جسکو ہمنے اپنے پاس لکھ رکھا تھا تو سخت
ہوائین جہاز توڑنے والی ہمپر چلین شمال کیجانب سے پس دریا ہیجان مین آیا اور اوسکی موجین باہم تھپیڑے مارنے لگین اور
اوسکی آگین شعلہ زن ہوئین اور حال ہمپر سخت ہوا اور ڈوبنے پر قریب ہوے تو ہمنے شیخ کا قول یاد کیا پھر مین اوٹھ کھڑا
ہوا اور اونکی جہت کیطرف موںہہ کیا اور اونکا نام لیکر اونکو پکارا یا فلان اُدرِکنا یعنی ای فلان ہمکو پاؤ ہماری خبر لو پھر میری
بات پوری ہونے نہین پائی تھی یہان تک کہ ہمنے اونکو ہمارے پاس کھڑا ہوا دیکھا جہاز کے وسط مین اور اپنی آستین سے
جہت شمال کیطرف اشارہ کیا تو ہوا ٹھہر گئی پھر جہاز سے کود پڑے اور دریا کی پشت پر کھڑے ہوگئے اور پانی تھم گیا
اور کہا سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین اور داہنی و بائین طرف چند قدم پانی پر چلے تو دریا ساکن ہوگیا اور اوسکی
موجین تھم گئین اور وہ ایسا ہوگیا جیسے مرغ کی آنکھ اور جہت جنوب کیطرف اپنی آستین سے اشارہ کیا تو ایک عمدہ ہوا
ہمپر چلی جسنے ہمکو اوس جگہہ سے اوکھاڑ دیا یہانتک کہ راہ سلامت کیطرف پہونچ گئے اور شیخ دریا کی پشت پر چلے
یہانتک کہ ہمسے غائب ہوگئے اور اللہ عز وجل نے اونکی برکت سے ہمکو نجات دی ہلاکت سے پھر ہمنے اوسکے واسطے اللہ عظیم
کی قسم کھائی کہ شیخ ہماری آنکھون سے اوسوقت غائب نہین ہوے بلکہ ہمنوا اونکے ساتھ بیٹھے ہوے تھے تو اوسنے اللہ عظیم کی
قسم کھائی کہ وہ تو جہاز والون کے ساتھ حاضر تھے اور اگر وہ اونکے ساتھ حاضر نہوتے تو اونمین سے نجات نہ پاتا مگر وہ
جسکو اللہ تعالیٰ چاہتا وکان رضی اللہ تعالی عنہ من اصحاب الکرامات الباہرۃ والاحوال الفاخرۃ و
والمقامات العلیۃ والمعارف السنیۃ والمکانۃ والتمکین الشریف وکمال الولایۃ ونفاذ التصریف وقلب الاعیان
لہ وخرق العادات وظہور العجائب علی یدیہ والنطق بالحکم والاسرار المغیبات ومن کلامہ رضی
اللہ تعالی عنہ قولہ ما اخذت العہد علی احد حتی رایت اسمہ مرقوما فی اللوح المحفوظ من جملۃ
مریدی وقال ایضا اوتیت سیفا ماضی الحد احد طرفیہ بالمشرق والاخر بالمغرب لو اشیر الی الجبال
الشوامخ لہدمت وقال المشاہدۃ ارتفاع الحجب بین العبد وبین الرب فیطالع بصفاء القلب الی ما یخبر بہ
من الغیب فیشاہد الجلال والعظمۃ وتتغیر علیہ الاحوال والمقامات فتداخلہ الحیرۃ والدہشۃ
ثم تخرجہ الحیرۃ الی البہتۃ فتراہ شاخصا بالحق الی الحق فتارۃ یشاہد الجلال وتارۃ یطالع الجمال

[illegible]

وتارة ينظر اليهما وتارة الى الكمال وتارة تلوح له الكبرياء والعزة وتارة يبدو له الجبروت والعظمة
وتارة يشهد اللطف والبهجة فهذا يبسطه وهذا يقبضه وهذا يطويه وهذا ينشره وهذا يفقده
وهذا يوجده وهذا يبديه وهذا يعيده وهذا يفنيه وهذا يبقيه فهو نازل عن نعوت البشرية۔
قائم بصفات العبودية لا يحس بالاغيار ولا يشهد غير عظمة الجبار وقال اذا اتقدت نار
التعظيم مع نور الهيبة فى زناد السر تولد منهما شعاع المشاهدة فمن شاهد الحق عز وجل
فى سره سقط الكون من قلبه واذا توالت المشاهدة على القوم تولاهم الحق سبحانه
باسبال استار التولى فحجبهم عن رؤية التولى ويحجبون من الحيرة فى نور المشاهدة الى نور
الحيرة فى نور الازل ويختطفون من الدهشة فى قدس الانس الى الدهشة فى عين الجمع
فمن حائر بين الاستتار والتجلى ومن هائم بين البعد والتدانى ومن ساكن بين الوصل والتعالى
وهو محل الاستقامة والتمكين وذلك صفة اهل الحضرة ليس فيها سوى الذبول تحت موارد
الهيبة قال الله عز وجل فلما حضروه قالوا انصتوا وقال فى قوله تعالى ان الذين قالوا ربنا الله
ثم استقاموا معناه استقاموا على المشاهدة لان من عرف الله عز وجل لا يرى غيره ومن احب شيئا لا يطالع سواه وكان
رضى الله تعالى عنه يتمثل بهذين البيتين ؎ فالشوق والوجد فى مكانى ۞ قد منعانى من القرار
هما معا لا يفارقانى ۞ فذ اشعارى وذا دثارى ۞ قال المترجم عفا الله عنه وهو رضى الله عنه من الاكراد
سكن صحارى العراق بالقرب من قنطرة الرصاص على يوم من سامرة واستوطنها الى ان مات بها مسنا و
بها دفن وقبره ثمه ظاهر يزار وعم الناس عنده قريته يطلبون بركته كذا فى بهجة الاسرار انتهى

الحكاية الثالثة والاربعون

بعد الخمس المئين عن الشيخ الامام قدوة الانام الصدر الكبير
العارف بالله الشهير شهاب الدين السهروردى رضى الله تعالى عنه انه قال انحدرت الى
البصرة لازور الشيخ ابا محمد القاسم بن عبد البصرى بن عبد الله رضى الله عنه فمررت
فى طريقى اليه بمواش وزروع ونخيل كثيرة فكنت كلما اجتزت بشئ منها سألت عند عاله ومن يقوم به فيقولون
هذا للشيخ ابى محمد بن عبد الله فخطر فى نفسى ان هذا حال الملوك ودخلت البصرة وانا اقرأ فى سورة الانعام فقلت
فى نفسى اى اية انتهت الى دار الشيخ وانا اقرءها فهى فالى معه يعنى صفة الشيخ وحاله المناسب له قال فوصلت
الى باب داره ووضعت رجلى على عتبة بابه وانا اتلو اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده فخرج الى خادمه على

الفور مسرعًا قبل ان استاذن وقال لی الشیخ بدعوك فدخلت عليه فقال لی ابتداءً جميع ما رائيته علی الارض و
علی الارض وليس فی قلب ابن عبد منه شئ قال فاشتد تعجبی من علمه بحالی فی شئ لم يعلمه سوی الله تعالی قال اليافعی
قلت لعل هذا القضية وقعت فی بداية الشيخ الشهاب الدين رضی الله تعالی عنه وعن الجميع
حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ مین بصرے کی طرف اُترا تا کہ شیخ
محمد بن عبد رضی اللہ عنہ کی زیارت کرون پس مینے اپنی راہ مین گزر کیا مواشی اور کھیتون اور بہت سے
کھجور کے درختون پر تو مین جب انمین سے کسی شے پر گزرتا تو اوسکے چرواہون اور اوسکے کاروبار کرنیوالون
سے اوسکا پوچھتا پس وہ کہتے کہ یہ شیخ ابو محمد بن عبد کی ہی تو میرے جی مین خطرہ گزرا کہ یہ تو بادشاہون کا حال ہی
اور مین بصرہ مین داخل ہوا اور مین سورۂ انعام مین قرارت کرتا جاتا تھا تو مینے اپنے جی مین کہا کہ جونسی آیت
شیخ کے دروازہ تک منتہی ہوا اور مین اوسکو پڑہ رہا ہون تو وہی آیت میری فال ہی اونکے ساتھ یعنی شیخ کی
صفت اور اونکا حال جو اونکے مناسب ہے کہا پھر مین اونکے درخانہ تک پہونچا اور مینے اپنا پانون اوسکے دروازے
کی چوکھٹ پر رکھا اور مین یہ آیت پڑہ رہا تھا اولئک الذین ہدی اللہ فبہدیہم اقتدہ تو اونکا خادم فی الفور
جلدی کرتا ہوا میری طرف نکلا قبل اسکے کہ مین اذن مانگون اور مجھسے کہا کہ شیخ تمکو بلاتے ہین پس مین اونکے پاس
گیا تو پہلے ہی مجھسے فرمایا او عمر وہ سب جو تونے زمین پر دیکھا ہی وہ زمین ہی پر ہی ابن عبد کے دل مین اوسمین سے
کوئی شے نہین ہی کہا پھر میرا تعجب سخت ہوا اونکے جاننے سے میرے حال کو ایسی شے مین جسکو سوا اللہ عزوجل
کے اور میرے کسی نے نہین جانا حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شاید یہ قضیہ حضرت شیخ
شہاب الدین کی ابتدا مین واقع ہوا ہو رضی اللہ عنہ وعن الجمیع

الحكاية الرابعة والاربعون

بعد الخمس المئتين عن الشيخ الصالح الزاهد العابد ابی عبد الله محمد البلخی رضی الله عنه قال كنت
فی بعض السنين مجاورًا بحرم مكة زادها الله شرفًا فبينا انا جالس يومًا وقت الضحی فی مقام ابراهيم
صلوات الله علی نبينا وعليه اذ دخل علی الشيخ ابو محمد بن عبد البصری رضی الله عنه المقام
ومعه اربعة اشخاص فصلی بهم ركعات ثم طافوا اسبوعًا فلما اتموه خرجوا من باب بنی شيبة
فتبعتهم فردنی احدهم فقال له الشيخ ابو محمد دعه ثم وقف امام الجماعة وصفهم خمسة صفوف
كل صف رجل يلی الذی قدامه وكنت اخرهم وامر كلًا منا ان يضع قدمه فی الموضع الذی
يرفع منه الذی قدامه فقدمه ثم سار الشيخ ونحن خلفه كما امر والارض تطوی تحت اقدامنا

حاشیہ: سیہروردی ۱۲ بالضم الشاد ی وفتحہ اول ودیگر جنانکہ گویند ورین بیان ناگاہ ۱۲ فرہنگ
س بقال اطاف بالبیت اسبوعًا ای سبع مرات ۱۲
ع جماعت ومواشی را گویند یعنی اتر کی ۱۲ ص
ف امام بالفتح پیش ۱۲ ص
ق قدام بالضم والتشدید پیش ۱۲ ص

فبينما
نفر

فلم نلبث الا يسيرا واذا نحن بالمدينة الشريفة صلى الله على مشرفها فزرنا وصلينا بها الظهر ثم خرج وخرجنا
خلفه على هذا الترتيب فلم نلبث الا يسيرا واذا نحن بالبيت المقدس فصلينا بها العصر ثم خرج
وخرجنا خلفه فلم نلبث الا يسيرا واذا نحن بسد ياجوج وماجوج فصلينا به المغرب ثم سار ونحن
خلفه فلم نلبث الا يسيرا واذا نحن بجبل قاف فصلينا به العشاء وجلس الشيخ على ذروة الجبل
ونحن حوله فاتته رجال من نواحي الجبل كالاسد مهابة لهم انوار اضوء من الشمس والقمر تسعى بين
ايديهم فيسلمون عليه ويجلسون بين يديه ويتادبون معه وتنزل عليه رجال اخرون من الجو سائرون
فى الهواء كالبرق اللامع واحدق الجميع به وسألوه ان يتكلم عليهم فتكلم فكان منهم من يصعق ومنهم
من يرعد ومنهم من تنهمل دموعه ومنهم من يصيح ويعدو فى الهواء حتى يغيب عن النظر وكان يخيل
الى ان الجبل يضطرب تحتنا ولم تزل الحال كذلك الى ان طلع الفجر فصلى الشيخ بهم صلوة الفجر ثم نزل
الى وراء الجبل فاذا ارض شديدة البياض كثيرة الانوار لطيفة الجرم لا تشبه اراضى الدنيا ولا يرى لها
طرف وكانت رائحة المسك الاذفر تفوح من تحت مواطي اقدامنا وكنا نمر بطوائف صورهم كصور
الآدميين يذكرون الله تعالى بانواع التسبيح باصوات لم يسمع السامعون احسن منها قد غشيتهم انوار تكاد
تخطف ابصار الناظرين وتحققوا بمواجيد من منازلات القدس لو قضى على الناظر اليهم او السامع اصواتهم
ان يموت لفاضت نفسه من هيبتهم ولذة لهجتهم وكان الشيخ ابو محمد يسيح فى ارجاء تلك الارض فتارة
يميل به الوجد يمينا وشمالا وتارة يمر فى فضائها كالسهم المفوق وتارة يقول شوقى اليك يقلقنى والبعد
عنك يقتلنى والخوف منك يتلفنى ورجائى فيك يحيينى واعراضك عنى يميتنى وحبك يهيمنى
وقربك يجمعنى والانس بك يبسطنى وخلوتى معك جلوتى ومشاهدتك تطوينى وتنشرنى فارحم من
امره فى يديك ثم الرجاء فيك يحيينى + والحب فيك يهيمنى + والقرب لى منك يدنينى +
والانس منك يبسطنى + لى ناشر بعد يطوينى + وغيبتى عنك توجدنى + ومشهدى منك يفنينى +
قلت والفاظه قريبة من هذه الالفاظ راعيت فيها مقارنة الوزن فابدلت بعضها بغيرها **قال**
ولم يزل كذلك حاله الى وقت الضحى ثم رجع الى الموضع الذى جئنا منه وسار ونحن خلفه كسيرنا بالامس
فلم نلبث الا يسيرا حتى انتهينا الى مدينة مبنية بالذهب والفضة فيها اشجار متعانقة وانهار مطردة و
وثمار منضودة وفواكه كثيرة فدخلناها واكلنا من ثمارها وشربنا من مياهها وامر الشيخ كلا منا ان ياخذ تفاحة

هما هنالك فاخذ كل منا تفاحة بيده الا الرجل الذى رد زادا فان يده لم تمتد ولم يستطع ان ياخذ شيئا فقال له الشيخ هذا بسوء ادبك وكسرك خاطرهذا واشار الي فاستغفر الله تعالى فقال الشيخ بنى هذا الامر على محافظة الادب ومراعاة احكامه ثم قال له خذ واحدة كاصحابك فمد يده فامتدت فاخذ تفاحة ثم قال الشيخ لنا هذه المدينة مدينة الاولياء لا يدخلها الا ولي ثم خرج بها وسار ونحن خلفه فمر بشجرة يابسة الا اورقت ولا بذى عاهة الا عوفي حتى اتينا مكة وصلينا به الظهر واخذ على العهد ان لا اتكلم بشيء من هذا الامر الا بعد موته ثم غاب عني هو ومن معه فلم ارهم ثم بعد مدة اشتقت لرؤيته فسافرت الى البصرة واقمت عنده اياما فخرج يوما الى ظاهر البصرة وانا معه فاتى الى تربة طلحة بن عبد الله الصحابي رضي الله عنه فلما راى القبر من بعد رجع القهقرى ثم رجع فاتى القبر وزار وهو مطرق متادب فلما خرج سالته عن ذلك فقال لما اشرفت على قبر رايته جالسا وعليه حلة خضراء وتاج مكلل باللؤلؤ والجوهر وقال في الياقوت عنده حوريتان فاستحييت منه فرجعت لوجهي فاقسم علي بالنبي صلى الله عليه وسلم ان ارجع فرجعت اليه قال فوالله ما اخبرت احدا بشيء من ذلك حتى مات رضي الله تعالى عنه **قلت** وقد ذكرت في كتاب روض الرياحين حكايتين في مدينة الاولياء ودخولهم فيها والثلاث الحكايات مختلفة الالفاظ فلهذا ذكرتها جميعا وكلها من العجب العجاب والعبرة لاولى الالباب فسبحان الملك المنان الكريم الوهاب المعطى من يشاء من فضله العظيم بغير حساب **شیخ** صالح زاہد وعابد ابو عبد اللہ محمد بلخی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہا کہ مین بعض سالون مین مجاور تہا حرم مکہ مین زادہا اللہ شرفا پس ہین اس اثنا مین کہ ایکدن چاشت کے وقت مقام ابراہیم مین بیٹھا ہوا تہا صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ کہ ناگاہ شیخ ابو محمد بن عبد بصری رضی اللہ عنہ مقام ابراہیم مین داخل ہوئے اور اونکے ساتھ چار شخص تھے پس شیخ نے اونکو کئی رکعت نماز پڑہائی پھر اونہون نے سات پھیرے کعبہ کا طواف کیا پھر جب اوسکو تمام کر چکے تو باب بنی شیبہ سے نکلے پس مین اونکے پیچھے ہولیا تو اونمین کے ایک نے مجھے واپس کیا پس شیخ ابو محمد نے اوس سے فرمایا کہ تو اوسکو چھوڑ دے یعنی ہمارے ساتھ آنے دے پھر وہ اوس جماعت کے آگے کھڑے ہوے اور اونکی پانچ صفین کین اس طور پر کہ ہر صف ایک شخص کی وہ اوس شخص کے پیچھے لگا ہوا جو اوس کے آگے ہے اور مین اونکا آخر تہا اور ہم مین سے ہر ایک کو حکم دیا کہ اپنا قدم اوس جگہ مین رکھے جس جگہ سے وہ شخص اپنا قدم اوٹھاتا ہی جو کہ اوس کے آگے ہے پھر شیخ چلے اور ہم اونکے پیچھے جسطرح کہ اونہون نے حکم دیا تہا اور زمین ہمارے قدمون کے نیچے ایک نئی طرح سے طے کیجاتی تھی پھر ہم نہ ٹھیرے مگر ذرا سا اور ہم مدینہ شریفہ مین موجود تھے صلی اللہ تعالی علی مشرفہا پھر ہمنے زیارت کی اور وہان ظہر کی نماز پڑھی پھر شیخ نکلے اور ہم نکلے اونکے پیچھے اس ترتیب پر پہر ہم نہ ٹھیرے مگر تھوڑا سا اور ہم بیت المقدس مین موجود ہین پس وہان ہمنے عصر کی نماز پڑھی

تعبید (؟) فی اقبلت

سلہ یعنی محبت غیر کی فی الزاہدی ای بلیغ فی العجب ۱۲

پھر شیخ نکلے اور ہم اونکے پیچھے نکلے پس ہم نہ ٹھیرے مگر ذرا سا اور ہم یاجوج ماجوج کی سدّ مین موجود ہین پس وہان ہمنے مغرب کی نماز پڑھی پھر شیخ چلے اور ہم اونکے پیچھے پس ہم نہ ٹھیرے مگر ذرا سا اور ہم جبل قاف مین حاضر ہین پھر وہان ہمنے عشا کی نماز پڑھی اور شیخ اوس پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے اور ہم اونکے گرد پس اوس پہاڑ کے اطراف سے اونکے پاس کئی آدمی ایسے آئے کہ ہیبت مین مثل شیرون کے تھے اونپر ایسے انوار کہ آفتاب و مہتاب سے بھی زیادہ روشن نور اونکے آگے دوڑ رہے ہین پھر وہ شیخ کو سلام کرتے ہین اور اونکے آگے بیٹھتے ہین اور اونکے ساتھ ادب کا برتاو کرتے ہین اور کئی اور شخص درمیان آسمان و زمین سے ہوا مین چلتے ہوئے اونپر نازل ہوئے ایسے جیسے چمکتی بجلی اور اون سب نے شیخ کو گھیر لیا اور انسی درخواست کی کہ اونپر کلام کرین پس شیخ نے کلام کرنا شروع کیا تو کوئی تو اونمین کا بیہوش ہوتا تھا اور کوئی کانپ اٹھتا اور کسی کے آنسو گر رہے تھے اور کوئی چیختا تھا اور ہوا مین دوڑتا تھا یہانتک کہ نظر سے غائب ہو جاتا تھا اور میرے خیال مین یہ آرہا تھا کہ وہ پہاڑ ہمارے نیچے مضطرب ہو رہا ہو اور یہ حال اسی طرح رہا یہانتک کہ فجر طلوع ہو گئی تو شیخ نے اونکو صبح کی نماز پڑھائی پھر اوس پہاڑ کے درے کیطرف اترے تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک زمین نہایت سفید کثیرۃ الانوار ہی جسکا جرم لطیف ہے دنیا کی زمینون کے مشابہ نہین ہی اور نہ اوس کی کوئی طرف دکھائی دیتی ہی اور ہمارے قدمون کے پڑنے کی جگھون کے نیچے سے تیز بو مشک کی خوشبو مہک رہی تھی اور ہم ایسے گروہون پر گزرتے تھے جنکی صورتین مثل آدمیون کی صورتون کے قسم قسم کی تسبیح سے اللہ تعالی کا ذکر کر رہے ہین ایسے آوازون سے کہ اونسے خوبتر سننے والون نے نہین سنین اونکو ایسے نورون نے چھا لیا تھا کہ وہ نور قریب تھے کہ ناظرین کی آنکھون کو چھین لین اور وہ لوگ منازل قدس کی مواجید کو خوب جاننے بوجھے ہوئے تھے اور جو کوئی اونکی طرف دیکھنے والا یا اونکی آوازین سننے والا ہی اگر اوس پر یہ قضا جاری کیجا چکی ہوتی کہ وہ مرجائے تو بیشک اوسکی جان نکل جاتی مارے اونکی ہیبت کے اور اونکے لہجے کی لذت کے اور شیخ ابو محمد رضی اللہ عنہ اوس زمین کے اطراف مین تسبیح کر رہے تھے پس وجد کبھی تو اونکو داہنی اور بائین طرف مائل کر دیتا تھا اور کبھی اوسکے میدان مین سوفار لگے ہوئے تیر کی طرح گزرتے چلے جاتے تھے اور کبھی یون کہتے تھے میرا شوق جو تیری طرف ہی مجھے بےچین کر رہا ہی اور تجھسے دوری مجھے ہلاک کے کنارے پر لگا رہی ہے اور تجھسے خوف مجھے تلف کیئے ڈالتا ہی پھر رجا و امید جو تجھ مین ہی وہ مجھے جلا رہی ہی اور وہ حُب جو تجھ مین ہی اوسنے مجھے سرگردان کر رکھا ہی اور میرا قرب جو تجھسے ہی وہ مجھے قریب کرتا ہی الی آخرہ حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ اونکے الفاظ ان الفاظ سے قریب ہین مینے اونمین وزن کی مراعات کی ہی تو بعض الفاظ کو اونکے غیر کے ساتھ بدل دیا ہی انتہی مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ مینے اونکے الفاظ بہجۃ الاسرار سے خط کشیدہ کے نیچے لکھدیے ہین اور امام یافعی رضی اللہ عنہ کی بعض نظم کا ترجمہ بھی کر دیا ہی بعض کا نہین کیا اسلیے کہ پوری طور پر سمجھ مین نہین آئی جہان مجھسے غلطی ہوئی

اوسکی معافی ناظر سے مطلوب ہی اور اللہ پاک سے عفو تقصیر مسؤل ہی والسلام انتہی راوی نے کہا کہ چاشت کے وقت تک
اونکا حال ایسا ہی رہا پھر اوس جگہ کیطرف لوٹے جہانسے ہم آئے تھے اور چلے اور ہم اونکے پیچھے اوسیطرح جسطرح کل چلے تھے
پھر ہم نہ ٹھہرے مگر تھوڑا یہانتک کہ ہم ایک شہر کیطرف پہونچے جو کہ سونے اور چاندی سے بنایا گیا تھا اوسمین درخت تھے
ایک دوسرے سے ملے جُلے اور نہرین خوب بہتی ہوئی اور میوے نہ برتہ اور بہت سے فواکہ پھر ہم اوسکے اندر گئے اور اوسکے
میوون سے کھایا اور اوسکے پانی سے پیا اور شیخ نے ہم مین سے ہر ایک کو یہ حکم دیا کہ ایک ایک سیب لیلیوے اونمین سے
جو وہان ہین تو ہر ایک نے اونمین سے ایک ایک سیب اپنے ہاتھ سے لے لیا مگر وہ شخص جسنے مجھے اول پھیرا تھا سو اوسکا ہاتھ
نہین بڑھا اور نہ اوسکو یہ طاقت ہوئی کہ کوئی شئے لیوے پس شیخ نے اوس سے فرمایا کہ یہ بوجہ تیری بے ادبی کے ہی
اور اس سبب سے کہ تونے اسکا دل توڑا اور میری طرف اشارہ کیا پھر اوسنے اللہ تعالی سے استغفار کی تو شیخ نے فرمایا کہ یہ امر
بنا کیا گیا ہی ادب کی محافظت پر اور اوسکے احکام کی مراعاۃ پر پھر شیخ نے اوس سے فرمایا کہ تو بھی ایک لیلے مثل اپنے
ساتھیون کے پس اوسنے اپنا ہاتھ بڑہایا تو وہ بڑہ گیا پھر اوسنے ایک سیب لیلیا پھر شیخ نے ہمسے فرمایا کہ یہ شہر
مدینۃ الاولیا ہی اسمین داخل نہین ہوتا ہی مگر ولی پھر اوس سے نکلے اور چلے اور ہم اونکے پیچھے پس وہ نہین گزرے
کسی سوکھے درخت پر مگر وہ پھلون والا ہو گیا اور نہ کسی بیماری والے پر مگر وہ اچھا بھلا ہو گیا یہانتک کہ ہم مکے مین آگئے
اور وہان ہمنے ظہر کی نماز پڑھی اور شیخ نے مجھسے یہ عہد لیا کہ مین اسمین کی کوئی بات نہ کہون مگر بعد اونکی وفات کے پھر
مجھسے غائب ہو گئے وہ اور جو اونکے ساتھ تھے پھر مینے اونکو نہین دیکھا پھر بعد ایک مدت کے مین اونکے دیکھنے کا مشتاق ہوا
تو مینے بصرے کیطرف سفر کیا اور کئی دن اونکے پاس مقیم رہا پس ایکدن وہ بصرے کی باہر کیطرف نکلے اور مین اونکے ہمراہ تھا
تو حضرت طلحہ بن عبداللہ صحابی رضی اللہ عنہ کی قبر کیطرف آئے پھر جب دور سے قبر دیکھی تو پیچھے پانون لوٹے پھر رجوع
ہوے تو قبر پر آئے اور زیارت کی اور وہ سر نیچے کیے ہوے باادب تھے پھر جب نکلے تو مینے اونسے اسکا پوچھا پس فرمایا
کہ جب مین اونکی قبر پر مطلع ہوا تو مینے اونکو دیکھا کہ بیٹھے ہوے ہین اور اونپر سبز حلہ ہی اور تاج ہی دُر و جوہر یا کہا اور
یاقوت سے جڑا ہوا اور اونکے پاس دو حورین ہین تو مین اونسے شرمایا پس مین اپنے موتہہ کے بل لوٹا تو اونہون نے مجھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم دی کہ مین لوٹ آؤن تو مین اونکی طرف لوٹ آیا راوی نے کہا پس قسم ہی اللہ کی مینے اسمین سے
کسی شئ کی کسی کو خبر نہین دی یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا رضی اللہ تعالی عنہ حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے
ہین کہ مین کتاب روض الریاحین مین دو حکایتین مدینۃ الاولیاء کی اور اوسمین اونکے داخل ہونیکی اوائل ذکر کر چکا ہون اور
تینون حکایتین مختلف الالفاظ ہین سو اسی لیے مینے اون سب کو ذکر کر دیا ہی اور وہ سب منجملہ اعجب العجاب ہین۔

اور عبرت ہین واسطے عقل والون کے پس پاک ذات ہی وہ بادشاہ احسان کرنیوالا کرم والا بڑا بخشنے والا عطا کرنیوالا جسکو چاہتا ہی اپنے بڑے فضل سے بغیر حساب کے اللھم انا نسالک من فضلک العظیم بغیر حساب من خیری الدنیا والاخرة بجاہ سیدنا ومولانا سید المرسلین امام المتقین شفیع المذنبین سیدنا محمد اللھم صل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ وصحابہ اجمعین وعلی اولیاء امتہ اکتعین الی یوم الدین عدد ما علم وزنة ما علم وملاء ما علم آمین

الحكاية الخامسة والاربعون بعد المئين

عن الشیخ ابی الحسن الخباز رحمہ اللہ تعالی قال کنت جالسا عند بعض اصحابنا ببستان لہ بالبصرة فدخل علینا فقیر اشعث اغبر وقال لصاحب البستان اشبعنی فقدم الیہ وزنة من تین فاکلھا وقال زدنی فقدم الیہ اخری فاکلھا وقال زدنی فما زال صاحب البستان یقدم وزنة بعد اخری وھو یستزید حتی اکل الف رطل ثم اتی نھرا ھناک وجعل یغترف منہ بکفیہ فشرب ماء کثیرا وانصرف ثم بعد مدة قال لی صاحب البستان ان غلة تین بستانہ تضاعف امثالا عن مقدارھا کل سنة قال ثم حججت فی العام الثانی فبینا انا امشی یوما وحدی امام الرکب فخطر فی نفسی شان ذلک الرجل وتمنیت رؤیتہ فاذا بہ عن یمینی فدھشت منہ وسررت بہ فکان یمشی وانا معہ فان جلس نزل الرکب جمیعہ وان مشی سار الرکب کلہ فجاء الی برکة کبیرة فیھا ماء وقد رسب فیھا طین کثیر فجعل یقتلع من الطین بکفیہ ویاکل منہ کما یاکل احدنا الحلواء حتی اکل منہ شیئا کثیرا والقمنی قطعة من ذلک الطین فاذا ھی فی فمی الذ من حشو الخشکانک ولہ رائحة کالمسک الاذفر ثم اغترف بکفیہ من ذلک الماء فشرب منہ کثیرا وقال لی یا علی ھذہ الاکلة من تلک الاکلة التی رایت ولیس بینھما طعام ولا شراب فقلت لہ یا سیدی من این لک ھذا قال نظر الی الشیخ ابو محمد بن عبد البصری نظرة فملا قلبی بحبہ ووصل سری بربی وانطوت لی الاکوان وقلبت لی الاعیان وقرب منی البعید وتلت المراد بنظرتہ وکسانی معنی استغنیت بہ عن الطعام والشراب الا فی وقت عود لاحکام البشریة الی ثم غاب عنی فلم اره بعد

شیخ ابو الحسن علی خباز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین بیٹھا ہوا تھا نزدیک اپنے بعض اصحاب کے باغ مین جو کہ بصرہ مین تھا پس ایک فقیر پریشان مو غبار آلود ہمارے پاس آیا اور مالک باغ سے کہا کہ تو مجھے سیر کردے تو اوسنے ایک وزنہ انجیرون کا اوسکے طرف آگے بڑھایا پس وہ اوسکو کھا گیا اور کہا مجھے اور دے تو اوسنے دوسرا وزنہ اوسکے طرف بڑھایا پھر اوسکو بھی کھا گیا اور کہا تو مجھے اور دے پھر تو باغ کا مالک ایک وزنہ کے بعد دوسرا پیش کرتا رہا اور وہ زیادہ مانگتا جاتا تھا یہانتک کہ ایک ہزار رطل انجیر کھا گیا پھر وہان ایک نہر تھی وہ اوسپر آیا اور اپنے دونون کف دست سے پانی بھرنے لگا پھر بہت سا پانی پیا اور چلا گیا پھر بعد ایک مدت کے مالک باغ نے مجھسے کہا کہ اوسکے باغ

انجیرون کی ہر سال جسقدر آمدنی تھی اوس سے کئی گُنی زیادہ ہوئی راوی نے کہا پھر دوسری برس مین حج کو گیا پس مین
ایکدن اس اثنا رہین کہ قافلے کے آگے تنہا چل رہا تھا کہ میرے جی مین اوس شخص کے حال کا خطرہ گزرا اور مینے اوسکے دیکھنے
کی تمنا کی تو کیا دیکھتا ہون کہ میری داہنی طرف موجود ہی پس مجھے اوس سے حیرت ہوئی اور مین اوس سے خوش ہوا
پھر وہ چلتا تھا اور مین اوسکے ہمراہ پھر اوسکا یہ حال تھا کہ اگر وہ بیٹھ گیا تو سارا قافلہ اوتر پڑا اور اگر وہ چلا تو کل قافلہ چلا
پھر وہ ایک بڑے حوض کیطرف آیا جسمین پانی تھا اور اوس مین بہت سا گارا جمگیا تھا پس اوسنے شروع کیا کہ اوس گارے
مین سے اپنے دونون کف دست کے ساتھ اوکھاڑتا تھا اور اوسمین سے کھاتا تھا جسطرح کہ ہم مین کا کوئی شیرینی
کھاتا ہے یہانتک کہ اوسمین سے بہت سا کھا گیا اور اوس گارے مین سے ایک ٹکڑا مجھے کھلایا تو ناگاہ وہ میرے
مونہہ مین زیادہ تر لذیذ تھا حشو خشکنانک سے اور اوسکی ایک خوشبو تھی مثل مشک تیز بو کی اور اپنے دونون کف دست
کے ساتھ اوس پانی مین سے لیا تو بہت سا پیا اور مجھسے کہا او علی یہ کھانا اوس کھانے سے ہے جو تونے دیکھا تھا
اور ان دونون کھانون کے درمیان مین نہ کوئی کھاتا ہی اور نہ کوئی پینا پھر مینے اوس سے کہا یا سیدی یہ آپکو کہانسے
حاصل ہوا کہا کہ شیخ ابو محمد بن عبد نے میری طرف ایک نظر دیکھ لیا تو میرے دل کو اپنے محبوب سے بھر دیا اور میرے سر کو
اپنے رب کے ساتھ وصل کر دیا اکوان میرے واسطے لپٹ گئے اور اعیان میرے لیے قلب کیے گئے اور بعید مجھسے قریب
کیا گیا اور اونکی نظر سے مینے اپنی مراد پائی اور مجھے ایسے معنی پہنائے کہ جنکی باعث مین مستغنی ہوگیا کھانے پینے سے
مگر اوس وقت مین کہ احکام بشریت میری طرف رجوع کر آتے ہین پھر وہ مجھسے غائب ہوگیا تو ابتک مینے اوسکو نہین دیکھا
رضی اللہ عن جمیعہم

الحکایة السادسة والاربعون بعد الخمس المئین عن الشیخ ابی طالب

عبد الرحمن بن ابی الفتح محمد بن عبد السمیع الہاشمی الواسطی المقری رحمہ اللہ تعالی قال سمعت الشیخ القدوة
جمال العارفین ابا محمد بن عبد البصری رضی اللہ تعالی عنہ یقول وقد سئل عن الخضر علیہ السلام احی الدین
ہو ام میت فقال اجتمعت بابی العباس الخضر علیہ السلام وقلت لہ اطرفنی باعجوبة مرت بک اخبرنی
مع الاولیاء فقال اجتزت یوما بساحل البحر المحیط حیث لا یری ادمی ولا غیرہ فرایت رجلا نائما ملتفا
بعباءة فوقع لی انہ ولی فرکضت برجلی فرفع راسہ وقال لی ما ترید فقلت لہ قم للخدمة فقال لی اذہب
واشتغل بنفسک فقلت لہ لئن لم تقم لانادین علیک فی الناس واقول لہم ہذا ولی اللہ فقال لئن لم تذہب
لاقولن لہم ہذا الخضر فقلت وکیف عرفتنی فقال اما انت فابو العباس الخضر فقلت لی انت من انا فرفعت
ہمتی الی اللہ عز وجل وقلت بسری یا رب انا نقیب الاولیاء فنودیت یا ابا العباس انت نقیب من یحبنا وہذا ممن نحبہ

فاقبل علی و قال لی یا ابا العباس اسمعت حدیثی معه قلت نعم فزودنی بدعوة فقال منك الدعاء یا ابا العباس قلت لابد قال مر وفر الله تصیبك منه قلت زدنی فغاب عنی ولم یکن للاولیاء یقدرون علی الغیبة عنی ثم رأیت فی نفسی بقیة من المشیٔ فمشیت حتی انتهیت الی کثیب عظیم من الرمل فدعتنی نفسی الی صعوده فلما استویت علی اعلاه وظننت انی سامیت السماء رأیت علی ظهره نورا یخطف الابصار فقصدته فاذا ثم امرأة نائمة ملتفة بعباءة تشبه عباءة الرجل صاحبی فاردت ان ارکضها برجلی فنودیت تادب مع من نحیه فجلست انتظر انتباهها فاستیقظت وقت صلوة العصر وقالت الحمد لله الذی احیانی بعد ما اماتنی والیه النشور والحمد لله الذی آنسنی به واوحشنی من خلقه ثم التفتت فرأتنی فقال مرحبا بك یا ابا العباس ولو کنت تادبت معی من غیر نهی لکان احسن قلت بالله علیك انت زوجة الرجل قالت نعم وقد ماتت فی هذه البریة بدا له فساقنی الله عز وجل الیها فغسلتها وکفنتها فلما فرغت من تجهیزها رفعت من بین یدی نحو السماء حتی غابت عن بصری فقلت زودینی بدعوة فقالت منك الدعاء یا ابا العباس قلت لابد قالت مر وفر الله تعالی نصیبك منه قلت زیدینی قالت لا تلمنا اذا غبنا عنك و التفتت فلم ارها قال الشیخ ابو محمد فقلت للخضر علیه السلام فهل هؤلاء الاحباب جل فرد فی کل وقت یرجعون الی امره قال نعم قلت من هو فی وقتنا هذا قال هو الشیخ عبد القادر رضی الله تعالی عنه وارضاه ولاحرمنا من برکات قربه فی حضرة مولاه عز وجل قلت اخبرنی عن حال الشیخ عبد القادر رضی الله تعالی عنه وارضاه قال هو فرد الاحباب وقطب الاولیاء فی هذا الوقت وما اوصل الله تعالی ولیا الی مقام الا وکان للشیخ عبد القادر رضی الله تعالی عنه وارضاه ولاحرمنا من برکات قربه فی حضرة مولاه عز وجل اعلی منه ولا سقی الله تعالی حبیبا منهم کاسا من حبه الا وکان للشیخ عبد القادر رضی الله تعالی عنه وارضاه ولاحرمنا من برکات قربه فی حضرة مولاه عز وجل اهنا منه وهذا بعض کلامه فی فضائل الشیخ عبد القادر رضی الله تعالی عنه وارضاه رجعنا الی ذکر الشیخ ابی محمد بن عبد رضی الله عنه کان من اکابر العارفین المشهورین واجلاء المقربین المذکورین صاحب الاحوال الفاخرة والکرامات الباهرة والمقامات العلیة

له کثیب سرورٍ عظیم
له ولاوجب الشیخ
الا وکان للشیخ عبد القادر رضی الله عنه وارضاه اعلی منه
او وهل الله تعالی حبیبا من الاسرار سبق به جمهور الاولیاء
الله تعالی الاولیاء کان اربعین الاولیاء
شاد ولی بعضهم الی امر القطب رضی الله عنه
فهم اجمعین کذا
فی بعض الاسرار
بدا منه

والمعارف السنية والتصريف النافذ في الوجود والمقرله بالقدم الراسخ في التمكين من غير جحود
وغير ذالك من الفضائل التي يجل قدرها ويطول ذكرها شيخ ابوطالب عبدالرحمن بن ابوالفتح ہاشمی
واسطی مقری رحمہ اللہ تعالی نے کہا مینے شیخ قدوۃ جمال العارفین ابو محمد بن عبد البصری رضی اللہ عنہ کو سُنا وہ کہتے تھے اور
کسی نے اونسے حضرت خضر علیہ السلام کا پوچھا کہ کیا وہ زندہ ہین یا مردہ پس فرمایا کہ مین ابو العباس خضر علیہ السلام سے ملا ہون
اور مینے اونسے کہا کہ آپ مجھے کوئی نہی عجیب بات سُنائین جو آپ کو اولیا کے ساتھ گذری ہو پس حضرت خضر علیہ السلام
نے فرمایا کہ مین ایکدن بحر محیط کے کنارے پر گزرا جہان نہ کوئی آدمی دکھائی دیتا تھا اور نہ غیر آدمی پھر مینے دیکھا کہ ایک
شخص عبا مین لپٹا ہوا سوتا ہی تو مجھے یہ بات واقع ہوئی کہ وہ کوئی ولی ہی پھر مینے اپنے پانون سے اوسے ٹھوکر ماری
تو اوسنے اپنا سر اوٹھایا اور مجھسے کہا تو کیا ارادہ رکھتا ہی پس مینے اوس سے کہا کہ تو خدمت کے واسطے کھڑا ہو
تو وہ بولا کہ تو چلا جا اور اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہو پھر مینے اوس سے کہا کہ اگر تو کھڑا نہوگا تو مین ضرور تجھپر
ندا کر دونگا لوگون مین اور اونسے کہدونگا کہ یہ ولی اللہ ہے پس اوسنے کہا اگر تو نہ چلا جائیگا تو مین ضرور اونسے
کہدونگا کہ یہ خضر ہے پس مینے کہا کہ تونے مجھے کیونکر پہچانا تو اوسنے کہا کہ تو جو ہے سو ابو العباس خضر ہی اب
تو مجھسے کہہ کہ مین کون ہون پس مینے اپنی ہمت اللہ عزوجل کی طرف بلند کی اور مینے اپنے سر مین کہا یا رب مین نقیب الاولیا[له]
ہون تو مجھے ندا کیگئی او ابو العباس تو نقیب ہے اونکا جو ہمکو دوست رکھتے ہین اور یہ اونمین سے ہی جنکو ہم دوست رکھتے ہین
پھر وہ مجھپر متوجہ ہوا اور مجھسے کہا او ابو العباس کیا تونے سُنا یہ قصہ اوسکے ساتھ مینے کہا ہان اب تو مجھے کسی دعا کا
توشہ دے تو وہ بولا کہ او ابو العباس دعا تو تجھسے ہی مینے کہا ضرور تو ہی دعا کر کہا گزر جا وافر کرے اللہ تیرا حصہ
اپنے سے مینے کہا اور دعا کر پھر وہ مجھسے غائب ہوگیا حالانکہ اولیا مجھسے غائب ہونے پر قدرت نہین رکھتے
ہین پھر مینے اپنے جی مین چلنے کا کچھ بقیہ دیکھا تو چلا یہانتک کہ ریت کے ایک بڑے تھل کیطرف پہونچا پس مجھے
میرے نفس نے اوسکے چڑھنے کی طرف بُلایا پھر جب مین اوسکی چوٹی پر چڑھ گیا تو مجھے یہ خیال ہوا کہ مین آسمان کے
برابر اگیا پھر مینے اوسکی پشت پر ایک ایسا نور دیکھا کہ آنکھون کو جھپٹ رہا ہی تو مینے اوسکا قصد کیا پس ناگاہ وہان ایک عورت
عبا مین لپٹی ہوئی سورہی ہی یہ عبا اوس شخص کی عبا کے مشابہ ہی جو مجھے ملا تھا پھر مینے ارادہ کیا کہ اپنے پانون سے
اوسے مارون تو مجھے ندا کیگئی کہ مؤدب رہ اوس شخص کے ساتھ جسکو ہم دوست رکھتے ہین پس مین بیٹھ گیا اوسکے
بیدار ہونیکا انتظار کرنے لگا پھر نماز عصر کے وقت وہ بیدار ہوئی اور کہا الحمد للہ الذی احیانی بعد ما اماتنی والیہ
النشور والحمد للہ الذی آنسنی به واوحشنی من خلقه یعنی سب حمد ہی اوس اللہ کو جسنے مجھے جلایا بعد اسکے کہ مجھے مارا اور

[له] یعنی مین اولیا کا سردار ہون اونکی فہرست میرے پاس ہی مین اونکو نام بنام جانتا ہون پر کون ولی ہی جس سے مین واقف نہین ہون ۱۲ منہ

اوسکی طرف پھیل پڑا ہی اور ساری حمد ہی اوس اللہ کو جسنے مجھے اپنے ساتھ انس دیا اور اپنی خلق سے مجھے وحشت دی پھر
اوس نے التفات کیا تو مجھے دیکھا پس کہا اے ابو العباس تجھے مرحبا ہو اور اگر تو منع کیے بغیر میرے ساتھ مودب
رہتا تو بہت بہتر ہوتا مینے کہا تجھے اللہ کی قسم دیتا ہون تو اوس شخص کی بی بی ہی کہا ہان اور اس جنگل مین ایک عورت
بدل کے منصب کی مرگئی تھی تو اللہ تعالی اوسکی طرف مجھے ہانک لایا تو مینے اوسکو نہلایا اور کفنایا پھر جب مین اوسکی
تجہیز وتکفین سے فارغ ہوچکی تو وہ میرے سامنے سے آسمان کیطرف اوٹھا لیگئی یہانتک کہ میری نگاہ سے غائب ہوگئی
پھر مینے اوس سے کہا کہ تو مجھے کسی دعا کا توشہ دے تو وہ بولی کہ دعا تو تجھسے ہی اے ابو العباس مینے کہا کہ ضرور تو بھی
دعا کر کہا گزرجا وافر کرے اللہ تعالی تیرا حصہ اپنے سے مینے کہا اور دعا کر اوسنے کہا تو ہمکو ملامت نکرنا جبکہ
ہم تجھسے غائب ہو جائین پھر مینے التفات کیا تو اوسکو نہ دیکھا شیخ ابو محمد کہتے ہین پھر مینے خضر علیہ السلام سے کہا
کہ کیا ان احباب کیواسطے کوئی مرد فرد ہی ہر وقت مین کہ جسکے حکم کیطرف یہ رجوع ہوتے ہین کہا ہان مینے کہا ہمارے
اس وقت مین وہ کون ہی حضرت خضر نے فرمایا کہ وہ شیخ عبد القادر ہین رضی اللہ عنہ وارضاہ مینے کہا تم مجھے خبر دو
شیخ عبد القادر کے حال کی کہا وہ اسوقت مین فرد الاحباب وقطب الاولیا ہین اور نہین پہونچایا اللہ تعالی نے کسی
ولی کو طرف کسی مقام کے مگر واسطے شیخ عبد القادر کے اوس سے اعلی مقام ہی اور نہین پلایا اللہ تعالی نے دن
مین کے کسی حبیب کو کوئی پیالہ اپنی محبت سے مگر حال یہ ہی کہ شیخ عبد القادر کے واسطے اوس سے زیادہ خوشگوار ہے
یہ بعض کلام خضر علیہ السلام کا ہی فضائل مین حضرت شیخ عبد القادر کے اللہ تعالی اونسے راضی ہوا اور اونکو راضی کرے اور
ہمکو محروم نرکھے اونکی برکات قرب سے اپنے مولی عزوجل کی بارگاہ مین آمین ومن کلامہ رضی اللہ تعالی
عنہ اذا کوشف العبد بوصف الجمال سکر القلب فطرب الروح وھام السر والحیاۃ اسم لثلاثۃ معان
الاول حیاۃ العلم من موت الجهل والثانی حیاۃ الجمع من موت التفرقۃ والثالث حیاۃ الوجود یعنی
البقاء من موت الفناء والمواجید ثمرات الاوراد ونتائج المنازلات وترک الاحوال قبل وجود اللہ سبحانہ محال
وطلب الاحوال بعد وجودہ تعالی محال ومن تھاون بسر اللہ تعالی انطق اللہ تعالی لسانہ بعیوب نفسہ و
کان رضی اللہ تعالی عنہ یتمثل بھذہ الابیات ؎ کادت سرائر سری ان تسر بما + اولیتنی
من جمیل لا اسمیہ + فصاح بالسر سر منک یرقبہ + کیف السرور بسر دون مبدیہ + فظل
یلحظنی سری لالحظہ + والحق ینظر فی قلبی یراعیہ + واقبل الوجد یفنی الکل من صفتی + و
الحق فی ذاک یخفینی وابدیہ + قال المترجم عفا اللہ عنہ وسکن رضی اللہ تعالی عنہ

البصرة وبهامات قبل سنة ثمانين وخمسمائة وقد علت سنه ودفن بظاهرها وقبره هنالك ظاهر يزار و
ما صلى عليه سمع من الجو اصوات طبول تضرب وكانوا كلما رفعوا ايديهم في التكبير للصلوة عليه سمعوها واسلم
يومئذ طائفة من اليهود والنصارى وكان يومًا مشهودًا كذا في بهجة الاسرار

الحكاية السابعة والاربعون

عن الشيخ ابي العباس احمد بن بركات السعدي المقرئ رحمه الله تعالى قال شهدت يومًا الشيخ
القدوة ابا عمرو عثمان بن مرزوق القرشي رضي الله تعالى عنه وقد دخل عليه شيخ اشعث اغبر
ما رايته من قبل ولا من بعد فجلس بين يديه متادبا خاضعا فاطرق الشيخ عثمان ساعة ثم نظر الى الرجل
فخر مغشيا عليه فقال الشيخ ارفعوه فرفعناه الى بيت فسكن فيه اربعة اشهر لا يتحرك ولا يفيق وحاله
حال الميت الا انه يتنفس ثم اتاه الشيخ ومسح بيده على صدره فافاق فسالته عن امره فقال يا
ابا العباس كبر سني وتتابعت مجاهداتي وطالت سياحاتي وما رايت من احوال هذا الشان
شيئا فاستغثت الى الله تعالى بسري فنوديت اذهب الى سلطان هذا الوادي فعنده
ما تريد فقلت ومن هو فقيل لي هو الشيخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق فلما جلست بين
يديه ونظر الى قطعت نظرته حجبي واحتوت بي سرادقات الوصل وانطوت لي مسافات
البعد واختطفتني عن حسي وعالمي وغيبتني عن الوجود وما فيه وقفت على قدم الفناء والغيبة عن
الاكوان في مقام القرب ونلت مطلوبي ووصلت الى محبوبي ببركة نظرته فرايت رسول الله صلى الله عليه و
اله وسلم وانا على هذا الحال في مقامي ذلك فنظر الي وقال مروا من حال بين هذا وبين عقله ان
يضع فيه تمكينا يقهر بقوة سلطان هذا الحال فيرجع الى تمييزه فيقوم باحكام الشرع فاسرع الى الشيخ
ابو عمرو فوجدت عندي قوة ملكت بها حالي ورجعت الى وجودي كما ترى ثم ذهب فما رايته بعد

شیخ ابو العباس احمد بن برکات سعدی مقری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ ایکدن مین شیخ قدوہ حضرت ابو عمرو
عثمان بن مرزوق قرشی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ایک بوڑھا شخص پریشان بال غبار آلود داخل ہوا جسکو
مینے نہ اس سے قبل دیکھا اور نہ اس سے بعد پس وہ مؤدب عاجز وفروتن ہو کے اونکے آگے بیٹھ گیا تو حضرت شیخ
نے گھڑی بھر اپنا سر نیچے کیا پھر اوس شخص کیطرف نظر کی تو وہ بیہوش ہو کر گر پڑا پس شیخ نے فرمایا کہ اسکو اوٹھا
لیجاؤ تو ہم اوسکو ایک گھر کیطرف اوٹھا لائے پھر وہ چار ماہ اوس مین ساکن رہا حرکت نہین کرتا تھا اور اوسکا حال
مردے کا حال تھا مگر وہ سانس لیتا تھا پھر حضرت شیخ اوسکے پاس آئے اور اپنا ہاتھ اوسکے سینہ پر پھیرا تو اوسے ہوش آگیا

العارف کذا فی البهجة ١٢
فی نسخة ابی عمرو بن عثمان رضی الله تعالی عنه کما فی البهجة ١٢
سن بالکسر وفتح الثانی سال عمر ١٢
جمع سیاحة بمعنی رفتن در زمین ١٢
احتوا گرد کردن ١٢
در نوشته شدن ١٢
اختطاف ربودن ١٢

پھر مینے اوس شخص سے اوسکا حال پوچھا تو اوسنے کہا او ابوالعباس میری عمر بڑی ہوگئی اور میرے مجاہدے پے درپے ہوئے اور میری سیاحتین طویل ہوئین اور مینے اس شان کے احوال مین سے کچھہ نہین دیکھا تو مینے اپنے سر مین اللہ تعالی کیطرف استغاثہ کیا پس مجھے ندا کیگئی کہ تو اس وادی کے سلطان کیطرف جا اوسکے پاس ہی وہ شی جسکا تو ارادہ رکھتا ہی پھر مینے کہا وہ کون ہے تو مجھسے کہا گیا کہ وہ شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق ہی پھر جب مین اونکے آگے بیٹھا اور اونہون نے میریطرف نظر کی تو اونکی نظر نے میرے پردے قطع کر دیے اور سراپردہاے وصل نے مجھے گھیر لیا اور دور کی مسافتین میرے واسطے لپٹ گئین اور مجھے اپنے حس و عالم سے جھپٹ لیا اور وجود و مافیہ سے مجھے غائب کر دیا اور مین کوان سے فنا وغیبت کے قدم پر قائم ہوگیا قرب کے مقام مین اور مینے اپنا مطلوب پالیا اور اپنے محبوب کیطرف پہونچ گیا اونکی نظر کی برکت سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھپر گزر کیا اور مین اس حال پر تھا اپنے اوس مقام مین تو آپنے میری طرف نظر کی اور فرمایا حکم دو اوس شخص کو جو کہ حائل ہوا ہی درمیان اسکے اور اسکی عقل کے اسباب کا کہ اسمین ایک ایسی تمکین رکھدی جسکی قوت سے اس حال کے غلبہ کو دبائے رہے تو اپنے تمیز کیطرف رجوع کر آئے پھر احکام شرع کے ساتھہ قائم ہوجائے پس شیخ ابوعمرو میری طرف جلد آگئے تو مینے اپنے نزدیک ایسی قوت پائی جس سے مین اپنے حال کا مالک ہوگیا اور اپنی وجود کیطرف لوٹ آیا جیساکہ تو دیکھ رہا ہی پھر وہ چلا گیا تو ابتک مینے اوسکو نہین دیکھا رحمہ اللہ تعالی دیکھو تصرف والون کی کیا نظر ہی کہ ایک ہی نظر مین کام کردیا اسی باب مین حافظ شیرازی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین ؎ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند

الحكاية الثامنة والاربعون بعد الخمس المئين عن الشيخ احمد بن بركات السعدى

رحمه الله تعالى قال حضر عند الشيخ عثمان بن مرزوق رضى الله تعالى عنه يوما بمصر رجلان عربى لا يعرف بالعجمية وعجمى لا يعرف بالعربية كلمة واحدة فجعل كل منهما يتكلم ولا يفهم الاخر ما يقول صاحبه فقال العربى وددت انى اعرف بالعجمية وقال العجمى وددت انى اعرف بالعربية وقاما ثم اتيا الى الشيخ من الغد والعربى يتكلم بالعجمية كافصح العجم والعجمى يتكلم بالعربية كافصح العرب فقال العربى رايت الليلة فى منامى ابراهيم الخليل على نبينا وعليه الصلوة والسلام ومعه الشيخ ابو عمرو فقال الخليل صلوات الله عليه لابى عمرو علمه العجمية نيابة عنى فتفل ابو عمرو فى فمى فاستيقظت وانا اتكلم بالعجمية وقال العجمى وانا رايت الليلة فى منامى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ومعه الشيخ ابو عمرو فقال المصطفى صلوات الله وسلامه عليه لابى عمرو علمه العربية نيابة عنى فتفل ابو عمرو فى فمى فاستيقظت وانا اتكلم بالعربية شیخ احمد بن برکات سعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ شیخ عثمان بن مرزوق رضی اللہ عنہ کے

پاس ایکدن مصر مین دو شخص حاضر ہوئے ایک تو عربی کہ وہ عجمی زبان نہین جانتا تھا اور ایک عجمی کہ وہ عربی زبان کا ایک کلمہ
نہین جانتا تھا پھر اون مین سے ہر ایک نے شروع کیا کہ باتین کرتا تھا اور دوسرا نہین سمجھتا تھا اوس بات کو جو اوسکا
ساتھی کہتا تھا پس عربی نے کہا مین آرزومند ہون کہ عجمی زبان جاننے لگون اور عجمی نے کہا مین آرزومند ہون کہ عربی
زبان جاننے لگون اور وہ دونون اوٹھ کھڑے ہوے پھر کل شیخ کیطرف آئے اس حال مین کہ عربی تو عجمی زبان بول رہا ہے
مثل فصیح تر عجم کے اور عجمی عربی زبان بول رہا ہی مثل فصیح ترین عرب کے پھر عربی نے کہا کہ مینے آجکی رات اپنے خواب مین
حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کو دیکھا اور اونکے ساتھ شیخ ابو عمرو مین تو حضرت خلیل علیہ الصلوۃ والسلام نے شیخ ابو عمرو سے
فرمایا کہ تو میرا نائب ہو کر عجمی زبان اسکو سکھا دے پس شیخ ابو عمرو نے میرے مونہہ مین تھوکدیا پھر مین جاگ اوٹھا اور مین عجمی زبان
بولتا تھا اور عجمی نے کہا کہ مینے آجکی رات اپنی خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ شیخ ابو عمرو
مین تو آپنے شیخ ابو عمرو سے فرمایا کہ تو میری طرف سے نائب ہو کر اسکو عربی زبان سکھا دے پس شیخ ابو عمرو نے میرے مونہہ
مین تھوکدیا پھر مین بیدار ہو گیا اور مین زبان عربی بول رہا ہون

الحکایۃ التاسعۃ والاربعون

بعد الخمس المئین عن الشیخ الجلیل الاصیل ابی الخیر سعد بن الشیخ القدوۃ العارف باللہ ابی عمرو عثمان
بن مرزوق القرشی رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت والدی یقول خرجت مرۃ سائحا فی جبل المقطم بقرافۃ مصر
فمکثت فیہ ایاما لا اری احدا فسمعت لیلۃ عند السحر قائلا یقول فی مناجاتہ بصوت یزعج القلوب وحنین یذہل
العقول کتمت ندائی من غیرک وبحت بسری الیک واشتغلت بک عمن سواک ثم انتحب بالبکاء وقال عجبت
لمن عرفک کیف یسلو عنک ولمن ذاق حبک کیف یصبر عنک یا مولی العارفین وحبیب المقربین وانیس
المحبین وغایۃ امل الطالبین ومعین المنقطعین ثم صاح واشوقاہ واکرباہ فتبعت الصوت وقد اخذ مجامع
قلبی حتی انتہیت الیہ فاذا ہو شیخ نحیف الجسد مصفر اللون تعلوہ الہیبۃ ویتجللہ الوقار والتؤدۃ وعلیہ سمۃ
اہل المعرفۃ فدنوت منہ وسلمت علیہ فقال مرحبا بک یا ابا عمرو فقلت وکیف عرفتنی وما رایتنی قبل
ہذہ الساعۃ فقال نظرت الی شخصک فی الارض فعرفت مقامک فی السماء وقرأت اسمک فی اللوح
المحفوظ فقلت لہ یا سیدی افدنی فائدۃ فقال یا ابا عمرو اوحی اللہ عز وجل الی نبیہ داود صلوات اللہ
علی نبینا وعلیہ یا داود قل لاولیائی واحبائی لیفارق کل منہم صاحبہ فانی مونسہم بذکری ومحدثہم
بانسی وکاشف الحجاب فیما بینی وبینہم لینظروا عظمتی وجلالی فی کل یوم ادنیہم وفی کل ساعۃ اقربہم
منی واذیقہم من طعم کرامتی فاذا فعلت بہم ذلک عمیت نفوسہم عن الدنیا واہلہا فما شئ الذ الیہم

منی ولا اقر لعیونہم من النظر الیّ یستجلون القدوم علیّ وانا اکرہ ان امیتہم لانہم مواضع نظری
من بین خلقی انظر الیہم وینظرون الیّ قلوبہم یا داؤد وقد ذابت نفوسہم ونحلت اجسامہم
وخشعت عیونہم وتہشمت اعضاؤہم وانخلعت قلوبہم اذا سمعوا بذکری فانا اباہی بہم ملائکتی
واہل سمواتی ینظرون الیّ فیزدادون خوفا وعبادۃ ان ناجونی اصغیت الیہم وان نادونی اقبلت
علیہم وان اقبلوا الیّ ادنیتہم وان دنوا منی قربتہم وان والونی والیتہم وان صافونی صافیتہم
وان عملوا لی جازیتہم انا مدبر امورہم وسائس قلوبہم ومتولی احوالہم لم اجعل لقلوبہم
راحۃ فی شیء غیر ذکری لایستانسون الا الیّ ولا یحطون رحال قلوبہم الا عندی فوعزتی
وجلالی لامکننہم من رؤیتی ولا اشبعنہم من النظر الیّ حتی یرضوا فوق الرضا فابلغ یا داؤد اہل
الارض انی حبیب لمن احبنی وجلیس لمن جالسنی وانیس لمن انس بی وصاحب لمن
صاحبنی ومطیع لمن اطاعنی ومختار لمن اختارنی ہلموا الی کرامتی ومصاحبتی ومعاملتی
وانا الجواد الماجد اقول للشیء کن فیکون ثم خنقتہ العبرۃ حتی غشی علیہ فلما افاق قلت لہ
یاسیدی اوصنی قال یا ابا عمرو اقطع عن قلبک کل علاقۃ ولا تقنع بشیء دونہ فقلت یا سیدی
ادع لی فقال خفف اللہ عنک مؤن نصب السیر الیہ ولا جعل بینک وبینہ حجابا
ثم ولی کالہارب من الاسد وانشد متمثلا ذکرتک لا انی نسیتک لمحۃ + وایسر ما فی الذکر ذکر لسانی
وکدت بلا وجد اموت من الہوی + وہام علی القلب بالخفقان + فلما ارانی الوجد انک حاضری
شہدتک موجودا بکل مکان + فخاطبت موجودا بغیر تکلم + ولاحظت معلوما بغیر عیان

شیخ جلیل ابوالخیر سعد فرزند شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ مین نے اپنے والد کو سنا وہ کہتے تھے کہ ایکبار مین نکلا سیاحت کرتا ہوا جبل مقطم مین جو کہ قرافہ مصر مین ہے تو کئی دن اوس مین ٹھیرا کسی کو نہین دیکہتا تہا پھر مین نے ایک رات سحر کی وقت کسی کہنے والے کو سنا کہ اپنی مناجات مین کہرہا ہے ایسی آواز سے کہ بے چینی کے مارے دلکو اوکھاڑے ڈال رہی ہے اور ایسی آرزومند آواز سے کہ عقلون کو غافل کئے دیتی ہے وہ مناجات یہ ہے کہ مین نے اپنی ندا یا اپنی بات تیرے غیر سے چھپائی اور مین نے اپنا بھید تجھسے ظاہر کیا اور تیرے ماسوی سے تیرے ساتھ مشغول ہوا پھر آواز دیا اور کہا مین نے تعجب کیا اوس سے کہ جسنے

تجھے پہچان لیا وہ کیونکر تجھسے بے غم و غافل ہوتا ہے اور اوس سے کہ جسنے تیری محبت کا ذائقہ لیا وہ
کس طرح تجھسے صبر کرتا ہے ای مولی عارفون کے او حبیب متقربون کے اور انیس محبون کے اور
غایت آرزو طالبون کے اور معین منقطع ہونیوالون کے پھر چیخ ماری آہ رے شوق آہ رے بیقراری
پس مین اوس آواز کے پیچھے گیا حالانکہ وہ آواز میرے پورے دلکو کھینچکی تھی یہانتک کہ اوسکیطرف
پہونچ گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک بوڑہا آدمی لاغر بدن زرد رنگ ہی ہیبت اوسپر چہا رہی ہے اور
وقار و بردباری اوسے ڈہانکے ہوئی ہے اور اوسپر معرفت والونکی نشانی ہے تو مین اوس سے
قریب ہوا اور اوسکو سلام کیا تو وہ بولا کہ او ابو عمرو تجھے مرحبا ہو پس مین نے کہا تونے مجھے کیونکر
پہچانا حالانکہ اس گھڑی سے پہلے تونے مجھے نہین دیکھا ہو اوکہا کہ مین نے تیری شخص کیطرف زمین مین
نظر کی تو مین نے تیرا مقام آسمان مین پہچانا اور تیرا نام لوح محفوظ مین پڑہا پس مین نے اوس سے کہا
یا سیدی آپ مجھے کوئی فائدہ دین تو کہا او ابو عمرو اللہ عزوجل نے اپنے نبی داؤد علیہ السلام کیطرف
وحی کی کہ او داؤد تو میری اولیا و احبا سے کہدے چاہئے کہ ہر ایک اونمین کا اپنی ساتھی سے
جدائی کرے پس بیشک مین اونکا مونس ہون اپنے ذکر کے ساتھہ اور اونسے بات چیت کرنیوالا
ہون اپنی انس کے ساتھہ اور کھولنے والا ہون پردہ کا درمیان اپنے اور اونکے تاکہ میری
عظمت و جلال کیطرف وہ نظر کرین مین ہر دن اونکو نزدیک کرتا ہون اور ہر گھڑی اونکو
قریب کرتا ہون اپنی سے اور چکھاتا ہون اونکو اپنی کرامت کے مزے پس جب مینے اونکے ساتھہ یہ کیا تو اوندھے کر دیئے مین نے
اونکی نفوس دنیا اور دنیاوالون سے پھر مجھسے بڑہکر کوئی شی اونکو مونس نہین ہوتی اور نہ میری طرف
نظر کرنے سے زیادہ کوئی شی اونکی آنکھون کو ٹھنڈا کرنیوالی ہوتی ہے میرے پاس آنیکی جلدی
چاہتے ہین اور مین ناخوش رکھتا ہون یہ کہ اونکو مارون اس لئے کہ وہ تو میری خلق کے درمیان
میری نظر کے پڑنے کی جگہ ہین مین اونکی طرف نظر کرتا ہون اور وہ میری طرف نظر کرتے ہین پس
او داؤد کاش تو اونکی طرف نظر کرتا کہ اونکی نفوس پگہل گئی ہین اور اونکی جسم لاغر ہوے ہین اور
اونکی آنکھین نحیف ہین اور اونکے اعضا ریزہ ریزہ ہوگئے ہین اور اونکی دل اپنی جگہ سے ہٹ گئے جبکہ اونہون نے میرا ذکر
سنا پس مین اپنی فرشتون اور اپنے آسمانون والونپر اونکے ساتھہ فخر و ناز کرتا ہون وہ میریطرف
نظر کرتے ہین تو خوف و عبادت اور بڑھاتی ہین اگر وہ مجھسے سرگوشی کرین تو مین اونکی طرف

کان رکھون اور جو وہ مجھے پکارین تو مین اونپر متوجہ ہون اور اگر وہ میری طرف متوجہ ہون تو مین اونکو نزدیک کردون اور اگر وہ مجھسے نزدیک ہون تو مین اونکو قریب کردون اور جو وہ مجھسے موالات و دوستی و پیوستگی کرین تو مین اونسے موالات کردون اور اگر وہ مجھسے صاف دوستی کرین تو مین اونسے صاف دوستی کردون اور اگر وہ میرے واسطے عمل کرین تو مین اونکو بدلہ دون مین اونکے کامونکی تدبیر کرنیوالا ہون اور اونکے دلونکا خبرگیر ہون اور اونکے احوال کا متولی ہون اونکے دلونکے واسطے کوئی راحت نہین ہے کبھی کسی شئی مین سوا اپنے ذکر کے وہ انس نہین چاہتے ہین مگر طرف میرے اور اپنے دلونکا سامان و اسباب نہین اوتارتے ہین مگر میرے پاس پس مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ مین ضرور انکو بخشدونگا اونکو اپنی دیکھنے کی اور سیر کردونگا اونکو اپنی طرف نظر کرنے سے یہانتک کہ وہ [illegible] ہوجائین گے پس اے داؤد تو پہونچا دے زمین والون کو کہ مین دوست ہون واسطے اُسکے جسنے مجھے دوست رکھا اور ہمنشین ہون اُسکا جسنے مجھسے ہمنشینی کی اور انیس ہون اوسکا جسنے میرے ساتھ اُنس کیا اور صاحب ہون اُسکا جسنے مجھسے مصاحبت کی اور مطیع ہون اُسکا جسنے میری اطاعت کی اور مختار ہون اُسکا جسنے مجھے اختیار کیا پس تم آؤ طرف میری کرامت کے اور میری مصاحبت کے اور میری معاملت کے اور مین بڑا داتا بزرگوار نیکوکار ہون کہتا ہون شئے سے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے پھر آنفقیر نے اوسکا گلا گھونٹ دیا یہانتک کہ وہ بیہوش ہوگیا پھر جب ہوش مین آیا تو مینے اُس سے کہا یا سیدی آپ مجھے وصیت کرین کہا اے ابو عمرو ہر علاقہ اپنے دل سے کاٹ ڈال اور سوا اُسکے کسی شئے کے ساتھ تعلق مت کر پھر مینے کہا یا سیدی آپ میرے واسطے دعا کرین کہا ہلکا کرے اللہ تجھسے اپنی طرف چلنے کے رنج و محنت کے بوجھ کو اور نہ کرے درمیان تیرے اور اپنے کوئی حجاب پھر مُنہ پھیر کر بھاگا جیسے کوئی شیر سے بھاگتا ہے اور یہ اشعار پڑھے ۔ مینے تیرا ذکر کیا تو اس سبب سے کہ مین لحظہ بھر بھی تجکو بھول گیا ہون اور سب سے [illegible] زیادہ آسان زبان کا ذکر ہے مین قریب تھا کہ بغیر وجد کے مرجاؤن عشق و محبت سے اور میرا دل تڑپنے پھڑکنے سے مجھپر حیران و متحیر ہوگیا پھر جب وجد نے مجھے یہ دکھایا کہ تو میرے پاس حاضر ہے تو مینے تجھے موجود دیکھا ہر مکان مین پھر مین نے خطاب کیا موجود سے بغیر تکلم کے اور ملاحظہ کیا معلوم کا بغیر عیان کے ۔

مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامہ قرشی حنبلی مصر مین ساکن ہوئے اور اُسکو وطن بنایا اور ۵۶۴ھ پانسو چونسٹھ کو وہین انتقال کیا ستر برس سے بڑھ گئی تھی ۔

ودفن بقرافتها شرقی قبر الامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ مما یلی ساریتہ وقبرہ ظاہر یزار کذا فی بہجۃ الاسرار

الحکایۃ الخمسون بعد الخمس لمئین

عن الشیخ العارف ابی عبد اللہ محمد بن ابی الحسن المخزومی بسندہ المتصل انہ کان رجل من وجوہ اہل سنجار کثیر الوقیعۃ فی الاولیاء السالفین رضوان اللہ علیہم اجمعین فلما حضرتہ الوفاۃ جعل یتکلم بکل شیء الا الشہادۃ فاذا قیل لہ قل لا الہ الا اللہ یقول لم یؤذن لی فی ذلک فضج الناس واتوا الی الشیخ سوید السنجاری رضی اللہ تعالی عنہ فاتاہ وجلس عندہ واطرق طویلا ثم قال لہ قل لا الہ الا اللہ فقالہا وکررہا مرارا فقال الشیخ انہ عوقب بذلک لوقیعتہ فی الاولیاء السالفین وانی شفعت فیہ فقیل لی قد شفعناک فیہ ان رضی عنہ اولیاءنا السالفون فدخلت الحضرۃ الشریفۃ واستوہبت ذنبہ من معروف الکرخی وسری السقطی والجنید والشبلی وابی یزید وغیرہم فاطلقوا لسانہ فی الشہادۃ قال فقال الرجل انی کلما اردت ان اتشہد وثب شیء اسود وشد الثقل علی لسانی ومنعنی النطق وقال لی انا وقیعتک فی اولیاء اللہ تعالی ثم جاء بعدہ نور یتلالأ وطرد ذلک السواد عنی وقال لی انا رضا اولیاء اللہ تعالی عنک وہا انا انظر الی خیول من نور بین السماء والارض قد ملأت الجو علیہا رکبان من نور مطرقۃ رؤسہم ہیبۃ یقولون سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح قال وما زال ذلک الرجل یلہج بالشہادتین حتی مات رضی اللہ عنہ

شیخ عارف ابو عبد اللہ محمد بن ابی الحسن مخزومی بسند متصل خود روایت کرتے ہین کہ اہل سنجار کے ذی وجاہت لوگون مین سے ایک شخص تھا اولیاے سابقین کے حق مین بہت بدگمانی کیا کرتا تھا رضی اللہ عنہم اجمعین پھر جب اُسے وفات حاضر ہوئی تو سواے کلمہ شہادت کے ہر شئی کے ساتھ کلام کرنے لگا پس جب اُس سے کہا جاتا کہ لا الہ الا اللہ کہہ تو وہ کہتا کہ اس مین مجھے اذن نہین دیا گیا پس لوگون نے شور وغل کیا اور حضرت شیخ سوید سنجاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت شیخ اُسکے پاس تشریف لائے اور اُسکے نزدیک بیٹھے اور دیر تک اپنا سر نیچا کیے رہے پھر اوس سے فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ تو اُسنے اُسے کہا اور کئی بار اُسکی تکرار کی پھر شیخ نے فرمایا کہ وہ اُسکے ساتھ عقاب کیا گیا اُسکی بدگمانی کے باعث حق مین اولیاے سابقین کے اور مینے اوس کے بارے مین شفاعت کی تو مجھسے کہا گیا کہ منظور ہمنے تیری شفاعت اُسکے باب مین قبول کی اگر ہمارے اولیاے سابقین اوس سے راضی ہوجائین پس مین بارگاہ شریف مین داخل ہوا اور اُسکے گناہ معاف کرنیکی درخواست کی حضرت معروف کرخی سے اور حضرت سری سقطی اور حضرت جنید وحضرت شبلی وحضرت ابو یزید وغیرہم سے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین تو کلمہ شہادت پڑھنے مین اُسکی زبان کھولدی گئی آدمی نے کہا پس مین شخص

نے کہا کہ جب میں ارادہ کرتا تھا کہ کلمہ شہادت پڑھوں تو کوئی کالی شے دوڑتی اژدہے کی طرح زبان پر گرانی کو سخت کر دیتی تھی اور بولنے سے مجھے
روکتی تھی اور مجھ سے کہتی تھی کہ میں تیری بدگمانی ہوں حق میں اللہ تعالی کے اولیا کے پھر بعد اُسکے ایک نور
آیا کہ چمک رہا ہے اور اُسنے اوس سیاہی کو مجھ سے بھگا دیا اور کہا کہ میں رضا ہوں اولیاء اللہ تعالی کی
تجھ سے اور تو میں اب نظر کر رہا ہوں طرف نعرے کے گھوڑوں کی درمیان آسمان زمین کی جنہوں نے زمین و آسمان کو بھرا ہوا ہے
نور کی سوار ہیں ہیبت کے مارے اپنے سر نیچے کیے ہوئے ہیں کہہ رہے ہیں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح راوی نے کہا وہ
شخص اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا رہا یہاں تک کہ مرگیا رضی اللہ تعالی عنہ

الحکایة الحادیة والخمسون بعد الخمس المئین عن الشیخ العارف ابی المحاسن یوسف بن الشیخ
القدوۃ ابی الحسن الزنجانی رحمه الله تعالی قال کان من اصحاب الشیخ سوید السنجاری رضی الله تعالی عنه رجل یقال
له الشیخ فرج بن عبد الله الحبشی وکانت له احوال جلیلة فورد علیه مرة تجل من تجلیات العظمة وصار جسده
کالماء الجامد فذکر ذلك للشیخ سوید فاتاه وفکر ساعة وقال ائتوا بنساء حسان یتحدثن عنده باعلا اصواتهن
ولا یمسسنه فاذا رجع الی الحکم العادة فلیبادرن بالخروج ففعلن ذلك ومسته احداهن باصبعها فی فخذه
فغابت اصبعها فیه فلما رجع الی بشریته ابتدرن الی الحجاب سئل الشیخ عن ذلك فقال انی طفت الممالك
بسری فلم اجد لهمته تعلقا بشیء منها غیر انی وجدت فی نفسه میلا الی النساء الحسان فاردت ان تجذبه
نفسه الی میلها ولو دام علیه ذلك الحال لذهب وجوده البتة قال وما زال موضع غرز اصبع تلك المرأة فی فخذ
الشیخ فرج الی ان توفی رحمه الله تعالی **قلت** ومما یشبه هذا ما بلغنی عن بعض شیوخ الیمن انه
کان اذا ورد علیه الحال واراد ان یصرف عنه یدعو بنوا من وجد او یرکب الفرس فیخف عنه شیئا فشیئا وکان
الحکمة فی ذلك والله اعلم ان المستلذات البشریة تضاد الواردات الالهیة **قال الراوی** وسمعت الشیخ یوسف
رضی الله تعالی عنه یقول جاهدت نفسی فی بدایتی ومنعتها الماء مدة فاجتزت فی بعض سیاحاتی بغدیر
من ماء فراودتنی نفسی علی الشرب منه فامتنعت فوثب منی شیء اسود والقی نفسه فی الماء فاذا هی نفسی تمثلت
بین یدی فی الماء تسألنی بالله التخفیف عنها فقلت والله لا حللت عن مجاهدتی ولا عما یا بعث الله تعالی
علیه وقال سمعته ایضا یقول وضعت نفسی علی الباب وعتوذ بحها وخلصت شیخ عارف ابو المحاسن
یوسف فرزند شیخ قدوۃ ابو الحسن زنجانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ شیخ سوید سنجاری رضی اللہ عنہ کی اصحاب میں سے ایک شخص تھا
اُسکو شیخ فرج بن عبد اللہ حبشی کہتے تھے اور اُسکے احوال جلیل تھے پس ایکبار تجلیات عظمت میں سے کوئی تجلی اوسپر وارد ہوئی اور
اُسکا جسم جمے ہوئے پانی کیطرح ہوگیا تو حضرت شیخ سوید سے اسکا ذکر کیا گیا پس وہ اُسکے پاس آئے اور گھڑی بھر فکر کی اور فرمایا

کہ خوبصورت عورتین لاؤ وہ اپنی بلند آوازون سے اسکے پاس باتین کرین اور اسکو چھوئین نہین پھر جب یہ احکام عادت کیطرف رجوع کر آئے تو وہ جلدی سے نکل جائین پھر اُن عورتون نے یہی کیا اور اُن مین ایک عورت نے اپنی انگلی سے اُسکی ران مین چھو لیا تو اُسکی انگلی اُسمین غائب ہو گئی پھر جب وہ اپنی بشریت کی طرف رجوع کر آیا تو وہ عورتین جلدی سے پردہ مین ہو گئین حضرت شیخ سے کسی نے اسکا پوچھا تو فرمایا کہ مینے لپنے سر سے ممالک کا گشت کیا پس مینے اُنمین کی کسی چیز کے ساتھ اُسکی ہمت کیواسطے کوئی تعلق نہین پایا سوا اسکے کہ مینے اُسکے نفس مین کچھ میل خوبصورت عورتون کیطرف پایا تو مینے یہ ارادہ کیا کہ اوسکا نفس اُنکی میل کیطرف اُسے کھینچ لائیگا اور اگر وہ حال ادبیر دوام پذیر ہوتا تو اُسکا وجود بالکل چلا جاتا۔ راوی نے کہا کہ شیخ فرج کی ران مین اُس عورت کی اُنگلی چھپانیکی جگہ ہمیشہ رہی یہانتک کہ اُنکا انتقال ہوا رحمہ اللہ تعالی حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین اور اسی قصے کے مناسب وہ قصہ ہے جو بعض شیوخ اکابر مین سے مجھے پہونچا ہے کہ جسوقت اُنپر حال وارد ہوتا اور چاہتے کہ وہ حال اُنسے جاتا رہے تو اپنی بی بی سے قریب ہوتے یا گھوڑے پر سوار ہو جاتے تھے پھر وہ ذرا ذرا کرکے اُنسے ہلکا پڑ جاتا تہا واللہ اعلم گویا حکمت اس مین یہ ہے کہ بشریت کی لذت کی چیزین واردات الٰہی کی ضد ہوتی ہین پھر راوی نے کہا اور مینے حضرت شیخ سوید رضی اللہ عنہ کو سُنا وہ فرماتے تھے کہ مینے اپنی ابتدا مین اپنے نفس کا مجاہدہ کیا اور ایک مدت اُس سے پانی روکا پھر بعض سیاحات مین پانی کے کسی تالاب پر گذر ہوا تو میرے نفس نے اوس سے پانی پینے پر مجھے پھسلایا پس مین بار بار رک گیا تو مجھہ مین سے ایک کالی شی نے جست کی اور اپنے آپکو پانی مین ڈالدیا پس مین کیا دیکھتا ہون کہ وہ میرا ہی نفس ہے صورت بنکر میرے سامنے پانی مین کھڑا ہوا اللہ کی قسم دیکر مجھسے سوال کرتا ہے کہ مین اُس سے تخفیف کرون تو مینے کہا واللہ مین اپنی مجاہدات اُسے نہ پھیرونگا اور نہ اُس شئے سے جسپر مینے اللہ تعالی سے بیعت کی پھر راوی نے کہا اور بھی مینے اُنکو کہتے سُنا ہے کہ مینے اپنے نفس کو بالکل عبرہ پر رکھا اور اوسکو ذبح کیا اور رہائی پائی +

الحکایۃ الثانیۃ والخمسون بعد الخمس المئین عن الشیخ اسمٰعیل بن الشیخ الجلیل ابی الفضل

علی سوید السنجاری رضی اللہ عنہ قال سمعت ابی یقول دُعی شیخی الی عند سلطان سنجار فامر باحضارہ فخاف علیہ اصحابہ فاطرق الشیخ ثم قال لا باس علی قد قیل لی لا تخف انا معک فلما وصل الی باب دار السلطان اخذ السلطان قولنج عظیم فلما دخل الدھلیز اشتد القولنج وغشی علی السلطان وصاح نساؤہ واھلہ وما شکوا ان ذلک بسبب احضارہ الشیخ فخرجوا الیہ حفاۃ واکبوا علی قدمیہ معتذرین فرجع الشیخ وزال القولنج لوقتہ وصما رُوی عن الشیخ المذکور ایضا انہ رای رجلا یحدق الی امرأۃ ذات ھیئۃ فنہاہ الشیخ فلم ینتہ فقال اللہم خذ بصرہ فعمی الرجل ثم بعد سبعۃ ایام جاء الی الشیخ وشکا الیہ من ظلمۃ العمی واذعن بالتوبۃ واکثر ندمہ للہ فبسط الشیخ

بدنه وقال اللهم رد عليه بصره الا فى معاصيك فانه قد تاب ان لا يعود الى معاصيك فرد الله عز وجل عليه بصره فى الحال وكان اذا اراد النظر الى محرم حجب عنه بصره ثم يعود اليه **وكان** رضى الله تعالى عنه من اعيان الشيوخ العارفين واكابر المحققين صاحب المعارف الباهرة والكرامات الظاهرة والمقامات العلية والاحوال السنية والاشارات والتعريف والتمكين والتصريف انتهى اليه خلق كثير من الصلحاء واجمع على تبجيله واحترامه المشائخ والعلماء **ومن** كلامه رضى الله تعالى عنه مقامات العارفين على سبعة اصول القصد الى الله تعالى فى السر والجهر والاعتصام بالله تعالى فى الامر والجلوس مع الله تعالى بالادب والنصيحة لعباد الله تعالى فى السر والجهر والكتم لاسرار الله تعالى فى الطى والنشر وثبوت الحال مع العلم بالصبر وذكر لا اله الا الله الملك الحق المبين فاذا قطع العارف هذه الاحوال وترقى عن رؤية الافعال فتح الله له فى القصد الى الله بالسر باب النفس **شیخ** اصیل اسمعیل فرزند شیخ جلیل ابو الفضائل سُوید سنجاری رضی الله عنه کہتے ہین مینے اپنے والد کو سُنا وہ کہتے تھے کہ بادشاہ سنجار کے پاس میری چغلی کھائی گئی پس اُسنے اُنکی حاضر کرنے کا حکم دیا تو اُنکے اصحاب اُنپر ڈرے پس شیخ نے سر نیچا کیا پھر فرمایا کہ کچھ کھٹکا نہین ہی مقرر مجھسے کہدیا گیا ہی کہ تو مت ڈر ہم تیرے ساتھ ہین پھر جب در خانہ سلطان تک پہونچے تو اس بادشاہ کو سخت قولنج نے پکڑ لیا پھر جب دہلیز کے اندر گئے تو قولنج کی شدت ہوئی اور وہ بادشاہ بیہوش ہوگیا اور اُسکی عورتین اور گھر والے چلائے اور اُنھون نے اس مین شک نہین کیا کہ یہ بیماری اس سبب سے ہے کہ اُسنے شیخ کو حاضر کیا ہی پھر وہ سب نکلے اور اُنکے قدمون پر عذر کرتے ہوے اوندھے گرے پس شیخ لوٹ آئے اور وہ قولنج اُسی وقت دور ہوگیا حضرت شیخ مذکور سے یہ بھی مروی ہی کہ اُنھون نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک خوبصورت عورت کی طرف گھور گھور کر دیکھ رہا ہی تو شیخ نے اُسے منع کیا پھر وہ باز نہ آیا تو شیخ نے فرمایا ای الله تو اسکی بینائی لے لے پس وہ اندھا ہوگیا پھر سات دن کے بعد شیخ کیطرف آیا اور تاریکی نابینائی کی شکایت کی اور توبہ کیساتھ مطیع ہوا اور بہت زاری کی تو شیخ نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور فرمایا ای الله تو اسکی بینائی اسپر پھیر دے مگر تیری معاصی مین پس بیشک اسنے توبہ کی ہی کہ تیری معاصی کیطرف عود نہ کریگا تو الله تعالے نے فی الحال اُسکی بینائی اُسپر پھیر دی اور جب وہ کسی محرم کیطرف نظر کرنیکا ارادہ کرتا تو اوسکی بینائی اس سے محجوب ہوجاتی پھر اُسکی طرف عود کر آتی تھی **وعلامته** ان یستروح القلب الى انوار التجلى بنفس السر وسراج الانس فى مشكوة الكشف وهذا النفس لا يكون الا فى حضرة التشهود بعد غيبة الادراك

فى معارج الاحوال واستغراق الاسرار فى مدارج روح القدس بحسم مادة الجهات واتحاد العلم و
ذهاب الرسم وهذا الحيوة اول ملابس العارفين واول استرواح انفاس ارواح التجلى وهذا الذى
لا يطفئ نور شهوده نور وجوده ولا يحجب نور وجوده حقيقة شهوده وحقيقة القصد الى الله
تعالى بالسر ظهور الحقيقة بادية فى حجاب العلم ثم يفتح الله له فى الاعتصام بالله تعالى باب المعاينة
وعلامة ان يفتح الله تعالى له عيونا ثلثة عينا يدرك بها انوار المعرفة وعينا يدرك بها انوار الحقائق و
عينا يدرك بها انوار المعرفة كما ان العيون ثلث عين البصر وعين البصيرة وعين الروح فعين
البصر يدرك بها المحسوسات وعين البصيرة يدرك بها المعنويات وعين الروح يدرك بها
الملكوتيات ثم يفتح الله تعالى له فى الجلوس مع الله تعالى باب الاستغراق وعين التفريد وله
خمسة اركان فناء القرب فى عين المشاهدة واضمحلال العلم فى بحر الجمع واستهلاك الفناء
فى بحر الازل واستغراق الوجود فى طى العدم واستعدام البقاء فى برق الابد ففناء القرب فى
عين المشاهدة للمرسلين مصافاة الاسرار وللمقربين عنايات الانوار واضمحلال العلم فى بحر الجمع
للصديقين رؤية وللابرار مشاهدة لان الرؤية للذات والمشاهدة لانوار الصفات واستهلاك
الفناء فى بحر الازل للمرسلين حقيقة وللمقربين طريقة واستغراق الوجود فى طى العدم للصديقين
تفريد التوحيد وللابرار تحقيق التجريد واستعدام البقاء فى برق الابد للشهداء حيات قرب
واستدامة رزق وللصالحين نسيم روح واسترواح ريحان ومعارف جنة نعيم ففناء القرب
فى عين المشاهدة كان عقلا وباضمحلال العلم فى بحر الجمع كان روحا وباستهلاك الفناء فى بحر
الازل كان سرا وباستغراق الوجود فى طى العدم كان ذرا وباستعدام البقاء فى برق الابد كان ذاتا
كاملة الوجود تامة التقويم فبالعقل ثبت الايمان وبالروح ثبت الخطاب وبالسر فهم الامر وبالذر
ظهر الحكم وبالذات وقعت الحركة فالحركة ظاهر الحكم والحكم ظاهر الامر والامر ظاهر الخطاب
والخطاب ظاهر الايمان والايمان ظاهر الصفات والصفات ظاهر الذات فالايمان بصيرة العقل
والسر بصيرة الروح والامر بصيرة الحكم والحكم بصيرة الحركة وذلك حقيقة ما يكشف
للعارف المنتهى فى درجة المعرفة **ومن كلامه رضى الله تعالى عنه** العلوم ثلثة علم من
الله تعالى وهو العلم بالامر والنهى والاحكام والحدود وعلم مع الله تعالى وهو علم الخوف
والرجاء والمحبة والشوق وعلم بالله وهو علم بنعوته وصفاته وعلم الظاهر علم الطريق وعلم
الباطن علم المنزل يعنى علم الحقيقة وموطن الوصول الى رب الخليقة وعلم الحكم علم الشرع

وکل باطن لا یقیمہ ظاہر فہو باطل واصل العقل الصمت وباطنہ کتمان الاسرار وظاہرہ الاقتداء بالسنۃ واذا
غلب الہوی توارٰی العقل ومن احتجب فی شیء من علومہ فلا ینظر الی شیء من عیوبہ وکان یتمثل بہذہ الابیات
ہ وقفت علی باب الحبیب مسائلا + فابدٰی جوابی قبل ان اتکلما + وکان جوابی انت لا انت ماتری + فمت لے
بوجد الوجد حتی تہدما + ورائع ودادی ما استطعت فاننی + ساجعل ودی فی المعاد معظما + واکشف
حجب العز عنی لاننی + اجیب نداء العارفین تکرما + شفاءک عندی غیر انی احب ان + اراک علی فرش
المحبۃ مسقما یقول المترجم عفا اللہ عنہ قال فی بہجۃ الاسرار سکن رضی اللہ عنہ سنجار دہ استوطنہا قدیما الی ان مات
بہا مسنا وقبرہ بہا ظاہر یزار واسمہ فیما بلغنی نصر اللہ وانما لقب بسویۃ فغلب علیہ وکان ابیض اللون احمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہی

الحکایۃ الثالثۃ والخمسون بعد الخمس المئتین عن الشیخ الاصیل ابی حفص عمر بن الشیخ
الجلیل ذی المجد الاثیل العارف باللہ تعالی حیاۃ بن قیس الحرانی قدس اللہ تعالی سرہ قال جاء الشیخ
رغیب بالراء المضمومۃ وبفتح الغین المعجمۃ وبالیاء المثناۃ من تحت والباء الموحدۃ الرحبی من الرحبۃ
الی حران لزیارۃ والدی فوافاہ بعد صلوۃ الصبح جالسا علی باب دارہ وبین یدیہ شاۃ لہ فسلم علیہ
وجلس علی دکۃ بازائہ من الجانب الاخر بینہما اکثر من عشرۃ اذرع فلم یکلمہ والدی فقال الشیخ رغیب
فی نفسہ جئت الیہ من الرحبۃ واشتغل عنی بمعزۃ لہ ینظر فی مرہا فنظر الیہ وقال یا رغیب قد امرت
ان اعطب فیک شیئا بسبب اعتراضک فاختر اما من ظاہرک واما من باطنک فقال یا سیدی
بل من ظاہری فمد والدی اصبعہ مشیرا الی عینہ فسالت عین الشیخ رغیب علی خدہ فقام وقبل الارض
وعاد الی الرحبۃ قال ثم لقیتہ بعد سنین بمکۃ صحیح العینین فسالتہ فقال کنت فی سماع ببلدنا
وفیہ رجل من مریدی والدک فوضع یدہ علی عینی فردت صحیحۃ کما تری قال ولما اشار والدک
رضی اللہ تعالی عنہ باصبعہ علی عینی وسالت علی خدی انفتحت فی قلبی عین شاہدت بہا اسرار
وقد رایت عجائب من آیات اللہ تعالی ومما روی عن الشیخ حیات رضی اللہ تعالی عنہ باسناد
انہ لما ارادوا نصب محراب مسجد بحران حضر فقال المہندس القبلۃ ہنا فقال الشیخ لا بل
القبلۃ ہنا انظر تری الکعبۃ بازائک فنظر المہندس فاذا الکعبۃ الشریفۃ بازائہ لیس بینہم وبینہا شیء یحجبہ فخر مغشیا علیہ
شیخ اصیل ابو حفص عمر بن شیخ جلیل ذی المجد الاثیل عارف باللہ تعالیٰ حیات بن قیس حرانی قدس اللہ سرہ
کہتے ہیں کہ شیخ رغیب رحبی رحمہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی زیارت کو رحبہ سے حران کی طرف آئے تو بعد نماز صبح کے
اپنے گھر کے دروازے پر اُنکو بیٹھا ہوا پایا اور اُنکے آگے اُنکی بکری تھی پس شیخ رغیب نے اُنکو سلام کیا اور اُنکے
مقابلے میں دوسری جانب ایک چبوتری پر بیٹھ گئے دونوں کے درمیان دس ہاتھ سے زیادہ فاصلہ تھا میرے

والدنے اُنسے بات نہ کی تو شیخ رغیب نے اپنے جی مین کہا کہ مین تو رحبہ سے اُنکی طرف آیا اور وہ مجھہ سے اعراض کیے
بکری مین مشغول ہین اُسکے حال مین نظر کر رہے ہین پس انہون نے اُنکی طرف نظر کی اور فرمایا او رغیب تفر مجھے
امر کیا گیا ہی کہ مین تجھہ مین کچھہ نقصان کر دون بسبب تیرے اعتراض کے سو تو اختیار کر یا تو تیرے ظاہر سے
اور یا تیرے باطن سے تو انہون نے عرض کیا یا سیدی بلکہ میرے ظاہر سے پس میرے والدنے اپنی اُنگلی اشارہ کرتے
ہوے اُنکی آنکھ کیطرف دراز کی تو شیخ رغیب کی آنکھ اُنکے گال پر بہ گئی پھر وہ اُٹھ کھڑے ہوے اور زمین کو
بوسہ دیا اور رحبہ کیطرف لوٹ گئے راوی نے کہا پھر بعد کئی سال کے مین اُنسے مکہ مین ملا کہ اُنکی دونون
آنکھین درست ہین تو مینے اُنسے پوچھا پس کہا کہ مین اپنے شہر مین سماع کی مجلس مین تہا اور تمہارے
والد کے مریدون سے ایک شخص اُس مین تہا تو اُسنے اپنا ہاتھ میری آنکھ پر رکھدیا پس وہ درست ہو گئی
جیسی تم دیکھ رہے ہو۔ کہا اور جسوقت تمہارے والد رضی اللہ عنہ نے اپنی اُنگلی سے میری آنکھ کی طرف
اشارہ کیا اور وہ میرے گال پر بہ گئی تو میرے دل مین ایک ایسی آنکھ کھل گئی جس سے مینے اسرار کا مشاہدہ
کیا اور اللہ تعالی کی نشانیون مین سے عجیب عجیب قدرتون کا۔ حضرت شیخ حیات رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے
کہ جسوقت حران مین لوگون نے کسی مسجد کی محراب نصب کرنیکا ارادہ کیا اُنکی زندگی مین تو وہ حاضر ہوے
پس مہندس نے کہا کہ قبلہ یہان ہی پس حضرت شیخ نے فرمایا نہین بلکہ قبلہ اس جگہہ ہی تو نظر کرلے کعبہ
کو دیکھ لیگا اپنے مقابلہ مین پس مہندس نے نظر کی تو ناگاہ کعبہ شریفہ اُسکے مقابلہ مین تہا اور میان اُنکے اور
اوسکے کوئی شئے نہ تھی کہ حجاب کرے پس وہ غش کھا کر گرا پڑا رضی اللہ تعالے عنہ

الحكاية الرابعة والخمسون

عن الشيخ الصالح ابى العلاء نصر بن يعلى التكريتي التاجر قال سافرت مرة من اليمن فى البحر المالح فلما توسطنا بحر الهند تِهنا وغلب علينا الريح واخذ بنا الامواج من كل جانب وانكسرت بنا السفينة فنجوت على لوحٍ منها فالقانى الى جزيرة فطفتها فلم ار بها احدا واذا كثيرة الخيرات ورأيت فيها مسجدا فدخلته واذا فيه اربعة نفر فسلمت عليهم فردوا على السلام وسالونى عن قصتى فاخبرتهم وجلست عندهم بقية يومى ذلك فرأيت من توجههم وحسن اقبالهم على الله تعالى امرا عظيما فلما كانت العشاء دخل الشيخ حياة الحرانى فقاموا يبادرون بالسلام عليه فتقدم وصلى بهم العشاء ثم استمروا فى الصلوة الى طلوع الفجر فسمعت الشيخ حياة يناجى ويقول الهى لا اجد لى فى سوال غيرك مطمعا ولا الى غيرك منتجعا فانحن ببابك ناظر الى جنابك

حتى تكشف لي عن تفريج الكربة فانحل او قال فاتصل الى مجالس القربة وقد اوثقت نفسي عنده تفريج
الكربة عن السرور بك وسمتها بذكرك ولي فيها كرامن افراح ترتاح اليها صبابات اشواقي ولي عند
احوال سر كشفها اللقاء يا حبيب التائبين يا سرور العارفين ويا قرة اعين العابدين يا انيس المنفردين
ويا حرز اللاجئين ويا ظهير المنقطعين ويا من حنت اليه قلوب الصديقين وبه انست افئدة المحبين
وعليه عكفت همة الخائفين ثم بكى بكاء شديدا ورايت الانوار قد حفت به واضاء ذلك المكان
كاضاءة القمر ليلة البدر ثم خرج الشيخ من المسجد وهو يقول ؎ سير المحب الى المحبوب اعجال
والقلب فيه من الاهوال بلبال ❊ اطوى المهامه من قفر على قدم ❊ اليك يدفعني سهل واجبال ❊
فقال لي اولئك النفر اتبع الشيخ فتبعته فكانت الارض برها وبحرها وسهلها وجبلها تطوى تحت
اقدامنا طيا وكنت اسمعه كلما خطا خطوة يقول يا رب حياة كن لحياة واذا نحن بحران في اسرع
وقت فوافينا الناس يصلون بها صلوة الصبح وعنه رضي الله تعالى عنه انه حج في بعض السنين
فنزلوا منزلا واستظل هو ومن معه بشجرة من ام غيلان فقال له خادمه يا سيدي اشتهي
الرطب فقال هز هذه الشجرة فقال يا سيدي هذه ام غيلان فقال هزها ففعل فتساقط عليهم
منها رطب جني فاكلوا حتى شبعوا وانصرفوا وكان رضي الله تعالى عنه من اجلاء المشائخ العارفين
واعيان المقربين المحققين صاحب الكرامات الكريمة والاحوال العظيمة والعطيات الجزيلة
والمحاسن الجميلة والمقامات العلية والشمائل السنية والكشف الجلي والقدر العلي والمعراج
الرفيع والمجال الوسيع والتصريف النافذ في الوجود والاستقاء من مناهل الجود والقدم المقدم
الراسخ اجمع على جلالته العلماء والمشائخ وهو احد الاربعة الذين قال فيهم الشيخ العارف بالله
ابو الحسن علي القرشي رضي الله تعالى عنه رايت اربعة من المشائخ يتصرفون في قبورهم كتصرف
الاحياء وقد تقدم ذكرهم في الحكاية الخامسة عشرة بعد الخمس مائتين ومنهم الشيخ حياة بن
قيس المذكور اقر الخاص والعام بفضله واستسقى الاكابر من مناهل نهله وعله وكان اهل
حران يستسقون به فيسقون ببركته ويلتجئون اليه في المعضلات فيكشفها بعلو همته رضي
الله تعالى عنه **شیخ صالح ابو العلا غانم بن یعلی تکریتی** رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ ایکبار مینے
یمن سے دریائے شور میں سفر کیا پہر جب ہم بحر ہند کے وسط میں پہونچے تو راہ بہول گئے اور ہوا ہمپر غالب ہوئی
اور ہر طرف سے موجوں نے ہمکو پکڑ لیا اور جہاز ہمکو لیکر ٹوٹ گیا پس مینے اُسکے ایک تختے پر نجات پائی تو اُسنے
مجھے ایک جزیرہ کیطرف لا ڈالا پس مینے اُسکا گشت کیا تو اُسمیں کسی کو نہیں دیکھا اور ناگاہ وہ کثیرۃ الخیرات تہا

اور میں نے اسمین ایک مسجد دیکھی تو اُسکے اندر گیا کیا دیکھتا ہون کہ اُسمین چار شخص ہین تو مینے اُنکو سلام کیا پس اُنہون نے مجھے سلام کا جواب دیا اور میرا قصہ مجھسے پوچھا تو مینے اُنکو خبر دی اور میرا وہ دن جسقدر باقی رہا تھا اُسمین اُنکے پاس بیٹھا تو مینے اُنکی توجہ وحسن اقبال سے اللہ تعالیٰ پر ایک امر عظیم دیکھا مطلب یہ ہی کہ ہمہ تن عبادت الٰہی مین مصروف تھے اور اللہ پاک کیطرف خوب متوجہ تھے پھر جب عشا کا وقت ہوا تو **شیخ حیات** حرانی داخل ہوئے پس وہ لوگ اُنکو سلام کرنے کے ساتھ مبادرت کرتے ہوئے اُٹھکھڑے ہوئے تو وہ آگے بڑھے اور اُنکو عشا کی نماز پڑھائی پھر وہ سب نماز مین مشغول رہے طلوع فجر تک پس مینے شیخ حیات کو سُنا کہ وہ مناجات کرتے ہین اور یون کہہ رہے ہین الٰہی مین اپنے واسطے نہین پاتا ہون کسی طرح کے طمع تیری غیر سے سوال کرنے مین اور نہ امید نیکی واحسان جاتا تیرے غیر کیطرف اب مینے تو اپنی سواری تیری دروازے پر بٹھادی تیرے پردے کیطرف نظر کر رہا ہون کہ کب تو غم دور کرکے اُسکو میرے واسطے کھولے تو مین گھس جاؤن یا کہان مین متصل ہوجاؤن طرف مجالس قرب کے اور مقربین تجھسے خوش ہونے کے ساتھ وقت دور کرنے غم کے اپنے نفس کو کسکر باندھا ہے اور مینے تیرے ذکر کے ساتھ اُسکو تمنا مند کیا ہی اور میرے واسطے اُسمین ایسی چھپی چھپی خوشیان ہین جنکی طرف میرے شوقون کی گرمیان اور مشغولین بخوشی مائل ہوتی ہین اور میرے لیے تیرے ساتھ ایسے احوال ہین کہ ملاقات اُنکو عنقریب کھولدے گی اے توبہ کرنیوالون کے دوست اور اے عارفون کے سرور اور اے عابدون کی آنکھونکی ٹھنڈک اور اے تنہا رہنے والون کے اُنس اور اے پناہ پکڑنیوالونکے پناہ اور اے منقطع ہونیوالون کے مددگار اور اے وہ ذات جسکی طرف صدیقون کے دل آرزو مند ہوے اور جس سے محبون کے دلون نے اُنس پکڑا اور جسپر خوف کرنیوالون کی ہمت جمی پھر بہت روئے اور مینے دیکھا کہ انوار نے اُنکو گھیر لیا اور وہ مکان ایسا روشن ہوگیا جیسا چودہوین رات کا چاند پھر شیخ مسجد سے نکلے اور وہ کہتے جاتے تھے کہ محب کیطرف سے محبوب کیجانب جلدی کرنا ہی اور دل مین ہونون سے اضطراب وبیقراری ہی مین طے کر رہا ہون دور دست بیابان چٹیل میدان کے قدم پر طرف تیرے دہکاتی ہے مجھکو نرم زمین اور پہاڑ پھر اُن لوگون نے مجھسے کہا کہ تو شیخ کے پیچھے پیچھے چلا جا پس مین اُنکے پیچھے ہوگیا تو زمین کا جنگل و دریا اور نرم وسخت سب ہمارے قدمونکے نیچے طے کیا جاتا تھا اور مین اُنکو سنتا تھا کہ جب وہ کوئی قدم اُٹھاتے تو کہتے تھے اے حیات کے رب تو حیات کے واسطے ہوجا بہت ہی جلد ہم کیا دیکھتے ہین کہ حران مین موجود ہین پس ہمنے لوگونکو پایا کہ وہ وہان صبح کی نماز پڑھ رہے ہین یہ بھی اُنسے مروی ہی کہ اُنہونے کسی سال مین حج کا سفر کیا پھر کسی منزل مین اُترے اور اُنہونے اور اُنکے ساتھ والونے ببول کی کسی درخت کا سایہ لیا پس اُنکے خادم نے اُنسے کہا یا سیدی مین خرمائے تر کی خواہش رکھتا ہون تو فرمایا کہ تو اس درخت کو ہلا وہ بولا یا سیدی یہ تو ببول ہی پس فرمایا تو اسے ہلا تو پس اُسنے ہلایا تو اُس سے اُسپر تازہ چند خرمے گرپڑے پھر اُنہونے کہائے یہانتک کہ سیر ہوگئے حضرت شیخ حیات کی جلالت بزرگی پر علما و مشائخ نے اجماع کیا ہے اور یہ اُن چار مین سے ایک ہین جن کے حق مین شیخ عارف باللہ **ابو الحسن علی قرشی** نے فرمایا ہے کہ مین نے مشائخ مین سے چار کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی قبرون مین تصرف کر رہے ہین

مثل تصرف زندون کے اونکا ذکر پہلے ہو چکا ہے حکایت مین گذر چکا ہے اور شیخ حیات بن قیس کو رضی اللہ عنہ و... ہین
انکے فضل کا عام وخاص نے اقرار کیا ہے اور انکے اول وثانی پانی کے گھاٹون سے اکابر نے پانی مانگا ہے حران کے لوگ انسے
پانی برسنے کی درخواست کرتے تھے تو انکی برکت سے اونکو پانی ملتا تھا اور مشکلات وشدائد مین انکی طرف التجا کرتے تھے
تو وہ اپنی علو ہمت سے اونکا کشف کردیتے تھے ومن كلامه رضي الله تعالى عنه من اراد التواضع فليوجه
نفسه الى عظمة الله تعالى فانها تذوب وتصفو ومن نظر الى سلطان الله تعالى ذهب سلطان نفسه
لان النفوس كلها فقيرة حقيرة عند ظهور جلالته ومن احب ان يرى خوف الله تعالى في قلبه و
يكاشف بآيات الصديقين فلا ياكل الا حلالا ولا يعمل الا في سنة او ضرورة وما حرم من حرم مشاهدة الملكوت
وحجب عن الاصول الا بشيئين بسوء الطعمة واذى الخلق يا اخي استجلب حلاوة الزهد بقصر الامل و
اقطع اسباب الطمع بصحبة اليائسين وتعرض لرقة القلب بمجالسة اهل الذكر واستجلب نور القلب بدوام الحذر و
استفتح باب الحذر بطول الفكر وتزين لله تعالى بالصدق في جميع الاحوال وتحبب اليه بتعجيل الخطا اليه
واياك والتسويف فانه يغرق الهلكى واياك والغفلة فانها تسود القلب واياك والتواني فيما لا عذر فيه فانه
ملجأ النادمين واسترجع سالف الذنوب بشدة الندم وكثرة الاستغفار وتعرض لعفو الله تعالى بحسن
المراجعة والخوف رقيب العمل والرجاء شفيع المحن واول قدم يطلبه الصادق بجدة وعلامة المريد على
الحقيقة ان لا يفتر من ذكره ولا يمل من حقه ولا يستانس بغيره ويلزم السنة والفريضة فالسنة ترك
الدنيا والفريضة صحبة المولى لان السنة كلها تدل على ترك الدنيا والكتاب كله يدل على صحبة المولى فمن عمل
بالسنة والفرض فقد كمل امره ومن زهد في الدنيا فقد ثبت على قدرها في قلبه ونفسه فينبغي له ان
يستحيي من الله تعالى ان يتخذ غيره بدلا لانها لا قدر له عنده وعند نزول البلاء تظهر حقائق الصبر وعند مكا
الاقدار تظهر حقائق الرضا واياك ان تجعل الزهد حرفتك ولكن اجعله وسيلة عبادتك وقال رضي الله تعالى
عنه المحبة تعلق القلب بين الهيبة والانس وهي سمة الطائفة وعنوان الطريقة ومقعدا وقال مقصد
يكسب تعلقا الى روية المحبوب وهيمانا الى لقاء المطلوب يقالب العقل الجلي للسماع وبجال للطائفة
وتلذذ الموت فلا يرحم ابدا ولا يقبل امدا ولا يرى احدا فهنالك برز الحق للقلب بصولة الحال على
عمله وصولة الوجد على طاقته وصولة الكشف على همته وصولة الجمع على رسمه وصولة السبق على
وقته وصولة المشاهدة على روحه وصولة الاتصال على لطف العطية وصولة نور القلب على نور
وصولة الشوق العيان على شوق الخبر وكان رضي الله تعالى عنه يتمثل بهذه الابيات مواجد حق اوجد الحق كلها
وان عجزت عنها فهوم الاكابر + وما الحب الا خطرة ثم نظرة + تنشى لهيبا بين تلك السرائر + اذا اسكن الحق السريرة

حتی عرفت بقاته احوال لاهل البصائر، فحال بعيد السر عن كنه وجده، وبحضرة للمشوق فى حال حائر، و

حال به رقت خوی الستر فانثنت، الى منظر افناه عن كل ناظر، قال المترجم عفا الله تعالى عنه،

سكن رضى الله تعالى عنه حران واستوطنها الى ان مات بها ليلة الاربعا سلخ جمادى الآخرة سنة احدى وثمانين وخمسمائة ودفن بها و

قبره فى نواحيها ظاهر يزار وذكر صاحب تاريخ حران من اخباره شيئا وقصة استسقائه لاهل حران مذكورة مشهورة رضى الله تعالى عنه

۵۵ كذا فى بهجة الاسرار **الحكاية الخامسة والخمسون بعد الخمس المئين** عن الشيخ العارف ابى محمد ابراهيم بن

محمود البعلبكى المقرى الفقيه رحمه الله تعالى قال كان شيخ رسلان رضى الله تعالى عنه ببستان من بساطين

دمشق فى زمن الصيف ومعه جماعة من اصحابه فقال احدهم يا سيدى ما وصف الولى المشتمل على احكام التمكين

فقال هو الذى ملكه الله ازمة التصريف فى الوجود فقال له ما علامة ذلك فاخذ الشيخ اربعة قضبان

وافرد منها واحدا وقال هذا الصيف وافرد اخر وقال هذا الربيع وافرد اخر وقال هذا الخريف وافرد

اخر وقال هذا الشتاء ثم اخذ الذى سماه الصيف بيده وهزه فاشتد الحر جدا ثم طرحه واخذ الذى سماه

الربيع بيده وهزه فاخضرت اوراق شجر البستان واينعت اغصانه وتبارحت رياح الربيع ونسائمه ثم

طرحه واخذ الذى سماه الخريف فهزه فجاءت وصاف الخريف ثم طرحه واخذ الذى سماه الشتاء وهزه

فهبت رياح الشتاء واشتد البرد ويبست اوراق شجر البستان ثم نظر الى طيار على اشجار فى البستان فقام

الى شجرة منهن وهزها واشار الى الطير الذى عليها ان سبح خالقك فترنم الطير بصوت شجى اطرب السامعين

ثم اتى الى شجرة اخرى وفعل كذلك حتى اتى على الجميع واشار الى طائر منها ان مجد خالقك فلم ينطق فقال الشيخ

اسكت لا عشت فوقع الطائر الى الارض ميتا **شيخ عارف ابو محمد ابراهيم بن محمود بعلبكى مقرى فقيه**

رضى الله تعالى عنه كہتے ہيں كہ حضرت شيخ رسلان رضى الله تعالى عنه موسم گرمى ميں دمشق كے باغوں ميں كے كسى باغ ميں تہے

اور اونكے ساتھ اونكے اصحاب ميں كى ايک جماعت تھى تو اونميں كے ايک نے كہا يا سيدى كيا وصف ہے اوس ولى كا جو كہ احكام

تمكين پر مشتمل ہے فرمايا يہ وہ شخص ہے جسكو الله تعالى نے وجود ميں تصرف كرنيكى باگون كا مالک كيا ہے پھر اوسنے اونسے

عرض كيا كہ اسكى كيا علامت ہے تو حضرت شيخ نے چار بانس ليے اور اونميں سے ايک عليحدہ كيا اور فرمايا يہ گرمى كا موسم ہے

ايک اور الگ كيا اور فرمايا يہ ربيع كا موسم ہے ايک اور عليحدہ كيا اور فرمايا يہ خريف كا موسم ہے ايک اور الگ كيا اور فرمايا يہ سردى كا

موسم ہے پھر اپنے ہاتھ ميں اوس بانس كو ليا جسكا نام موسم گرما ركہا تھا اور اوسكو ہلايا تو نہايت سخت گرمى ہوگئى پھر اوسكو

پھينک ديا اور اوسكو اپنے ہاتھ ميں ليا جسكا نام ربيع ركھا تھا اور اوسكو ہلايا تو اوس باغ كے درختوں كے پتے ہرے بھرے ہوگئے

اور اونكى شاخوں كے ميوے پک گئے اور موسم ربيع كى چوبائى ہوائيں اور اوسكى نسيميں چلنے لگيں پھر اوسكو ڈالديا اور اوسكو

ليا جسكا نام خريف ركھا تھا پھر اوسكو ہلايا تو موسم خريف كى اوصاف آگئے پھر اوسكو ڈالديا پھر اسكو ليا جسكا نام سردى كا موسم ركھا تھا

اور اوسکو ہلایا تو سردی کی ہوائین چلنے لگین اور ہمکو سخت سردی لگی اور درختونکے پتے سوکھ گئے پھر اون پرندونکیطرف نظر کی جو کہ اس باغ مین درختون پر تھے تو اونمین کے ایک درخت کیطرف کھڑے ہوا اور جو پرندے اوسپر تھے اونکی طرف اشارہ کیا کہ اپنے خالق کی تسبیح کرو پس پرندے ایسی حزین آواز سے چہچہے کرنے لگے جسنے سننے والونکو طرب مین ڈالا پھر ایک اور درخت کیطرف آئے تو ایسا ہی کیا یہانتک کہ سب درختون پر آئے اور اونمین کے ایک طائر کیطرف اشارہ کیا کہ اپنے خالق کی تمجید و بزرگی بیان کر تو وہ نہ بولا پس حضرت شیخ نے فرمایا تو چپ ہوگیا تو نہ جئے تو وہ طائر مردہ ہو کر زمین کیطرف گر پڑا

الحکایة السادسة والخمسون بعد الخمس المائین عن الشیخ الامام ابی الفرج عبد الرحمن

بن الشیخ ابو العلاء الخزرجی رحمه الله تعالیٰ قال سمعت ابی یقول حضر الشیخ رسلان سماعاً فی دار بدمشق فیه جمع من المشائخ والصلحاء فانشد القوال هذه الابیات ؎ کانی انادی صخرة حین اعرضت من الصم لو تمشی بها العصم زلت صفوحا فما یلقاک الا بخیلة فمن مل منها ذلک الوصل ملت اسیئ بنا او حسنی لا ملومة لدینا ولا مقلیة ان تقلت ولکن ابتلی واذکری من مودة لدی خلة کانت لدیکم فضلت وکنا سلکنا فی صعود من الهوی فلما تواصینا ثبت وزلت وکنا شددنا عقدة الوصل بیننا فلما توافینا شددت وحلت فان سأل الواشون فیم هجرتها فقل نفس حر سلیت فتسلت هنیئا مریئاً غیر داء مخامر لعزة من اعراضنا ما استحلت قال فکان الشیخ رسلان رضی الله تعالیٰ عنه یثب فی الهواء ویدور فیه دوراناً ثم ینزل الی الارض یسیراً یسیراً یفعل ذلک مراراً والحاضرون یشاهدونه فلما استقر علی الارض اسند ظهره الی شجرة تین فی تلک الدار وکانت قد یبست وقطعت الحمل من مدة فاورقت واخضرت وایبعت اغصانه وحملت التین فی تلک السنة وکان حملها من اطیب تین دمشق وکان رضی الله تعالیٰ عنه من اکابر مشائخ الشام واعیان العارفین الاعلام صاحب الانفاس الصادقة والکرامات الخارقة والمقامات العلیة والاحوال السنیة والکشف الواضح عن حقائق الآیات والقدم الراسخ فی معرفة الاسرار المغیبات والتمکین المکین والتصریف النافذ فی الوجود والمشرب العذب من سلسبیل فیض الفضل ومنبع عین الجود اشار الیه بالاحترام والتبجیل المشائخ واولوا الجلالة والتحقیق ونزلت بفنائه الرکائب وسارت باثاره ومأثره الرکبان الی کل فج عمیق ۔ شیخ امام ابو الفرج عبد الرحمن بن شیخ ابو العلا خزرجی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین مین نے اپنے والد کو سُنا وہ کہتے تھے کہ شیخ رسلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سماع کی کسی مجلس مین حاضر ہوئے شہر دمشق کے کسی گھر مین تھی اوس مجلس مین مشائخ و صلحا مین کی ایک جماعت بھی تھی پس قوال نے یہ اشعار پڑھے مضمون اونکا یہ ہے گویا مین پکار رہا ہون ایک بڑی چٹان کو جسوقت کہ اوسنے مجھسے اپنا مکھڑا پھیرا وہ چٹان ایسی سخت چکنے پتھر مین کی ہے کہ اگر اوسپر پہاڑی بکریان چلین تو وہ بھی پھسل جائین باوجود اسکے کہ وہ رات دن پہاڑ مین رہنے بسنے چلنے پھرنے کی خوگر

ہورہی ہین مطلب یہ ہے کہ بھلا جسکی یہ مثال ہی وہ بے پکارنیکو کیون سُننے لگا پھر کہتا ہی کہ وہ بڑا سخت پتھر کون ہی ایک عورت محبوبہ بڑی مونہہ پھیرنے والی ملنے سے رُکنے والی دوری کرنیوالی ہی پس وہ تجھسے نہین ملتی ہی مگر کسی حیلہ سے قصد اً خوش ہوکر ملنا اوسکا کام نہین اسکے کوئی اوسکر اس وصل ورملنے سے ملول ہو تو وہ بھی ملول ہوتی ہی کسی نے خوب کہا ہی ؎ سرسری اونسے ملاقات ہی گاہے گاہے + صحبتِ غیر ہین گاہے سرراہے گاہے ۔ کسی اور نے خوب کہا ہے ؎ اسطرف بھی تمھین لازم ہی نگاہے گاہے + دمبدم لحظہ بلحظہ نہین گاہے گاہے ۔ کسی نے فارسی مین کہا ہی ؎ میگر فتیم بجانان سرراہے گاہے + اوہم از لطف نہان داشت نگاہے گاہے + پھر محبوبہ کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ تو ہمارے ساتھ بُرائی کر یا بھلائی کر دونو حال مین ہمارے نزدیک تجھپر کسیطرح کی ملامت نہین ہے پھر غائب کرکے کہتا ہی کہ اگر وہ ہمسے بُغض رکھی تو وہ ہمارے نزدیک مبغوض نہین ہے یا اگر وہ ہمارے ملنے سے کی بازرہی تو ہم اوس سے بے غم نہین ہوتے ہین یہ تو سب کچھ ہُوا لیکن اب تجھسے اتنا چاہتا ہون کہ اپنے خزانۂ وصل سے مجھے عطا کر اور ذرا اوس سنی اور محبت کو یاد کر جو تجھے ایک دوست سے تھی پھر وہ گم ہوگئی ۔ پھر اپنی وفا اور محبوبہ کی جفا کا ذکر کرتا ہی کہ ہم محبت اور عشق کی بلند چڑھاؤ مین چلے پھر جب ہم ملے تو مین تو جما رہا اور وہ پھسل پڑی اور ہمنے وصل کی گرہ باہم مضبوط باندھی تھی پھر جب ہمنے تو بندھی رکھی اور اوسنے کھولڈالی غرضکہ او دھر سے جفا اور ادھر سے وفا کا برتاؤ رہا اب اگر تمام لوگ تجھسے پوچھین کہ تو نے کیون اوسکو چھوڑ رکھا ہی تو تو اونسے کہدیجیو کہ آزاد شریف آدمی کا نفس ہے اوسکو صبر و تسلی کا کہدیا گیا تو وہ صبر کرکے چپ بیٹھ رہا پھر دعا دیتا ہی کہ عزہ نے جو ہماری آبروئین حلال سمجھین اور ہماری بردہ دری کی ہے اوسکو خوشگوار اور رچتا پچتا ہو بغیر کسی سخت خطرناک بیماری کے مطلب یہ کہ محبوبہ ایذا دی یا تکلیف پہونچائے مین اوسکو دعا ہی دیتا ہون مین ایسا عاشق نہین ہون کہ ایذا پہونچنے پر محبوب کو بد دعا دیتا ہی ایک آدمی نے کہا بس شیخ رسلان ہوا مین جست کرتے تہی اور خوب چکر کھاتے تھے پھر آہستہ آہستہ زمین کیطرف اوترتے کئی بار یہی کرتے تھے اور حاضرین سکا مشاہدہ کر رہی تھے پھر جب زمین پر قرار پکڑا تو انجیر کے درخت کیطرف اپنی پشت لگائی وہ درخت اوس گھر مین تھا اور سوکھ گیا تھا اور ایک مدت سے پھل قطع کرچکا تھا تو اوسمین پتے آگئے اور سبز ہوگیا اور اوسکی شاخین میوے سے پُر ہوگئین اور اوسی سال انجیر کا پاکلا اوسکی انجیر دمشق کی سارے انجیرون سے زیادہ عمدہ تھے ۔ **وله کلام** جليل في الحقائق والمعارف والعلوم التي لا ينطق بها الا كل عارف **من ذلك** قوله العارف ترد عليه اسرار الله تعالى جميلةً مكنونةً زاهرةً باهرةً هو مضطلم بانوارها مستغرق في بحارها مستهلك في طلاطم موج لجّتها قائم بايضاحها واقامة براهين حججها التقريب يشهده والتهذيب يوجده والتخصيص يفرده وقوله العارف من جعل الله تعالى قلبه لوحاً منقوشاً باسرار الموجودات ويمده بانوار حق اليقين وبهجة التجليات يدرك بها حقائق تلك السطور المرقومات على اختلاف اطوارها ويدرك بها من نفائس العلوم وغوامض اسرارها ويدرك اسرار الافعال

فلا تتحرك حركة ظاهرة او باطنة فی الملك والملكوت الا ویكشف الله تعالی له عن بصیرة ایمانه وعین عیانه فیشهدها علما وكشفا وهذا الذی یصعد بسره فی اكوان الملكوت كالشمس فلا یطاق النظر الیه وصفته ان یكمل الاعمال بالعلم والاحوال بالسر وقوله الحدة مفتاح كل شر والغضب یقیمك علی ذل الاعتذار ومكارم الاخلاق العفو عند القدرة والتواضع فی الدولة والعطاء بغیر منة والكریم من احتمل الاذی ولم یشك عند البلوی واحسن المكارم عفو المقتدر وجود المفتقر وسبب الغضب هجوم ما تكرهه النفس ممن هو دونها وسبب الحزن هجوم ما تكرهه النفس ممن هو فوقها فالغضب یتحرك من باطن الانسان الی ظاهره والحزن یتحرك من ظاهر الانسان الی باطنه فالحادث عن الغضب السطوة والانتقام والحادث عن الحزن المرض والاسقام **یقول المترجم** عفا الله تعالی عنه سكن رضی الله تعالی عنه دمشق واستوطنها فلم یزل ان مات بها ماسنا ودفن بظاهرها وقبره ثمه ظاهر یزار ولما حمل نعشه علی اعناق الرجال جاءت طیور خضر وعكفت علی نعشه ورأی الناس فرسانا علی خیول شهب قد احدقوا بالجنازة لم یروهم من قبل ولا من بعد رضی الله تعالی عنه كذا فی بهجة الاسرار **الحكایة السابعة والخمسون بعد الخمس المئین** عن الشیخ الفقیه ابی العباس احمد بن قریش التلمسانی رحمه الله تعالی قال سمعت شیخنا ابا محمد صالح الدكالی رضی الله تعالی عنه قال قامت الحرب بالمغرب مرة بین المسلمین والافرنج فی حیاة شیخنا ابی مدین رضی الله تعالی عنه وكان الافرنج قد ظهروا فیها علی المسلمین فاخذ الشیخ سیفه وخرج الی الصحراء مع نفر یسیر من اصحابه وانا معهم وجلس علی كثیب من رمل فاذا بین یدیه خنازیر قد ملأت البریة من كثرتهم فوثب الشیخ حتی صار بینهم واستل سیفه وعلا به رؤس الخنازیر حتی صرع منهم كثیرا وولوا من بین یدیه هاربین ورجع فسألناه فقال هؤلاء الافرنج وقد خذلهم الله تعالی فارخنا ذلك الوقت فجاء الخبر بكسر الافرنج فی الوقت الذی ارخناه فلما قدم المجاهدون اكبوا علی اقدام الشیخ یقبلونها واقسموا بالله انه لو لم یكن معهم بین الصفین لهلكوا واخبروا انه كان یعلوا بسیفه راس الفارس من الافرنج فیصرعه وفرسه وانه قتل فیهم مقتلة عظیمة وولوا مدبرین انهم لم یروه بعد انقضاء الحرب قال وكان بین الشیخ وبین موضع القتال اكثر من شهر **شیخ فقیه ابو العباس احمد بن قریش تلمسانی** رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین مینے اپنے شیخ ابو محمد صالح کو سنا اونھون نے کہا کہ ایکبار مغرب مین لڑائی قائم ہوئی درمیان مسلمانون کے اور فرنگ کے ہمارے شیخ ابو مدین رضی اللہ تعالی عنہ کی حیات مین اور تھے فرنگ مسلمانون پر غالب ہوے تھے پس شیخ نے اپنی تلوار لی اور جنگل کیطرف نکلے ہمراہ تھوڑے آدمیون کے اپنے اصحاب مین سے اور مین انکے ساتھ تھا اور ریت کی ایک تھل پر بیٹھ گئے تو مین کیا دیکھتا ہون کہ اونکے آگے سور ہین جنھون نے اپنی کثرت سے اوس جنگل کو بھر دیا پس شیخ نے جست کی یہان تک کہ اونکے درمیان مین جا پہنچے اور اپنی تلوار

میان سے سونت لی اور اوس سے اون سواروں کی سروں کو مارا یہانتک کہ اونمین سے بہت سے گرا دیے اور وہ اونکے آگے سے پشت پھیر کر بھاگتے چلے گئے اور شیخ لوٹ آئے پھر ہمنے اونسے پوچھا تو فرمایا کہ یہ فرنگ تھے اللہ تعالی نے اونکو خوار کیا پس ہمنے وہ وقت ادرکھا پھر فرنگ کی شکست کی خبر آئی اوسی وقت میں جسکو ہمنے یاد رکھا تھا پھر مجاہدین آئے تو شیخ کے قدمون پر اوندھے گرے اونکو چومتے تھے اور اللہ عظیم کی قسم کھا کر کہا کہ اگر شیخ درمیان ہماری صفوں کے اونکے ساتھ نہوتے تو وہ ہلاک ہو جاتے اور یہ خبر دی کہ شیخ اپنی تلوار سے فرنگ کے سوار کو مارتے تو اوسکو اور اوسکی گھوڑے کو گرا دیتے تھے اور شیخ نے اونمین بڑا قتل کیا اور وہ لوگ پشت پھیر کر بھاگ گئے چلے گئے اور اونہونے ابتدا سے ہونے لڑائی کے اونکو نہین دیکھا کہا اور درمیان شیخ کے اور جائے جنگ کے ایکماہ و زیادہ کی مسافت تھی

الحکایۃ الثامنۃ والخمسون بعد الخمس المئین عن الشیخ الکبیر العارف باللہ الشہیر عبد الرزاق المغربی رضی اللہ تعالی عنہ قال مر شیخنا ابو مدین قدس اللہ روحہ ببعض قری المغرب فرأی اسدا قد افترس حمارا وھو یاکل منہ وصاحبہ بالبعد منہ یندب بالویل من الفاقۃ فجاء الشیخ وامسک بناصیۃ الاسد ونادی صاحب الحمار اقرب اقرب فدنا منہ فقال للاسد ... امسک الاسد واذھب ... موضع حمارک فقال یا سیدی انی اخاف منہ فقال لا تخف فانہ لا یستطیع ان یوذیک فمر الرجل وھو یقود الاسد والناس ینظرون فلما کان آخر النہار ... الی الشیخ وقال یا سیدی انی شدید الخوف منہ وانہ یتبعنی اینما ذھبت قال فلا باس علیک قال ما ھو الا ذلک فقال الشیخ للاسد اذھب ومتی اذیتم بنی آدم سلطتہم علیکم قال وکان یوما ماراً علی الساحل فعرضہ طائفۃ من الافرنج وحملوہ معہم اسیرا الی سفینۃ عظیمۃ لہم فاذا فیہا جماعۃ من المسلمین اسراء فلما استقر الشیخ فیہا مدوا قلوعہا وعولوا علی المسیر فلم تذھب بہم السفینۃ یمینا ولا شمالا ولا تحرکت من مکانہا علی قوۃ الریح فلما ایقنوا انہم لا یقدرون علی المسیر وخافوا ان یدرکہم المسلمون قال بعضہم لبعض ھذا بسبب ھذا المسلم ولعلہ من اصحاب السرائر عند اللہ تعالی یشیرون الی الشیخ فامروہ بالنزول فقال لا افعل الا ان اطلقتم کل من فی سفینتکم من المسلمین فلما علموا انہ لابد لہم من ذلک فعلوا وسارت بہم السفینۃ فی الحال۔

شیخ عارف ابو محمد عبد الرزاق مغربی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ ہمارے شیخ ابو مدین قدس اللہ روحہ مغرب کے بعض دیہات مین گذرے تو ایک شیر کو دیکھا کہ اوسنے ایک گدھے کو پھاڑ ڈالا ہے اور اوسے کھا رہا ہے اور اوسکا مالک اوس سے دور کھڑا ہوا فاقہ و حاجت کے مارے واویلا کرکے رو رہا ہے پس حضرت شیخ آئے اور اوس شیر کی پیشانی کے بال پکڑے اور اوسکو مطیع کرکے کھینچا اور گدھے کے مالک کو پکارا کہ پاس آ پاس آ تو وہ نزدیک آیا یہانتک کہ شیر سے لگ گیا اور اوسکو کھینچا پھر شیخ نے اوس سے کہا کہ شیر کو پکڑ اور رخصت لیجا اور اپنے گدھے کے بجائے اوسکو

کام مین لا ئین اوسنے کہا یا سیدی مین تو اوس سے ڈرتا ہون فرمایا تو مت ڈر اور اوسے یہ تاب نہوگی کہ تجھے ستا سکے
پھر وہ شخص چلدیا شیر کو کھینچتا ہوا اور لوگ دیکھ رہے تھے پھر جب آخر روز ہوا تو اوسکو شیخ کیطرف لا یا اور عرض کیا
یا سیدی مین تو اوس سے سخت خوفناک ہون اور مین جہان کہین جاتا ہون تو وہ میرے پیچھے آتا ہے فرمایا کہ تجھے کچھ خوف ہے
اوسنے کہا کہ وہ خوف اوسی کا تو ہے پھر شیخ نے شیر سے کہا کہ تو چلا جا اور جب کبھی تم بنی آدم کو ستاؤگے تو مین تمہ…
اونکو ستانے کر دونگا راوی نے کہا کہ ایکدن حضرت شیخ کنارہ دریا پر گذرنے جا رہے تھے کہ فرنگ کا ایک … اوسکو …
آیا اور اونکو قید کرکے اپنے ساتھ اوٹھا لائی بڑی کشتی کیطرف لیگیا تو کیا دیکھتے ہین کہ اوسمین ایک سو چالیس مسلمان اوسمین قید …
پھر جب شیخ نے اوسمین قرار پکڑا تو اونھون نے اوس کشتی کے بادبان پھیلائے اور چلنے کا قصد کیا پس وہ کشتی اونکو لیکر دائیں
طرف چلتی بائین طرف اور نہ اوسنے اپنی جگہ سے حرکت کی باوجود ہوا کی قوت کے پھر جب اونھون نے یقین کر لیا کہ وہ چلنے پر
قادر نہین ہوسکتے ہین اور ڈرے کہ مسلمان اونکو پالین تو اونمین کے ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ اس مسلمان کے
باعث ہے اور شاید یہ اصحاب سرائر مین سے ہے نزدیک اللہ تعالی کے شیخ کیطرف اشارہ کرتے جاتے تھے پھر اون کو
اوتر جانیکا حکم دیا تو شیخ نے فرمایا مین نہ اوترونگا مگر یہ کہ تم رہا کرو ہر ایک کو مسلمانون مین سے جو تمہاری کشتی مین ہین … اونھون نے
جان لیا کہ یہ کرنا اونکو ضروری ہے تو سب کو رہا کر دیا اور فی الحال وہ کشتی اونکو لیکر چلی **الحکایۃ التاسعۃ**

والخمسون بعد الخمس المئین عن الشیخ الکبیر العارف ابی محمد صالح الدکالی رحمۃ اللہ علیہ قال
وردناس من المشرق علی شیخنا الشیخ ابی مدین رضی اللہ تعالی عنہ فقالوا لہ نشتھی عنبا ولم یکن
ذلک الوقت اوان العنب بالمغرب فقال لی الشیخ یا صالح اذھب الی البستان وأتنا منہ بعنب فقلت
یا سیدی الآن خرجت منہ ولا عِنَبَ فیہ قال بلی ھا تری فیہ العنبَ فاتیتُ البستانَ فوجدتُ
الدوالی مملوءۃ عنبا کحالھا فی وقت کثرتہ وواللہ لقد فارقتہ قبل ذلک ولا حبۃ عنبٍ اراھا فیہ فحملت
منہ شیئا کثیرا واتیت بہ فاکلوا واکلت معھم فاذا ھو بلا عجم فقالوا انا کنا نشتھی العنب ونعلم انہ لا یطعمنا
احد بالمغرب الا انت رحمۃ اللہ علیہ شیخ کبیر عارف ابو محمد صالح دکالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کچھ
لوگ مشرق کے ہمارے شیخ ابو مدین رضی اللہ عنہ پر وارد ہوئے تو اونھون نے کہا کہ ہم انگور کی خواہش رکھتے ہین اور ملک مغرب
مین وہ وقت انگورون کا وقت نتھا پس شیخ نے مجھسے فرمایا اے صالح تو باغ کیطرف چلا جا اور اوسمین سے ہمارے پاس
انگور لے آ تو مینے عرض کیا یا سیدی ابھی مین اوس سے نکلا ہون اور اوسمین انگور نہین ہین فرمایا کیون نہین ہوشیار رہو تو
اوسمین انگور دیکھے گا پھر مین باغ مین آیا تو مینے انگور کی شاخون کو انگورون سے بھرا ہوا پایا جسطرح کا اونکا حال اون کی
کثرت کے وقت مین ہوتا ہے اور قسم ہے اللہ کی البتہ مقرر اس سے قبل مینے اوس باغ سے مفارقت کی اور کوئی دانہ
انگور کا نہ تھا کہ مین اوسکو اوسمین دیکھون پھر مینے اونمین سے بہت سے اوٹھائے اور اونکو لایا پس اون لوگون نے

کھائے اور پینے بھی اونکے ساتھ کھائے تو ناگاہ وہ بے گٹھلی کھجور پھر انھوں نے کہا کہ ہم انگور کی خواہش رکھتے تھے
اور یہ جانتے تھے کہ وہ ہمکو کوئی نہین کھلائیگا مگر تم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **الحکایۃ السنون** بعد الخمس
المئتین عن الشیخ الصالح ابی عبداللہ محمد بن حجاج المغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قال قال لی شیخنا الشیخ
ابو مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی مجلسہ کل بدل علی ملک قبضۃ العارف لان ملک البدل من السماء الی
الارض وملک العارف من العرش الی الثری وما مناقب الابدال فی مناقب العارفین الا کلمحۃ بارق خاطف
وما درجۃ المعرفۃ الا استقراب الی حضرۃ الربوبیۃ واستدناء من مجالس القدس ثم قال التوحید
سر احاط امرہ بالکونین قال فلما کان اللیل کشف لی فاذا انا بالشیخ ابی مدین والشیخ ابی الحامد
الغزالی والشیخ ابی طالب المکی والشیخ ابی یزید البسطامی والشیخ ابی عبدالرحمن السلمی و
جماعۃ من الصوفیۃ والابدال فقالوا للشیخ یا ابا مدین اخبرنا عن حقیقۃ سرک فی توحیدک فقال لی
سری مسرور بأسرار تبسمہ من البحار الالٰھیۃ التی لاینبغی شرحھا لغیر اھلھا اذ الاشارۃ تعجز عن وصفھا
وابت الغیرۃ الاسترھا ھی اسرار محیطۃ بالوجود لایدرکھا الا من کان عن وطنہ مفقودا وکان فی عالم
الحقیقۃ بسرہ موجودا ینقلب فی الحیاۃ الابدیۃ وھو بسرہ طائر فی فضاء الملکوت ویسرح فی سرادقات
الجبروت قد تخلق بالاسماء والصفات وفنی عنھا بمشاھدۃ الذات ھنالک قراری ووطنی وقرۃ عینی ومسکنی و
الحق عزوجل لی عن الکل قد اظھر فی وجودی بدائع قدرتہ واقبل علی بالحفظ والتوفیق وکشف لی
عن مکنون التحقیق فحیانی قائمۃ بالوحدانیۃ واشار الی الی الفردانیۃ وروحی راسخ فی علم الغیب
یقول لی مالکی یا شعیب کل یوم جدید علی لعبید ولدینا مزید فقالوا یا ابا مدین زادک اللہ من
انوارہ **وعن** الشیخ الجلیل سلیمان بن عبدالوھاب المغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قال کان شیخنا الشیخ
ابو مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوما جالسا علی الساحل یتوضأ وفی اصبعہ خاتم فسقط فی الماء فقال
یارب ارید خاتمی فطلعت سمکۃ فی الحال وفی فمہ الخاتم واخذہ وکان سائر امرہ وبیدہ مزود
وفیہ سویق مذاب بماء فسقط من یدہ فتکسر قطعا وتبدد السویق علی الارض فوقف وقال یارب
الید مزودی بسویقی فعاد المزود صحیحا وفیہ السویق **شیخ صالح ابو عبداللہ محمد بن حجاج مغربی**
رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ہمارے شیخ **ابو مدین** رضی اللہ عنہ نے اپنی مجلس مین مجھسے فرمایا کہ ہر بدل عارف کی قبضہ مین ہے
اسواسطے کہ بدل کا ملک تو آسمان سے زمین تک ہے اور عارف کا ملک عرش سے ثری تک ہے اور نہین ہین مناقب ابدال کے
عارفین کے مناقب مین مگر ایسے جیسے لپک کسی شئی چمکنے والی جھپٹ لینے والی کی اور نہین ہے درجہ معرفت کا
مگر قرب چاہنا طرف بارگاہ ربوبیت کے اور نزدیکی چاہنا مجالس قدس سے پھر فرمایا کہ توحید ایک ایسا سر ہے جسکے

ہمسرنے کونین کا احاطہ کرلیا ہی کہا پھر جب رات ہوئی تو میرے واسطے کشف کیا گیا پس مین کیا دیکھتا ہون کہ شیخ ابو مدین
ہین اور شیخ ابو حامد غزالی اور شیخ ابو طالب مکی اور شیخ ابو یزید بسطامی اور شیخ ابو عبد الرحمن سلمی اور ایک جماعت صوفیہ
دو ابدال کی پس او نہون نے حضرت شیخ سے کہا ای ابو مدین تم ہمکو خبر دو اپنی حقیقت سر کی اپنی توحید مین تو فرمایا کہ میرا سر تو سرورے
ساتھہ اسرار کے وہ ود یعتی ہین الٓہی دریاؤن سے جنکا فاش کرنا لایق نہین ہی واسطے اونکی غیر اہل کے اسی لیے کہ اشارہ اوسکے
وصف بیان سے عاجز ہی اور غیرت اونکا ستر ہی چاہتی ہی وہ ایسے اسرار ہین کہ وجود کی احاطہ کرنیوالی ہین اونکا ادراک نہین
کرتا ہی مگر وہ شخص جو کہ اپنے وطن سی مفقود ہی اور عالم حقیقت مین اپنے سر سے موجود ہی حیات ابدی مین لوٹ پوٹ رہا ہی
اور وہ اپنے سر کے ساتھہ میدان ملکوت مین اُڑنے والا ہی اور سراپردہ جبروت مین چھپا ہی اسماء و صفات کے ساتھہ تخلق جو کیا ہے
اور مشاہدۂ ذات کے باعث اونسے فنا ہوگیا ہی اوس جگہہ میرا قرار و وطن ہی اور میری آنکھہ کی خنکی اور میرا مسکن ہے اور اللہ عز و جل
میرے واسطے ہے عوض ہین کل کے یا اللہ عز و جل بے نیازی ہین ہے کل سی لئنے میری وجود مین اپنی قدرت کی بدائع ظاہر کیے ہین
اور بخشا وہ توفیق مجھپر متوجہ ہوئے اور میرے واسطے کشف کر دیا ہے مکنون تحقیق سی پس میری حیات تو قائم ہی ساتھہ وحدانیت کے اور میرے
اشارات ہین طرف فردانیت کے اور میری روح ثابت علم غیب مین مجھسے میرا مالک فرما رہا ہی او نشیب کے دن نیا ہی بندون پر اور
ہماری پاس نہ باد فی ہی پس اون لوگون نے کہا ای ابو مدین اللہ تعالی اپنے انوار سے آپکو زیادہ دے **مترجم عفا اللہ عنہ**
کہتا ہی راوی ذکیا پھر جب مین صبح کو اُٹھا تو شیخ ابو مدین کے پاس آیا اور اونسے یہ واقعہ ذکر کیا تو اونہون نے مجھے اوسپر برقرار رکھا اور
اوسمین سے کسی شئی کا مجھپر انکار نہین کیا کذا فی بہجۃ الاسرار انتہی **شیخ جلیل سلیمان بن عبد الوہاب مغربی** رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ
ایک دن ہمارے شیخ ابو مدین رضی اللہ تعالی عنہ کنارہ دریا پر بیٹھے وضو کر رہے تھے اور اونکی اونگلی مین ایک انگوٹھی تھی تو وہ پانی مین گر پڑی
پس کہا یا رب مین اپنی انگوٹھی چاہتا ہون تو فی الحال ایک مچھلی اوپر کو ظاہر ہوئی اور اوسکی منہ مین وہی انگوٹھی تھی اور اوسکو
لیلیا اور ایکبار وہ جا رہے تھے اور اونکے ہاتھہ مین توشہ دان تھا اور اوسمین ستو پانی سے گھلا ہوا تھا تو اونکا توشہ دان گر پڑا اور
وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ستو زمین پر پھیل پڑا پس وہ ٹھہر گئے اور کہا یا رب مین اپنا توشہ دان چاہتا ہون مع اپنے ستو کے
ف ۶۱ تو وہ توشہ دان ویسا ہی درست ہوگیا اور اوسمین ستو **الحکایۃ الحادیۃ والستون بعد الخمسمائۃ** عن الشیخ
الجلیل العارف ابی اسحق ابراھیم بن شیخ صالح الفاضل ابی العباس احمد بن محمد الانصاری التلمسانی قال اخبرنا ابی
رحمہ اللہ تع قال سمعت شیخنا **ابا مدین** رضی اللہ تعالی عنہ یحکی فی مجلسہ وکان محفوفا بالنور والبہاء والوقار
والسناء والملائکۃ والاولیاء قال قال الفقیہ ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد الحضرمی رحمہ اللہ تعالی
دخل الشیخ الفاضل ابو العباس احمد بن سلامۃ القرشی التلمسانی الواعظ علی الشیخ ابی اسحق ابراھیم
بن احمد بن علی بزورہ وقال لہ ادع لی فقال لہ اراک اللہ تعالی موضع الشح من نفسک وکان ابو العباس
کثیر العطاء ومن اکرم الناس فانصرف وقال فی نفسہ لو لم یعلم الشیخ منی شحا لما قال ذلک فجاء

وجلس علی دکة مزین لیحلق راسه فلما فرغ من حلقه اتاه رجل بمائة دینار فاعطاها ابو العباس للمزین
وقال انها مائة دینار فقال له المزین هذا کان الشیخ الذی ذکره لک الشیخ ابو اسحق فقال له
اخبرنی عنه قال الشیخ عندهم ان یفرق بین الدانق والمائة دینار ولو لم یکن فی نفسک شیء لما
نبهتنی علیها قال فذهب وجلس فی بیته سنة لا یکلم احدا ولا یخرج الا لصلوة الجمعة فاجتمع
الناس علی بابه یسئلونه ان یتکلم علیهم فامتنع فلما الزموه خرج فوافی عصافیر علی سدرة فی الدار
فلما راته تفرقت فرجع وقال لو صلحت للحدیث علیکم لم تفر منی الطیور لان من تحقق فیه
خوف الله تعالی امن منه کل شیء ثم رجع وجلس فی البیت سنة ثم خرج فلم تفر منه الطیور
فتکلم علی الناس قال فلم یتم الشیخ ابو مدین کلامه حتی جاءت طیور ودارت حوله وعکفت علیه
فتواجدوا وتواجد الشیخ ایضا وانشد یقول ؎ تواجع مماض وخوف مطالب + واشفاق مهموم
وحزن کئیب + ولوعة مشتاق وزفرة واله + وسقطة مسقام بغیر طبیب + وفکرة جوال و
فطنة غائص + لیاخذ من طیب الکری بنصیب + اشت بقلب حیرته طوارق + من الشوق
حتی ذل ذل غریب یکی ثم اشجانا ویخفی محبة + ثرت واستکنت فی فواد حبیب قال فماج المجلس
وضج اهله ومازال طائر من تلک الطیور یصفق بجناحیه حتی سقط میتا ومات رجل ممن کان حاضرا
وقال ابو محمد عبد الله بن ابی بکر الصماخی صلیت الی جانب الشیخ ابی مدین رضی الله تعالی عنه یوم الجمعة
فمر علیه بعض اصحابه وکان حسن الهیئة وعلیه حدة الارادة فقلت له یا سیدی هذا ولد ملیح
فنفض یده وقال لی لا شیء ثم التفت ادا بابی محمد بن عبد الرزاق جالس فی الصف قدامه فاشار الیه
وقال لی هذا هو الملیح هذا ولدی وقال الشیخ ابو مدین رضی الله تعالی عنه کنت فی بعض الجبال مارا فی
طریق ملاصق بجبل لا یسع الا المار وحده اذ بصرت باسد اقبل لا بد له منی ولا بد لی منه لان الطریق لیس
فیها یمکنه الرجوع فقلت فی نفسی الم یقل الله تعالی فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره وانا اتخلق علیه فی هذه
الساعة فجعلت یدی علی حافة الجبل وحافیت بطنی عن الطریق وجعلت طرف اصابعی علی حافة الطریق فمر
بینی وبین الجبل بشدة فقالت نفسی لم یدرک فالتفت براسه وزار زارا شدیدا فقلت بلی قد آیتنی فامض بسلام
شیخ عارف ابو اسحق ابراہیم بن شیخ صالح فاضل ابو العباس احمد بن محمد انصاری تلمسانی کہتے ہیں مجھے خبر دی میرے والد
تعالی نے کہا میں نے سنا اپنے شیخ ابو مدین رضی اللہ تعالی عنہ کو وہ حکایت کہتے تھے اپنی مجلس میں درود مجلس گھیری گئی تھی
نور و خوبی و وقار و روشنی و ملائکہ و اولیا سے حضرت شیخ نے فرمایا کہ فقیہ ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد حضرمی رحمہ اللہ تعالی نے
کہا کہ شیخ فاضل ابو العباس احمد بن المستنیر تلمسانی واعظ داخل ہو شیخ ابو اسحق ابراہیم بن احمد بن علی پر اونکی زیارت

کرنیکو آئے تھے اور انہوں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے واسطے دعا فرمائیں تو حضرت شیخ ابو اسحٰق نے اونسے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے بہتر نفس سے
شیخ کی جگہ دکھائے اور شیخ ابو العباس کثیر البکا اور کریم ترین لوگوں میں سے تھے پس وہ لوٹ آئے اور اپنے جی میں کہا کہ اگر
حضرت شیخ بخل کو مجھ سے معلوم نکرتے تو یہ نفرماتے پھر آئے اور ایک بال مونڈنیوالے کے چبوترے پر بیٹھ گئے تاکہ وہ اونکا
سر مونڈے پھر جب اوسکے سر مونڈنے سے فارغ ہوا تو کوئی شخص اونکے پاس سو اشرفیاں لایا پس شیخ ابو العباس نے وہ
اشرفیاں اوس سر مونڈنے والے کو دیدیں اور اوس نے کہا کہ یہ تو سو اشرفیاں ہیں تو اوس نے کہا کہ یہ جگہ بخل کی جسکا
ذکر شیخ ابو اسحٰق نے تیرے واسطے کیا ہے پس انہوں نے اوس سے کہا کہ تو مجھے بخل کی خبر دے اوسنے کہا کہ شیخ یعنی بخل اون
لوگوں کے نزدیک یہ ہے کہ فرق کیا جاوے درمیان اونکے اور سو اشرفیوں کے اور اگر تیرے جی میں شیخ نہوتا تو تو مجھ کو اوسپر آگاہ
نکرتا کہا پھر شیخ ابو العباس چلے آئے اور سال بھر اپنے گھر میں بیٹھے رہے کسی سے نہ بات کرتے تھے اور نہ سوا جمعہ کی نماز کے نکلتے تھے
پھر لوگ اون کے دروازے پر جمع ہوے اور اونسے درخواست کرتے تھے کہ اونپر کلام کریں یعنی وعظ و نصیحت کریں تو اونہوں نے
نہ مانا پھر جب لوگوں نے وعظ کہنا اون پر لازم کیا تو نکلے پھر چڑیوں کے پاس آئے جو بیر کے درخت پر اوس گھر میں تھیں پس جب
اونہوں نے انکو دیکھا تو متفرق ہو گئیں پھر یہ لوٹ آئے اور کہا اگر میں لائق ہو گیا ہوتا واسطے بیان کرنیکے تو پرندے مجھ سے بھاگتے
اس لیے کہ جس شخص میں اللہ تعالیٰ کا خوف متحقق ہو جاتا ہے تو ہر شے اوس سے بے خوف ہو جاتی ہے پھر لوٹ آئے اور سال
بھر اپنے گھر میں بیٹھے رہے پھر نکلے تو پرندے اونسے نہ بھاگے پھر لوگوں پر کلام کیا کہا پس شیخ ابو مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اپنی بات پوری نہیں کی تھی یہانتک کہ پرندے آئے اور اونکے گرد دور کیا اور اون پر ٹھیر گئے تو حضرت شیخ وجد میں
آئے اور یہ شعر پڑھنے لگے مضمون اونکا یہ ہے کہ دردمند و رنجور ہونا سخت بیمار کا اور خوف اوس شخص کا جسکی طلب
و تلاش ہو رہی ہے اور ڈرتا غمگین کا اور رنج اوس شخص کا جو کہ غم کے مارے شکستہ و بدحال ہو رہا ہے اور سوزش عشق مشتاق
کی اور آہ کھینچنا اوسکا جو کہ عشق کے باعث بیخود و سرگشتہ ہو رہا ہے اور گر پڑنا سخت بیمار کا بغیر کسی طبیب کے اور فکر جولان و گشت
کرنیوالے کی اور زیرکی و ہوشیاری غوطہ لگانیوالے کی تاکہ لیوے عمدہ نیند سے کچھ حصہ یہ سب امور اوترتے ہیں ایک دل میں
جسکو شوق کے حوادث نے متحیر کر رکھا ہے یہانتک کہ وہ غریب مسافر کی خواری کیطرح خوار ہو گیا ہے وہ رویا پھر ہمکو غمگین کیا
اور چھپا رہا ہے اوس محبت کو جسنے اقامت کی ہے اور رحم پڑی ہے دوست کے دل میں کہا پس مجلس بیچین ہو گئی اور
اور اہل مجلس چیخنے چلانے اور ایک پرندہ اون پرندوں میں سے اپنے دونوں بازو پھڑپھڑاتا رہا یہانتک کہ مردہ ہو کر
گر پڑا اور جو لوگ وہاں حاضر تھے اونمیں سے ایک شخص مر گیا اور ابو محمد عبد اللہ بن ابی بکر صماحی نے کہا کہ میں نے جمعہ کے دن
شیخ ابو مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب نماز پڑھی تو اون کے اصحاب میں کا کوئی شخص اون پر گزرا اور وہ خوبصورت تھا
اور اوسپر ارادت کی تیزی تھی پس میں نے اون سے کہا یا سیدی یہ لڑکا ملیح یعنی خوبصورت ہے تو اونھوں نے اپنا ہاتھ جھاڑا
اور مجھ سے فرمایا کہ کوئی شے نہیں ہے پھر التفات کیا تو ناگاہ ابو محمد عبد الرزاق صف میں اونکے آگے بیٹھے ہیں پس اونکی طرف اشارہ کیا اور

مجھسے کہا وہی بلیع ہی یہ میرا بیٹا ہی اور شیخ ابو مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا [illegible]
راہ مین جو کہ ایک پہاڑ سے لگی ہوئی تھی سوا ایک گذرنے والے کے اور گنجائش نہیں [illegible]
نہ اوسکو مجھسے اور نہ مجھے اوس سے کوئی چارا تھا اسلیے کہ اوس راہ مین اتنی گنجائش نہ تھی [illegible]
جی مین کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہین فرمایا ہی پس جو کوئی عمل کرے ذرہ بھر بھلائی تو اوسکو دیکھیگا [illegible]
کرون پس مینے اپنے دونون ہاتھ اوس پہاڑ کے کنارے پر رکھے اور اپنا پیچھا اوس [illegible]
کے کنارے راہ کے کنارے پر رکھے تو وہ درمیان میرے اور پہاڑ کے [illegible]
نہین دیکھا تو اوسنے اپنے سر سے التفات کیا اور ایک سخت آواز کی پس [illegible]
سلامتی سے چلا جاؤ وکان الشیخ ابو مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] العارفین وسید [illegible]
واجلاء المحققین صاحب الاحوال الشریفۃ والمقامات المنیفۃ [illegible] والانفاس الصادقۃ
والھمم السامیۃ والبرکات النامیۃ والفتح السنی والکشف الجلی والمحاسن الجمیلۃ والمواھب الجزیلۃ
والقدم الراسخ فی التمکین المحمود والباع الطویل فی التصریف النافذ فی الوجود والید البیضاء فی المسبق
الی اعلی معارج الفضل والمشرب الاھنأ من کؤس مدام الوصل مطالع الشموس الانوار ومنبع العیون
الاسرار سار بذکر فضائلہ الرکبان فی الآفاق وانعقد علی جلالتہ الاجماع والاتفاق [illegible]
الاقطار فائح وغیر ذلک مما یقصر عن حصرہ تعداد المادح قلت [illegible]
قال الشیخ الکبیر العارف باللہ الشہیر ابو عبد اللہ القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] الشیخ ابا مدین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکانت لہ العبادۃ وشرف الھمۃ واقمت عندہ واحضر مجلسہ واسمع کلامہ وکنت اوی
فی سور البلد ولا اخالط من اصحابہ احدا واقمت مریضا بحمی الربع مدۃ ثلاثۃ اشھر [illegible]
السور قال فدخل علی الشیخ ابی مدین فی بعض الایام ولد لہ صغیرا من المکتب فالتفت الی اصحابہ و
قال ھذا الذی افسد مملکتی علی فعن قریب توفی الصغیر ومن کلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ المقرب مسرور
بقربہ والمحب معذب فی حبہ ومن خرج الی الخلق قبل وجود حقیقۃ تدعوہ الی ذلک فھو مفتون ومن رأیتہ یدعی
مع اللہ حالا لا یکون علی ظاھرہ منہ شاھد فاحذرہ واذا ظھر الحق لم یبق معہ غیرہ لیس للقلب سوی
وجھۃ واحدۃ فالی ای جھۃ توجہ حجب عن غیرھا واذا سکن الخوف القلب اورثہ المراقبۃ ومن تحقق بالعبودیۃ
نظر افعالہ بعین الریاء واحوالہ بعین الدعوی واقوالہ بعین الافتراء وما وصل الی صریح الحریۃ من علیہ
من نفسہ بقیۃ ومنہ شاھد مشاھدتہ لک ولا تشاھد مشاھدتک لہ الفقر امارۃ علی التوحید و
دلالۃ علی التفرید والفقر ان لا تشھد سواہ والفقر نور ما دمت تسترہ فاذا اظھرتہ ذھب نورہ

ومن كان الاخذ احب اليه من العطاء فما شم رائحة الفقر والاخلاص ان يغيب عنك الخلق في مشاهدة الحق ومن عرف احدا لم يعرف الاحد والحق ما بان عنه احد من حيث العلم والقدرة ولا اتصل به احد من حيث الذات والصفات ومن لم يستصلح للفقر شغله برؤية الاعمال ومن يستمع منه بلغ عنه والتهيد لشيأ ماله فيسر به والميت يشاهد اعماله فتقلقه فيما بالقبول والرد محوف وذلك بالرحمة والرضوان مبشر ومترف وقال رضي الله تعالى عنه الحق باين الخلق بالقدم والربوبية كما باينوه بالحدث والعبودية وقال الاصل ما خفي على النفس درايته وعلى الملك كتابته وعلى الشيطان غوايته وعلى الهوى امالته والفقر فخر والعلم غنم والصمت نجاة واليأس راحة والقناعة غنى والزهد عافية ونسيان الحق خيانة والاشتغال عنه دناءة والحضور معه جنة والغيبة عنه نار والقرب منه لذة والبعد عنه حسرة والانس به حياة والاستيحاش منه موت والخمول نعمة على العبد لو عرف شكرها وطلب الارادة قبل تصحيح التوبة غفلة ومن قطع موصولا بربه قطع به ومن اشتغل مشغولا بقربه ادركه المقت والمهمل للاعمال والاحوال لا يصلح لبساط الحق تبارك وتعالى ومن دعائه رضي الله تعالى عنه اللهم ان العلم عندك وهو محجوب عني ولا اعلم امرا اختاره لنفسي فقد فوضت اليك امري ورجوتك لفاقتي وفقري فارشدني اللهم الى احب الامور اليك وارضاها عندك واحمدها عاقبة لديك فانك تفعل ما تشاء بقدرتك وانت على كل شئ قدير ومن شعره رضي الله تعالى عنه

يا من علا فرأى ما في الغيوب وما + تحت الثرى وظلام الليل منسدل + انت الغياث لمن ضاقت مذاهبه + انت الدليل لمن حارت به الحيل + انا قصدناك والامال واثقة + والكل يدعوك ملهوف ومبتهل + فان عفوت فذو فضل وذو كرم + وان سطوت فانت الحاكم العدل +

ومن خطابه رضي الله تعالى عنه قوله اوقفني ربي عز وجل بين يديه وقال لي يا شعيب ماذا عن يمينك قلت يا رب عطاؤك قال وماذا عن شمالك قلت يا رب قضاؤك قال يا شعيب قد ضاعفت لك هذا وعفوت لك هذا طوبى لمن رآك او رأى من رآك ومن الشعر الممدوح به قصيدة لبعض العلماء الصلحاء من اهل المغرب

تبدت لنا اعلام علم الهدى صدقا + فصار شمس الدين مغربها شرقا + واشرق منها كل ما كان افلا + واصبح نور السعد قد ملأ الافقا + ثم مدح المشائخ المحبين العارفين وقال

هم القوم لا يشقى بعيد جليسهم + وهل احد يحظى بقربهم يشقى + ابا مدين انت الذي منك عصبة + فواليتهم حبا وادنيتهم رفقا + لك الله يا شمسا اضاء بنورها + من الدين ما قد كان اظلم ازرقا + سقيت قلوبا لما شفها الظما + فامطرتها من ماء علم الهدى ودقا + فاحييت منها كل ما كان ميتا + ورقيت منها كل ما كان لا يرقى + فاخرجتها من كل جهل وظلمة + فهم ما دجا ليل الحت له برقا + وادخلتها حصن التوكل فانثنت + فامسكها ذو العز بالعروة الوثقى + شفيت بعلم يا شعيب قلوبنا +

فاسمك من شعب القلوب فلا تشتقا هذه عشر ابيات منها اقتصرت على ذكرها وقد يروى بالاسناد
المتصل الى الشيخ الكبير العارف بالله ابى الحجاج الاقصرى قال سمعت شيخنا ابا محمد عبد الرزاق يقول لقيت
ابا العباس الخضر بفيافى المغرب فى سنة ثمانين وخمسمائة فسألته عن شيخنا ابى مدين رضى الله تعالى عنه
فقال هو امام الصديقين فى هذا الوقت ذلك اتاه الله تعالى مفتاحا من السر المصون بحجاب القدس ما فى ذاك
هذا الوقت اجمع لاسرار المرسلين منه قال ثم مات الشيخ ابو مدين بعد ذلك بيسير رحمة الله عليه هذه الساعة
قال الشيخ وجميع كلام الخضر عليه السلام فيه وقع بعد موت الشيخ عبد القادر رضى الله تعالى عنه
وارضاه ولاحرمنا من بركات قربه فى حضرة مولاه عز وجل فانه مات سنة ستين وخمسمائة كما سيأتى
وانما نبهت على هذا لئلا يتناقض الكلام اذ هو ههنا المشعر بتفضيله على جميع اهل زمانه وقد علم من
موضع اخوان الشيخ عبد القادر رضى الله تعالى عنه وارضاه مفضل على اهل زمانه مطلقا وان الشيوخ
كلهم وضعوا رقابهم لقدمه ومنهم الشيخ ابو مدين المذكور رضى الله تعالى عنه وقد ذكر بعض المشائخ الجلة ان
الشيخ ابا مدين قطب نصف يوم ثم توفى قدس الله روحه يقول المترجم عفا الله تعالى عنه هو ابو مدين
شعيب بن الحسن المغربى سكن بلاد المغرب وكان امير المؤمنين باشخاصه اليه ليتبرك به فلما وصل الى
تلمسان قال ما لنا وللسلطان الليلة نزور الاخوان ثم نزل واستقبل القبلة وتشهد ثم قال ها قد جئت وعجلت
اليك رب لترضى ومات فدفن بجبانة العباد بها وقد ناهز الثمانين وقبره ثمه ظاهر يزار رضى الله تعالى عنه
وقد مر ذكر مناقبه ومنها انه اشتهر ذكره فى الآفاق شرقا وغربا وهو من جمع الله له بين علم الشريعة و
الحقيقة وافتى ببلاد المغرب على مذهب الامام مالك بن انس رضى الله تعالى عنه وناظر واملى وتصدى
لطلبة العلم واخذوا عنه واجتمع عنده جماعة من الفقهاء والصلحاء وانتفعوا بكلامه وصحبته الى
غير ذلك من الاوصاف الجميلة والمناقب الجزيلة الكثيرة المذكورة فى كتاب بهجة الاسرار انتهى

شیخ کبیر عارف باللہ شہیر ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شیخ ابو مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
میں ملا ہوں اونکی لیے عبادت تھی اور شرف ہمت تھا یعنی وہ بڑے عابد اور عالی ہمت تھے میں اونکی پاس مقیم رہا اور اونکی مجلس میں
حاضر ہوتا تھا اور اونکا کلام سنتا تھا اور شہر کی فصیل میں بود و باش رکھتا اور اونکی اصحاب میں کسی شخص سے ملتا جلتا نہ تھا
تین مہینے کی مدت تک بخار میں بیمار رہا میں حال کہ فصیل کے نیچے پڑا رہتا تھا کہ کسی دن شیخ ابو مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
اونکا ایک چھوٹا لڑکا مکتب سے آیا تو اپنے اصحاب کیطرف التفات کیا اور فرمایا یہ وہی ہے جسنے میری مملکت مجھپر فاسد کردی ہے
پھر عنقریب وہ لڑکا مرگیا اون کے کلام میں سے یہ ہی کہ مقرب تو اپنے قرب سے مسرور ہی اور محب اپنی حب میں معذب ہے اور جو کوئی
خلق کیطرف نکل آیا قبل موجود ہونے کسی حقیقت کے جو اسکو اوسکی طرف داعی ہو تو وہ مفتون ہی اور جس شخص کو

تو دیکھو کہ وہ دعوی کرتا ہی اللہ تعالی کے ساتھ کسی ایسے حال کا کہ اوس سے اوسکو ظاہر پر کوئی شاہد نہیں ہے تو تو اوس سے حذر کرنا
اور جسوقت حق ظاہر ہوتا ہی تو اوسکے ساتھ اوسکا غیر باقی نہیں رہتا ہی قلب کیواسطے نہیں ہے سوا ایک جہت کے کہ جسکی طرف وہ
متوجہ ہو پس وہ جس جہت کیطرف متوجہ ہو تو اوسکے غیر سے محجوب ہوا اور جسوقت خوف دل مین ساکن ہوجاتا ہے تو
اوسکو مراقبے کا وارث کر دیتا ہی اور جو سچی یکی عبودیت و بندگی کرتا ہی تو اپنے افعال کو نور ربا کی آنکھ سے دیکھتا ہی اور اپنے
احوال کو دعوی کی آنکھ سے اور اپنے اقوال کو افترا کی آنکھ سے نہین پہونچا وقت صریح خالص آزادی کے وہ شخص کہ
جسپر اوسکے نفس سے کچھ بقیہ باقی رہا ہی اور اونکے کلام سے یہ ہے کہ تو مشاہدہ کر اوس کے مشاہدہ کو جو تیرے واسطے ہے
اور مت مشاہدہ کر اپنے مشاہدہ کو جو اوسکے واسطے ہے فقر علامت ہی توحید پر اور دلالت ہی تفرید پر اور
فقر یہ ہے کہ تو مشاہدہ نکرے اوسکے سوا کو اور فقر ایک نفی رہی جبتک کہ تو اوسکو چھپاتا ہے پھر جب تو نے اوسکو ظاہر
کر دیا تو اوسکا نور جاتا رہا اور جسکو لینا زیادہ محبوب ہو عطا سے تو اوسنے فقر کی بوتک نہیں سونگھی اخلاص یہ ہے کہ
خلق تجھسے غائب ہوجاے حق کے مشاہدہ مین اور جسنے کسیکو پہچانا تو اوسنے خدا ایکتا کو نہین پہچانا حق سے جدا نہین ہوا
کوئی علم و قدرت کی جہت سے اور نہ متصل ہوا اوسکے ساتھ کوئی ذات و صفات کی جہت سے اور جو کوئی صلح والائق
نہین ہوتا ہی واسطے معرفت کے تو وہ مشغول کیا جاتا ہی ساتھ دیکھنے اعمال کے اور جو کوئی اوس سے سنتا ہے
تو اوس سے پہونچاتا ہی شبیہ مشاہدہ کرتا ہی اوس شئ کا جو اوسکے واسطے ہی تو وہ اوس سے خوش ہوتا ہی اور ریت
مشاہدہ کرتا ہے اپنے اعمال کا تو وہ اوسکو قلق و اضطراب مین ڈالتے ہین پس یہ تو قبول و رد کیساتھ ڈرایا گیا ہے
اور وہ رحمت و رضوان کیساتھ بشارت و شرف دیا ہوا ہے اور حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہی کہ حق تو
مبائن ہی خلق سے ساتھ قدم و ربوبیت کے جسطرح کہ خلق مبائن ہی اوس سے ساتھ حدوث و عبودیت کے اور
فرمایا اخلاص وہ شئ ہی کہ مخفی رہا نفس پر جاننا اوسکا اور فرشتے پر لکھنا اوسکا اور شیطان پر بہکانا اوسکا اور ہوا کے
مائل کرنا اوسکا فقر فخر ہی اور علم غنیمت ہے اور خاموشی نجات ہے اور یاس راحت ہے اور قناعت غنا ہی اور
زہد عافیت ہی اور حق کا بھول جانا خیانت ہی اور اوس سے مشغول ہوجانا فرومایگی ہی اور اوسکے ساتھ
حاضر ہونا جنت ہی اور اوس سے غائب رہنا دوزخ ہی اور اوس سے قرب لذت ہی اور اوس سے دوری حسرت ہے
اور انس اوسکے ساتھ حیات ہی اور اوس سے وحشی ہونا موت ہے خمول یعنی گمنامی ایک نعمت ہے بندے پر اگر وہ پہچانتا
تو اوسکا شکر کرتا اور طلب ارادت قبل صحیح کرنے توبہ کے غفلت ہے اور جسنے قطع کیا اوس شخص کو جو کہ اپنے رب کے
ساتھ موصول ہے تو وہ اوس سے قطع کیا گیا اور جسنے مشغول کر دیا کسی مشغول کو اوسکے قرب مین تو پالیا اوسکو غصے نے
اور چھوڑنے والا اعمال و احوال کا صلاحیت نہین رکھتا ہے واسطے بساط حق تبارک و تعالی کے حضرت
شیخ رضی اللہ عنہ کی دعا مین سے ایک یہ دعا ہی الہی بیشک علم تو تیرے پاس ہی اور وہ مجھسے محجوب ہے اور

مین نہین جانتا ہون کسی امر کو کہ مین اوسے اپنے نفس کیواسطے اختیار کرون اور مقرر مینے سپرد کردیا تجھکو اپنا کام اور امید رکھی مینے تجھسے واسطے اپنے فاقہ و فقر کے سوا میرے اللہ تو مجھے راہ بتا محبوب تر امور کی طرف تیرے اور پسندیدہ تر امور کی نزدیک تیرے اور محمود تر امور کے از روی انجام کے نزدیک تیرے پس بیشک تو تو کرڈالتا ہے جو کچھ چاہتا ہی اپنی قدرت سے اور تو ہر شی پر بڑی قدرت والا ہی آمین آور انکے شعر مین سے یہ شعر ہین جنکا مضمون یہ ہے۔ اے وہ ذات کہ عالی و بلند ہوا تو دیکھا اوس شی کو جو کہ غیوب مین ہے اور اوس شی کو جو کہ تحت الثری مین ہی اور یہ دیکھتا اس حال مین ہی کہ رات کی اندھیری کا پردہ پڑا ہوا ہی تو فریادرس ہے اوسکے لیے جسکی راہین تنگ ہوگئین اور تو راہ بتانیوالا ہی اوسکو جسے حیلہ و تدبیرون نے حیران کردیا ہی بیشک ہمنے تو تیرا قصد کرلیا ہے اور آرزوئین محکم و مضبوط ہین اور سب کے سب تجھی کو پکارتے ہین ملہوف و مبتہل پس اگر تو معاف فرمای تو تو صاحب فضل و صاحب کرم ہی اور اگر تو پکڑے تو تو حاکم عادل ہی آور حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ کے خطاب مین سے اونکا یہ قول ہی کہ میرے رب عزوجل نے مجھے اپنے آگے ایستادہ کیا اور مجھسے فرمایا او شعیب تیری داہنی طرف کیا ہی مینے عرض کیا یارب تیری عطا ہی فرمایا تیری بائین طرف کیا ہی مینے کہا یارب تیری قضا ہے فرمایا او شعیب مقرر مینے مضاعف کی واسطے تیری یہ اور معاف کی یا بخشدی مینے واسطے تیری یہ خوشی ہو اوس شخص کے واسطے جسنے تجھے دیکھا یا اوسکو دیکھا جسنے تجھے دیکھا ہی جن اشعار کے ساتھ حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ کی مدح کیگئی ہی اونمین سے اہل مغرب مین کے بعض علماء صلحا کا ایک قصیدہ ہے، اوسمین سے یہ دو شعر ہین جنکا مضمون یہ ہے کہ ظاہر ہوے واسطے ہمارے علم ہدایت کے نشان سچے طور پر تو آفتاب دین کے سبب سے ہمارا مغرب مشرق ہو گیا اور روشن ہو گئی اوس سے ہر وہ شئ جو کہ غروب ہوگئی تہی پس بہرہ مندی کی روشنی ایسی ہوگئی کہ اوسنے افق کو بہر دیا پہر شاعر نے مشائخ محبین عارفین کی مدح کی ہی اور یون کہا ہی کہ یہ ایسے لوگ ہین کہ بدبخت نہین رہتا ہی انکا جلیس و ہمنشین جو کہ دور رہ گیا جو کوئی کہ انکے قرب سے بہرہ مند کیا جاتا ہی بہلا وہ بدبخت رہیگا ہرگز نہین اے ابو مدین جمع ہوگئی واسطے تمھارے دین کی ایک جماعت تو تم نے حب کی راہ سے اونکو دوست بنایا ہی اور مہربانی کرکے اونکو قریب کیا ہے واسطے تمھارے ہو اللہ ہی آفتاب کہ جسکے نور سے روشن ہوگئی وہ شئ جو کہ دین سے تاریک و کبود رنگ ہوگئی تھی پانی پلایا تمنے ایسے دلون کو کہ ایک مدت دراز سے پیاس نے اونکو زار و نزار کرڈالا تھا پہر تمنے علم ہدایت کی بارش اونپر برسادی پس تمنے زندہ کردیا اون مین کے ہر ایک کو جو کہ مردہ ہو رہا تھا اور چڑہا دیا اون مین سے ہر ایک کو جو کہ چڑہ نہین سکتا تھا اور تمنے اونکو نکالدیا ہر نادانی و تاریکی سے پھر جبکہ کوئی رات تاریک ہوئی تو تمنے اوس کے واسطے بجلی چمکادی اور داخل کردیا تم نے اون کو توکل کے قلعے مین تو وہ مڑ آگئے پہر حقائق نے اونکو مضبوط پکڑا دیا اے شعیب تمنے ہمارے دلونکو علم کا پانی پلادیا تو دلون کی دراز سے

تمہارا نام اشتقاق کیا گیا حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ یہ دس بیتین ہین اوس قصیدہ مین سے یعنی مع دو شعر اول کے اکثر ذکر یہین نے اقتصار کیا باسناد متصل شیخ کبیر عارف باللہ شہیر ابو الحجاج اقصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہا مین نے سنا اپنے شیخ ابو محمد عبد الرزاق رضی اللہ عنہ کو وہ کہتے تھے کہ مغرب کے بیابانون مین ابو العباس خضر علیہ السلام سے مین ملا سنہ ۵۵۰ھ مین تو مین نے اپنے شیخ ابو مدین رضی اللہ عنہ کی اونسے پوچھا پس فرمایا کہ اسوقت مین وہ صدیقین کے امام ہین یہ وہ شخص ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اونکو ایک کنجی عطا فرمائی ہے اوس سر سے جو کہ حجاب قدس مین مصون و محفوظ ہے اسوقت مین اونسے بڑھکر اسرار مرسلین کا جامع کوئی نہین ہے کہا پھر اسکے ذرا بعد شیخ ابو مدین مر گئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ نے کہا کہ خضر علیہ السلام کا سارا کلام ذکر کیا مین نے وفات حضرت شیخ عبد القادر کے واقع ہوئے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور اونکو راضی کیا اور ہمکو محروم نہ کیجیو اونکی برکات قرب سے اپنے مولیٰ عز وجل کی بارگاہ مین آمین اس لیئے کہ حضرت مولانا شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی وفات سنہ ۵۶۱ھ ہجری مین ہوئی ہے جیسا کہ آیندہ مذکور ہوگا مین نے اس بات پر صرف اس لیئے آگاہی دی کہ کلام مین تناقض نہو کیونکہ اسجگہ کلام یہ خبر دے رہا ہے کہ شیخ ابو مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اونکے زمانے کے سب لوگون پر تفضیل ہے حالانکہ دوسری جگہ سے یہ بات معلوم ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کیواسطے اونکی اہل زمان پر مطلقاً تفضیل ہے اور کل شیوخ نے اپنی گردنین اونکے قدم کے واسطے رکھدی ہین اور اونہین سے شیخ ابو مدین مذکور رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہین اور بعض مشائخ جلیل نے یہ ذکر کیا ہے کہ شیخ ابو مدین آدہے دن قطب کئے گئے پھر وفات دیے گئے قدس اللہ تعالیٰ روحہ مترجم عفا اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتا ہے کہ حضرت شیخ ابو مدین شعیب بن حسن مغربی ہین بلاد مغرب مین سکونت کی امیر المومنین نے اپنے پاس بلانیکا اونکو حکم دیا تھا تاکہ اونسے برکت حاصل کرے پھر جب تلمسان تک پہونچے تو فرمایا کیا ہے واسطے ہمارے اور سلطان کے آج کی رات ہم اخوانکی زیارت کرینگے پھر اوترے اور قبلے کیطرف مونہ کیا اور کلمۂ شہادت پڑھا پھر کہا لو مقرر مین آیا اور جلدی کی مین نے طرف تیری اے میرے رب تاکہ تو راضی ہو اور مر گئے پھر وہان عباد کے قبرستان مین مدفون ہوئے اسی برس کے قریب ہو گئے تھے انکی قبر وہان ظاہر ہے اوسکی زیارت کیجاتی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکے مناقب کا ذکر اول ہو چکا ہے اور انہین سے یہ ہین کہ انکا ذکر آفاق مین شرقاً و غرباً مشتہر ہوا اور یہ ایک ہین اونمین سے جنکے واسطے اللہ تعالیٰ نے درمیان علم شریعت و علم حقیقت کے جمع کیا ہے بلاد مغرب مین حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر فتوی دیا اور مناظرہ کیا اور املا کرایا طلبۂ علم نے انکا قصد کیا اور انسے اخذ کیا فقہا و صلحا مین کی ایک جماعت انکے پاس جمع ہوئی اور انکی کلام و صحبت سے نفع لیا انکے سوا اور اوصاف جمیلہ و مناقب جزیلہ کثیرہ ہین جو کہ بہجۃ الاسرار مین

مذکور ہین انتہی **الحکایۃ الثانیۃ والستون** بعد الخمس المئین عن الشیخ الکبیر العارف باللہ الشہیر ابی الحسن ابن الصباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال حضر شیخنا الشیخ **ابو محمد عبد الرحیم** سماعا بقنا بکسر القاف بعدہا نون وفیہ جماعۃ من المشائخ والعلماء فانشد القوال ؎ کم اٰیۃ فیک

قد امسیت اخفیہا + خوف العدی ودمع العین تبدیہا + وزفرات شوقی طول لیلتہ +

الیک ینشرہا عودا ویطویہا + فارحم فلا قلب فیہ قلبی حرق + نحو الجحیم ولا یخبو تلظیہا +

فلیس فی بدنی عضو وجارحۃ الا وحبک فیہا قبل سائرہا + فطاب بالشیخ والحاضرون ثم انشد القوال

ایضا ؎ سروری ان اراک وان ترانی + وادنو من ذرا اکناف من کان بی + وحسبی فی اقامتک کل یوم +

وحسبی ذالک من کل الامانی + لئن واصلتنی واردت قربی + لاحفظ لک الاہال من جفانی + قال فدخل

الشیخ امر عظیم وقال للقوال اعدہ فاصل القوال فترۃ فی ذالک فقال لہ الشیخ اسکت فلم یقدر علی النطق

ومکث کذالک ایاما ثم جاء الی الشیخ معتذرا مستغفرا فقال لہ الشیخ اقرأ شیئا من القرآن فقرأ عند الشیخ

ما شاء اللہ ان یقرأ وانصرف مسرورا فکان اذا اراد ان یقرأ القراٰن قرأہ واذا اراد ان یقول شیئا من الشعر

وغیرہ لم یقدر علی النطق فاتی الی الشیخ مستغیثا فقال لہ اذہب فقد اطلقتک فانصرف الرجل منطلق اللسان کما کان

اولا ؎ **شیخ کبیر عارف باللہ** شہیر **ابو الحسن ابن الصباغ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ ہمارے شیخ ابو محمد عبد الرحیم

شہر قنا مین کسی مجلس سماع مین حاضر ہوے اور اسمین ایک جماعت مشائخ و علماء کی بہی تہی پہر قوال نے یہ شعر پڑہے جنکا

مضمون یہ ہی کہ بہت سی نشانیان ہین تجہہ مین جنکو مین دشمنون کے خوف سے چہپاتا تہا حالانکہ آنکہ کے آنسو انکو

ظاہر کر رہے تہے اور بہت سے آہ و نالے مین عشق و میرے شوق جو تیری طرف ہو ساری رات انکو ذکر کر کے نشر کرتا ہے

اور لپیٹتا ہی جب میری یہ حالت ہو رہی ہے تو تو اب رحم کر ایسے دل پر جسمین وہ آگ بہری ہو کہ جہنم تو بجہ جاوے اور

اُسکی شعلہ زنی نہین بجہتی ہے اب میرے بدن مین کوئی عضو نہین ہے مگر حال یہ ہو کہ تیری محبت اسمین موجود

ہی پہلے اُس شئے کی اسمین ہے پس حضرت شیخ اور حاضرین مجلس خوشوقت ہوئے پہر قوال نے یہ شعر بہی پڑہے جنکا مضمون یہ ہی

کہ میرا سرور یہ ہی کہ مین تجہے دیکہون اور تو مجہے دیکہے اور یہ ہو کہ تیرا امکان میرے مکان سے قریب ہو اور میرا عیش اسمین ہی کہ مین ہر روز تجہے

ملا کرون اور یہ مجہے کافی ہو ساری آرزوؤن سے البتہ اگر تو مجہسے وصل رکہے اور میرے قرب کا ارادہ کرے تو قسم ہی تیری حق کی کہ مین دعا

نہ کرون اُسکی جو مجہپر جفا کرے راوی نے کہا کہ ان شعرون کے سُننے سے حضرت شیخ مین ایک حال عظیم نے اثر کیا اور قوال سے فرمایا کہ انکو پہر

پڑہ قوال کو اسمین کسیقدر سُستی ہوئی تو حضرت شیخ نے اُسے فرمایا چپ ہو جا پہر وہ بولنے پر قادر نہوا اور دنون ایسا ہی ٹہیر رہا پہر عذر کرتا معافی چاہتا ہوا

شیخ کیطرف آیا تو اس سے فرمایا کہ کچہہ قرآن ہی پڑہ پہر شیخ کی پاس اُسنے پڑہا جسقدر اللہ تعالیٰ نے اُسکا پڑہنا چاہا اور خوش ہوتا ہوا چلا گیا پہر جب وہ

یہ ارادہ کرتا کہ قرآن شریف پڑہے تو پڑہنے لگتا اور جب یہ ارادہ کرتا کہ کچہہ شعر وغیرہ پڑہے تو نطق پر قادر نہین ہوتا تہا پہر فریاد رسی چاہتا ہوا

شیخ کیطرف آیا تو اس سے فرمایا چلا جا اب تکلم کر پس وہ شخص زبان چلتا ہوا ہو کر چلا گیا مثل اسکے اول حال کے

الحکایۃ الثالثۃ والستون بعد الخمس المئۃ عن الشیخ الجلیل **ابی الحجاج الاقصری**
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اجتمع بمصر الشیخان عبد الرحیم وعبد الرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہما
فاطرق الشیخ عبد الرحیم ملیا ثم قال لعبد الرزاق انی نظرت فی اللوح المحفوظ فرایت فیہ حضور اجل
بدل من الابدال فی بیت المقدس فی ہذہ الساعۃ وقد امرت ان احضر وفاتہ فقاما واتیا بیت المقدس
فی وقتہما وحضرا موت البدل وجہازہ ودفنہ وعادا الی مصر فی بقیۃ یومہما ذلک فقال الشیخ
عبد الرحیم لعبد الرزاق اذہب ان اللہ عز وجل قد وہب مقام البدل شیخا فی سفینۃ فی
النیل وقد امرت ان اٰتی بہ فذہبا الی شاطئ النیل فاذا تلک السفینۃ جاریۃ فی الشاطئ
الاٰخر فاخذ الشیخ عبد الرحیم عصی فغرزہا فی الارض فوقفت السفینۃ لا تذہب یمینا ولا شمالا
فمر الشیخ عبد الرحیم علی الماء حتی وقف علی السفینۃ ونادی باسم الرجل فاجابہ فلما قرب منہ
اخذ بیدہ ومشی علی الماء الی الشاطئ الاخر ونزع بیدہ تلک العصا فسارت السفینۃ ثم ساروا
ثلاثتہم الی بیت المقدس فصلوا فیہ صلوۃ المغرب من یومہم ذلک وجلس الرجل فی مقام
المیت ووہبہ اللہ تعالیٰ مثل حالہ ومقامہ **شیخ جلیل ابو الحجاج اقصری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ مصر میں دو شیخ جمع ہوے **شیخ عبد الرحیم و شیخ عبد الرزاق** رضی اللہ تعالیٰ عنہما پس شیخ
عبد الرحیم دیر تک سر نیچے کیے رہے پھر شیخ عبد الرزاق سے فرمایا کہ میں نے لوح محفوظ میں نظر کی تو میں نے اسمیں ابدال
میں کے ایک بدل کی موت کا حاضر ہونا دیکھا ہی بیت المقدس میں اس گھڑی اور مقرر مجھے یہ حکم دیا گیا ہی کہ میں
اسکی وفات میں حاضر ہوؤں پھر وہ دونوں کھڑے ہوے اور اپنے اسوقت میں بیت المقدس کو آئے اور
اس بدل کی موت اور تجہیز و تکفین و دفن میں حاضر ہوے اور اپنے بقیہ روز میں مصر کی طرف لوٹ آئے
پھر شیخ عبد الرحیم نے شیخ عبد الرزاق سے فرمایا چلو بے شک اللہ عز وجل نے اس بدل کا مقام ایک بڈھے آدمی کو
بخشا ہی جو ایک کشتی کے اندر دریاے نیل میں ہی اور مقرر مجھے حکم دیا گیا ہی کہ میں اوسکو لاؤں پھر دونوں کنارہ
نیل کیطرف چلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ کشتی دوسرے کنارے میں چل رہی ہی پس شیخ عبد الرحیم نے ایک لاٹھی
لی پھر اوسکو زمین میں گاڑ دیا تو وہ کشتی ٹھیر گئی نہ تو سیدھی طرف جاتی ہی اور نہ بائیں طرف پھر شیخ عبد الرحیم
پانی پر گذرتے چلے گئے یہاں تک کہ اس کشتی پر جا کھڑے ہوے اور اس شخص کا نام لیکر پکارا تو اوسنے انکو
جواب دیا پھر جب وہ اونسے قریب ہوا تو اسکا ہاتھ پکڑا اور دوسرے کنارے کی طرف پانی پر چلے اور اپنے ہاتھ سے
وہ لاٹھی اوکھاڑ ڈالی تو وہ کشتی چلنے لگی پھر تینوں آدمی بیت المقدس کیطرف چلے تو اوسمیں اپنے اسی دن کی
نماز مغرب پڑھی اور وہ شخص اوس میت کے مقام میں بیٹھا اور اللہ تعالیٰ نے مثل اوسکے حال و مقام کے اوسکو

بحتا ہوں الٰہی سیدی و مولائی سب کچھ تیرے ہی دینے سے ملتا ہے تو جس کو جو چاہے عطا فرمائے کسی کا
کچھ زور نہیں ہے سعدی این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ ۔ کسی نے خوب کہا ہے
خدا کی دین کا موسٰی سے پوچھیے احوال + کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے ۔ اللھم تب علینا واغفر لنا
وارحمنا واحسن عواقبنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرۃ ربنا
اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین بجاہ سیدنا ومولانا
سید الوجود و سید ولد ادم و شفیعنا سیدنا محمد اللھم صل وسلم وبارک علیہ
وعلی اله وصحبه الی یوم الدین عدد ما علم و زنۃ ما علم وملأ ما علم **الحکایة الرابعة** (۲۵۴)
والستون بعد الخمس المئین عن الشیخ الامام تقی الدین ابن الشیخ الامام مجد الدین ابی الحسن
علی بن وهب القشیری رحمة الله تعالی علیهما قال سمعت ابی رحمه الله تعالی
یقول زرت مع الشیخ ابی الحجاج الاقصری رضی الله تعالی عنه قبر الشیخ عبد الرحیم
بجبانة قنا فلما وقفنا علی قبره خرج من القبر نور کهیئة دائرة الشمس وجاءت حتی
لابست الشیخ ابا الحجاج قال فکنت اقول انا انها روح الشیخ رضی الله تعالی عنه وعن الشیخ
الجلیل العالم الی اسحٰق بن ابی طاهر الانصاری رحمه الله تعالی قال کان رجل من اهل
مصر له حال فاخر وکشف ظاهر وقدم ثابت فتواری عنه ذلک کله فاتی الشیخ عبد الرحیم
رضی الله تعالی عنه فوافاه جالسًا یتوضأ فی اناء فقال له یا سیدی قد جئتک فاصلح
وکان لی حال مع الله عز وجل وقد فقدته کله فقال له الشیخ اشرب ما فی هذا الاناء یعنی
ماء وضوئه فشرب به فوجد حاله کله فی الحال **وقال الشیخ** ذو الجلالة والکرامات
البرکات الظاهرات ابو عبد الله القرشی قدس روحه الشیخ عبد الرحیم غلب علی
انوار جمیع اصحاب الاحوال من اهل الدیار المصریة فی وقته رضی الله تعالی عنه
شیخ امام تقی الدین بن شیخ امام مجد الدین ابی الحسن علی بن وہب قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما
کہتے ہیں کہ مینے اپنے والد رحمہ اللہ تعالیٰ کو سُنا وہ کہتے تھے کہ مینے ہمراہ شیخ ابو الحجاج اقصری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے صحرائے قنا مین شیخ عبد الرحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی زیارت کی پس جب

---

۱ جبانۃ بالتشدید صحرا ۱۲ ۲ سہ تواری ۔ پوشیدہ شد ۱۲ ۳ سہ موافاۃ ۔ پیش آمدن ۱۲ ۴ سہ ۵ سہ ۱۲

ہم اُنکی قبر پر ٹھیرے تو قبر سے ایک نور دائرہ آفتاب کے مثل نکلا یہانتک کہ وہ دائرہ شیخ
ابوالحجاج سے مل گیا پس مین کہتا تہا کہ وہ حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح ہے شیخ
جلیل عالم ابو اسحٰق بن ابی طاہر انصاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص اہل مصر
مین کا تہا اُسکو حال فاخر و کشف ظاہر و قدم راسخ تہا پہر یہ سب اوس سے مستور ہوگیا تو وہ
حضرت شیخ عبدالرحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو اُنکو پایا کہ بیٹھے ہوے ایک برتن مین
وضو کر رہے ہین پس اُنسے عرض کیا یا سیدی مغرب مین آپ کے پاس قصد کرتا ہوا آیا ہون اور
میرے واسطے اللہ تعالیٰ کے ساتھہ ایک حال تہا اور مغرب مین نے اُس سب کو گم کیا ہے تو
حضرت شیخ نے اوس سے فرمایا کہ جو کچھہ اس برتن مین ہو تو اسے پی لے یعنی اُن کے وضو کا پانی
پس اُس نے پی لیا تو فی الحال اُس نے اپنا سارا حال پالیا شیخ ذوالجلالۃ و کرامات و برکات
ظاہرات ابو عبداللہ قرشی قدس اللہ روحہ نے فرمایا کہ شیخ عبدالرحیم اپنے وقت مین اہل دیار مصر مین
کے سارے اصحاب احوال کے انوار پر غالب ہوے ہین رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ومن کلام**
الشیخ عبد الرحیم قدس اللہ روحہ قطع العلائق بمحو الفقد وظهور العقد بعدم
الالتفات الی السوی وتنقیۃ القلب باثبات او قال بترتیب القدر السابق والتجرید
نسیان الزمنین حکما والذهول عن الکونین حالا وغض البصر عن الاین وفتاحہ
ینقلب الاکوان باطنا لظاهر ومتحرکا لساکن فیسکن القلب بتمکین القدر علی قطع الحکم
ولا ابتهاج بتنفیسات او قال بمفیجات الموارد الشوارح للصدر بصور الاکوان مع ثبوت
المقام بعد التلوین ورسوخ التمکین فتکون السماء له رداء والارض بساطا والهیبۃ
فی القلب لعظمۃ اللہ تعالیٰ طمس ابصار البصائر لشاهدته ومشاهدته لمن سواه
حسنا فلا یری الا الہ بانوار الجلال وسواطع الجمال والرضا سکون القلب تحت مجاری
الاقدار بتقی التفرقۃ حالا وعلم التوحید جمعا فیشهد القدرۃ بالقادر والامر بالامر و
ذلک یلزمہ فی کل حال من الاحوال والتمکین شهود العلم کشفا ورجوع الاحوال الیہ قهرا
والتصرف القادح حکما وکمال الامر شرعا والجمع صفاء الاسرار فی الاستغراق والاذکار

والشوق الاستغراق فی مبادی الذکر طرباً ثم الغیبة فی توسط الذکر سکرا
ثم الحضور فی اواخر الذکر صحوا[۵۱] فهو بین استغراق یهیجه وغیبة ترعجه[۵۲] وحضور
ینفسه وثلث وقت المشتاق استغراق وثلثة غیبة وثلثة حضور[۵۳] والحیاة ان
یحیی القلب بنور الکشف فیدرک سر الحق الذی برزت[۵۴] به الاکوان فی اختلاف
اطوارها[۵۵] وکیف هی حیة بالله تعالی وتخاطبه باسرار معانیها والطاف مبانیها والتبری من
الحول والقوة ذهاب الخواطر من المحل علیه وفناء الاکوان فی امتزاج الانفاس[۵۶] غیبة
ویفید[۵۷] صاحبه ان یخفی الله تعالی علیه حاله ویرتقی[۵۸] فی کل لحظة مقامه فلایبرز فی الملک
والملکوت حرکة ولاسکون ولا اختلاف ظهور بحکم الا وله فیه زیادة نوریة وحقیقة
ایمانیة ونمو[۵۹] مقام فلایتکدر علیه حاله ولایختلف وجده فان ظهرت علیه القدرة
اخفته وان بطنت فیه اظهرته فرؤیته غربة او قال غیبة وحضوره او قال ظهوره
بطونة والمصافاة بالاسرار ان لایسمع آیة الا من مخاطب فی سره بسر المراد فی العلم وتتنوع
له الافهام باختلاف المقامات فی العمل فهو مرتع فی ریاض الاسرار ویصافی بخالص الانوار
ویتجلی له الحکم فی انوار الجمال یتهدی الیه ذواتها وتمنحه[۶۰] هیاتها والوصل الة السمع
للاصغاء وفتح البصیرة للنظر فتنطق حروف الاکوان فی سر استماعه تدبرا
وحکما ومواعظ فهو فی ریاض التدبیر بین حدائق المواعظ الناطقة والصامتة
واثمار الحکم الظاهرة والباطنة والتقوی ان لایظهر علی محله حرکة الا وهی بحبل العلم
مرتبطة او کما قال مع غیبته عن حرکته فان تکن باطنة ففی باطن العلم حکمها وان
تکن ظاهرة ففی ظاهر العلم وجودها مع طهارة القلب تسلیم النفس ومبادرة الوقت
واذا صح هذا الوصف للعبد اتاه الله تعالی العلم اللدنی وفتح له باب الالهام الروحی
فتحدث روحه باسرار الملکوت والتحقیق الاستغراق فی الانوار العینیة او قال الغیبیة فی

[illegible] (right margin, beside the line beginning ویفید)
والوصل [illegible] السمع للاصغاء وفتح البصیرة للنظر فتنطق [illegible] (right margin, beside the lines from له الافهام to فتحدث)
الرهمی [illegible] (right margin, beside the last line)

۵۱ هشیاری و آگاهی [illegible]
۵۲ [illegible] از ترس ۱۲
۵۳ [illegible]
۵۴ [illegible] بیرون آمدن ۱۲
۵۵ [illegible] ۱۲
۵۶ [illegible] ۱۲

۵۷ ترقی بالا رفتن ۱۲
۵۸ نمو زیادت شدن ۱۲
۵۹ مرتع چریدن ۱۲
۶۰ منح دادن ۱۲
-×-×-×-

قلبه مشكاة ذاتية للانوار فيدرك به حقيقة النفس وكيف رتبها الله تعالى وضعها والناس
في ذلك على قسمين متمكن اصلي ومتمكن غير امكن فالاول هو الذي يجد العبارة العلمية منوطة بلطيف
الحال مفصحة للتبليغ بشروط التلقي والثاني هو الذي يدرك ذلك كشفا ويمتنع منه عبارة
فهو مولّه غير مبلغ حقيقة ما ادركه من لطيف الانوار وخفي الاسرار والكشف بروز الافعال
والاحوال على القسطاس الصديقي والصراط الحقيقي وكذلك الاكوان تبرز له حقائقها على
الوضع الاول من غير اشارة لتمثيل ولا تلويح لتحويل بل بروز التشكيل وهي تظهر له على اثنى عشر
قسما صنوان وغير صنوان وشموس المعارف ولطائف العوارف ويشهد في ذلك ماله قبل
الانفصال والاتصال والذكر اضمحلال الذاكر برؤية المذكور حتى يبقى محقا في عين المحو
وسكرا في سر الصحو قال الله تعالى وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ معناه اذا نسيت انك ذاكر
فنسيانك ذكر وغيبتك عن النسيان شهود المذكور وهو المعبر عنه بذكر الذاكر
فاما من قال معناه اذا نسيت من سواه فاذكره فهذا لا يصلح الا للغافلين لا للمحققين
وهذه المقامات كلها نتائج اتباع الكتاب والسنة بحسن الادب ومن لا اتباع له
للشرع فلا شيء له من هذه المقامات ولا الاحوال انتهى كلامه رضي الله تعالى عنه وهو
كلام عارف محقق في الاسرار مدقق عزيز نفيس لا يعرفه الا اهله من كل غواص على
الاسرار ذي تفتيش وكان رضي الله تعالى عنه من اكابر العارفين واجلاء المقربين المشهورين
المشكورين اصحاب الكرامات الخارقة والانفاس الصادقة والايات الباهرة والانوار الزاهرة
والاحوال السنية والمقامات العلية والمحل الارفع والجاه الاوسع والكشف الجلي والقدر العلي والمورد
العذب من مناهل الوصل والتصريف النافذ في القطع والوصل والتولية والعزل ممن جمع الله تعالى له
بين علمي الشريعة والحقيقة وجعله اماما داعيا في سلوك الطريقة كنز السر المصون ومفتاحا للمغلاق
الغامض المكنون وكان يقول اذا سمع المؤذن يقول اشهد ان لا اله الا الله يقول نشهد بما شاهدنا ويقول
المتكلمون يدندنون حول الحق كشفت له خفيات الاسرار وتجليت عليه جليات الانوار وشهد له العلماء والمشائخ
بالجلالة والتقدم في المعارف والتمكين في القدم الراسخ فظهور الايات وكثرة البركات نفعنا الله تعالى به وسائر الصالحين
واعاد علينا من بركاتهم امين نسبه شريف ترقى الى الحسين بن علي رضوان الله عليهم اجمعين وعلى سائر عباد الله الصالحين

[illegible]

یقول المترجم عفا اللہ عنہ وہو الشیخ ابو محمد عبد الرحیم بن احمد بن حجون بن احمد بن محمد بن جعفر بن اسمعیل بن جعفر الزکی بن محمد
ابن المامون بن حسین بن محمد بن جعفر بن الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ
تعالی عنہم سکن قنا بلدۃ مشہورۃ من صعید مصر الاعلی و ہی الی الآن معروفۃ بالمشائخ محفوظۃ من جمیع البدع والمنکرات ببرکتہم و استوطنہا و بہا
مات سنۃ اثنتین و تسعین و خمسمائۃ و لد بہا و قد علت سنہ علی السبعین و قبرہ بہا ظاہر یزار و اصلہ من بلاد المغرب الاطنۃ و لد بہا و لما مات و ہی ان بعض
المشائخ کان یقوم و یقعد و یخرج و یدخل و ظہر علیہ الانزعاج و الاحتفال فقیل لہ فی ذلک فقال مات بالمشرق رجل مفرد فی قطرہ اسمہ عبد الرحیم لو کشفت
جثتہ علی وجہ الارض ثلثۃ ایام لکان کل من رآہ نطق بالحکمۃ انتہی کذا فی بہجۃ الاسرار

الحکایۃ الخامسۃ و الستون

بعد الخمس المائتین عن الشیخ العارف ابی حفص عمر بن مصدق الواسطی رحمہ اللہ تعالی ان الشیخ عثمان
بن مرزوق بضم المیم و الراء الاولی و فتح الثانیۃ بینما ہو یتہجد اذ طرقہ منازلۃ من جناب الحق و بدت
لہ انوار تجلی من سرادقات الجلال فوقف مکانہ شاخصا الی السماء سبع سنین لا یاکل و لا یشرب و لا یحس ثم رد الی
احکام بشریتہ فقیل لہ اذہب فادخل قریتک و طأ زوجتک فان فی ظہرک ولدا و قد آن وقت ظہورہ
فاتی الی قریتہ و طرق باب زوجتہ و اخبرہا بالسبب الذی جاء فیہ فقالت لہ اخاف لئن فعلت و عدت
الی مکانک من لیلتک و لم یعلم بک احد یتحدث الناس فی فصعد الی سطح دارہ و نادی باعلی صوتہ یا اہل
القریۃ انا عثمان بن مرزوق ارکبوا فانی سارکب فابلغ اللہ عز و جل صوتہ اہل القریۃ و افہمہم
مرادہ فمن وطی زوجتہ من اہل تلک القریۃ فی تلک الساعۃ رزقہ اللہ تعالی ولدا صالحا ثم
اغتسل الشیخ عثمان و رجع الی مکانہ بالبطیحۃ و وقف شاخصا الی السماء سبع سنین اخری کحالہ
اولا و طال شعرہ حتی ستر عورتہ و نبت حولہ العشب و القتہ السباع و الوحوش و عکفت علیہ العوام و الطیور ثم
رد الی احکام بشریتہ فقضی فرائض اربعۃ عشر سنۃ و کانت الکلاب عندہ تلعب مع السباع لا تؤذیہا و لا تتعرض لہا

شیخ ابو حفص عمر بن مصدق واسطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ ایک وقت شیخ عثمان بن مرزوق رضی اللہ تعالی عنہ تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے
کہ ناگاہ بارگاہ حق سے ایک منازلہ اونپر آیا اور سراپردۂ جلال سے تجلی کے انوار اونکو ظاہر ہوئے تو سات برس تک اپنی جگہہ مین آسمان
کی طرف آنکھیں پھاڑے دیکھتے رہے نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے پھر اپنے احکام بشریت کی طرف پھیر دیے گئے پھر اونسے کہا گیا کہ تو
چلا جا پھر اپنے گانون مین داخل ہو اور اپنی بی بی سے صحبت کر اسلیئے کہ تیری پشت مین ایک لڑکا ہے اور اوسکے ظہور کا وقت آ گیا ہے
تو وہ اپنی بستی کی طرف آئے اور اپنی بی بی کا دروازہ ٹھونکا اور اوس سبب کی اونہین خبر دی جسمین آئے تھے پس اونسے اونکی بی بی نے کہا
اگر تمنے یہ کیا اور تم اسی رات اپنی گھر کی طرف لوٹ کر آئے ہو اور کسی کو تمہاری خبر نہین ہے تو ضرور لوگ میرے حق مین باتین بنا لینگے

تو وہ اپنے گھر کی چھت پر چڑہے اور اپنی نہایت بلند آواز سے ندا کی کہ او گانون والو مین عثمان بن مرورہ
ہون تم سوار ہو پس مین بھی اب سوار ہوتا ہون پس اللہ تعالیٰ نے اونکی آواز گانون والون کو پہنچادی اور اونکو
اونکی مراد سمجھادی پھر گانون والو نمین سے جس کسی نے اوس گھڑی مین اپنی بی بی سے صحبت کی تو اللہ
تعالیٰ نے اسکو نیک لڑکا عطا فرمایا پھر شیخ عثمان نے غسل کیا اور بطیحہ مین جو اونکی جگہ تھی اوسکی طرف لوٹ گئے
سات برس اور آسمان کیطرف آنکھین پھاڑے رہے مثل اول حال کے اور اونکے بال لمبے
ہوگئے یہانتک کہ اونکی شرمگاہ کو چھپا دیا اور گھاس اونکے گرد اوگ آئی درندے اور وحشی جانور اونسے مالوف
ہوگئے اور وحشی جانور اور پرندے اونپر آکر ٹھہرنے لگے پھر احکام بشریت کی طرف پھیر دیے گئے تو چودہ
برس کے فرائض قضا ادا کیے اونکے پاس کتے درندون کے ساتھ کھیلتے تھے نہ اونکو ستاتے تھے اور نہ
اونسے کچھ تعرض کرتے تھے **الحکایۃ السادسۃ والستون** بعد الخمسمائۃ عن الشیخ
العارف ابی الفتح بن ابی الغنائم الواسطی رحمہ اللہ تعالیٰ قال اتی رجل من اہل
البطائح بثور اعجف یقودہ الی شیخنا الشیخ **احمد الرفاعی** قدس اللہ روحہ فقال لہ
یا سیدی لیس لی ولعیالی عیش الا من ہذا الثور وانہ قد ضعف عن العمل فادع
فیہ بالبرکۃ والقوۃ فقال لہ الشیخ اذہب الی الشیخ عثمان بن مرورۃ وسلم علیہ
عنی وسلہ ان یدعو فذہب الرجل یقود الثور الی الشیخ عثمان فوجدہ جالسا والاسد
محدقۃ بہ فہاب الرجل ان یتقدم الیہ فقال لہ تقدم فتقدم حتی قرب منہ فقال لہ
ابلاغ وعلی اخی الشیخ احمد السلام ختم اللہ لی ولہ بالخیر ثم اشار الیہ بعض تلک الاسد
ان قم فافترس ہذا الثور فقام الاسد وافترسہ واکل منہ فقال الشیخ للاسد قم عنہ فقام
ثم قال لاسد آخر قم فکل منہ فقام واکل منہ ثم قال لہ قم عنہ وما زال یامر اسدا بعد اسد
بالاکل حتی لم یبق من لحم الثور شیء فاذا بثور سمین قد اقبل من صدر البطیحۃ فجاء ووقف
بین یدی الشیخ فقال الشیخ للرجل قم الی ہذا الثور فخذہ بدلا عن ثورک فقام الیہ
واخذہ وہو یقول فی نفسہ ہلک ثوری واخشی ان یعرفہ مع احد فاوذی فاذا
رجل قد اقبل یعدو حتی وقف علی الشیخ فقبل یدہ وقال یا سیدی نذرت لک ثورا
وانیت بہ الی البطیحۃ فاستلب منی ولا ادری این ذہب فقال لہ الشیخ قد وصل الینا ما ہو

تراه فلما رآه الرجل اكبّ على قدم الشيخ يقبلها وقال له يا سيدی قد عرّفك الله بكل شیٔ وعرّف
بك كل شیٔ حتى البهائم فقال الشيخ يا هذا الحبيب لا يخفى عن حبيبه شيئا و
من عرّفه الله عرفه كل شیٔ قلت يعنی كل شیٔ قصد تعرفه اوله تعلق به وقد اوضحت هذا فی غير
هذا الكتاب فی قول بعضهم العارف لا يخفى عليه شیٔ ثم قال الرجل صاحب النور يخاصمنی بقلبك
ويقول هلك نوری ولا اعلم من این هذا النور واخشی ان يعرفه معی احد فاوذی فجعل الرجل يبكی فقال له الشيخ
ان الله يعلمنی بما فی قلبك اذهب اذهب بارك الله لك فی نورك فاخذه وانصرف ومشی خطوات فخطر فی
نفسه اخشى ان يعترضنی او يعترض نوری اسد فقال له الشيخ اتخشى ان يعترضك او يعترض
نورك اسد قال يا سيدی هو ذلك فاشار الشيخ الى اسد بين يديه ان قم معه الى ان ينجو بنفسه
وبما معه قال لقد كان ذلك الاسد يذود عنه الاسد وغيرها كما يذود عن اشباله ويمشی
تارة عن يمينه وتارة عن شماله وتارة امامه وتارة من خلفه حتى وصل الى مأمنه واتى الى الشيخ احمد
رضی الله تعالى عنه فاخبره بقصته معه فبكى وقال عجزت النساء ان يلدن بعد ابن مروة مثله قال وبارك
الله عز وجل للرجل فی ذلك النور وانتج حتى صار له منه مال كثير ببركة دعوة الشيخ عثمان رضی الله عنه

شیخ عارف ابو الفتح بن ابی الغنائم واسطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ ایک شخص اہل بطائح مین کا ایک دبلا بیل
کھینچتا ہوا لایا ہمارے شیخ احمد رفاعی قدس اللہ روحہ کیطرف پھر انسے عرض کیا یا سیدی میرے اور میرے
گھر والون کے واسطے کوئی گزران نہین ہے مگر اس بیل سے اور یہ کام سے کمزور ہو گیا ہے سو آپ
اسمین برکت و قوت کی دعا کر دین پس شیخ نے اس سے فرمایا کہ تو شیخ عثمان بن مروره کی طرف جا
اور میری طرف سے انکو سلام کہہ اور انسے میرے واسطے دعا کی درخواست کر پھر وہ شخص اس بیل کو کھینچتا ہوا
شیخ عثمان کیطرف گیا تو انکو بیٹھا ہوا پایا اور شیر انکو گھیرے ہوے تھے پس یہ شخص اس سے ڈرا کہ انکی طرف
آگے بڑہے تو اونہون نے اس سے فرمایا کہ آگے بڑہ پھر وہ آگے بڑہا یہانتک کہ انسے قریب ہو گیا تو پہلے پہل
اس سے فرمایا کہ شیخ احمد کو بھی سلام خاتمہ کرے اللہ واسطے میرے اور انکے ساتھ خیر کے پھر ان شیرون
مین کسی شیر کی طرف اشارہ کیا کہ کھڑا ہو پھر اس بیل کو پھاڑ تو وہ شیر کھڑا ہوا اور اسکو پھاڑا اور
اس مین سے کھایا پھر شیخ نے اس شیر سے کہا کہ اس سے اٹھہ کھڑا ہو تو وہ اٹھہ کھڑا ہوا پھر اور کسی
شیر سے کہا کہ کھڑا ہو۔ پھر اس سے کہا تو وہ کھڑا ہوا اور کھایا پھر اس سے کہا کہ اس سے کھڑا ہو جا
اور اسی طرح ایک شیر کو بعد ایک شیر کے کھانے کا حکم کرتے رہے یہانتک کہ اس بیل کے گوشت مین
سے کچھہ بھی باقی نہ رہا تو ناگاہ ایک بیل موٹا بطیحہ کے آگے سے متوجہ ہوا پھر آیا اور شیخ کے سامنے

ٹھہرا تو شیخ نے اُس شخص سے فرمایا کہ اس بیل کی طرف کھڑا ہو پھر اپنے بیل کے بدلے مین اس کو لے سے پھر وہ کھڑا ہوا اور اسکو لے لیا اور وہ اپنے جی مین کہہ رہا تھا کہ میرا بیل تو ہلاک ہو گیا اور مین ڈرتا ہون کہ میرے ساتھ اسکو کوئی پہچان لے گا تو مین ایذا دیا جاؤنگا پس ناگاہ ایک شخص دوڑتا ہوا آ گیا یہانتک کہ شیخ پر آ کھڑا ہوا پھر اُنکا ہاتھ چوما اور عرض کیا یا سیدی مینے آپ کے واسطے ایک بیل نذر کیا تھا اور مین بطیحہ کیطرف اسکو لایا پھر وہ مجھسے چھین لیا گیا اور مین نہین جانتا ہون وہ کہان گیا تو شیخ نے اس سے فرمایا کہ وہ تو ہماری طرف پہنچ گیا وہ ہے جسکو تو دیکھ رہا ہے پھر جب اس شخص نے اُسکو دیکھا تو شیخ کے قدم پر گرا اسکو چومنے لگا اور اُنسے عرض کیا یا سیدی مقرر اللہ تعالی نے آپ کو ہر چیز کا شناسا کر دیا ہے اور ہر شئ کو آپکی شناسا کر دی ہے یہانتک کہ چوپایے پس شیخ نے فرمایا ای شخص دوست اپنے دوست سے کوئی شئ نہین چھپاتا ہے اور جس کسی نے اللہ تعالے کو پہچان لیا تو ہر شئے نے اسکو پہچان لیا۔

حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین یعنی ہر شئے جسکے پہچاننے کا اُسنے قصد کیا یا اسکو اُس سے کچھ تعلق ہی مین نے اس کتاب کے سوا اور کتاب مین اسکو واضح کر کے بیان کیا ہی بعض کی اس قول مین کہ عارف پر کوئی شئے مخفی نہین رہتی ہی انتہی پھر اس بیل والے سے فرمایا کہ تو اپنے دل مین مجھسے جھگڑا کرتا ہی اور کہتا ہی کہ میرا بیل تو ہلاک ہوا اور مین نہین جانتا ہون کہ یہ بیل کہان کا ہی اور مین ڈرتا ہون کہ میرے ساتھ اسکو کوئی پہچان لیگا تو مین ستایا جاؤنگا پس وہ شخص رونے لگا تو اس سے فرمایا کہ تو نہین جانتا ہی کہ اللہ تعالی مجھے خبر کر دیتا ہی اُس شئے کی جو تیرے دل مین ہی جا جا برکت دے اللہ تعالی واسطے تیرے تیرے بیل مین پھر اُسنے لیا اور لوٹا اور کئی قدم چلا تو اسکے جی مین یہ خطرہ گذرا مین ڈرتا ہون کہ میرے یا میرے بیل کے سامنے کوئی شیر آ جائے پس شیخ نے اس سے فرمایا کیا تو ڈرتا ہے کہ تیرے یا تیرے بیل کے سامنے کوئی شیر آ جائے اُسنے عرض کیا یا سیدی وہ یہی ہے تو شیخ نے ایک شیر کیطرف اشارہ کیا جو انکے سامنے تھا کہ تو اسکے ساتھ کھڑا ہو یہانتک کہ یہ اپنے نفس کو لیکر نجات پا جائے اور وہ شئے جو اسکے ساتھ ہی کہا مقرر وہ شیر اس سے ہانکتا تھا شیرون کو اور اُنکے سوا اور جانورونکو جیسے کہ دفع کرتا ہے اپنے بچون سے اور کبھی تو وہ چلتا تھا اُسکی داہنی طرف اور کبھی اُسکی بائین جانب اور کبھی اُسکے آگے اور کبھی اسکے پیچھے یہانتک کہ اپنی جاے امن تک پہنچ گیا اور شیخ احمد رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا تو اپنے قصّے کی انکو خبر دی جو انکے ساتھ گذرا تھا پس وہ روئے اور فرمایا کہ عورتین عاجز ہو گئین اس سے کہ بعد ابن مُرُوَّرَہ کے ان کا مثل جنین کہا اللہ

تعالی نے اوس شخص کے واسطے اوس ہیل مین برکت دی یہانتک کہ اوسکے لیے اوس سے بہت سا مال
ہوگیا شیخ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی دعا کی برکت سے **الحکایة السابعة والستون** بعد
الخمس المئین عن الشیخ العارف **عبد اللطیف بن احمد** البغدادی الفقیہ الصوفی رحمہ اللہ
تعالی قال قصد الی الشیخ **عثمان** رضی اللہ تعالی عنہ رجلان من البطائح احدہما اعمی والاخر
مجذوم لیدعو لہما بالعافیة فلقیہما رجل معافی لیس بہ عاہة فسألہما عن قصدہما
فاخبراہ فقال لہما ان ہذا الرجل ما ہو عیسی بن مریم علیہما السلام واللہ لو شاء
وقد ابرأ الاکمہ لما صدقتہ واتی معہما فلما وصلوا الی الشیخ عثمان قال یا اعمی
ویا اجذم انتقلا عنہما الی ہذا فابصر الاعمی وبرئ الاجذم وعمی المعافی وتجذم
فقال لہ الشیخ ان شئت الان صدق وان شئت لا تصدق فانصرفوا من بین یدیہ
علی ہذہ الحالة نسال اللہ الکریم العفو والعافیة فی الدین والدنیا والآخرة
شیخ عارف عبد اللطیف بن احمد بغدادی فقیہ صوفی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ بطائح سے
دو مردون نے **شیخ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ** کی طرف قصد کیا اونمین کا ایک تو اندہا تھا اور دوسرا
جذامی تاکہ وہ اونکے واسطے عافیت کی دعا کرین پس اونکو ایک شخص بھلا چنگا ملا اوسکو کوئی بیماری نہی تو
اوسنے اونسے اونکا قصد پوچھا پس اونہون نے اوسے خبر دی تو اوسنے اونسے کہا کہ بیشک یہ شخص عیسی بن
مریم تو نہین ہے واللہ اگر مین اوسکو مشاہدہ کرلون اس حال مین کہ تمہارے سامنے تم دونون کو چنگا کر دیا تو بھی
اوسکی تصدیق نکرون اور وہ اونکے ہمراہ آیا پھر جب یہ سب شیخ عثمان کی طرف پہونچے تو اونہونے فرمایا او
نابینا ای اور اے جذامی تم اپنے اسکے طرف نقل کرو پس کہتی ہی وہ اندہا تو بینا ہوگیا اور وہ مجذوم اچھا ہوگیا اور وہ بھلا چنگا
اندہا ہوگیا اور جذامی ہوگیا پھر شیخ نے اوس سے فرمایا اگر تو چاہے تو اب تصدیق کر اور اگر چاہے تو
تصدیق نکر پھر وہ انکے آگے سے اسی حالت پر چلے گئے ہم اللہ کریم سے سوال کرتے ہین عفو و
عافیت کا دین و دنیا و آخرت مین وکان **الشیخ عثمان** رضی اللہ تعالی عنہ من اعیان العارفین
واکابر المحققین علی المقامات کثیر الکرامات بحر الحقائق والمعارف معدن الاسرار و
اللطائف لہ القدم الراسخ والتمکین الشریف والجلالة العظماء والمحل الاسنی والتصریف
النافذ ومن **کلامہ** رضی اللہ تعالی عنہ قلوب الاولیاء اوعیة للمعرفة وقلوب العارفین اوعیة

للمحبة وقلوب المحبين اوعية للشوق وقلوب المشتاقين اوعية للانس وقلوب المستانفين اوعية للمشاهدة وقلوب المشاهدين اوعية للفرائد الالهية ولكل حال من هذه الاحوال اداب فمن لم يستعملها وقت اوقاتها هلك من حيث لا يرجو النجاة ومنه الحب شغف بدايته الاسف وغايته التلف ونهايته الزلف من ذاقه عرفه ومن عرفه الفدا ومن الفهم وصفه والمحبون يعيشون على بساط انس الله فيطعمهم ويسقيهم قائمون مع الله عزوجل على قدم واحدة ان تقدموا غرقوا وان تاخروا احتجبوا ثم انشد هذه الابيات شعر ولما رايت الحب قد مد جسره + ونودي يا لعشاق قوموا بنا فاسروا + خرجت مع الاحباب كيما اجوزه + فبادرني الحرمان وانقطع الجسر

وماجت بي الامواج من كل جانب + ونادى منادي الحب قد غرق الصبر

يقول المترجم عفا الله عنه سكن رضي الله تعالى عنه البطائح قديما وبها مات مسنا وبها دفن وقبره بها ظاهر يزار وكان يدعو في حال حياته روحي تدعي فتجاب فلما حضرته الوفاة قال لبيك ومات رضي الله تعالى عنه ثم رآه بعض المشائخ في منامه بعد موته فقال يا شيخ عثمان ما فعل الله بك قال الله لبيك هذا لكن لما حضرتني الوفاة قال لي ربي يا عبدي قلت لبيك وخرجت روحي مع لبيك رضي الله تعالى عنه كذا في بهجة الاسرار

الحكاية الثامنة والستون بعد الخمس المئين عن الشيخ ابي محمد عبد الله الماردينى رحمه الله تعالى قال كنت عند الشيخ الامام كمال الدين ابن يونس شارح التنبيه بمدرسته في الموصل فذكروا الشيخ قضيب البان رضي الله تعالى عنه ووقعوا فيه ووافقهم ابن يونس فبينا هم في مجلسهم يخوضون فيه اذ دخل عليهم قضيب البان فبهتوا وقال يا ابن يونس انت تعلم كل ما يعلمه الله تعالى قال لا قال فاني كنت من العلم الذي لا تعلم انت فلم يدر ابن يونس ما يقول قال الماردينى فقلت في نفسي لا بد ان الزمه اليوم والليلة حتى ارى ما يصنع فلزمته بقية يومي فلما كان العشاء اخترق الازقة واخذ منها سبع كسرات واتى الى باب دار فطرقه فخرجت اليه عجوز وقالت له يا قضيب البان ابطات علينا فناولها تلك الكسر وانصرف حتى اتى الى باب الموصل وهو مغلق فانفتح له فخرج وانا خلفه ومشى يسيرا واذا نهر يجري وعنده شجرة فخلع ثيابه واغتسل في ذلك النهر وعمد الى ثياب معلقة على تلك الشجرة فلبسها وانتصب يصلي الى ان طلع الفجر وغلب علي النوم فما استيقظت الا بحر الشمس فاذا انا في صحراء مقفرة ولا ادري بها احدا ولا يترا أي لي بنيان قريب ولا بعيد فوقفت متحيرا لا ادري باي ارض انا

فسر بی رکبٌ فاتیتهم وسألتهم وقلت لهم انا من الموصل وخرجت منها الليلة وقت العشاء
فانكروا امري وقالوا ما ندري ابن تكون الموصل فتقدم الي منهم شيخ وقال لي اخبرني
بقصتك فاخبرته فقال والله لا يقدر على الموصل الا الذي جاء بك الى هنا يا اخي انت
ببلاد المغرب وبينك و بين الموصل ستة اشهر فامكث هنا لعله يعود ثم تركوني
وساروا فلما كان الليل اذا انا بقضيب البان قد نزع ثيابه واغتسل وقام يصلي
الى الصبح فلما طلع الفجر نزع تلك الثياب ولبس اهدامه وسار فتبعته فلم نلبث
الا يسيرا حتى جئنا الموصل فالتفت الي وعرك اذني وقال لي لا تعد الى مثلها
واياك وافشاء الاسرار قال فوافينا الناس يصلون صلوة الصبح بالموصل

شیخ ابو محمد ماردینی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین شیخ امام کمال الدین بن یونس شارح تنبیہ کے پاس
تھا اونکے مدرسہ مین جو کہ شہر موصل مین ہے تو لوگون نے شیخ قضیب البان رضی اللہ تعالی عنہ کا ذکر کیا اور
اونکی شان مین طعنہ زنی کی اور ابن یونس بھی اونکے موافق ہوئے پس اس اثنا مین کہ وہ لوگ اپنی مجلس
مین اونکے حق مین باتین کر رہے تھے کہ ناگاہ شیخ قضیب البان اونپر داخل ہوئے تو وہ لوگ کھڑے ہوگئے
اور حضرت شیخ نے فرمایا او ابن یونس تو جانتا ہے ہر اوس شئی کو جسے اللہ تعالی جانتا ہے ابن یونس بولے
کہ نہین حضرت شیخ نے فرمایا پس بیشک مین اوس علم مین سے ہون جسکو تو نہین جانتا ہے تو ابن یونس
وہ بات نہ جانی جسکو کہین ماردینی کہتے ہین پس مین نے اپنے جی مین کہا کہ آج کے دن اور آج کی رات
مین ضرور اونکے ساتھ لگا رہون گا تاکہ دیکھون وہ کیا کرتے ہین تو مین اپنے بقیہ روز مین اونکے ساتھ لگا رہا
پھر جب عشا کا وقت ہوا تو گلی کوچون مین پھرے اور اون مین سے سات ٹکڑے روٹی کے لئے اور ایک گھر کے
دروازہ کی طرف آئے پھر اوسکو ٹھونکا تو اونکی طرف ایک بڑھیا نکلی اور اوسنے کہا او قضیب البان تو نے
ہمارے پاس آنے مین دیر لگائی پھر وہ ٹکڑے اوسے دیدیے اور لوٹے یہانتک کہ دروازہ شہر موصل کیطرف
آئے اور وہ بند تھا تو اونکے واسطے کھل گیا پھر نکلے اور مین اونکے پیچھے ہون اور ذرا دیر چلے تو کیا دیکھتا ہون
کہ ایک نہر جاری ہے اور اوسکے پاس ایک درخت ہے پس اونھون نے اپنے کپڑے اوتارے اور اوس
نہر مین نہائے اور اون کپڑون کیطرف قصد کیا جو اوس درخت پر لٹکے ہوئے تھے پھر اونکو پہنا اور کھڑے ہوے
نماز پڑھتے رہے یہانتک کہ فجر طلوع ہوگئی اور نیند نے مجھپر غلبہ کیا تو مین نہ جاگا مگر سورج کی گرمی سے اسحال مین

ف۱ رکب شتر سواران دہ عدد و افزون ۱۲ ص
ف۲ ہدم بالکسر جامہ خلق و اہدام جمع کہنہ پارچہای کہنہ ۱۲ صراح
ف۳ بہ بالضم و سکون الدال کہنہ بالضم پیرزن پیشہ و پیرزنہ جامہ ۱۲ ص
ف۴ عرک مالیدن و گوشمال کردن ۱۲ ص
ف۵ پرپیتر از پراگندہ کردن ۱۲

کہ مین ایک بیابان بے آب وگیاہ مین ہون نہ اوسمین کسی کو دیکھتا ہون اور نہ مجھے کوئی گھر مکان قریب بعید
دکھائی دیتا ہے پس مین تنہیر ٹھیرا رہا نہیں جانتا ہون کہ مین کس زمین مین ہون پھر ایک قافلہ شتر سوارونکا
مجھپر سے گزرا تو مین اونکے پاس آیا اور اونسے کہا کہ مین موصل کا ہون آج کی رات عشا کی وقت اوس سے
نکلا ہون تو اونہون نے میرے حال کو اوپرا سمجھا اور کہا ہم نہین جانتے ہین کہ موصل کہان ہے پھر اونمین کا
ایک بوڑہا آدمی میری طرف آگے بڑہا اور کہا کہ تو مجھے اپنے قصے کی خبر دے پھر مین نے اوسے خبر دی تو
اوسنے کہا کہ واللہ قادر نہوگا تیرے پھیر لیجانے پر طرف موصل کے مگر وہی شخص جو کہ یہانتک تجھے لایا ہے اے
میرے بھائی تو تو بلاد مغرب مین ہے اور درمیان تیرے اور موصل کے چھ ماہ کی راہ ہے پس تو یہان ٹھیرا رہ
شاید وہ لوٹ آئے پھر وہ مجھے چھوڑ گئے او چلدیے پھر جب رات ہوئی تو ناگاہ مین قضیب البان کے ساتھ
ہوا کر اونہون نے کپڑے اوتارے اور غسل کیا اور کھڑے ہوئے صبح تک نماز پڑہتے رہے پھر جب صبح
طلوع ہوئی تو وہ کپڑے اوتار ڈالے اور اپنے پرانے کپڑے پہن لیے اور چلے تو مین اونکے پیچھے ہو لیا پھر ہم
نہ ٹھیرے مگر ذرا دیر یہانتک کہ ہم موصل مین آگئے پھر میری طرف التفات کیا اور میری گوشمالی کی اور مجھسے
فرمایا کہ پھر ایسا نکرنا اور افشای راز سے بچنا کہا پس ہمنے لوگون کو پایا کہ وہ موصل مین صبح کی نماز پڑہ رہے تھے

الحکایۃ التاسعة والستون بعد الخمس المئین عن الشریف ابی عبد اللہ محمد
بن الخضر بن عبد اللہ الحسینی الموصلی قال سمعت ابی رحمہ اللہ تعالی یقول سمعت قاضی
الموصل رحمہ اللہ تعالی یقول کنت سیّئ الظن بقضیب البان علی کثرۃ ما یبلغنی من کراماتہ ومکاشفاتہ و
کنت عزمت ان اکلم السلطان فی اخراجہ من الموصل وما اطلع علی ذلک منی سوی اللہ عزوجل فبینا انا فی بعض
ازقۃ الموصل اذ رأیت قضیب البان مقبلا من صدر الزقاق علی هیئتہ المعروفة ولم یکن فی ذلک الوقت فی ذلک
الزقاق احد غیری وغیرہ فقلت فی نفسی لو کان معی احد امرتہ بامساکہ فمشی خطوۃ
فاذا هو علی هیئة کردی بصورۃ غیر صورته الاولی ثم مشی خطوۃ اخری اذا هو
علی هیئة بدوی بصورۃ غیر الصورتین الاولیین ثم مشی خطوۃ فاذا هو علی هیئة فقیہ بصورۃ
غیر صور المتقدمة وقال لی یا قاضی هذہ اربع صور رایتهن فمن هو قضیب البان
منهن حتی تکلم السلطان فی اخراجہ فلم اتمالک ان اکببت علی قدمیہ اقبلهما فاستغفرت اللہ
شریف ابو عبد اللہ محمد بن خضر بن عبد اللہ حسینی موصلی کہتے ہین مینے اپنے والد کو سنا وہ کہتے ہین مینے قاضی موصل رحمہ اللہ تعالی کو سنا

وہ کہتے تھے کہ مین شیخ قضیب البان رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ بدگمان تھا باوجود کثرت اونکی کرامات و مکاشفات کے جو مجھے پہنچتے تھے اور مینے قصد کرلیا تھا کہ سلطان سے گفتگو کرون اونکے نکالدینے مین موصل سے اور اس بات پر مجھسے سواے اللہ عزوجل کے کوئی مطلع نہین ہوا پس ایک وقت مین موصل کے بعض کوچون مین تھا کہ ناگاہ مینے دیکھا کہ قضیب البان کوچے کے آگے سے آرہے ہین اپنی معروف ہیئت پر اور اوس وقت اوس گلی مین میرے اور اونکے سوا کوئی نہ تھا تو مینے اپنے جی مین کہا کہ اگر میرے ساتھ کوئی شخص ہوتا تو مین اوسکو اونکے پکڑ لینے کا حکم دیتا پھر وہ ایک قدم چلے تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ کردی آدمی کی ہیئت پر ہین ایک ایسی صورت مین کہ پہلی صورت کے سواہے پھر ایک قدم چلے تو ناگاہ بدوی آدمی کی ہیئت پر ہین ایسی صورت مین کہ وہ اگلی دونون صورتون کے سواہے پھر ایک قدم چلے تو وہ ناگاہ فقیہ آدمی کی ہیئت پر ہین ایک ایسی صورت مین کہ وہ اگلی صورتون کے غیر ہے اور مجھسے کہا او قاضی یہ چار صورتین ہین جنکو تونے دیکھ لیا اب ان مین سے قضیب البان کون ہے تا آنکہ تو سلطان سے اوسکے اخراج مین گفتگو کریگا پس مین اپنے تئین سنبھال نہ سکا یہانتک کہ اونکے قدمون پر اوندھا گرا اونکو چومنے لگا پھر مینے معافی چاہی

الحکایۃ السبعون بعد الخمس المئین عن الشیخ الاصیل ابی المفاخر علی بن الشیخ ابی البرکات بن صخر بسندہ المتصل ان الشیخ قضیب البان رضی اللہ تعالی عنہ خرج عند اذان الظہر من زاویتہ بلالش بالشین المعجمۃ علی ماضبطہ بعضہم فقال لہ بعض الصالحین من الفقراء ہل لک فی الصحبۃ قال نعم یا اخی بشرط ستر الحال قال ذالک الفقیر فقلت نعم فمشینا غیر بعید فاتینا الی مدینۃ لا اعرفہا ولا ادری فی ای ارض ہی فقام الیہ اہلہا وتلقوہ وبالغوا فی کرامہ واذا ہم من اکمل الناس ادبا واوفرہم عقلا واکثرہم خشوعا فصلی بہم الظہر والعصر والمغرب والعشاء والصبح وخرجنا من عندہم وقت الاسفار وما اکلنا ولا شربنا فسار غیر بعید وصار یلقمنی من انواع الفواکہ والحلواء وسقانی ماء فواللہ ما اکلت ولا شربت الذ مما اطعمنی قضیب البان وسقانی ولقد خرجنا من تلک المدینۃ وما معہ شیء فلم یکن الا یسیرا حتی اتینا الموضع الذی خرجنا منہ فقلت لہ ما ہذہ المدینۃ قال یا اخی ہذہ مدینۃ من وراء بحر الہند اہلہا مسلمون یصلی بہم کل یوم ولی من اولیاء اللہ تعالی وانہ لا یدخلہا علیہم الا ولی ولو لم یؤذن لی فی مصاحبتک لما استطعت ان توافقنی وعن الشیخ ابی حفص عمر بن مسعود بن البزار رحمہ اللہ تعالی

قال ذکر قضیب البان عند شیخنا محی الدین عبد القادر رضی الله تعالی عنه وارضاہ
ولا حرمنا من برکات قربه فی حضرۃ مولاہ عزوجل فقال رضی الله تعالی عنه وارضاہ ھو ولی
مقرب ذو حال مع الله وله قدم صدق عندہ عزوجل فقیل له انه ما نراہ یصلی فقال رضی الله أنا لا
تعالی عنه وارضاہ انه یصلی من حیث لا ترونه ولا یخرج یوم ولیلۃ وعلیه منهما فرض ابدًا
الا انی اراہ اذا صلی بالموصل او بغیرھا من آفاق الارض یسجد عند باب الکعبة انتهی و
شیخ اصیل ابو المفاخر علی بن شیخ ابو البرکات بن صخر رحمہ اللہ تعالے بسند متصل مروی ہے کہا کہ قضیب البان علامی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایکدن ظہر کی اذان کے وقت اپنے زاویہ سے نکلے جو کہ لالش مین تھا تو فقرا مین کے بعض صالحین
نے اونسے کہا کہ کیا آپ کو صحبت مین رغبت ہے کہا ہان اے میرے بھائی بشرط ستر حال کے اوس فقیر نے
کہا کہ مینے کہا ہان پھر ہم کچھہ دور نہین چلے تھے کہ ایک ایسے شہر تک آ گئے جسکو مین پہچانتا نہ تھا اور نہ یہ جانتا تھا
کہ وہ کس زمین مین ہے پس اسکے لوگ اونکی طرف کھڑے ہوے اور اونکا استقبال کیا اور اونکے اکرام مین
مبالغہ کیا ناگاہ وہ لوگ کامل تر لوگون کے تھے ادب مین اور وافر تر اونکے تھے عقل مین اور زیادہ تر اونکے
خشوع و عاجزی مین پھر اونھون نے اونکو ظہر و عصر و مغرب و عشا و صبح کی نمازین پڑھائین اور ہم اونکے پاس سے
اسفار کے وقت نکلے اور ہمنے نہ کچھہ کھایا نہ پیا پس ذرا دیر چلے اور وہ مجھے طرح طرح کے میوے اور شیرینی کے
لقمے دیتے جاتے تھے اور مجھے پانی پلایا پس قسم ہے اللہ کی مینے نہ کوئی کھانا کھایا اور نہ کوئی پانی پیا کہ وہ
زیادہ لذیذ ہو اوس کھانے پانی سے جو مجھے شیخ قضیب البان نے کھلایا پلایا اور ہم اوس شہر سے نکلے اس
حال مین کہ اونکے ساتھ کوئی شئے نہ تھی پھر تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی یہانتک کہ ہم اوس جگھہ آ گئے جہان سے نکلے تھے
پس مینے اونسے کہا یہ کون شہر ہے کہا اے میرے بھائی یہ ایک شہر ہے بحر ہند کے ورے اسکے لوگ مسلمان ہین
انکو ہر روز اوسوقت کے اولیاء مین سے ایک ولی نماز پڑھاتا ہے اور اوس شہر مین اوپر سے داخل نہین ہوتا ہے
مگر کوئی ولی اور اگر تیری مصاحبت مین مجھے اذن نہ دیا جاتا تو تجھے یہ طاقت نہوتی کہ تو میری موافقت کرے
شیخ ابو حفص عمر بن مسعود بزار رحمہ اللہ تعالے سے مروی ہے کہا شیخ قضیب البان کا ذکر کیا گیا نزدیک
ہمارے شیخ محی الدین عبد القادر کے رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ ولا حرمنا من برکات قربه فی حضرۃ مولاہ عز
وجل تو فرمایا کہ وہ ایک ولی مقرب ہین صاحب حال ہین ساتھہ اللہ تعالے کے اور اونکے واسطے قدم صدق ہے نزدیک
اللہ عزوجل کے پھر اونسے عرض کیا گیا کہ ہم اونکو نماز پڑھتے ہوے نہین دیکھتے ہین تو فرمایا کہ وہ ایسی جگھہ نماز پڑھتے ہین

تم اونکو نہین دیکھتے ہو اور کبھی کوئی دن اور رات نہین نکلتا ہے اسحال مین کہ اونہین کا کوئی غرض اونپر ہو مگر مین
اونکو دیکھتا ہون جب وہ نماز پڑھتی ہین موصل مین یا اوسکے سوا اور اطراف زمین مین سجدہ کرتے ہوے نزدیک
دروازۂ کعبہ کے انتہی وکان رضی اللہ تعالیٰ عنہ من اجلّ الاولیاء المشہورین ذوی الاحوال
المذکورین صاحب الکرامات الباھرۃ والاشارات الفاخرۃ والھمم العلیۃ والمقامات السنیۃ
والمعارف الجلیۃ والمواھب الجزیلۃ والکشف الظاھر والقلب الغواص فی بحر الاسرار الماھر
اجمع المشائخ والاولیاء علی ولایتہ عجمًا وعربًا وسارت الرکبان باشارۃ ومناقبہ شرقًا وغربًا وکان
الغالب علیہ فی حال الاستغراق الولہ وکان یتردد فی الرسائل بین الشیخ محی الدین عبد القادر
بن ابی صالح الجوھر الفرد وبین الشیخ عدی بن مسافر رضی اللہ تعالی عنہ وعن الجمیع وحشرنا فی
زمرتہم ومن کلامہ رضی اللہ تعالی عنہ تصحیح البدایات ھو انتفاء الرخصۃ بمواظبۃ النفس علی العزائم
وتحکیم السنۃ بامتثال الامر ومشاھدۃ الحکم والعزم فی السلوک بترک الراحۃ وامتثال المشائخ بعدم
الاعتراض واستحقار العمل باستشعار الخلل او قال بالاجل والتمسک بعروۃ الاخلاص للنجاۃ والخلاص
واعلم ان التطلع لعالم النہایات لا یصح الا بتحقیق البدایات وکان رضی اللہ تعالی عنہ یتمثل بھذہ الابیات
شعر یا ناھری لما وقفت ببابہ + والرفق بالشاکی ھو الاولی بہ + اکذا اجری رسم الذین تقدموا +
یشکو المحب الجور من احبابہ + قال اشتکانی بعد ما قربتہ + وجعلت لحظ الطرف بعض ثوابہ +
فوحق حاجتہ الیّ وفقرہ + لاواصلن نعیمہ بعذابہ + ولامزجنّ حیاتہ بمماتہ +
حتی یقصر وصفہ عما بہ + لا یتعب المحبوب قتل محبہ + فلدیہ ما یغنیہ عن اتعابہ +
وحیاتہ لو سلّ سیف لحاظہ + بلغ المنی ویداہ فی اثوابہ + یقول المترجم عفا اللہ تعالی عنہ
قال فی بھجۃ الاسرار سکن رضی اللہ تعالی عنہ الموصل واستوطنہا الی ان مات بہا قریبا من سنۃ سبعین وخمسمائۃ وبہا دفن وکان
ببلاد المغرب رجل آخر یسمی قضیب البان ایضًا وھو بعد الذی ذکرناہ ھہنا رضی اللہ تعالی عنہما انتہی

الحکایۃ الحادیۃ والسبعون بعد الخمس المئتین عن الشیخ ابی محمد علی بن

ادریس رحمہ اللہ تعالی قال کان الشیخ مکارم رضی اللہ تعالی عنہ یتکلم علی اصحابہ فی وقت فذکر
النار وما اعد اللہ تعالی لاھلہا فوجلت القلوب ودمعت العیون وکان ھنا رجل معطل
فقال انما ھذا تخویف وما ثم نار یعذب بہا احد فقال الشیخ ولئن مستہم نفحۃ من عذاب ربک

قبل الاستغراق الولہ
حنابہ
ولا نار

لیقولن یا ویلنا انا کنا ظالمین وسکت الشیخ وسکت الحاضرون وصاح الرجل الغوث الغوث واضطرب اضطرابا شدیدا وابصروا دخانا یخرج من انفه یکاد یصرع من شمه من نتن ریحه فقال الشیخ ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون فسکن روع الرجل وقام الی الشیخ فقبل قدمیه وجدد اسلامه وصحح معتقده وقال وجدت فی قلبی لفحا ونفحا من نار یکاد یاتی علی نفسی وثار فی باطنی دخان ونتن کادت نفسی تزهق من ذلک وسمعت قائلا یقول من باطنی هذه النار التی کنتم بها تکذبون افسحر هذا ام انتم لا تبصرون ولولا ان الشیخ سببه الله تعالی لهلکت شیخ ابو محمد علی بن ادریس رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ شیخ مکارم رضی اللہ تعالی عنہ ایک وقت اپنے اصحاب پر کلام کر رہے تھے یعنی وعظ و نصیحت کرتے تھے تو انہون نے نار کا ذکر کیا اور اوس شئی کا جو اللہ تعالی نے اونکے لوگون کے واسطے تیار کر رکھی ہے پس دل ڈر گئے اور آنکھین بہ نکلین اور وہان ایک شخص معطل یعنی بدعقیدہ تھا تو وہ بول اٹھا کہ یہ تو صرف ڈرانا ہے اور وہان کوئی آگ نہین ہے کہ جس کے ساتھ کوئی شخص عذاب کیا جائیگا پس حضرت شیخ نے فرمایا اور البتہ اگر چھوئے انکو ایک بھاپ تیرے رب کے عذاب سے تو البتہ وہ کہین گے اے خرابی ہماری بیشک ہم تھے ظالم اور حضرت شیخ چپ ہو رہے اور حاضرین مجلس بھی خاموش رہے اور وہ شخص چلایا فریاد فریاد اور سخت بےچین ہو گیا اور لوگون نے ایک دہوان دیکھا اوسکے ناک سے قریب تھا کہ گرا دے اوس شخص کو جسنے اوسے سونگھا مارے اوسکی بدبو کے پھر شیخ نے فرمایا اے رب ہمارے کھولدے ہم سے عذاب کو بیشک ہم یقین لانے والے ہین تو اوس شخص کا خوف ساکن ہوا اور شیخ کیطرف کھڑا ہوا تو اونکے قدم چومے اور اپنے اسلام کی تجدید کی اور اپنے اعتقاد کو صحیح کیا اور کہا کہ مینے اپنے دل مین ایک جلن اور ایک لپٹ آگ کی پائی قریب تھی کہ میرے نفس پر آ جائے اور میرے اندر سے ایک دھوان اٹھا اور ایک بدبو قریب تھا کہ میری جان اوس کی وجہ سے نکل جائے اور مینے میرے اندر سے ایک کہنے والے کو سنا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ یہ وہ آگ ہے جسکو تم جھٹلاتے تھے کیا پھر جادو ہے یہ یا تم نہین دیکھتے ہو اور اگر اللہ تعالی حضرت شیخ کو سبب نہ کرتا تو مین ہلاک ہو جاتا

الحکایة الثانیة والسبعون

عن الشیخ ابی المجد المبارک بن احمد البغدادی قال کنت یوما عند الشیخ مکارم رضی اللہ تعالی عنہ بدارہ علی نهر الخالص فخطر فی نفسی لو رأیت من کراماته فالتفت الی متبسما وقال سیدخل علینا خمس نفر احدهم عجمی احمر بخده الایمن شامة بقی من عمره تسعة اشهر ثم یفترسه اسد فی البطائح وآخر عراقی ابیض اشقر بعینیه حول وبرجلیه عوج یمرض عندنا شهرا ثم یموت وآخر مصری اسمر فی کفه الیسری ست اصابع وبخده الایمن طعنة رمح اصیب بها منذ ثلاثین

سنة يموت بارض الهند تاجرًا بعد عشرين سنة واخر شامي ادم اللون شثن الاصابع يموت بالحرم على باب دارك بعد سبع سنين وثلاثة اشهر وسبعة ايام واخر من ارض اليمن ابيض اللون وهو نصراني وتحت ثيابه زنار وخرج من بلاده منذ ثلاث سنين ولم يعلم به احد يمتحن المسلمين من يكشف منهم حاله وقد اشتهى العجمي لحما مشويا واشتهى العراقي اوزة بارزة واشتهى المصري عسلا بسمن واشتهى الشامي تفاحا من فاكهة الشام واشتهى اليمني بيضا مسلوقا ولم يعلم احد منهم بشهوة الاخر وستاتينا ارزاقهم وشهواتهم رغدا من كل مكان والحمد لله رب العالمين قال ابو المجد فوالله لبثنا الا يسيرا حتى دخل خمسة كما وصف الشيخ لم يخل من اوصافهم بشيء فسألت المصري عن طعنة فخذه فتعجب من سؤالي اياه وقال هذه طعنة اصبت بها منذ ثلاثين سنة قال ثم جاء رجل ومعه تلك الاصناف التي اشتهوها فوضعها بين يدي الشيخ فامره فوضع بين يدي كل رجل منهم شهوته وقال لهم الشيخ كلوا ما اشتهيتم فاغمي عليهم فلما افاقوا قال اليمني للشيخ يا سيدي ما وصف الرجل المطلع على اسرار الخلق قال ان يعلم انك نصراني وتحت ثيابك زنار فصرخ الرجل وقام الى الشيخ واسلم فقال له يا بني كل من رآك من المشائخ فقد عرف حالك ولكن علموا ان اسلامك على يدي فامسكوا عن كلامك قال فلقد جرى في وفاتهم ما اخبر الشيخ عنه في الوقت الذي ذكره والمكان الذي عينه من غير تقديم ولا تاخير ومات العراقي عنده الشيخ في الزاوية بعد ان مرض شهرا وكنت ممن صلى عليه ومات الشامي عندنا بالحرم على باب داري طريحا ونودي له فخرجت فاذا هو صاحبنا الشامي وبين موته وبين الوقت الذي اجتمعت به عند الشيخ سبع سنين وثلاثة اشهر وسبعة ايام رحمه الله تعالى انتهى

الحكاية الثالثة والسبعون بعد خمسمائة عن الشيخ **ابي الحسن الجوسقي** رحمه الله تعالى قال حضرت **الشيخ مكارما** رضي الله تعالى عنه يتكلم على اصحابه في الشوق والمحبة فقال في كلامه اسرار المحبين اذا دهشت عند ظهور سلطان الهيبة والجلال اخمد انوارهم كل شيء وكل نور قابلته انفاسها ثم تنفس الشيخ فانطفت مصابيح المسجد وكانت نيفا وثلاثين قنديلا فسكت ساعة ثم قال اذا عاشت اسرارهم بتجلي انوار الانس والجمال اضاءت لانوارها كل ظلمة قابلتها انفاسها ثم تنفس فاشتعلت المصابيح واضاء المسجد كما كان اولا **وكان الشيخ مكارم** كاسمه صاحب مكارم وكرامات باهرة واحوال فاخرة ومقامات ساميات وكشف جلي وانفاس صادقات وعزم ماض وهمم عاليات وتصريف نافذ واشارات ظاهرات و

لين · الاخر · لجين · بالكسر تر شدید الزای بط ومرغابی ۱۲ · بریان کرده ۱۲ · بالتحريك ای واسعة طيبة ۱۲ · انگار بیهوش شدن · ولی بعینی لعلی ۱۲ · جوسق کوشک ۱۲ · طیش گذشتن ترا ز نشاید سبک شدن ۱۲ · اخماد آتش فرومیردن ۱۲ · انطفاء فرو مردن آتش ۱۲

ایر اولون کسیکه ...بسیار سرخ بود ۱۲ · ولقد جرى ای روی و قضی ۱۲ · طریحا ای افتاده ۱۲ · نیفا زیادتی و قلیل

جلالۃ واحترام واعتزاز واکرام عند المشائخ والعلماء والعوام **شیخ ابوالمجد مبارک بن احمد بغدادی** رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین **شیخ مکارم** رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تھا اونکے گھر مین جو کہ نہر خالص پر ہے پس میرے جی مین خطرہ گزرا کہ کاش مین اونکی کرامات سے کوئی شی دیکھتا تو اونہون نے مسکراتے ہوے میری طرف التفات کیا اور فرمایا عنقریب پانچ آدمی ہمپر داخل ہونگے اونمین کا ایک تو عجمی سرخ رنگ ہی اور اوسکے سپید چہرے گال مین ایک تل ہے اوسکی عمر مین سے نو مہینے باقی رہے ہین پھر بطائح مین ایک شیر اوسکو پھاڑ کھائیگا اور ایک اور عراقی ہے سرخ وسپید اوسکی آنکھون مین سیاہی وسپیدی گہری ہے اور اوسکے پاؤن مین ٹیڑھا ہی یا لنگی ہے مہینا بھر ہمارے پاس بیمار رہے گا پھر مرجائیگا اور ایک اور مصری گندم گون ہی اور اوسکے بائین ہتیلی مین چھہ اونگلیان ہین اور اوسکی سیدہی ران مین نیزے کا چونکا لگا ہوا ہے تیس برس ہوے جب وہ اوسکو لگا تہا بعد بیس برس کے تاجر ہوکر زمین ہند مین مریگا اور ایک اور شامی گندم گون نرم اونگلیون والا ہے بعد سات برس تین مہینے سات دن کے زمین حرم مین تیری دروازے پر مریگا اور ایک اور زمین یمن سے آیا ہے سپید رنگ ہی اور وہ نصرانی ہے اور اوسکے کپڑونکے نیچے زنار ہے تین برس ہوئین کہ وہ اپنے بلاد سے نکلا ہے اور کسی کو اوسکی خبر نہین تاکہ مسلمانونکو آزمائے کہ کون اونمین سے اوسکے حال کا کشف کرتا ہے اور عجمی نے تو بہنی ہوے گوشت کی خواہش کی ہی اور عراقی نے مرغ آبی کی مع چانول کے خواہش کی ہے اور مصری نے شہد مع گھی کے اور شامی نے سیب کے فاکہۂ شام سے اور یمنی نے بہنے ہوے انڈون کی خواہش کی ہے اور اونمین سے ایک کو دوسرے کی خواہش کی خبر نہین ہے اور اونکے رزق اور اونکی خواہش کی چیزین بھرپور عنقریب جگہ سے ہمارے پاس آئینگی والحمد للہ رب العلمین **ابوالمجد** کہتے ہین پس قسم ہے اللہ کی ہم نہین ٹھیرے مگر ذرا دیر یہانتک کہ پانچ آدمی داخل ہوے جیسے شیخ نے بیان کیے تھے اُنکے اوصاف وحلیے سے کسی شی مین فرق نہ تھا پس مینے مصری سے اُسکی ران کی ضرب نیزہ کا پوچھا تو اُس سے جو مینے سوال کیا اُسنے اُس سے تعجب کیا اور کہا یہ وہ ضرب نیزہ ہی جسکو تیس برس ہوے کہ وہ مجھے لگی تہی کہا پھر ایک شخص آیا جسکے ساتھ وہی اقسام کی چیزین تھین جنکی اُن لوگون نے خواہش کی تہی پھر اُنکو شیخ کے آگے رکھا تو شیخ نے اسکو حکم دیا پس اُسنے اونمین کے ہر ایک کے آگے اُسکے خواہش کی شی رکھدی اور شیخ نے اُنسے فرمایا کہ کھاؤ جو تمنے خواہش کی ہی تو وہ لوگ

بیہوش ہوگئی پہر جب ہوش مین آئے تو انمین کے ایک شیخ سے عرض کیا یا سیدی کیا نہ تہا پاس شخص کا جو کہ اسرار
خلق پر مطلع ہی تو فرمایا یہ ہی کہ وہ یہ جانتا ہے کہ تو نصرانی ہی اور تیرے کپڑون کے نیچے زنار ہی پس وہ شخص
چلّایا اور شیخ کیطرف کہڑا ہوا اور اسلام لایا پہر حضرت شیخ نے اُس سے فرمایا او میرے بیٹے ہر شخص مشایخ
مین سے جسنے تجہے دیکہا مقرر اُسنے تیرے حال کو پہچان لیا تہا لیکن انہون نے یہ جانا کہ تیرا اسلام میرے
ہاتہون پر ہے تو وہ تیری بات کرنے سے رک گئے تہا پہر البتہ مقرر اُنکی وفات مین وہی بات جاری ہوئی
جسکی شیخ نے خبر دی تہی اسی وقت مین جبکا ذکر کیا تہا اور اسی مکان مین جسکو معین کر دیا تہا بدون تقدیم
و تاخیر کے اور وہ عراقی آدمی شیخ کے پاس زاویہ مین مرا بعد اسکے کہ مہینہ بہر جیتا رہا اور مین انمین سے تہا
جنہون نے اوسپر نماز پڑہی اور شامی شخص ہمارے پاس حریم مین میرے گہر کے دروازہ پر پڑا ہوا مرا اور
اسکے نزاع کی گئی تو مین نکلا پس کیا دیکہتا ہون کہ وہی شامی ہمارا صاحب ہی اور وہ بیان اُسکی موت کے
اور اسوقت کے جسمین شیخ کے پاس مین اس سے ملا تہا سات برس تین مہینے سات دن تہے انتہی
شیخ ابو الحسن جوسقی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین شیخ محی الدین رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس حاضر تہا وہ اپنے
اصحاب پر شوق و محبت کے بارے مین کلام کر رہے تہے تو اپنے اثنائے کلام مین فرمایا کہ محبین کے اسرار
جسوقت سبک ہوتے ہین وقت ظہور غلبہ ہیبت و جلال کے تو ان [illegible] کے انوار [illegible] واسطے بجہایا جاتا ہی
ہر نور جسکے مقابلے مین اُن اسرار کے انفاس آتے ہین پہر حضرت شیخ نے سانس لی تو اس مسجد کے چراغ
بجہ گئے اور وہ کچہ اوپر بیس قندیل تہے پہر گہڑی بہر سکوت کیا پہر فرمایا کہ جسوقت محبین کے اسرار انوار اُنس
و جمال کی تجلی سے زندہ ہوتے ہین تو اُنکے انوار کے واسطے ہر تاریکی روشن ہو جاتی ہے جسکے مقابلے
مین اُنکے انفاس آتے ہین پہر سانس لی تو وہ چراغ مشتعل ہو گئے اور مسجد روشن ہو گئی مثل اپنے اول حال کے
ومن کلامہ رضی اللہ تعالی عنہ اول وصال العبد الحق فی ہجرانہ لنفسہ واول ہجران العبد الحق
مواصلتہ لنفسہ واول درجات القرب محو شواہد النفس واثبات شواہد الحق فی القلب ومن
طلب اللہ لالہ فانہا لاغایۃ لہا ومن طلب اللہ عزوجل وجدہ باول خطرۃ یقصدہ بہا وقال ایضا
المرید الصادق من وجد فی قلبہ حلاوۃ العدم ونفی عن نفسہ الالم وسکن الی ماجری بہ القلم
والفقیر من صبر فقل طمعہ وتادب فحسن خلقہ وراقب ربہ عزوجل وکتم سرہ وخاف
مقام ربہ عزوجل وستر حالہ ووثق بمولاہ فلم یشک الی احد ضرہ ولجاء الی اللہ تعالی فضرع یکتم البلاء
ضر بالقلم تحقیق [illegible] ۱۲ ص

[illegible]

اليه فى كل احواله والزاهد من قطع المطامع وخلع الراحة وترك الرياسة وامسك النفس
عن الشهوات وزجر الهوى عن الارادات والورع من نظر الى الدنيا بعين المهانة ورجع الى
مولاه بالانابة واذى ما عليه من الامانة وامسك عن الفضول وما لا يعنيه لسانه وعقل
قلبه عن الهوى وفرّ بسره الى المولى والمجاهد فى الله عز وجل من تجنب اهل الفترة وغاب
فى الفكرة ولازم الخشوع والاسقام والحسرة واستعمل الحقيقة وامات الهوى واحيى الصفا
وسكن تحت مجارى القضا وجانب الاذى واستحيى من الملك الاعلى ورفض الراحة فى الجد
ولا ينفع اللهم ذا الجد منك الجد والشاكر من صبر عند الحاجة مع الملك العلام ولم يرجع
الى احد من الخاص والعام وخلا قلبه من التدبير والاهتمام والمتوكل من اعرض بالقلب عن
الخلق واخذ الرزق من الحق ونام بهمته على باب مولاه واستقام باليقين على طاعته وترك
الالتفات والتجا الى غير باب المولى والمحب من الف الخلوة وانس بالوحدة واستحيى من ربه
وقام ببابه وسارع الى طاعته واكثر من ذكره وعبادته واسبل دمعه واشتاقه والتمس
قربه وخاف فراقه وصفا قلبه من الاكدار وطهر سره من الاغيار وعفر خديه بالاسجاد
بين يدى الملك الجبار وسلك طريق الابرار فهو من الاخيار وكان رضى الله تعالى عنه يتمثل
بهذه الابيات اصنافا من الحب لم اجد لها مثلا فى سائر الناس يعرف، فمنهن حب
للمحب ورحمة، لمعرفتى منه الذى يتصرف، ومنهن ان لا يخطر الشوق ذكركم، على القلب
الا كادت النفس تتلف، وحب بدا بالجسم والشوق ظاهر، وحب لدى نفسى من الروح
الطف، وحب هو الداء العضال بعينه، له قدم يعدو على فادنف، فلا انا منه مستريح
فميت، ولا انا منه ما حييت مخفف، يقول المترجم عفا الله عنه سكن رضى الله تعالى عنه بلدة مشهورة به على نهر الخالص من ارض العراق
واستوطنها قديما وبها مات مسنا وقبره ثم ظاهر يزار وله بقطره الشهرة الراقية رضى الله تعالى عنه كذا فى بهجة الاسرار انتهى

الحكاية الرابعة والسبعون عن الشيخ الصالح ابى محمد الحسن بن ابى الحسن على بن محمد
بن احمد التنوخى العراقى النهرملكى قال اخبرنا ابى عن جدى قال حج اخ لنا فى بعض السنين وكنت شديد المحبة
له كثير الشوق اليه ثم بعد سفر اخى بشهر اختلج فى خاطرى من ذلك امر عظيم فحضرت عند الشيخ
خليفة بن موسى العراقى بنهر الملك وقد اشتد شوقى الى نظر اخى فقال الشيخ يا محمد اتحب
النظر الى اخيك قلت وانى لى بذلك فاخذ بيدى واخرجنى من باب داره واذا الركب ساير بالقرب
منا بيننا وبينه قدر عشرين خطوة بحيث اراهم عيانا ورايت اخى راكبا على جمله فوثبت لاعدو

الیه فامسك الشیخ بیدی وقال لن تصل الیه فانا فی ذلك مع الشیخ واذا اخی قد نعس وسقط من الجمل فوثب الشیخ وتلقاه فوق
قبل ان یصل الی الارض ووضعه علی ظهر الجمل ورجع الیّ فلما سار الرکب وغاب عنی الشیخ الی موضع سیر الرکب فاخذ مندیلا عنی
ورکوة واتانی بهما وقال هذان سقطا من اخیك عند سقوطه فاخذتهما ورجعت وقد اطمأنت نفسی بروٴیة اخی و
ارخت هذه الواقعة فی یومها فلما قدم اخی سالته عن حاله فی ذلك الیوم الذی ارخته فقال
سقطت من ظهر راحلتی ولولا ان الله تعالی رحمنی بالشیخ خلیفة ادرکنی قبل ان اصل الی الارض
ووضعنی علی راحلتی ولم تنالنی فی جارحة ثم ذهب الشیخ ولم ادر من این جاء ولا من این مر ولارایته
بعد ذلك قال وفقدت فی ذلك الوقت مندیلی ورکوتی قال ففتشت واخرجت له المندیل والرکوة
فلما راٰهما اشتد عجبه فاخبرته بقصتی مع الشیخ فی ذلك الیوم قال ثم اتینا الی الشیخ مکارم بنهر
الخالص وذکرنا له القصة فقال اذا کانت المقامات تطوی بین یدی الشیخ خلیفة کالکرة فکیف
لاتکون الارض کلها بین یدیه کالذرة قال وکان بین دار الشیخ وبین منزلة الحاج فی ذلك الوقت
مسیرة شهر شیخ صالح ابو محمد حسن بن ابی الحسن علی بن محمد بن احمد تنوخی عراقی نهر ملکی کہتے ہین مجھے خبر
دی میرے والدنے میرے دادا سے وہ کہتے ہین کہ کسی برس مین میرا ایک بہائی حج کو گیا اور مجھے
اس سے بہت محبت تہی اور مجھے اوسکے ملنے کا بہت شوق تہا پھر مہینا بہر بعد میرے بہائی کے سفر
سے میرے دل مین اوسکے اشتیاق ملاقات کے باعث بڑا اختلاج ہوا تو مین شیخ خلیفة بن موسی
عراقی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس حاضر ہوا اس حال مین کہ اپنے بہائی کیطرف نظر کرنے کا شوق مجھے
نہایت درجہ تہا پس شیخ نے فرمایا او محمد کیا تو اپنے بہائی کیطرف دیکھنے کو محبوب رکہتا ہی مینے عرض
کیا کہ یہ مجھے کہان حاصل ہوسکتا ہے تو اُنہون نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے گھر کے دروازے سے
باہر نکال لے گئے کیا دیکھتا ہون کہ اونٹون کا قافلہ ہمارے قریب جارہا ہے درمیان ہمارے اور
اوسکے بقدر بیس قدم کے فاصلہ ہی باین طور کہ مین اونکو عیاناً دیکھ رہا ہون اور مینے اپنے بہائی
کو دیکھا کہ اپنے اونٹ پر سوار ہے تو مینے جست کی تاکہ اوسکی طرف دوڑ جاون پس شیخ نے میرا
ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ تو اس تک ہرگز نہ پہونچ سکے گا پھر مین تو شیخ کے ساتھ اس بات چیت مین تہا
کیا دیکھتا ہون کہ میرا بہائی اونگھ گیا اور اونٹ کے اوپر سے گرا تو شیخ نے جست کی اور اوسکو لے لیا
پہلے اس سے کہ زمین تک پہونچے اور اونٹ کی پیٹھ پر اوسکو رکھ دیا اور میری طرف لوٹ آئے
پھر جب قافلہ چلا گیا اور مجھسے غائب ہوگیا تو شیخ اوس قافلے کے چلنے کی جگہ کے طرف آئے پھر ایک
رومال اور ایک چھاگل لیلی اور انکو میرے پاس لے آئے اور کہا کہ یہ دونون چیزین تیرے بہائی کے گرنے

وقت اوس سے گر پڑی تھین سو مینے اونکو لیلیا اور مین لوٹ آیا اور میرا جی اپنے بھائی کے
دیکھ لینے سے مطمئن ہو گیا اور مین نے اس واقعے کی تاریخ اسکے دن مین لکھ رکھی پھر جب میرا بھائی
آگیا تو مینے اوس سے اسکا حال پوچھا اُس دن مین جسکی مینے تاریخ لکھ رکھی تھی تو اسنے کہا کہ مین اپنی
سواری کی پشت سے گر پڑا پس اگر یہ نہوتا کہ اللہ تعالی نے شیخ خلیفہ کے سبب سے مجھپر رحم کیا کہ انہون
نے مجھے پا لیا قبل اسکے کہ مین زمین تک پہونچون اور مجھے اپنی سواری پر رکھدیا اور مجھہ مین کوئی عضو دردناک
نہوا تو مجھے ایذا پہونچتی پھر شیخ چلے گئے اور مین نہین جانتا ہون کہ وہ کہان سے آئے اور کہان
گزر گئے اور بعد اسکے مینے اونکو نہین دیکھا اور مینے اوسوقت مین اپنا رومال اور چھاگل گم کی پس مین
اٹھ کھڑا ہوا اور وہ رومال اور چھاگل اسکے واسطے نکال لایا پھر جب اُسنے اونکو دیکھا تو اوسکا تعجب سخت
ہوا تو مین نے اپنے قصے کی اُسے خبر دی جو کہ اوس دن شیخ کے ساتھ گزرا تھا پھر ہم شیخ
مکارم کے طرف آئے اور اُنسے قصہ ذکر کیا فرمایا کہ جب شیخ خلیفہ کے واسطے مثل گرہ کے
مقامات طے کیے جاتے ہین تو ساری زمین اُن کے آگے مثل ذرہ کے کیون کر نہوگی
کہا کہ درمیان شیخ خلیفہ کے گھر کے اور منزل حجاج کے اوسوقت مہینا بھر کی مسافت تھی

الحكاية الخامسة والسبعون بعد الخمس المائتين عن الحسن بن ابى القاسم المعروف جدّه بابن

قوفا قال سمعت جدّى يقول حكى انّ بعض اصحابنا الصلحاء من اهل بغداد قال انتهيت ليلة فى السحر
بايعت الله تعالى ان اجلس فى جامع الرصافة متوكلا من حيث لم يشعر بى احد من الخلق واتيت
فى وقت الجامع وجلست فيه يوم الاثنين ويوم الثلثاء ويوم الاربعاء فما رايت فيها احدا ولا اكلت
فيها طعاما واشتد جوعى وخفت من السقوط وكرهت الخروج من تلقاء نفسى واشتهيت شواء
سخنا وخبزا رصافيا وتمرا برنيا وانا فى كرم ذلك واذا حائط المحراب قد انشق وخرج الىّ منه رجل
فانا فى ذلك الوقت
هيئته كهيئة اهل السواد وبيده ميزر فوضعه بين يدىّ وقال لى قال لك الشيخ خليفة كُل
شهوتك واخرج من هنا فما انت من ارباب مقام التوكل ثم غاب الرجل عنى ففتحت الميزر فاذا
فيه شواء سخن وخبز رصافى وتمر برنى فاكلت وخرجت واتيت الى الشيخ خليفة بنهر الملك فلما
رأنى قال لى ابتداء يا هذا لا ينبغى للرجل ان يجلس متوكلا حتى يحكم اساسه فى قطع الطريق باطنا
وظاهرا ولا يكون عاصيا فى ترك الاسباب وكان رضى الله تعالى عنه من كبار المحققين والادلاء
العارفين رفيع المقامات وسيع الكرامات صاحب الايات الباهرة والاحوال الظاهرة والانفاس الزاهرة
الزكية والمكاشفات الجلية والسيرة الحسنى والمنهاج الاسنى والسبق الى التقدم فى مدارج

الفنم الالٰھی والتجرد عن اسباب الحظوظ النفسیۃ والانسلاخ من البقایا من الحظوظ النفسانیۃ والتحقق باوصاف الحریۃ والتصریف النافذ فی الوجود والنصیب الوافر من القرب وفیض الفضل والجود

شیخ حسن بن ابی القاسم جنکے دادا معروف بابن قفار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین وہ کہتے ہین یتے اپنے دادا کو سُنا وہ کہتے تہے حکایت کیا گیا ہی کہ ہمارے بعض اصحاب صلحانے جو کہ بغداد والون مین کے ہین کہا کہ مین ایک رات سحر کیوقت جاگ اُٹھا اور اللہ تعالیٰ سے یہ قرار کیا کہ مین بغداد کے محلہ رصافہ کی مسجد جامع مین متوکل ہوکر بیٹھ جا دن اسطور پر کہ خلق مین سے کوئی مجھے نہ جانے اور مین اُسیوقت اُس مسجد جامع مین آیا اور اسمین بیٹھ گیا دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ تک بیٹھا رہا تو ان دنون مین کسیکو مینے نہین دیکھا اور نہ اس مدت مین کچھ کہانا کہایا اور مجھے بہوک کی شدت ہوئی اور مین گر پڑنے سے ڈرا اور اپنے نفس کیطرف سے نکلنے کو مکروہ سمجھا اور گرم گرم بہنے ہوے گوشت کی اور رصافہ کی روٹی اور برنی کھجور کی خواہش کی بلکہ اسی خیال مین تہا کہ اچانک محراب کی دیوار شق ہوگئی اور اُسمین سے میریطرف ایکشخص نکل آیا جسکی ہیئت مثل ہیئت اہل سواد کے تھی اور اُسکے ہاتہہ مین ایک چادر پہر اُسنے وہ میرے آگے رکھدی اور مجھسے کہا کہ شیخ علیہم نے تجھسے کہلا بہیجا ہی کہ تو اپنی خواہش کی شئی کہالے اور یہانسے نکل جا اسلیے کہ تو مقام توکل والون مین سے نہین ہی پہر وہ شخص مجھسے غائب ہوگیا پس مینے وہ چادر کہولی تو کیا دیکھتا ہون کہ اُسمین گرم گرم بہونا گوشت اور رصافہ کی روٹی اور برنی کھجورین ہین تو مینے کہایا اور نکلا اور پہر الملکات مین شیخ خلیفہ کیطرف آیا پس جب اُنہون نے مجھے دیکھا تو پہلے پہل ہی مجھسے فرمایا ای شخص آدمی کو لائق نہین ہی کہ متوکل ہوکر بیٹھ جائے یہانتک کہ اسکی بناء کو مضبوط کرے راہ کے یا علائق کے قطع کرنیمین بطور باطن و ظاہر ورنہ وہ بنا کے ترک کرنیمین گنہگار ہوگا +

ومن کلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومن توسل الی اللہ تعالیٰ بتلف نفسہ حفظ اللہ عزّ وجلّ علیہ نفسہ واوصلہ الیہ وافضل الاعمال مخالفۃ ھوی النفس والرضاء بمجاری المقدور وسیلۃ الی نیل درجات المعرفۃ ومن اظہر الانقطاع الی اللہ عز وجل فقد وجب علیہ خلع ما دونہ ومن کان الصدق لہ وسیلۃ کان رضا اللہ عز وجل عنہ جائزتہ واقوی سببٍ بین العبد وبین اللہ عز وجل محاسبۃ بورعٍ ومراقبۃ بعلمٍ وادبٌ باتباعٍ وکل عملٍ لیس لہ ثوابٌ فی الدنیا لیس لہ جزاء فی الاخرۃ واذا جاع القلب وعطش صفا واذا شبع وروی عمی ومن رای لنفسہ قیمۃ لم یذق حلاوۃ المناجات والقناعۃ من الرضا بمنزلۃ الورع من الزھد واذا احسست بالوسواس فافرح بزوالٍ عنک فان البغض الاشیاء الی الشیطان سرور المؤمن وان اغتممت بہ زادک وقال صلاح القلب فی اربع خصالٍ التواضع للہ والافتقار الی اللہ والخوف من اللہ والرجاء فی اللہ والخوف یوصلک الی اللہ عز وجل والکبر یقطعک عنہ والتفویض رد علم مالم تعلم الی عالمہ والتفویض مقدمۃ الرضا والرضا باب اللہ الاعظم والصبر علی الطاعۃ لئلا تفوتک المداومۃ علیھا والصبر عن الغضب

لتنجو من الاصرار عليه واحسن الظن بالله تعالى بالخيرات قصر الامل ومن صحب نفسه صحبه العجب و
علامة التوفيق ان تطيع الله تعالى وانت تخشى الرد وعلامة الخذلان ان تعصيه وانت ترجوا ان
تكون مقبولا وكان رضي الله تعالى عنه يتمثل بهذه الابيات ــــ قلوبنا للشراب الحب اقداح +
ومجلس الانس فيه الروح والراح + وخلوة الوصل قد طاب السماع بها + حقا وقد رقصت للوجد
ارواح + ونحن في خلوة سكرى بنادمنا + اهل الحقيقة كم صاحوا وكم ناحوا + وكان ايضا ينشد هذين
البيتين ــــ أسامي بنفسي ذلة واستكانة + الى الحلة العلياء من جانب الكبر + اذا ما اتاني الكبر
من جانب الغنى + سموت الى العلياء من جانب الفقر + **يقول المترجم** عفا الله تعالى عنه قال في بهجة الاسرار
وهو رضي الله تعالى عنه من قرية من نهر الملك تعرف بقرية الاعراب من ارض العراق واستوطن نهر الملك الى ان
مات به قديما الى ان علت سنه وقبره ثم ظاهر يزار وله هناك الشهرة الكبرى ولما حضرته الوفاة تشهد وتهلل وجهه
بالسرور والبشر وقال هذا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه يبشروني برضوان الله وصلوته ثم قال هذه الملئكة
تستعجلني القدوم على الكريم ثم ضحك وقال اذا تجلى الحق جل جلاله على عبده المؤمن عند قبض روحه قال له يا ايتها النفس المطمئنة
ارجعي الى ربك راضية مرضية فلم يتم تلاوة الآية حتى فاضت نفسه رضي الله تعالى عنه ولما وضع على السرير ليصلى عليه سمع
نداء عال من جهات لا يرى المنادي معاشر المسلمين الصلوة على الحبيب القريب وكان يوما مشهودا - انتهى +

الحكاية السادسة والسبعون بعد الخمس المئين عن الشيخ ابي الحسن الخباز رحمه
الله تعالى قال قصدت مع جماعة من اصحابنا الى الجوسق لزيارة الشيخ ابي الحسن الجوسقي
رضي الله تعالى عنه فلما دخلنا عليه كاشفنا بكل ما جرى لنا في طريقنا واوضح لكل واحد منا ما اختلج
في نفسه وبتنا عنده فخرج علينا في الليل براغيث وكنا نجتهد ان نقتلهن فلا نقدر فلما اصبحنا قال
له احدنا يا سيدي اذا كان للرجل جاه عند الله يعم جاهه اهل بلده قال نعم ودوابهم وحشراتهم
حتى البراغيث **قال الشيخ ابو الحسن المذكور** سمعت الشيخ ابا حفص عمر البزاز يقول
مرض الشيخ **علي بن الهيتي** رضي الله تعالى عنه فعاده **الشيخ محي الدين عبد القادر**
رضي الله تعالى عنه ولا حرمنا من بركات قربه في حضرة مولاه عز وجل فاجتمع هناك الشيخ
بقا والشيخ ابو سعد القيلوي والشيخ ابو العباس **احمد بن علي الجوسقي الصرصري**
رضي الله تعالى عنه وعن الجميع فامر الشيخ علي بن الهيتي خادمه **ابا الحسن الجوسقي** بمد السفرة
فبسطها ووقف مفكرا في من يبداء بوضع الخبز بين يديه ثم اخذ في يديه خبزا كثيرا والقاه فدار
على جوانب السفرة دفعة واحدة من غير ان يقدم بعض الحاضرين في ذلك على بعض في ذلك

فقال الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ للشیخ علی بن الھیتی ما احسن خادمک ھذا
فی مدۃ السفرۃ بالحالۃ الحکایۃ السابعۃ والسبعون بعد الخمس المئین عن یحیی بن محفوظ
المعروف بابن الدبیقی قال کان نخلتان احدھما مثمرۃ والاخری قد یبس اصلھا وانقطع
حملھا فسمعت صوتا من جھۃ النخلۃ المثمرۃ وانا اسالک باللہ العظیم یا ابا الحسن الا اکلت منی قال
فمد یدہ فتدلت لہ عراجین التمر ثم سمعت صوتا من جھۃ النخلۃ الیابسۃ وانا اسالک باللہ
العظیم یا ابا الحسن الا ما توضات عندی ثم انفجرت من تحتھا عین ماء فتوضا وقرب منھا
فاخضرت النخلۃ واثمرت بوقتھا ثم غارت تلک العین فانصرف الشیخ وھو یقول یا مولای من
خاطبہ کل شیء قال کنت امر بعد ذلک علی ذلک الموضع فاذکر ذلک لوقتہ واکل من ثمر
تلک النخلۃ تبرکا بالشیخ ابی الحسن وکانت ثمرھا من اطیب ثمرات العراق انتھی وکان الشیخ ابو الحسن
المذکور من اجلاء المشائخ العارفین صاحب الکرامات الظاھرات والاحوال الفاخرات والمقامات
العلیۃ والمکاشفات الجلیۃ والتصریف النافذ والقدم الراسخ والجلالۃ والاحترام عند
المشائخ والعلماء والعوام شیخ ابو الحسن خباز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مینے اپنے اصحاب میں کے ایک جماعت کیساتھ جوسق کیطرف
قصد کیا واسطے زیارت شیخ ابو الحسن جوسقی رضی اللہ عنہ کے پھر جب ہم انکے پاس داخل ہوئے تو انھونے جو کچھ ہمپر ہماری راہ میں گذرا تھا
وہ سب ہمسے بطور کشف بیان کر دیا اور ہم میں سے ہر ایک کے جی میں جو کچھ خطرہ گزرا تھا وہ اس سے صاف صاف کہدیا اور ہمنے انکے پاس
رات بسر کی تو رات کو ہمپر بسبب انکے ہیبت کے ہم یہ کوشش کرتے تھے کہ انکو مار ڈالیں سو ہم اسپر قادر نہیں ہوتے تھے پھر جب ہم صبح کو اٹھے تو ہم میں
کے ایک شخص نے انسے عرض کیا یا سیدی جب آدمی کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی قسم کی جاہ وعزت ہوتی ہے تو کیا اسکی جاہ اسکے شہر والوں
کو بھی عام وشامل ہوتی ہے فرمایا ہاں اور انکے جانوروں اور کپڑوں اور کٹوروں کو بھی یہانتک کہ بسوؤں کو بھی شیخ ابو الحسن مذکور کہتے ہیں
مینے شیخ ابو حفص عمر بزاز کو سنا وہ کہتے ہیں کہ ایکبار شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار پڑے تو شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ والاحسن مناقب وکرامات قربہ فی حضرۃ مولاہ عزوجل انکی عیادت کو تشریف لائے پھر وہاں شیخ بقا و شیخ ابو سعد قیلوی و شیخ ابو العباس احمد
بن علی صرصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی جمع ہوئے تو شیخ علی بن ہیتی نے اپنے خادم ابو الحسن جوسقی کو دسترخوان بچھانیکا حکم دیا تو
انھوں نے بچھا دیا اور فکر کرتے ہوئے ٹھیر رہے اسلیئے کہ شیخ حضرات کے آگے روٹیاں رکھنے میں ابتدا کریں پھر انھونے بہت سی روٹیاں
اپنے ہاتھوں میں لیں اور انکو ہاتھوں سے چھوڑ دیا پھر دسترخوان کے کنارے پر ایک ہی مرتبہ گر گیا بغیر اسکے کہ روٹی رکھنے میں بعض حاضرین کو
بعض پر مقدم کریں پس حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ وارضاہ نے حضرت شیخ علی بن ہیتی سے فرمایا کہ یہ تمہارا خادم کیا
خوب ہے جسنے یہی دسترخوان بچھایا ہے حکایت ۷۷۵ شیخ یحیی بن محفوظ معروف بابن دبیقی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ کھجور کے
دو درخت تھے انمیں کا ایک تو بار دار تھا اور دوسرے کی جڑ سوکھ گئی تھی اور اسکے پھل منقطع ہو چکے تھے پس مینے تر و تازہ

باد کھجور کی درخت کیطرف سے ایک آواز سُنی کہ ای ابوالحسن مین اسم عظیم کی قسم دیکر تمسے سوال کرتا ہون کہ تم ضرور مجھسے کھالو راوی نے
کہا پھر انہون نے اپنا ہاتھ بڑہایا تو انکی واسطے کھجورون کی بار یک باریک ٹہنیان لٹک آئین پھر مینے سوکھی کھجور کے درخت کیطرف سے
ایک آواز سُنی ای ابوالحسن مین بہی اسم عظیم کی قسم دیکر تمسے سوال کرتا ہون کہ تم ضرور میرے پاس وضو کرو پھر اُسکے نیچے سے پانی کا چشمہ پہوٹ
نکلا تو انہون نے وضو کیا اور اسمے پانی پیا پس وہ درخت ہرا بھرا ہو گیا اور اسیوقت باردار ہو گیا پھر وہ چشمہ غائر ہو گیا پس شیخ لوٹے اور
کہتے جاتے تھے ای میرے مولا جس کسی سے تو خطاب کرے تو ہر گز اُس سے خطاب کرے راوی نے کہا بعد اسکے مین اُس جگہہ پر گذرتا تو اسوقت
گویا ذکر تا تہا او شیخ ابوالحسن کا تبرک سمجھکر اوس درخت کی کھجورین سی کہاتا تہا اور اُس درخت کی کھجورین پاکیزہ ترین خرماے عراق سے
تہین انتہی شیخ ابوالحسن رضی اللہ تعالی عنہ منجملہ اجلای مشائخ عارفین صاحب کرامات ظاہرہ و احوال فاخرہ و مقامات علیہ و
مکاشفات جلیہ و تصریف نافذ و قدم راسخ و جلالت و احترام تھے نزدیک مشائخ و علما و عوام کے +

ومن کلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر اللسان امارات وحسنات وذکر القلب زلفی وقربات -
وجاہ الزاهدین بعیونهم وبکاء العارفین بقلوبهم والتوکل ردّ العیش الی واحد واسقاط همتهم
عنهم ومن وجد الله تعالی مع الاشارة الیه فقد استوعب الارادة واصل الفقر معرفة التقصیر
ودناءة رؤیة التقصیر واصل الثبات علی الصبر دوام الفقر الی الله تعالی وفساد العلماء من قولهم
لانفسهم لا یعملون بما یعلمون وآفة المرید الغضب فی انتصاره لنفسه وکلامه فیما لا ینفعه وافشاء
السر لغیر اهله والسادة من التشیخ والانس بکل احد واذا رایت الفقیر یستزید من الدنیا فذلک من
علامات ادباره وعلامة الشقاوة ایضا ان یرزق العلم ویحرم العمل وان یرزق العمل ویحرم
الاخلاص وان یرزق صحبة العارفین ولا یحترمهم فالعلم حرز والجهل غرور والصلة بقاء
والقطیعة مصیبة والصبر شجاعة والصدق قوة ولا تصحب الامن یسقط مؤنة التحفظ
بینک وبینه وینبهک علی آداب الشرع وحفظ الحال عند غفلتک **وعن یحیی بن محفوظ**
المتقدم ذکره انه مر فی وقت بالجوسق وقت الظهیرة قال فرأیت **ابا الحسن الجوسقی**
رضی الله تعالی عنه فی بطحاء مقفرة لیس فیها غیره ورایته یتواجد یمینا وشمالا وینشد سه
قد بان بینی بمحنتی ؞ فبنت عن بین بینی ؞ وهمت فی کل قفر ؞ وجداً القرة عینی +
ثم بکی طویلا وانشد سه روحی الیک بکلها قد اجتمعت ؞ لوان فیک هلاکها ما اقلعت ؞ تبکی
علیک بکلها فی کلها ؞ حتی یقال من البکاء تقطعت ؞ فانظر الیها نظرة بمودة ؞ فلربما متعتها
فتمتعت ؞ ثم صاح صیحة عظیمة وخر مغشیا علیه فلما افاق انشد سه اجلک ان اشکو الهوی
منک اننی ؞ اجلک ان تومی الیک الاصابع ؞ واصرف طرفی نحو غیرک عامدا ؞ علی انه بالرغم نحوک
راجع ؞ ثم تهلل وجهه فرحا وسرورا - وانشد سه تبادرت لی حتی اذا ما تبادرت ؞ معاینک فی

معناى ادهشتنى عنى، وعرّفتنى اياك حتى كاننى + ارى كلّ ما القاه من دهشتى منى + ٥١ اسف اندوه بها الاسف اشد الحسرة ۱۲ زاہدی

فوا اسفى ان فاتنى منك لحظة، و واسفى ان خلت عن موضع الظن + يقول المترجم عفا الله تعالى عنه

سكن رضى الله تعالى عنه الجوسق بلدة على نهر الدجلة من ارض العراق واستوطنها قديما الى ان مات بها مسنا وبها دفن وقبره بها ظاهر يزار

ووفاته فيها بلغ صاحب بهجة الاسرار قبل وفاة الشيخ مكارم النهر خالصى كان يلقب بابى عرج لعرج كان به وكان رضى الله تعالى عنه ٥٢ بین ظاہر و نا پیدن ۱۲ ص

يدعو بهذا الدعاء اللهم يا من ليس فى السموات قطرات ولا فى هبوب الرياح نجات ولا فى الارض حبات ولا فى قلوب الخلائق خطرات

ولا فى اعضائهم حركات ولا فى اعينهم لحظات الا وهى لك شاهدات وعليك دالات وبربوبيتك معترفات وفى

قدرتك متحيرات فاسالك بقدرتك التى تحير فيها من فى السموات والارض ان تصلى على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وذريته ثم يدعو ٥٣ مرائى جمع مرآة یعنی خوابها ۱۲

بما احب وكان الشيخ عبد الله المارديني رضى الله تعالى عنه يقول ان هذا الدعاء من الادعية المستجابة كذا فى بهجة الاسرار انتهى

الحكاية الثامنة والسبعون بعد الخمس المئين عن الشيخ الكبير العارف بالله الخبير ٧٨ه

ذى الايات الظاهرات والكرامات الباهرات والبركات الطاهرات والمقامات العاليات والاحوال السنيات

والمحاسن الجميلات والمواهب الجزيلات وما لا حصر له من الاوصاف الحميدات والمناقب العديدات

الشيخ ابى عبد الله محمد بن احمد القرشى قدس الله روحه قال كنت يوما مارا على

عصرة العنب فلما وليت اتصل بى انين من بعض الاحمال ثم تزايد الانين ولم يمكنى الذهاب فرجعت

الى ان وقفت على المنادى فنادى على الحمل وكانت قيمته درهمين او ثلاثة ودفع فيه انسان اكثر من

قيمته وكان يعصر الخمر فقلت انما دفع فيه هذه القيمة ليعصره خمرا والا فقد تقدم من

الاحمال ما لم يبلغ هذا المبلغ فلم يقبل منى ولم يلتفت الى فاشتريته بما دفع فيه ولم يكن معى

شئ فخلعت ثوبى ودفعته فى قيمته وخلصته من يد المشترى فسكن انينه الحكاية التاسعة ٧٩ه

والسبعون بعد الخمس المئين عن الشيخ ابى عبد الله القرشى ايضا رضى الله تعالى عنه

قال اتيت بعض المشائخ ازوره فقال لى ههنا امرأة مكاشفة من اهل العلم فلو اجتمعت بها ثم قال

لبعض الصبيان امض وقل لها عندنا رجل من الاخوان اتانا زائرا فاريد ان تجتمعى معه عندنا

قال فجاءت امرأة متسترة فى لباسها متجافية فى مشيها فسلمت عليه وعلى فقال لها هذا رجل
[متضادية]
اردت ان تعرفى به فجرى بيننا احاديث فتحدثت بمكاشفات ومرائى [ثم] تراها فبينما هى تتحدث

اذ سمعت انينا من جيبها ثم غفلت عنه فوجدته متصلا بى فلما فرغت من كلامها قلت

لها يا فلانة الذى فى جيبك اعطيه لى فقالت وما فى جيبى فقلت لها اخرجى ما فيه فاخرجت

تفاحة نصفها احمر ونصفها اخضر ومن نساء المشارق قد جعلت فى راسها غالية فقلت ادفعيها

لی فقالت انا اريد اهديها لبعض النساء من نساء المشائخ فقلت لها ما تصنعين بها وغرضی
فيها فدفعتها الی فمضيت بها الی الشيخ ابی يزيد فاكلها فعلمت ان سبب استغاثتها بی طلب
الاتصال بالولی وهرب من مكان اهل المعصية **الحكاية الثمانون بعد الخمس المئين**
عن الشيخ **ابی محمد عبد الخالق بن ابی البقا** رحمه الله تعالی قال اكل الشيخ **ابو عبد الله**
القرشی رضی الله تعالی عنه والملك الكامل ونائب السلطنة يومئذ من اناء فيه لبن فامتنع
نائب السلطنة من الاسترسال فی الاكل من اجل ان القرشی مبتلی فقال الشيخ ان امتنعت ان
تاكل معی بسبب هذه اليد ورفع يده المبتلاة فكل معی بهذه اليد واخرج يده بيضاء مثل
الفضة البيضاء لا الم بها **الحكاية الحادية والثمانون** بعد الخمس مئين عن الشيخ **ابی**
العباس احمد بن كساء البلبيسی رحمه الله تعالی قال كانت عند الشيخ **ابی عبد الله**
القرشی رضی الله تعالی عنه جارية تخدمه فصرعت فجاء الشيخ وقعد عند راسها وزجر
العارض واخذ عليه ان لا يعود اليها فتعافت ثم بعد مدة صرعت فجاء الشيخ وجلس عند
راسها فاضطرب الجنی اضطرابا شديدا واقسم الا يعود فلما اراد الشيخ ان يسافر الی البيت
المقدس قال لبعض جيرانه ان ابتها صرعت فائتها وارفع راسها واضرب هذا المسمار
فی الارض موضع راسها حتی يغيب فان سمعت صياحا منكرا فلا يروعنك ولا ترحم قال فبعد
مدة صرعت فجاء الرجل وفعل ما امره الشيخ وسمع صياحا منكرا فارتاع منه ثم ذكر قول الشيخ
فتابع الضرب حتی غاب المسمار فی الارض وانقطع الصياح وافاقت الجارية وارخ ذلك اليوم فجاء
الخبر من بيت المقدس ان الشيخ مات فی ذلك اليوم قال ولم يصب تلك الجارية بعد ذلك اليوم
عارض حتی ماتت **الحكاية الثانية والثمانون** بعد الخمس المئين عن الشيخ **احمد بن كساء**
ايضا قال عبر الشيخ **ابو عبد الله القرشی** رضی الله تعالی عنه فی بعض قری مصر ومعه
جماعة من اصحابه فوجد القرية عامرة بالبيوت والبساتين ولم يروا بها احدا فسأل الشيخ عن
سبب خلوها من الناس فقيل له انها مشهورة بسكنی الجان ومن سكنها من الناس اذوه اذی
فظيعا وقد تفرق اهلها فی القری فقال الشيخ لبعض الفقراء ناديا علی صوتك فی ارجاء القرية يا معاشر
الجان قد امركم القرشی ان ترحلوا عن هذه القرية ثم لا تعودوا اليها ولا تؤذوا احدا من اهلها فانهم كانوا
ومن خالف منكم هلك قال فجعل الرجل ينادی والفقراء يسمعون فی القرية جلبة وهرجا فقال الشيخ قد ارتحلوا
ولم يبق منهم فيها احد فتسامع اهل القرية وجاؤها وعمرت بالناس ولم يتاذ احد من اهلها

من الجان بعد ذلك الحكاية الثالثة والثمانون بعد الخمسمائتين عن الشيخ فضائل بن علي المخزومي رحمه الله تعالى قال دخلت يوما على الشيخ ابي عبد الله القرشي بيت خلوة في حمام مصر فوجدته وحده ورأيته بصيرا ورأيت جسده ابيض كالفضة البيضاء لا عاهة به ورأيت في جانب بيت الخلوة ثوبا فيه ثوب معلق فقلت يا سيدي ما هذا الحال وما ذلك الحال فقال لي او رأيت قلت نعم فقال يا ابا الوفاء قد البسني الله تعالى ثوبي العافية والبلاء وصيرني فيهما ايهما شئت لبست فلما فرغ من طهوره عمد الى ذلك الثوب المعلق فلبسه فاذا هو اعمى مبتلى على عادته المعروفة قال وكان تزوج امرأة من اهل مصر فكانت تقول انه اذا دنا منها تراه بصيرا وترى جسده كالفضة كاحسن ما يكون من الناس قال وسمعته يقول كنت ارى كان القيامة قد قامت والانبياء عليهم الصلوة والسلام قد عقدت لهم الالوية والخلق يتبعونهم وكنت ارى اهل البلاء قد عقدت لهم الوية وقائدهم ايوب صلوات الله على نبينا وعليه وسلم وكنت ارى على راسي لواء مكتوبا عليه ايوب وقال رضي الله تعالى عنه بينا انا اسير على بعض السواحل اذ خاطبتني حيتة وقالت لي انا شفاء هذا المرض الذي بك فلم انبا ولها ولم استحلها قال الراوي وهو الشيخ ابو العباس القسطلاني تلميذه رحمه الله تعالى قلت له يا سيدي اتعرفها الان قال لي نعم فقلت له فهل هي بديار مصر قال لو ما رايتها بها ولو رايتها لعرفتها الحكاية الرابعة والثمانون بعد الخمسمائتين عن الشيخ عبد الخالق ابن ابي البقاء رحمه الله تعالى قال كان الشيخ القرشي رضي الله تعالى عنه يقول لاصحابه انكار المنكر بالباطن من حيث الحال اتم من انكاره بالظاهر من حيث المقال فقيل له ارنا اية ذلك فقال لصاحبه الشيخ ابي عبد الله القرطبي اجلسني على دكة على الطريق فاتى به الى المسجد الذي عند مفرق الطرق بين مصر والقاهرة واجلسه على دكته فمر بغل عليه جرار خمر فاعلمه القرطبي به فاشار الشيخ باصبعه الى الجرار وقال هو هكذا فعثر البغل وتكسرت الجرار ومر به ثلاثة احمال بغال عليهن خمر فصنع كذلك والجرار تنكسر فقال الشيخ هكذا يكون الانكار

الحكاية الخامسة والثمانون عن الشيخ ابي عبد الله القرشي رضي الله عنه قال لما تزوجت بينا انا في الطريق اذ سمعت شخصا يقول وهذا فلان قد تزوج ولا بد ان يتغير حاله وسويري قال فعقدت اني لا اشتري في تلك السنة قوتا ولا ادخر مؤنة حتى انظر ما تخوفت عليه فمضت تلك السنة ووجدت فيها من البركة والفوائد ما لا اصفه ولم يحوجني الله تعالى الى احد بل عاملني بلطفه قال رضي الله تعالى عنه كنت في ابتداء امري نشترى الدقيق فادفع منه لمن يسألني طول الطريق الى ان اصل الى البيت فازنه فاجده كما اخذته قال وكان معي درهم فخرجت

اشتری به دقیقا فاستقبلنی سائل فاعطیته ایاه ثم مشیت فوجدت یدی مطبقۃ ففتحتها فوجدت فیها دراهما فاشتریت به الدقیق ثم عدت الی البیت **الحکایۃ السادسۃ والثمانون بعد الخمس المئین** عن الشیخ ابی عبد اللہ القرشی رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت ابحث عن قوام الجسد فی الغذاء واسأل عنہ من القی من العلماء فلم یزل الامر بی الی ان طویت ایاما کثیرۃ وضعفت فحضر بین یدی طعام وجعلت راقب نفسی الی ای حد یزید علی قوتی واجد لذۃ الطعام فاکلت مقدار ست اواق او اربع اواق فانتھت نفسی ووجدت لذۃ الطعام فاردت الزیادۃ علی ذلک المقدار فخرجت لی ید من تحت یدی ترید ان تاکل معی فمددت یدی الی الطعام فامتدت تلک الید فتنغص علی الحال واسود الطعام فی عینی فلم اقدر ان اکل منہ شیئا فقمت عنہ فقیل لی ذلک الحد ھو قوام جسدک وما سواہ فھو للنفس فلم ازل علی ذلک مدۃ حتی تمکن حالی وکنت اذا اتانی ضیف فاکلت معہ لم تخرج تلک الید فقیل لہ کم کان صبرک علی ذلک المقدار قال کنت اصبر علیہ یوما ولیلۃ وکان حالی مستمرا وکانت نفسی ساکنۃ وجوارحی ھادئۃ ولسانی ذاکرا وقلبی طیبا ودمت علی ذلک مدۃ من الزمان وقال ایضا اضافنا فی بعض القری رجل فقدم الینا طعاما فقلت لصاحبی کل فقال لا استطیع ان امد یدی الیہ لانی اجدہ نارا فقلت لہ وانا ایضا اراہ دما فاعتذرنا وانصرفنا وسألت عن الرجل فاذا ھو حجام **وقال ایضا کنت فی بعض الطرق فتعبت** فنمت تحت شجرۃ فکنت عطشانا فاتانی شخص بقدح زجاج فشربت ما فیہ فزال التعب والعطش فقمت ومشیت

حکایت ۵۸۶ شیخ کبیر عارف باللہ خبیر شیخ ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرشی قدس اللہ تعالے روحہ فرماتی ہین کہ مین ایکدن انگور کے شیرہ نچوڑنے والونپر گذرنے والا تھا پس جب مین بازاری نشست پر گذر چلا تو بعض انگورونکے بوجہون سے میری ساتھ ایک آواز رونے کی متصل ہوئی پھر وہ آواز بڑہی اور مجھے جانا ممکن نہوا تو مین لوٹا یہانتک کہ منادی پر آکھڑا ہوا پس اوسنے بوجہ پرندا کی اور اوس کی قیمت دو یا تین درہم تھی اور ایک شخص نے اوسکی قیمت سے زیادہ اوسمین دیا اور وہ شخص شراب بنایا کرتا تھا تو مین نے کہا کہ اوسنے جو اس مین یہ قیمت دی ہے سو صرف اس لئے کہ اسکو نچوڑکر شراب بنائی ورنہ اس سے پہلے جو بوجہ تھے وہ اس قیمت کو نہین پہونچے پس اوسنے میری بات نہ مانی اور نہ میری طرف کچھ التفات کیا تو مین نے اوس بوجہی کو خرید لیا بعوض اوس قیمت کے جو اوس شخص نے اوسمین دی تہی اور حال یہ تھا کہ میری پاس

نفع ۱۲ | ظ | سالی ۱۲ | اس منادی سے ۱۲ منہ | لاتا تھا ۱۲ منہ | ۵۸۵ روپے | انگور کے بوجہون کی فروخت | ۵۸۶ یعنی وہ شخص جو کہ نداکرتا | عطش بالتحریک پیاسی ۱۲ ص | نمیدہ شدن من باب سمع ۱۲ | سائۃ مستقیمۃ ۱۲ | ۵۸۴ نمبر | سنسار ۱۲ | ۵۸۳ ادنچہ جیل ۱۲ | ۵۸۲ ادنچہ پہل دم | طبقہ بر ہم نہادہ یعنی ۵۸۱

کوئی شی نہ تھی تو مین نے اپنا کپڑا اوتارا اور اوسکی قیمت مین اوسے دیدیا اور اوس خریدار کے ہاتھ سے اوس بوجھی کو رہائی دلائی تب اوسکے رونے کی آواز تھمی **حکایت ۹۹ شیخ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ تعالے** عنہ فرماتے ہین کہ بعض مشائخ کے پاس اونکی زیارت کو آیا تو اونہون نے مجھسے فرمایا کہ یہان ایک عورت صاحب کشف اہل علم مین سے ہے پس کاش تو اوس سے مل لیتا پھر کسی لڑکے سے کہا او فلان تو چلا جا اور اوس عورت سے کہہ کہ ہمارے پاس ایک شخص بھائیون مین کا ہے ہماری زیارت و ملاقات کو آیا ہے تو مین چاہتا ہون کہ تو بھی ہمارے نزدیک اوسکے ساتھ جمع ہو جاسے کہا پھر ایک عورت آئی اپنے لباس مین خوب ستر کیے ہوئے اپنی چال مین حفظ و احتیاط کرتی ہوئی پھر اوسنے اونکو اور مجھکو سلام کیا تو اونہون نے اوس سے فرمایا یہ ایک ایسا شخص ہے کہ مین نے یہ چاہا کہ تو اس سے جان پہچان کرے پھر ہمارے آپسمین باتین چلین تو اوسنے مکاشفات خواب بیان کیے جنکو وہ دیکھا کرتی تہی پس اس اثنا مین کہ وہ باتین کر رہی تھی کہ ناگاہ مین نے اوسکے جیب سے ایک بار ایک آواز رونے کی سنی پھر مین اوس سے غافل ہو گیا تو مین نے اوسے اپنے ساتھ متصل پایا پھر جب وہ اپنی بات چیت سے فارغ ہو چکی تو مین نے اوس سے کہا او فلان جو شی تیری جیب مین ہو وہ تو مجھے دیدے تو وہ بولی کہ میری جیب مین کیا شی ہے پس مین نے اوس سے کہا کہ جو کچھ اوسمین ہے تو اوسکو نکال تو اوسنے ایک سیب نکالا جسکا آدھا تو سرخ تھا اور آدھا سبز اور اوسکے سر مین آنکھا اگا ہوا تھا پس مین نے کہا کہ تو یہ مجھے دیدے تو وہ بولی مین ارادہ رکھتی ہون کہ اسے بعض عورتون کو ہدیہ دون پھر مین نے اوس سے کہا کہ تو اسے کیا کریگی حالانکہ اسمین تو میری غرض ہے تو اوسنے وہ مجھے دیدیا پھر مین اوسکو لیکر شیخ ابو یزید کی طرف چلا تو اونہون نے اوسکو کہا یا پس مین نے جان لیا کہ اوس کا مجھسے استغاثہ کرنا طلب نا اتصال کا تہا ساتھ ولی کے اور یہ تہا اہل معصیت کے مکان سے **حکایت ۱۰۰ شیخ ابو محمد عبد الخالق بن ابی البقار رحمہ اللہ تعالے** کہتے ہین کہ شیخ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ تعالے عنہ نے اور ملک کامل نے اور نائب سلطنت نے جو اوس وقت تھا ایک برتن سے کہایا جسمین دودھ تھا تو نائب سلطنت کہانے مین ہاتھ ڈالنے سے رکا بایں وجہ کہ شیخ قرشی مبتلائی مرض ہین پس حضرت شیخ نے فرمایا کہ اگر تو اس سے باز رہا ہے کہ میرے ساتھ کہائے بسبب اس ہاتھ کے اور اپنا مریض ہاتھ اوٹھا لیا تو تو میرے ساتھ کہا اس ہاتھ سے اور اپنا ہاتھ نکالا اسحال مین کہ وہ سفید تہا مثل سپید چاندی کے اسمین کچھ بیماری نہ تھی **حکایت ۱۰۱ شیخ ابو العباس احمد بن کساء بلبیسی** رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ **شیخ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ تعالے** عنہ کے پاس ایک لونڈی تھی اونکی خدمت کیا کرتی تہی پھر اوسے صرع کی بیماری ہو گئی تو حضرت شیخ آئے اور اوسکے سر کے پاس بیٹھے اور اوس جن کو ڈانٹا دہمکایا جسنے اوسکو آدبایا تھا اور اوس سے یہ عہد

لے لیا کہ پھر اوسکے طرف نہ آئے پس وہ لونڈی اچھی ہوگئی پھر ایک مدت کے بعد وہ مصروع ہوئی تو
حضرت شیخ تشریف لائے اور اوسکے سر کے پاس بیٹھے پس وہ جن سخت مضطرب و بیقرار ہوا اور قسم کھائی
کہ پھر نہ آئیگا پھر جب حضرت شیخ نے یہ ارادہ کیا کہ بیت المقدس کی طرف سفر کرین تو اپنے بعض اصحاب
سے کہا کہ اگر تو اوسے دیکھے کہ وہ مصروع ہوئی تو تو اوسکے پاس آنا اور اوس کا سر اوٹھانا اور اوسکے سر کی
جگہ کی زمین مین یہ میخ گاڑنا یہانتک کہ وہ غائب ہو جائے پھر اگر تو کچھ سخت چیخنا چلانا سُنے تو یہ تجھے خوف مین
نہ ڈالے اور رحم مت کرنا کہا پھر بعد ایک مدت کے وہ لونڈی مصروع ہوئی تو وہی شخص آیا اور جو شیخ نے
اوسے حکم دیا تہا وہ اوسنے کیا اور سخت چیخنا چلانا سُنا جس سے وہ ڈرا پھر شیخ کا قول یاد کیا تو میخ کو ٹہونکتا
رہا یہانتک کہ وہ زمین مین غائب ہوگئی اور چیخنا موقوف ہوگیا اور اوس لونڈی نے افاقہ پایا
اور اوس دن کی تاریخ لکھ رکھی پھر بیت المقدس سے خبر آئی کہ حضرت شیخ نے اوسی دن وفات
پائی کہا بعد اسکے اوس لونڈی کو کوئی جن نہین لگا یہانتک کہ وہ مری **حکایت ۸۲ شیخ احمد بن کسار**
رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ تعالی عنہ نے بعض دیہات مصر مین گزر کیا اور
اونکے ہمراہ اونکے اصحاب کی ایک جماعت تہی تو اونہون نے اوس گاؤن کو گھرون اور باغون سے تو آباد
پایا حالانکہ اوسمین کسی آدمی کو نہین دیکھا تو حضرت شیخ نے آدمیون سے اوسکے خالی ہونے کا باعث پوچھا تو
اون سے کہا گیا کہ یہ گاؤن تو جنون کے رہنے بسنے کے ساتھ مشہور ہے اور جو کوئی آدمیون مین سے اسمین بستا ہے
تو وہ اوسکو سخت ایذا دیتے ہین اور اسکے لوگ دیہات مین متفرق ہوگئے ہین پس حضرت شیخ نے بعض فقرا سے
فرمایا کہ تو اپنی بلند تر آواز سے اس گاؤن کے اطراف مین یہ ندا کر دے کہ اے جنون کے گروہ مقرر قرشی نے تمکو یہ حکم
دیا ہے کہ تم اس گاؤن سے کوچ کر جاؤ پھر اسکے طرف عود نکرو اور نہ اسکے لوگون مین سے کسی کو ستاؤ یہان ہین
یہ ہون اور جو کوئی تم مین سے مخالفت کرے گا تو وہ ہلاک ہو جائے گا کہا پھر اوس شخص نے ندا کرنا شروع کیا
اور فقرا اوس گاؤن مین سخت سخت آوازین سن رہے تہے تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ وہ کوچ کر گئے اور اوسمین
اونمین کا کوئی باقی نہین رہا پھر اوس گاؤن کے لوگون نے یہ خبر سُنی اور اوسمین آگئے اور وہ معمور و آباد ہوگیا اور بعد
اسکے اوسکے لوگون مین سے کسی نے جنون سے ایذا نہین پائی **حکایت ۸۳ شیخ فضائل بن علی مخزومی**
رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین ایکدن شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ تعالی عنہ پر داخل ہوا تو انہائی کے مکان مین
جو کہ مصر کے کسی حمام مین تہا تو مین نے اونکو تنہا پایا اور اونکو بیٹا دیکہا اور اونکا بدن سپید دیکھا مثل سپید چاندی کے
جسمین کسیطرح کی بیماری نہین اور اوس خانہ خلوت کی جانب مین ایک میخ دیکھی اوسمین ایک کپڑا معلق تہا تو مین نے
عرض کیا یہ کیا حال ہے اور وہ کیا حال ہے پس فرمایا کیا تو نے دیکھ لیا مین نے کہا ہان تو فرمایا کہ مقرر اللہ تعالی نے

سنے عافیت دینے کے دو کپڑے مجھے پہنائے ہین اور مجھے اون مین تصرف دیا ہے اون مین سے جو کوئی مین چاہتا ہون
پہن لیون پھر جب وہ اپنی طہارت سے فارغ ہوئے تو اوس لٹکے ہوئے کپڑے کی طرف قصد کیا پھر اوسے
پہن لیا پس کیا دیکھتا ہون کہ وہ اپنی عادت معروف پر نابینا و مبروص ہین کہا اور اونہون نے اہل مصر
مین کی ایک عورت سے نکاح کر لیا تھا تو وہ کہتی تھی کہ جب وہ اوس سے قریب ہوتے ہین تو وہ اونکو بینا
دیکھتی ہے اور اونکے جسم کو مثل چاندی کے دیکھتی ہی جیسے لوگون مین سے نہایت حسین آدمی راوی
نے کہا مین نے اونکو سنا وہ کہتے تھے مین دیکھتا تھا کہ گویا قیامت قائم ہو گئی اور انبیا علیہم الصلوۃ
والسلام کے واسطے علم باندہے گئے اور خلق اونکے پیچھے جا رہی ہے اور مین دیکھتا تھا اہل بلا کو کہ اونکے واسطے
بھی نشان باندہے گئے اور اونکے قائد و سردار حضرت ایوب صلی اللہ علے نبینا وعلیہ وسلم ہین اور مین دیکھتا تھا کہ
سر پر ایک علم جسمین ایوب لکھا ہوا ہے اور حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ایک وقت مین کسی کنارہ
دریا پر جا رہا تھا ناگاہ ایک لوٹی نے مجھسے خطاب کیا اور مجھسے کہا کہ مین شفا ہون اس مرض کی جو تجھے ہے
پس مین نے اوسکو نہین لیا اور نہ اوس کا استعمال کیا راوی نے کہا یعنی شیخ ابو العباس قسطلانی رحمہ
اللہ تعالی اونکی تلمیذ کہ مین نے اونسے عرض کیا یا سیدی کیا پھر آپ اب اوسکو پہچانتے ہین تو مجھسے فرمایا ہان
مین نے اونسے عرض کیا پھر کیا وہ دیا مصر مین ہے تو مجھسے فرمایا کہ مین نے اوسمین اوسے نہین دیکھا اور
اگر مین اوسکو دیکھتا تو پہچان لیتا حکایت ۸۴ شیخ عبد الخالق بن ابی البقا رحمہ اللہ تعالے
کہتے ہین کہ شیخ قرشی رضی اللہ تعالی عنہ اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ انکار فعل منکر کا باطن سے بطور
حال کی تمام ہے اوسکے انکار سے ساتھ ظاہر کے بطور قول اونسے عرض کیا گیا کہ آپ اسکی نشانی ہمکو بتا دین
تو اونہون نے اپنے مصاحب شیخ ابو عبد اللہ قرطبی سے کہا کہ تو مجھے کسی چبوترے پر بٹھا دے جو کہ راہ پر ہو
پس وہ اونکو اوس مسجد کیطرف لائے جو کہ نزدیک جدا ہونے رستون کے ہے درمیان مصر قاہرہ کے اور
اونکو ایک چبوترے پر بٹھلا دیا پس ایک خچر گزرا جسپر شراب کی مٹکیان تہین پس قرطبی نے اونکو اسکی خبر دی
تو حضرت شیخ نے اپنی انگلی سے اون مٹکیون کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا وہ یہ ہے یعنی انکار منکر باطن سے
بطور حال پھر اوس خچر نے ٹھوکر کھائی اور مٹکیان ٹوٹ گئین اور اوسپر سے تین بوجھے خچرون کے گزرے
جنپر شراب تھی تو بھی ایسا ہی کیا اور مٹکیان ٹوٹ رہی ہین پھر حضرت شیخ نے فرمایا کہ انکار یون ہوتا ہے حکایت
۸۵ شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ جب مین نے نکاح کیا تو ایک وقت مین اوس
مین تھا ناگاہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ فلان شخص نے اسطے نکاح کر لیا ہے اور ضرور اسکا حال جاتا رہیگا اور اب عنقریب دیکھا جائیگا
کہا پس مین نے یہ عہد کر لیا کہ اس سال مین کچھ قوت نہ خریدونگا اور نہ خرچ کا ذخیرہ کرونگا یہانتک کہ مین

دیکھون اوس شئی کو جس سے ڈرایا گیا ہون پھر وہ برس گزر گئی اور مین نے اوسمین وہ برکت و فائدے چلتے جنکو بیان نہین کرسکتا اور اللہ تعالی نے کسی کی طرف مجھے حاجتمند نہین کیا بلکہ اپنے لطف کے ساتھ مجھے ناز و کیا اور فرمایا کہ مین اپنے ابتدائے حال مین آٹا خریدتا پھر سارے رستے مین جو کوئی مجھسے سوال کرتا تو اوسمین سے اوسکو دیتا جاتا تھا یہانتک کہ اپنے گھر کیطرف پہونچتا پھر اوسکو تولتا تو اوسکو ایسا پاتا جیسا کہ اوسے لیا تھا فرمایا اور میرے پاس ایک درہم تھا تو مین نکلا کہ اوس کا آٹا خرید لاؤن پس میرے سامنے ایک سائل آیا تو وہ مین نے اوسے دیدیا پھر مین چلا تو اپنا ہاتھ بند پایا پس مین نے اوسے کھولا تو اوسمین ایک درہم پایا پھر مینے اُسکا آٹا خریدا پھر گھر کی طرف لوٹ آیا **حکایت ۸۶ شیخ ابو عبداللہ قرشی** رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ مین بحث کیا کرتا تھا قوام جسم کی غذا مین یعنی کس قدر غذا مین جسم قائم رہ سکتا ہے اور علما مین سے جس کسی سے ملتا تو اُس سے اِس کا پوچھا کرتا تھا پھر میرا یہی حال رہا یہانتک کہ مین دو نون بھوکا رہا اور کمزور ہوگیا پھر میرے آگے کچھ کھانا حاضر ہوا اور مین اپنے نفس کا پاس و لحاظ رکھنے لگا کہ کس حد تک میری قوت مجھپر زیادہ ہوتی ہے اور مین کھانے کی لذت پاتا تھا پس مین نے چھ اوقیہ یا چار اوقیہ کے مقدار کھانا کھایا پھر میرا نفس باز رہا اور مین نے کھانیکی لذت پائی تو اس مقدار پر زیادتی کا ارادہ کیا پس میرے ہاتھ کے نیچے سے میرے واسطے ایک اور ہاتھ نکلا وہ چاہتا تھا کہ میرے ساتھ کھائے پھر مین نے اپنا ہاتھ اوس کھانے کی طرف بڑھایا تو وہ ہاتھ بڑھا پھر حال مجھپر منغص ہوگیا اور میری آنکھ مین وہ کھانا سیاہ ہوگیا پس مین قادر نہین ہوا اسپر کہ اُسمین سے کچھ کھاؤن تو مین اس سے اُٹھ کھڑا ہوا پھر مجھسے کہا گیا یہ حد یہی قوام ہے تیرے جسم کا اور اسکے سوا جو کچھ ہے سو وہ نفس کے واسطے ہے پھر مین ایک مدت اسی پر قائم رہا یہان تک کہ میرا حال جم گیا اور جسوقت کوئی مہمان میرے پاس آتا پھر مین اس کے ساتھ کھاتا تو وہ ہاتھ نہین نکلتا تھا پھر اُنسے کہا گیا کہ تمہارا صبر اس مقدار پر کتنا تھا تو فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات اسپر صبر کرتا تھا اور میرا حال مستمر رہتا تھا اور میرا نفس ساکن اور میرے اعضا آرام اور میری زبان ذاکر اور میرا دل طیب خوش رہتا تھا اور مین ایک مدت اسی پر دوام پذیر رہا یہ بھی فرمایا کہ بعض دیہات مین ایک شخص نے ہماری مہمانی کی پھر اوس نے ہماری طرف کھانا بڑھایا تو مینے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ تو کھا پس اُسنے مجھسے کہا کہ مجھے یہ طاقت نہین ہے کہ اپنا ہاتھ اُسکی طرف بڑھاؤن اسلیے کہ مین تو اُسکو آگ پارہا ہون تو مینے اُس سے کہا کہ مین بھی اُسکو خون دیکھ رہا ہون پھر ہمنے عذر کیا اور چلے آئے اور ہمنے اُس شخص کا پوچھا تو ناگاہ وہ حجام تھا یعنی سنگھیان لگانیوالا۔ یہ بھی فرمایا کہ مین کسی راہ مین تھا پس مین تھک گیا تو ایک درخت کے نیچے سو رہا پھر مین پیاسا ہوا تو ایک شخص کانچ کا پیالہ میرے پاس لایا پس جو کچھ اسمین تھا وہ مینے پی لیا تو میری تکان اور پیاس دور ہوگئی پھر مین کھڑا ہوا اور چلا

۸۶ یعنی مین اپنی کس قدر ... زیادہ ... ہوتی ہے

وكان رضى الله تعالى عنه من اجلاء المشائخ العارفين واكابر الائمة المحققين وعظماء
المرادين المربين للمريدين والمجاهدة[1] وَاَدِلاّء الطريقة المسالكين لاحت من بركاته لوامع
السعود في البداية وفاحت روائح طيب انفاسه في الوجود في النهاية صاحب الآيات الخارقة
والانفاس الصادقة والمحاضرات القدسية والمعارف السنية والمنزل الاعلى في ارائك[2]
القدس والمقر الاسنى في مجالس الانس والاخبار الصادقة عن مكنونات الاسرار والانوار الزاهرة
من مطالع الانوار والباع الطويل في احكام الولاية والذراع الرحيب[3] في احوال النهاية واليد
البيضاء في احوال المشاهدة والقدم الراسخ في التصريف النافذ بقوة المجاهدة والتمكين المكين
في مرتبة المقربين والتحقق بآداب العبودية المؤدية الى كمال الحرية اجمع على جلالته وعلو
شانه اعلام العلماء واكابر المشائخ الموجودين في زمانه فاق اقرانه علما وعملا ومقاما وحالا
وورعا[4] وتحقيقا وتمكينا وجلالا وكان قد اراد الانتقال من مصر والتوجه الى المغرب فجاءه
بعض الفقراء مودعا له فوضع تحت سجادته نفقة ولم يُعلِمه فوجدها فتعجب من آداب الفقير
وجعل يذكر في تخلق الفقير معه بذلك فنوى الاقامة لنفعه فاقام بسببه هكذا روى
عنه تلميذه الشيخ ابو العباس القسطلاني[5] وقال ولده الشيخ الامام قطب الدين
رحمة الله تعالى عليهما الفقير الذي وضع النفقة تحت سجادة الشيخ هو والدي يعني الراوي[6]
المذكور باع داره بخمسة آلاف دينار فوضعها تحت سجادة الشيخ یعنی حضرت شیخ ابو عبد اللہ
قرشی رضی اللہ تعالی عنہ نے مصر سے نقل کرنیکا اور مغرب کی طرف متوجہ ہونیکا ارادہ کیا تو کوئی فقیر انکو رخصت کرنیکو
انکے پاس آیا پس انکی جانماز کے نیچے کچھہ خرچ رکھدیا اور انکو خبر نہ دی پس شیخ نے اسکو پایا تو اس فقیر کے آداب سے
تعجب کیا اور اس فقیر نے جو انکے ساتھ اس قسم کی خوش اخلاقی کا برتاؤ کیا اس بارے مین ذکر کرنے لگے پھر اسکے
نفع کیواسطے اقامت کی نیت کرلی پھر اسکے سبب سے مقیم ہوگئے انکے شاگرد شیخ ابو العباس قسطلانی نے اسیطرح
انسے روایت کیا ہے شیخ امام قطب الدین فرزند شیخ ابو العباس رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ جس فقیر نے سجادۂ شیخ کے نیچے خرچ رکھا تھا
وہ میرے والد ہین یعنی راوی مذکور انہون نے اپنا ایک گھر پانچ ہزار دینار کو فروخت کیا پھر انکو سجادۂ شیخ کے نیچے رکھدیا۔
وله رضى الله تعالى عنه لسان عالٍ في الشرائع والحقائق مشتمل على فوائد جليلة وقواعد
جميلة وها انا اذكر شيئا منها فاصلا[7] بعض اقواله ببعض غير فاصل بين كل قولين بقال فمن
ذلك قوله ۱ الزم الادب وحدك من العبودية ولا تتعرض بشيء فان ارادك له اوصلك
اليه ۲ من لم يدخل في الامور بالادب لم يدرك مطلوبه منها ۳ من لم يراع حقوق الاخوان

[1] المجاہدۃ جمع جہد بمعنی الطاقۃ ۱۲
[2] الارائک جمع اریکۃ بمعنی تخت آراستہ ۱۲
[3] رحب الکرم الشیع ۱۲
[4] ورع پرہیزگاری ۱۲
[5] ہو الشیخ ابو العباس القسطلانی رحمہ اللہ تعالی ۱۲
[6] کذا في الاصل ولعل المناسب بالمقام ہو اصلا والاصلا والمراد العلم والمعرفۃ
[7] اي جعلت الفقرۃ صلۃ بین کل قولین علی حسب ذکرہا وحاصلہ الوصل التغیر ۱۲ منہ

يترك حقوقه حرم بركة الصحبة ۴ لن يبلغ العبد من قلوب الرجال ما يبلغه بمحاسن الاخلاق
والشأن كله فى التخلق وعلى قدره يكون كبر الرجال ۵ من تحقق يتحقق فى الشريعة اطلع على اسرارها وانما
تحقق اهل الحقيقة فى الشريعة ۶ من حفظ اداب الشريعة صار امام المتقين ۷ من اخرج عن باله
له عن حاله وهو غير قادر على رده عليه فهو متعد ۸ لا ينبغى للشيخ ان يامر المريد بالخروج
عن اسبابه الا ان يكون قادرا على حمله مختكسا فى حفظه ۹ الفقر سر لا يعلمه الا الانبياء وبعض
الصديقين ۱۰ من لم يجد الزيادة بعد ورود الواردات فهو خداع والعمل بغير سنة بطالة ۱۱
الخوف طريق اهل العلم والرجاء طريق اهل العمل ۱۲ من علامات الخواص اذا نظروا الى شىء سلط
عليهم واذا استشرفوا الى شىء حرموه ۱۳ يعامل الضعفاء بغير معاملة الاقوياء لان لكل حالة و
لكل عبد حكما بصحبه ۱۴ من لم يعط علم معرفة الحركات والسكنات لا يصلح الاقتداء به
فى هذا الشأن والفهم اول خلع القبول ۱۵ لا ينبغى للشيخ ان يتكلم مع المريد الا فيما يصلح به
او قال له والا كان عليه فتنة ولا ينبغى المريد ان ياخذ من العلم الا ما وافق حاله ۱۶ الواردات
من نعم الله تعالى فاذا لم يحسن العبد جوارها بالتقييد والامتثال ذهبت واذا ذهبت فقل
ان تعود ۱۷ الزاهد يغلب عليه الغضب لعلمه بما فات والعارف يسعه الحلم لمعرفته بالافات
وعلى قدر العقول تعلوا الهمم وترتفع الاشارة
۱۸ من لم يفرق بين الالهام والوسوسة لا يباح له السماع ۱۹ العارف من استوى فى نظره
تصريف القدرة وتدبير الحكمة ۲۰ الاحوال ثمرات الاعمال والعلوم ثمرات الاحوال فمن لم
يكن علمه من حاله فهو ناقل واصل العلم التوفيق والالهام ومادته الاطلاع والاتساع ويد الله
على افواه العلماء لا ينطقون الا بحق قلت يعنى علماء الباطن اصحاب الانوار والمعارف والاسرار
۲۱ وقال رضى الله تعالى عنه هذا العلم وراثة ينقل من قلب الى قلب ومن عين الى عين ليس
من علم الرواية لشىء اصله التوفيق والالهام ۲۲ من اداب السالك اذا اخذ فى ترك او عمل
او تهذيب خلق او تخلق بعادة ان ياخذ على نفسه فى ذلك المعنى اشد الاخذ ويتسامح فيما
سواه لان النفس اذا لم تجد مستروحا عجزت وحزنت او قال وحرنت بالراء وكلت وربما
ابقى اهل الرياضة بقية من اسبابهم كى لا تنفر نفوسهم فينقطعوا ۲۳ من التزم عقد
التوكل انما يباح له الخروج للاسباب فى حق الغير الا اذا خاف خللا فى غرضه ۲۴ قال
رضى الله تعالى عنه وقد سئل عن قول الشيخ الكبير العارف بالله الشهير سهل بن عبد الله
التسترى رضى الله تعالى عنه الصلوة من جلوس لقلة تناول الغذاء مع سكون النفس

عن المطالبات افضل من الصلوۃ من قیام مع منازعۃ النفس فقال اعلم ان اللہ تعالی
افترض علی الخلق التوجہ الیہ والسکون بین یدیہ ولم یسقط عن الخلق ہذا الفرض مادام
العقل وقد اسقط عن العباد فرضا لعدم القدرۃ علیہا اورضی عنہم بالعوض تخفیفا۔
۲۵۔ وقال رضی اللہ تعالی عنہ الفتوۃ ترک مالک والقیام بما علیک ومن اعظم المحن ورود
النقص علی العبد وھو لا یشعر ۲۶۔ من لم یکن لہ من قلبہ شاھد یستحیی منہ فی حرکاتہ
لم یتم لہ امر ۲۷۔ لن یصل الی مواریث الاعمال من سلک علی غیر السنۃ ۲۸۔ المفروضات
اذا اُدّیت علی الکمال اورثت الحریۃ قلت ویشھد لصحۃ قولہ ھذا قول الحق عزوجل
فلما اتمھن قال انی جاعلک للناس اماما حاکیا عن ابراھیم صلی اللہ علی نبینا وعلیہ وسلم
۲۹۔ وقال رضی اللہ تعالی عنہ قد یمنع اللہ العبد من العمل اختبارا لینظر حالہ عند الفقد
کذلک فی تضرعہ وافتقارہ اوغفلتہ واستغنائہ وقد یمنع اللہ تعالی العبد عن العمل رفقا بہ
وابقاء علیہ وترویحا لنفسہ وحملا عن ضعفہ وقد یمنعہ ایضا تنبیہا لہ وتنحیۃ لہ عن
دعوی الاستطاعۃ لیتبرء من حولہ وقوتہ فیرجع الیہ معترفا بامتنانہ ناظرا الی فضلہ
واحسانہ ان اللہ تعالی یعید من برکات حرکات عملہ الظاھر علی الباطن مایکون سببا
فی تنویرھا واصلاحھا حتی اذا صفت السرائر وتخلصت من شوائب الکدر وان عادت
بالاصلاح علی اعمال الظواھر فزکت الاعمال وارتفعت الاحوال بطھارۃ اصولھا و
ثبات اساسھا ۳۰۔ مافی الوجود اعز من الاخ فی اللہ فاذا ظفرت بہ فاشدد یدیک علیہ۔
۳۱۔ خدمۃ الشیخ بالادب انفع للمرید فی بدایتہ من الخلوۃ ۳۲۔ ایاکم ومخالطۃ الاحداث
ومعاشرۃ النسوان وصحبۃ الاضداد ۳۳۔ اکثر ما قطع بالمریدین فی ابتداء الارادۃ
الاشتغال بھم الرزق اذا فرغ اللہ قلب المرید فی ابتداء ارادتہ من اشتغال خاطرہ بھذہ الکسرۃ
فقد لطف بہ ومنّ ۳۴۔ رؤیۃ الفضل والمنۃ فی العمل وان قل اتم فی حق واجب الربوبیۃ من
رؤیۃ التقصیر فی حق العبودیۃ ۳۵۔ من لم یکن لہ دلیل فی طریقہ ضل ان اللہ تعالی جعل
لکل صناعۃ ائمۃ یرجع الیھا اھل تلک الصناعۃ ولولا ذلک لادعی تلک الصناعۃ ودخل
فیھا من لیس من اھلھا ۳۶۔ اذا صح للفقیر الفقر فھو الاسم الاعظم ۳۷۔ احتقار الفقراء
سبب لکل رذیلۃ من لم یصحب الفقراء بالادب حرم من برکتھم ۳۸۔ النفس مجبولۃ علی
الفزع للعوائد عند ورود الشدائد ۳۹۔ الولی لایاکل الاحلالا الولی اذا احضر الطعام

انقلبت عينه ببركة حضوره قد يجتمع اثنان على طعام ياكل هذا حلالا وهذا ياكل حراما ٤٠ - يتشبه العبد بالصالحين ما استطاع عسى تجرة اللبسة او قال تجره التشبه ٤١ المريد الصادق ورده ارادته ٤٢ - من لم يهذبه احكام المشائخ لا يصلح الاقتداء به للطريق آداب وسنن تخصها فمن جهلها لم يصلح للاقتداء ٤٣ السماع ثم الفهم ثم المنازلة ثم الذوق ٤٤ العالم هو الذى يعرف مراتب العلوم ولا يتكلم بعلم الامع اهله فى وقته ٤٥ - اول ما يومر به المريد بعد التوبة هجر قرناء السوء والبعد من المواطن التى تدعوه الى المخالفة ٤٦ من لم يتأدب فى الاخذ وقع فى الكدية ٤٧ - صحبة الفقراء نعمة ان لم تقيد سلبت ٤٨ - من صبر على مجالسة الفقراء نور الله تعالى عليه قلبه ٤٩ من لم يكن له سابقة عناية لم يقدر احد على نفعه ٥٠ الورع اساس الاعمال فقد الناس سائلا محترق الفؤاد يسال عما نزل به من الامور تلجئه الضرورة الى طلب العلماء ولقاء الفقهاء ٥١ - الحاجة اذا تحققت قلبت الاعيان ٥٢ من لم يفهم الاشارة والخطاب فهو فى السماع على خطر ٥٣ الفكرة فى الآيات تثمر المعرفة والفكرة فى الآلاء تورث المحبة ٥٤ محبة كل الصالحين دليل صلاحك وسلوكك طريق الاحباب سبب فلاحك ٥٥ - العبادة للانتظار والعبودية للاصطبار والعبودة للاضلال والاكبار ٥٦ اضر الاشياء صحبة عالم غافل وصوفى جاهل و واعظ مداهن اياك ان تجد عليه الانبساط ٥٧ - من لم يحفظ الادب ادركه العطب ٥٨ انكسار العاصى خير من صولة المطيع ٥٩ من اعتمد على علم او عمل لم يصل ٦٠ اظهار الضعف والفقر والتضرع والالتجاء طريق اهل الاصطفاء ٦١ المريد مامور بالحركة فى بدايته ونهايته ففى البداية المشقة والكلفة وفى النهاية الراحة واللذة ٦٢ لا يثبت على صحبة الفقراء الاصديق ولا يدوم على خدمتهم الا مراد ٦٣ - المريد اذا خدم المشائخ والاخوان بالادب اعاد الله عليه من بركات احوالهم ما لم يكن يبلغه بعمله لان ما يرد عليه منهم هو ثواب عملهم المتقبلة وما يرد عليه منه هو ثواب عمله ولا يقدر على تخليصه ٦٤ الولى فى بدايته هو الحريص على اخبار الاولياء واحوالهم يسمع الحق فلا ينكره ولا يعترض عليه يشتاق الى الاحوال ويحرص على حصولها ويتمنى المقامات ووصولها والولى فى نهايته هو الذى يفيد ويستفيد ويجد فى احواله واعماله البركة والمزيد ٦٥ من سلم نفسه الى الله تعالى حفظها عليه ٦٦ حسن الخلق معاملة كل شىء بما يونسه ولا يوحشه فمع العلماء بحسن الاستماع والافتقار ومع اهل المعرفة بالسكون

والانظار ومع اهل المقامات بالتواضع والانكسار ٦٧- من تزيّن بشيء من الدنيا فقد اظهر خساسته ٦٨ قبول قلوب العلماء من علامة الفلاح يعني العلماء بالله اذا اقبلت قلوبهم المريد-
٦٩- الولي يرى الانبياء من وراء حجاب الشرع ٧٠ العالم من نطق عن سرك واطلع على عواقب امرك
٧١- من انكر على شيخه بخاطره لايجيء منه شيء ٧٢ اذا وفى العبد الامانة خُلِعت عليه خلعة الامانة ٧٣- العالم لا يبيح له الكرامات الكرامات هتك الحرمات ٧٤- من كانت همته في لقاء العالم الاطلاع على كنه علمه حُرم بركته ٧٥ من اخلاق اهل الفتوة احتقار الكثير منهم واعظام القليل اليهم ٧٦- اذا خاف العبد على نفسه اعتياد النظر الى اهل العطاء والتشرف لهم جاز له الرد ٧٧- من لم يكن كارها لظهور الكرامات وخوارق العادات منه مثل كراهية الخلق لظهور المعاصي عليهم وخائفا منها كخوفه من المعاصي فهي في حقه حجاب وسترها عنه رحمة ٧٨- يجب على العبد الرضا بالحكم عقلا وعدم الرضا بالمعصية فعلا ٧٩- عليكم بمجالسة العارفين واياكم وصحبة الاضداد فان الطباع تميل من حيث لايشعر العبد ٨٠ من لم يفرغ قلبه من قبل الدخول في الصلوة اتصلت فكرته بما كان فيه وخرج من الصلوة بغير طائل
٨١- المحبة موافقة الحبيب في الابعاد والتقريب ٨٢- العبادة تنجيك من طغيان العلم والزهادة تنجيك من طغيان المال ٨٣- الجوع عن الارواح ود واء الاشباح ٨٤ من طلب العلم لله تعالى ظهرت عليه آثار بركته ٨٥- لاينفع مع الكبر عمل ولايضر مع التواضع بطالة ٨٦- حسن الخلق ان يكون مع الفقراء بالانس والانبساط ومع الصوفية بالادب والارتباط ومع المشائخ بالحرمة والنشاط ومع العارفين بالتواضع والانحطاط ولايجد الانس بالصالحين الا من عمر وقته بالذكر لله تعالى وجاهد نفسه في طاعة الله عز وجل ٨٧ حقق رجاءك فانه يراك ويسمع شكواك ويرفع بلواك ٨٨- الطريق الذي لم يختلف العلماء في صحته الزهد في الدنيا ٨٩ من عمل العمل او يرى لم يفتح الله تعالى عليه بشيء حتى يكون قصده تحقيق العبودية والقيام بما يجب عليه من حقوق الربوبية ٩٠ اُخدم كل من مكّنك من خدمته وله الفضل عليك اذا كان السبب في ايصال النفع اليك- ٩١- النفس حق ان لم تعطه وقفت عن السير ٩٢- التوكل مشاهدة اسمه الوكيل ٩٣ الزاهد يطالب بالجناية والعارف يكل الامر الى العناية ٩٤- يفتح الله تعالى على العبد باب من العبادة فلا يحسن الادب في القيام بحقه فيغلق عنه فان كان مرادا بعودها نبّهه الله تعالى على مواضع العلة فتاب وتضرع وان كان غير ذلك لم يعرف ما فقده ولا مقدار ما سلبه واحسن سنه ٩٥ اعظم الصبر الصبر عن اظهار

١٢ نشاط بالفتح شادمانی کردن ١٢ ص

الکرامات مع التحکم فیها ۹۸ و یسیر العمل مع الرعایۃ منجح ۹۹ من طلب الغایات فی البدایات
فقد اخطأ الطریق ۹۸ لا ینبغی للمشائخ ان یطروا المرید بالمدح والثناء فان الانسان بذرۃ
من المدح یحصل اعمال الثقلین ۹۹۔ الشیخ لا یغتر بنشاط الاحداث فی الاعمال والامور والاحوال
علیہم فانہم سریعوا التغیر والانقلاب۔ ۱۰۰ من رای نفسہ اھلاً للعطاء استحق الحرمان۔ ۱۰۱
العبد مامور بالادب فی کل حال لان الصفۃ لا تفارق موصوفہا وقد قال تعالیٰ فی حق الممکن
المکین المحبوب الامین علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مازاغ البصر وما طغیٰ ۱۰۲ وقال رضی اللہ عنہ
تعالیٰ لقیت من المشائخ قریباً من ست مائۃ شیخ فاقتدیت باربعۃ الشیخ ابی یزید القرطبی و
الشیخ ابی الربیع المالقی والشیخ ابی العباس الجوزی والشیخ ابی اسحٰق ابراھیم بن طریف رضی
اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین قلت ذکر بعضہم ان الجوزی بالزای منسوب الی الجوزۃ قریۃ من
قری الاشبیلیۃ بالاندلس ۱۰۳ قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما احوجنا فی ھذا الوقت الی رجلین
اما عالم ربانی تاخذہ للہ تعالیٰ حمیۃ غضب فیحل بنا مولا ادب یحملہ علی ذلک علمہ بما فاتنا من
الحظوظ بترک الانقیاد للحق وحرصہ علی ان لا یقطع احد نفساً ولا وقتاً الا فی الاشتغال بما
یقربہ من مولاہ ویقدمہ بین یدیہ واما عالم روحانی قد استغرقتہ معرفۃ مواقع الاقدار
ورویۃ وقوع البلاء مختار وغیر مختار یستنزل من اللہ تعالیٰ رحمۃ الواسعۃ وینقلنا فی ظاھر الحال
عما نحن علیہ بلطف ورفق یحملہ علی ذلک الشفقۃ والحنان ومعرفتہ بسعۃ الجود والاحسان
انتہی ۱۰۴ وقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمۃ الولی الحیاء والسخاء واحتمال الاذی والرحمۃ للخلق و
القیام بالحق ۱۰۵ ان اللہ قد جعل للاوقات الفاضلۃ مزیداً فی القلوب۔ ۱۰۶ الاعمال یشہدھا
اھل من العمال ۱۰۷ اتباع الرسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی قلوبہم احلیٰ من کل لذۃ وارفع
عندھم من کل حال۔ ۱۰۸۔ من سلم ھذا الشان لاھلہ فہو مسلم ومن امن بہ فہو مومن ومن
انتفع فہو صدیق۔ ۱۰۹۔ لولا طول الامل لما اشتغل احد الا بنفسہ۔ ۱۱۰۔ لو طہرت القلوب لم تشبع
من تلاوۃ کتاب اللہ تعالیٰ عزوجل۔ ۱۱۱۔ حظک من العالم علی قدر استعدادک للقبول منہ۔
۱۱۲۔ العمل الصالح لا یوفق لہ الا المراد ۱۱۳۔ قد تظہر الانفعالات علی ایدی المستدرجین۔
۱۱۴۔ لا ینبغی للمرید ان یعود نفسہ باکل الشہوات وانما الذی ینبغی لہ ملازمۃ المعلوم من القوت
حتی یعود نفسہ الادب والسکون ۱۱۵۔ اذا رایت الفقیر یتعب بظاھرہ ولم یقصد اصلاح باطنہ
فاعلم انہ فارغ بطال ۱۱۶۔ الرجولیۃ التزیی بزی العامۃ والتخلق باخلاق الخاصۃ۔ ۱۱۷۔ من کان

اهلا للاقتداء به جاز له اظهار علمه وعمله بنية الاقتداء والتخلق ١١٨- اذا كانت فترة المريد الى سنة فقد سلم ١١٩- من فوائد الفقر وثمراته وجود الالم والعز او التلذذ بهما والزيادة منهما والمنافسة فيهما ١٢٠- وكان رضى الله تعالى عنه ينشد ؎ احرى الملابس ان تلقى الحبيب به + يوم الزيارة فى الثواب الذى خلعا + فقر وصبر هما ثوباى تحتهما + قلب يرى الفه الاعياد والجمعا + الدهر لى مأتم ان غبت يا املى + والعبد ماكنت لى مرأى ومستمعا + قلت المأتم بالمثناة من فوق العزا هذا ما التقطت من حكاياته المشتملة على عظم كراماته وكلامه المحتوى على نفائس من اداب الطريقة واحكامها وتعظيم الشريعة واحترامها وتربية المريدين وارشاد السالكين نفعنا الله تعالى به وسائر عباده الصالحين امين يقول المترجم لطف الله به من الطائفة الخفية امين انى رايت فى كتاب بهجة الاسرار كلامه فمنه ما تقدم فى الكتاب ومنه ما لم يتقدم فاردت ان اكتب ما بقى ههنا تماما للفائدة وتتميما للعائدة فها انا اقول ١٢١- قال رضى الله تعالى عنه من لم يجد المريد بالنظر فى احوال القوم فقد قصر عمله ١٢٢- من لم يكن له مقام فى التوكل كان ناقصا فى توحيده ١٢٣- الخواطر لا يملكها العبد وانما الذى يجب عليه القيام باحكام ما انت به ١٢٤- من فسخ عقدا او نقض عهدا فقد افسد وجهه وبقيت المطالبة عليه لان العقد ليس يتركك له بتركك ولا باسقاطك يسقط عنك لانه حق عليك لا لك ١٢٥- العالم من ملك الاشياء فلم تملكه وتصرف فيها بالخلافة واستوفيها بالحرية ١٢٦- العالم من اخذ صحابه من اللوح المحفوظ ومن لم ياخذ صحابه من اللوح المحفوظ طالت مخاصمته لهم ١٢٧- من اشتغل فى الوقت بما ليس به الوقت فهو متكلف ١٢٨- من لم يصفه القران بخلق حسن لا يومن عليه التغير ١٢٩- عليكم بهذه القبلة فانه ما فتح على احد الا منها ١٣٠- من نظر الى المشائخ بعين العصمة حجب عن رويتهم ١٣١- اذا طالبهم بالاخلاص تلاشت اعمالهم واذا تلاشت اعمالهم زاد فقرهم وفاقتهم فتبرءوا عن كل شئ ومن كل شئ لهم وعليهم ١٣٢- من علامة الولى اذا طال عمره كثر عمله واذا كثر فقره زاد سخاوه واذا زاد علمه كثر تواضعه ١٣٣- من لم تكن السنة مصحوبة فى توحيده فهو مبتدع ١٣٤- الوقفهم روية ما منالك على غاية العجز ١٣٥- من صدق بهذا الامر فهو ولى ومن ادرك منه مقاما اونال منه حالا فهو بدل ١٣٦- التدبير والاختيار من الغفلة ١٣٧- من لم يخرق له حجب العادة لم يفتح له باب الى الاخرة ١٣٨- الهمة محل النظر ١٣٩- الكل مقام علم يخصه ولكل حال ادب يلزمه ١٤٠- اذا اجبل الله المريد على حسن الظن فهى علامة الاخذ بيده ١٤١- الا يصلح

ؔ ١ نا ترش فخ الشئ غیبت کردو در
ؔ ٢ ١٢ متقدم
ؔ ٢ احرى سزاوارتر
ؔ ٣ التقطت اخذته من الارض وبحل ما نظم لا لقطه اى لكل كلمة ستقطت من فم الناطق ١٢ او
ؔ ٥ اى من حكايات الشيخ ابى عبد الله محمد بن احمد القرشى رضى الله تعالى عنه امين ١٢

التكلم في هذا الشأن الا لاهل الاشراق ولما لم يفهموها للمتبع عليهم من الحقوق سهل عليهم
كثرة الاتباع ١٤٢- الارادة في البداية صولةٌ ورعونة فمن اخذ علم حاله منها انقطع عن المزيد
وكانت عليه فتنة ١٤٣- من ادرك حقيقة مقامٍ اعطي حالا من جميع المقامات ١٤٤- القصد
من الرياضة تهذيب الاخلاق لاورود الاحوال ١٤٥- اناتي الاوقات بانوارها فينال الخاصة
والعامة منها ومن لم يكن ضرورته مولاه لم يصل اليه ١٤٦- اذا سمع المريد علما لم يبلغه
ولا منازلته نطق به قبل منازلته له اورثه ذلك الدعوى فيه ومن لم يكن علمه في هذا
الشأن عن منازلة وذوق لا يقتدى به ١٤٧- العبودية الوقوف في محل الافتقار والعبودية
فقد التمني والاختيار ١٤٨- الهمة محل النظر والصادق له في كل عمل وجهة ١٤٩- كان من
دعائه رضي الله تعالى عنه اللهم امنن علينا بصفاء المعرفة وهب لنا تصحيح المعاملة
فيما بيننا وبينك على السنة وارزقنا صدق التوكل عليك وحسن الظن بك وامنن علينا
بكل ما يقربنا اليك مقرونا بالعوافي في الدارين برحمتك يا ارحم الراحمين ١٥٠- اللهم انا
نستغفرك من كل ذنب اذنبناه استعمدناه او جهلناه ونستغفرك من كل ذنب تبنا لك
منه ثم عدنا فيه ونستغفرك من الذنوب التي لا يعلمها غيرك ولا يسعها الا حلمك و
نستغفرك من كل ما دعت اليه نفوسنا من قبل الرخص فاشتبه ذلك علينا وهو
عندك حرام ونستغفرك من كل عمل عملناه لوجهك فخالطه ما ليس لك فيه رضى لا اله
الا انت يا ارحم الراحمين ١٥١- اللهم امتنا عنا قبل الموت واحينا بك حياة طيبة ١٥٢
انه قال دخلت على الشيخ ابي محمد المغاوري رضي الله تعالى عنه في بعض الايام فقال لي يا شريف
اعلمك شيئا تستعين به اذا احتجت الى شيء فقل يا واحد يا احد يا جواد انفحنا بنفحة خير
منك انك على كل شيء قدير قال فانا انفق منها منذ سمعتها ١٥٣ انه قال رايت لقيا منه ومراتب
الخلق ومقامات الانبياء بها ورايت صور الاعمال كيف تظهر على اربابها ورايت البرزخ وكيف
حال الموتى فيه ورايت شخصا كنت اعرفه وهو يشكو الي من سوء حاله ولم اكن علمت بموته
فسالت عنه فقيل لي انه مات وقال ايضا احسن ما تصورت لي الدنيا في صورة امراة حسناء
شابة بيدها مكنسة وهي في المسجد الذي كنت فيه تكنسه فقلت ما شأنك فقالت جئت
لاخدمك فقلت لا والله فقالت لابد فاشرت بعصا كانت معي وعزمت على ضربها فعادت
عجوزا وجعلت تكنس المسجد ثم غفلت عنها فعادت مثل ما كانت فهممت باخراجها

فانقلبت عجوزا ضعيفة فرحمتها ثم غفلت عنها فصارت شابة فتغيرت عليها وانزعجت لذلك فقالت لى تطيل او تقصر هكذا اخدمك وهكذا اخدم من اخوانك فمن ذلك اليوم لم يتعذر علىّ شئ من الاسباب وقال ايضا كشف لى من باطن حقائق القرأن العزيز واطلعت على اسراره وقد جمع الشيخ ابو العباس احمد القسطلانى فى مناقبه كتابا فمن اراد الاطلاع على اكثر احواله فلينظر فيه قال رحمه الله تعالى كان الشيخ ابو عبد الله القرشى رضى الله تعالى عنه فى أخر عمره قد ارتفع عنه النوم بالليل مقدار عشرين سنة وكان لا ينام الا بالنهار من بعد طلوع الشمس الى الضحى الاعلى وقال ايضا سمعته يقول بلغت من الشفقة الى حال لا يستجاب لى فيمن يوذينى ولا تعجل عقوبته وانى ارجوان لا يتعلق بسببى تبعة باحد من المسلمين وقال ايضا كانت الولاية على الشيخ ابى عبد الله القرشى رضى الله تعالى عنه شاهدة سمت ومهابة وسكينة ما رايت احدا راٰه فصرف بصره عنه وكان رضى الله تعالى عنه اذا عبر فى السوق خمدت الاصوات وهدأت الحركات لاشتغالهم بالنظر اليه ولا جالسه احد الا اغتبط بصحبته ووجد فى قلبه أثر بركته وقال ايضا سمعته يقول ما سلكتُ هذه الطريق الا بتدقيق الورع وكمال المحاسبة ولم ارض لنفسى المحاسبة فى حظوظها حتى يكون العلم هو الذى يخرجنى اليه وقال ايضا كان رضى الله تعالى عنه كثير التفقد لاخوانه بالدعاء فيسميهم باسمائهم فى المواطن والاوقات المرجوة للاجابة كليالى رمضان وافراد العشر وكنا نعرف ليلة القدر باعتنائه تلك الليلة وتعديد اسماء اخوانه من الموتى والاحياء وهو ابو عبد الله محمد بن احمد بن ابراهيم القرشى الهاشمى رضى الله تعالى عنه سكن مصر واقام بها وبالقاهرة ايضا مدة ثم رحل الى بيت المقدس ومات به فى السادس من ذى الحجة من سنة تسع وتسعين [٥٩٩] وخمسمائة ودفن فى الجبانة المعروفة بملاقى فى ظاهر البيت المقدس من جهة الغرب وقبره ظاهر يزار ومولده بالاندلس قريبا من سنة اربع واربعين وخمسمائة رضى الله تعالى عنه الى هنا انتهى

٨٧ ما زاده المترجم عفا الله تعالى عنه **الحكاية السابعة والثمانون بعد الخمس المئين**

عن الشيخ الجليل العارف بالله ابى حفص عمر بن محمد المغربى رحمه الله تعالى قال كنت يوما جالسا عند الشيخ ابى البركات بن صخر الاموى رضى الله تعالى عنه فى جانب الزاوية بلا كلش فخطر فى نفسى لحم مشوى فى رغيف برسخن حار واشتد الخاطر عندى فبينما انا كذلك اذ دخل علينا اسد وفى فمه رغيف وقصد الى الشيخ ابى البركات فقال له اذهب وضعه بين يدى الشيخ عمر فجاء فوضعه بين يدى ومضى واذا فيه لحم مشوى والرغيف

حارٌّ ولم يستقر بنا القرار حتى نزل علينا من الجو رجل اشعث اغبر فلما رايته ذهبت عنى
شهوة اللحم والخبز فاتى الرجل الى الرغيف الذى جاء به الاسد فاكله وما فيه جميعه وقعد
يتحدث مع الشيخ ابى البركات رضى الله تعالى عنه ثم ذهب فى الهواء من حيث جاء فقال
لى الشيخ ابو البركات يا شيخ عمر الشهوة القيت فيك لم تكن لك انما هى شهوة الرجل الذى
رايت وانه رجل من المدللين اذا خطر فى نفسه شىء لم يتم خطرته حتى يقضى له وانه الان
ببلاد الصين الاقصى شیخ ابو حفص عمر بن محمد مغربی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ میں ایکدن زاویہ کیجانب میں شیخ ابو البرکات بن صخر
اموی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو میرے جی میں خطرہ گذرا کہ بھنا ہوا گوشت گیہوں کی گرم روٹی میں ہو اور یہ خطرہ میرے
نزدیک پسندیدہ ہوا پھر میں اسی حال میں تھا کہ ناگاہ ہمپر ایک شیر داخل ہوا اور اسکے منہ میں ایک روٹی اور اسنے شیخ ابو البرکات کیطرف
قصد کیا تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ توجا اور اسکو شیخ عمر کے آگے رکھدے پھر وہ آیا تو اسنے اسکو میرے آگے رکھدیا اور چلا گیا میں
کیا دیکھتا ہوں کہ اسمیں بھنا ہوا گوشت ہے اور روٹی گرم ہے اور ابھی ہمکو قرار نہیں ہونے پایا تھا کہ ایک شخص پریشان بال و الاغبار آلودہ میں
زمین و آسمان سے ہمپر اتر آیا جس وقت مینے اسکو دیکھا تو اسکے دیکھتے ہی روٹی و گوشت کی خواہش مجھسے جاتی رہی پھر وہ شخص اس روٹی کیطرف
آیا جسکو شیر لایا تھا تو اسنے اسے کھایا اور جو کچھہ اسمیں تھا اس سب کو کھا گیا اور بیٹھا شیخ کیساتھ باتیں کرنے لگا پھر ہوا میں چلا گیا جہاں سے آیا تھا پھر
شیخ ابو البرکات نے فرمایا او شیخ عمر وہ خواہش جو تجھمیں ڈالی گئی تیرے واسطے نہ تھی وہ تو اس شخص کی خواہش تھی جسکو تونے دیکھہ لیا یہ ایک
شخص ہے ناز کرنے والوں میں سے جس وقت اسکے جی میں کوئی چیز گزرتی ہے تو اس کا خطرہ پورا نہیں ہونے پاتا
ہے یہانتک کہ وہ شئ اسکے جی میں گزری ہوئی اسکے واسطے مہیا کر دی جاتی ہے اور وہ ابھی پرلے سرے کے بلاد چین میں تھا

الحكاية الثامنة والثمانون بعد الخمس المئين عن الشيخ الامام المقرىٔ ابى الفتح
نصر بن رضوان رحمه الله تعالى قال خرجت فى بعض الايام فى فصل الخريف مع الشيخ ابى
البركات رضى الله تعالى عنه من الزاوية الى الجبل ومعه جمعٌ من الفقراء فقال اشتهينا اليوم
رمانا حلوا والحامضا فلم يتم كلامه حتى امتلأت جميع اصناف اشجار الوادى والجبل رمانا فقال
لنا دونكم الرمان فقطعنا منه شيئا كثيرا وكنا نقطع الرمان من شجر التفاح والاجاص و
المشمش وغير ذلك وكنا ناخذ من الشجرة الواحدة الرمان الحلو والحامض فاكلنا منه حتى
شبعنا قال ثم خرجنا بعد ساعة ولبس الشيخ معنا فلم نر على تلك الاشجار رمانة واحدة ولا غير ذلك
شیخ ابو الفتح نصر بن رضوان رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ میں بعض ایام فصل خریف میں ہمراہ شیخ ابو البرکات رضی اللہ تعالی
عنہ کی زاویہ سے پہاڑ کیطرف نکلا اور انکی ساتھہ فقرا کا ایک گروہ بھی تھا پس فرمایا کہ انار شیریں و ترش کی آج ہمنے خواہش
کی ہے پھر انکی بات پوری نہونے پائی تھی یہانتک کہ اس وادی اور پہاڑ کے سب اقسام کے درخت اناروں سے بھر گئے تو
ہمسے فرمایا کہ انار لو پھر ہمنے اُن میں سے بہت کچھہ توڑ لیے اور ہم سیب و آلو و زرد آلو وغیرہ کے درختوں سے انار

توڑتے تہو اور ایک ہی درخت سے تیس ریزہ ترش انار لیتے تہے پھر ہمنے انمین سے یہانتک کہائے کہ سیر ہوگئے آدمی کی کہا
پھر ہم گھڑی بھر کے بعد نکلا اور شیخ ہمارے ساتہہ نہ تہے تو ہمنے اُن درختون پر ایک انار بھی نہ دیکھا اور نہ انار کے سوا اور کوئی میوہ +

الحکایۃ التاسعۃ والثمانون بعد الخمس المئیین عن الشیخ الاصیل ابی محمد عبد اللہ بن الشیخ العارف ابی الفرج عبد الرحمن بن الشیخ الناسک ابی الفتح نصر اللہ بن علی الحمیدی الشیبانی الھکاری رحمہ اللہ تعالی قال سمعت ابی یقول کان ابی رحمہ اللہ تعالی یقول کان ابی ماشیا علی حافۃ الجبل فی یوم ریح عاصف فغلب علیہ الریح فسقط وکان الشیخ ابو البرکات رضی اللہ تعالی عنہ جالسا تجاہ الجبل فاشار بیدہ نحوہ فثبت مکانہ فی الھواء بین اعلی الجبل والارض لم یضطرب یمینا ولا شمالا ولا الی فوق ولا الی تحت کان من یمسکہ ویمنعہ الحرکۃ ومکث کذلک ساعۃ فقال الشیخ یا ریح اصعدی بہ الی سطح الجبل فصعد رفقا رفقا کان من یحملہ حتی انتھی الی سطح الجبل شیخ ابو محمد عبد اللہ بن شیخ عارف ابو الفرج عبد الرحمن بن شیخ عابد ابو الفتح نصر اللہ بن علی حمیدی شیبانی رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہی کہا مین نے اپنے والد کو سنا وہ کہتے تھے کہ میرے والد کہتے تہے کہ میرے والد ایک سخت ہوا کے دن مین پہاڑ کے کنارے پر چل رہے تہے پس ہوا انپر غالب آئی تو وہ گرے اور شیخ ابو البرکات رضی اللہ تعالی عنہ اس پہاڑ کے مقابل مین بیٹھے ہوے تھے تو انھون نے اپنے ہاتھ سے انکی طرف اشارہ کیا پس وہ ہوا مین درمیان بلندی پہاڑ کی اور زمین کے اپنی جگہہ جون کی تون ثابت ہوگئے نہ تو داہنی طرف مضطرب ہوتے تھے نہ بائین جانب اور نہ اوپر کیطرف نہ نیچے کی جانب گویا کوئی شخص انکو تھامے ہوے ہی اور حرکت کرنے سے انکو روک رہا ہی اور گھڑی بھر اسی طرح ادھر ٹھیرے رہے پھر حضرت شیخ نے فرمایا اے ہوا تو اسکو سطح کوہ کیطرف چڑھا لیجا تو وہ آہستہ آہستہ چڑہنے لگے گویا کوئی شخص انکو اٹھائے ہوے ہی یہانتک کہ سطح کوہ کیطرف پہنچ گئے واقع مین یہ حکایت حضرت مولانا روم رضی اللہ تعالی عنہ کی قول کی پوری مصداق ہی ؏ اولیا را ہست قدرت از الہ ؛ تیر جستہ باز گردانند ز راہ +

الحکایۃ التسعون عن الشیخ الجلیل ابی البرکات بن معدان العرفی رحمہ اللہ تعالی قال خرجت فی بعض السنین الی ظاھر البصرۃ امشی علی البحر فرایت عند الساحل سفینۃ صغیرۃ لیس فیھا سوی رجل واحد علیہ سمۃ القوم فنزلت معہ فی السفینۃ فلم یکلمنی وسارت بنا السفینۃ غیر بعید فارسینا علی جزیرۃ لا اعرفھا فصعد صاحبی وصعدت معہ فاذا ھی جزیرۃ لا اعرفھا فی اقصی البحر المحیط وفیھا مباحات کثیرۃ وما رایت فیھا احد فمشینا حتی انتھینا الی مسجد فیھا واذا فیہ سبعۃ نفر علیھم البھاء والوقار والسکینۃ والانوار وفیھم رجل کلھم یعظمونہ ویسمعون کلامہ قال کبیرھم لصاحبی ما ھذا فقال لہ ھذا اما ساقتہ

(حاشیہ: ۵۸۹ فاقہ الجبل ... ریح عاصف ... ساحل ... ۵۹۰ ...)

الا قتدا فجلست فی زاویة من المسجد فلما کان وقت الصلوٰة اجتمعوا واھم ھم کبیرھم ثم تفرق
کل منھم فی زاویة من المسجد مقبلا علی توجھه مشتغلا بحاله لا یکلم احد منھم صاحبه ثم
فلما صلوا المغرب قام احدھم فدخل الی مخدع ھناک ومکث کثیرا واخرج طبقا علیه
طعام فوضعه بین ایدیھم فاکلوا ثم صلوا العشاء وانتصبوا یصلون الی الصباح فاقمت عندھم
سبعة ایام علی ھذا المنوال وما کلمنی احد منھم وکل واحد منھم یدخل لیلة فی ذلک المخدع
ویخرج منه الطبق فلما کان عشیة الیوم الثامن قالوا اللیلة نوبتک فی الطعام فقمت
ودخلت المخدع فلم ار فیه شیئا فخفت منھم وانکسر خاطری وقلبی وتضرعت الی الله تعالی
وسالته بھم ان لا یخجلنی بینھم فاذا طبق نازل علی من جو السماء فاخذته ووضعته بین
ایدیھم فقالوا الحمد لله الذی رزقنا خاصا لحالنا وقاموا الی واعتنقونی فاستیقظت
فی بعض اللیالی فاذا انا بریح شدیدة الھبوب وسمعت لامواج البحر اضطرابا عظیما فقلت لا اله الا الله
فسکنت الریح وھدأ البحر فاتانی کبیرھم وقال کانت فی البحر مراکب عظیمة للافرنج یقصدون بلاد المسلمین
وکانت اشرفت علی الغرق من شدة الریح فلما قلت لا اله الا الله سکنت الریح وھدأ البحر ونجت المراکب
قال فلما اصبحنا اخذ احدھم بیدی ومشینا حتی اتینا الساحل فرأیت السفینة التی جئت فیھا بعینھا فنزل فیھا صاحبی
وامرنی بالنزول معه فسارت بنا غیر بعید واذا نحن فی بر عبادان وغاب عنی الرجل والسفینة فلم ارھا وبقیت
متحیرا فی امرھم متحسرا علی رؤیتھم فبینا انا بعد سنین عند الشیخ ابی البرکات بن صخر رضی الله تعالی عنه
بجبل الھکار اذ رایته قام مسرعا واذا بصاحبی کبیر القوم قد اقبل فتلقاه الشیخ ابو البرکات رضی الله
تعالی عنه وعظم من شانه ورایته تادب مع الشیخ ابی البرکات ادبا عظیما وجلسا یتحدثان
طویلا ثم قام فتبعته حتی انفرد فقبلت یده وسالته الدعاء وبکیت فدعا لی ثم قال لی
یا ابا البرکات علیک بالشیخ ابی البرکات فببرکته صرت الی ما صرت وانی کلما وجدت
فی قلبی قسوة اتیت الیه فتزول قسوة قلبی برؤیته ثم غاب عنی فدخلت علی الشیخ ابی البرکات
وسالته عنه فقال ھو مقدم رجال البحر الاوتاد وقال الابدال وھو الان فی اقصی جزائر البحر المحیط

شیخ جلیل ابو البرکات بن معدان عراقی رحمه الله تعالی کہتے ہیں کہ میں نکلا کسی برس میں طرف
جانب بلند بصرے کے دریا پر چل رہا تھا پس کنارے کے پاس میں نے ایک چھوٹی سی کشتی دیکھی جسمیں
سوا ایک مرد کے اور کوئی نہ تھا او سپر قوم صوفیہ کی علامت تھی تو میں اوسکے ساتھ کشتی میں اوتر آیا پس اونے
مجھسے بات نکی اور وہ کشتی ہمکو لیکر ذرا دور چلی ہوگی کہ ہمنے ایک جزیرے پر لنگر کیا جسکو میں پہچانتا نہ تھا پھر

میرا ساتھی چڑھا اور مین بھی اوسکے ساتھ چڑھا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ ایک جزیرہ ہے بحر محیط کے پرلے سرے مین جسکو مین پہچانتا نہین ہون اور اوسمین مباح اشیا بہت ہین اور مین نے اوسمین کسی کو نہین دیکھا پھر ہم چلے یہانتک کہ ایک مسجد کی طرف پہونچے جو اوسمین تھی اور کیا دیکھتا ہون کہ اوسمین سات آدمی ہین جنپر حسن وخوبی و رونق وقار وسکون وانوار ہین اور اونمین ایک ایسا شخص ہے کہ وہ سب اوسکی تعظیم کرتی ہن اور اوسکی بات سُنتے ہین پھر اونکے بڑے شخص نے میرے ساتھی سے کہا کہ یہ کون ہے تو اوسنے اوس سے کہا کہ یہ وہ شئی ہے جسکو تقدیر آلٰہی ہانک لائی ہے پھر مین مسجد کے ایک گوشہ مین بیٹھ رہا پھر جب نماز کا وقت ہوا تو وہ سب جمع ہوئے اور اونکی بڑے نے اونکی امامت کی پھر ہر ایک اونمین کا مسجد کے ایک ایک گوشے مین متفرق ہو گیا اس حال مین کہ اپنی توجہ پر متوجہ اپنی حال مین مشغول ہین کوئی اونمین کا اپنے یار سے بات چیت نہین کرتا ہے پھر جب وہ مغرب کی نماز پڑہ چکے تو اونمین سے ایک شخص کھڑا ہوا پھر ایک حجرے کی طرف داخل ہوا جو وہان تھا اور ذرا دیر ٹھہرا اور ایک طباق نکال لایا جسپر کھانا تھا پھر اوسکو اونکی آگے رکھدیا تو اونہون نے کہایا پھر عشا کی نماز پڑہی اور کھڑے ہوے صبح تک نماز پڑہتے رہے پس مین سات دن اسی طرز پر اونکے پاس ٹھہرا رہا اور اونمین کے کسی نے مجسے بات نہین کی اور اونمین کا ہر ایک شخص ایک ایک رات اوس حجرے مین داخل ہوتا اور اوس سے طباق کھانے کا نکال لایا کرتا تھا پھر جب آٹھوین روز کا پچھلا دن ہوا تو اونہون نے کہا کہ آج کی رات کھانے مین تیری باری ہے پس مین کھڑا ہوا اور اوس حجرے مین داخل ہوا تو مین نے اوسمین کوئی شئی نہ دیکھی پس مین اوسنے ڈرا اور میرا دل منکسر ہوا اور مین نے اللہ تعالٰی کے طرف تضرع وزاری کی اور اونکی بطفیل اوس سے سوال کیا کہ مجھے اونکے درمیان مین پشیمان نکرے تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک طباق آسمان کی طرف سے مجھپر اوتر رہا ہے پس مین نے اوسے لیا اور اونکو آگے رکھدیا پس اونہون نے کہا سب خوبی واسطے اللہ کے ہے جسنے ہمکو ایک نیک بھائی دیا اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور مجھے گلے لگایا پھر مین ایک مدت کے بعد کسی رات بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک نہایت زور کی ہوا چل رہی ہے اور دریا کی موجون کا ایک اضطراب عظیم مین نے سُنا تو مین نے کہا لا الہ الا اللہ یہ کہتے ہی وہ ہوا تھم گئی اور دریا بھی ساکن ہو گیا پس اونکا بڑا شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ دریا مین افرنج کی بڑی بڑے جہاز تھے وہ اونکو لیکر مسلمانون کا قصد رکھتے تھے اور وہ مارے ہوا کی شدت کے ڈوبنے کو قریب ہو گئے تھے پھر جب تو نے لا الہ الا اللہ کہدیا تو ہوا ٹھہر گئی اور دریا بھی تھم گیا اور وہ جہاز بچ گئے کہا پھر جب ہم صبح کو اوٹھے تو اونمین کے ایک شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم چلے یہانتک کہ دریا کے کنارے پر آئے تو مین نے بعینہ وہی کشتی دیکھی جسمین آیا تھا پھر میرا ہمراہی اوسمین اوترا اور مجھے بھی لینے ساتھ اوترنیکا امر کیا پھر وہ کشتی ذرا دور ہمکو لیکر چلی ہو گی تو ناگاہ ہم

عبادان کے جنگل مین ہین اور وہ شخص اور کشتی میرے پاس سے غائب ہوگئی پھر مین نے اونکو نہین دیکھا اور مین اونکے حال مین حیرت کرتا اونکے دیکھنے پر حسرت کرتا ہوا رہگیا پھر بعد کئی برس کے ایک وقت مین کوہ ہکاریہ مین شیخ ابو البرکات بن صخر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ مین نے اونکو دیکھا کہ جلدی سے اوٹھ کھڑے ہوئے اور ناگاہ وہی میرا یار اون لوگون کا بڑا آدمی آگیا تو شیخ ابو البرکات نے اوسکا استقبال کیا اور اوسکی تعظیم وتکریم کی اور مین نے اوسے دیکھا کہ اوسنے شیخ ابو البرکات کے ساتھ نہایت درجہ ادب کا برتاو کیا اور دونون بیٹھے بات چیت کرنے لگے پھر وہ شخص کھڑا ہوا تو مین اوسکے پیچھے ہولیا یہانتک کہ وہ تنہا ہوا تو مین نے اوس کا ہاتھ چوما اور اوس سے دعا کا سوال کیا اور مین رویا تو اوسنے میرے واسطے دعا کی پھر مجھسے کہا او ابو البرکات تو شیخ ابو البرکات کو پکڑے رہنا پس مین جس منصب کے طرف پہونچا ہون سو انہین کی برکت سے پہونچا ہون اور مین جب کبھی اپنے دل مین کچھ سختی پاتا ہون تو انکی طرف آجاتا ہون پھر انکو دیکھ لینے سے میرے دل کی سختی زائل ہوجاتی ہے پھر وہ مجھسے غائب ہوگیا بعد اسکے مین شیخ ابو البرکات کے پاس آیا اور اونسے اوسکا حال پوچھا تو فرمایا کہ وہ مقدم ہے رجال بحر کے اوتاد یا کہا ابدال کا اور وہ ابھی جزائر بحر محیط کے پرلے سرے مین تھا **الحکایۃ الحادیۃ والتسعون** بعد الخمس المائتین عن الشیخ ابی المفاخر عدی بن الشیخ ابی البرکات بن صخر رضی اللہ تعالی عنہما قال رای والدی رجلا یصلی وھو یعبث بیدیہ عبثا کثیرا تبطل الصلوۃ بمثلہ فنہاہ فلم ینتہ واکثر من العبث کالمعاند للشیخ فقال لہ الشیخ لتنکفن عن العبث اولیکفن اللہ یدیک فتبطلت یداہ فی الحال الحاضر حتی عادتا کالخشب فعاد الی الشیخ بعد ایام باکیا متضرعا فقال الشیخ ما ینفعک ھذا ان ھی الا غضبۃ للہ عز وجل نفذ فیک سہمہا قال فلم تزل تلک حالۃ الرجل حتی تاتا وقال حتی مات **شیخ ابو المفاخر عدی بن شیخ ابو البرکات بن صخر** رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہین کہ میرے والد نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور اپنے دونون ہاتھون سے بہت کچھ ایسا کھیل رہا ہے جس سے نماز باطل ہوجائے تو اونہون نے اوسکو منع کیا پس وہ باز نہ آیا اور زیادہ عبث کرنے لگا ایسا جیسا کہ شیخ کا معاند ہے تو شیخ نے اوس سے فرمایا کہ البتہ تو عبث سے باز رہے یا اللہ تعالی تیرے دونون ہاتھ روک دے گا یہ کہنا تھا کہ اسیوقت اوسکے دونون ہاتھ بیکار ہوگئے یہانتک کہ لکڑی کی طرح ہوگئے پھر وہ کئی دنون کے بعد روتا زاری کرتا ہوا شیخ کیطرف آیا تو شیخ نے اوس سے فرمایا کہ یعنی یہ تیرا رونا زاری کرنا تجھے نفع نہ دے گا وہ تو صرف اللہ عز وجل کے واسطے ایک خفگی تھی سو اوسکا تیر تجھمین نافذ ہوچکا کہا پھر اوس شخص کی وہی حالت ہمیشہ رہی یہانتک کہ مرگیا **وکان الشیخ ابو البرکات** رضی اللہ تعالی عنہ من اجلاء مشائخ المشرق وجہابذۃ العارفین وکبراء المقربین صاحب الکرامات الظاہرۃ والاحوال الفاخرۃ والمقامات الجلیۃ والمواہب الجزیلۃ والعلوم الدینیۃ والاسرار الالہیۃ والمعراج الاعلی فی مدارج القدس والمنہاج

الاسنی فی مراتع الانس والطور السامی فی الحقائق والقدر العالی فی المعارف ونور البصیرة الخارقة
لحجب طرائق الملکوت ممنوحًا محاسن السریرة راسخ القدم نافذ التصریف عالما بالاسرار بالاطلاع
والتعریف صحب عمه الشیخ الکبیر ابا الفضل المشهور المذکور عدی بن مسافر قدس الله تعالی روحه
وخلفه بالمشیخة بعد وفاته وهاجر الیه الی جبل الهکار فی حیاته وله کلام فی الحقائق شریف نفیس انیق
من ذلک قوله المحبة لذة فی تغصن مواضع التحقیق منها الدهش والحیرة ویلزمها الشوق وهو توق
النفس الی رؤیة المحبوب وذلک یتولد من امتلاء القلب بذکر الحبیب وامتزاج الکرب باللهیب الی مشاهدته
القریب فاذا امتلأ القلب من حب حبیبه وضاقت به الانبعاث علی الاکثر من نصیبه التجأ الی الذل و
الخضوع وانفجرت الشآبیب بالدموع واتقدت فی السرائر جمرات ارادة رؤیة المحبوب علی قلة الصبر
فالشوق یقع علی الرؤیة والمحبة تقع علی الذات والقلب الجزوع هلوع والسر الممنوع فجوع ومن
سکر بکاس المحبة لا یصحو الا بمشاهدة محبوبه فان السکر لیلة صباحها المشاهدة کما ان الصدق
شجرة ثمرتها المجاهدة ثم تزاید بکاؤه وانینه وانشد اذا جاز رکب الشوق فی ربع لوعتی
جعلت له بادی الانین دلیلا + وقد عاد لیل العتب اقمر بالرضا + وعوضنی منه الکثیر قلیلا
فما بال خیل الحب فی حلبة الوفا + تطرق للبلوی الی سبیلا + اعاتب للایام فیک لعلها +
تبلغنی بالعتب فیک قبولا + قلت هکذا الصواب فی هذا البیت اعاتب او ساعتب علی الایام
بسکون الباء من ساعتب وهو فی الاصل المنقول منه ساعتب الایام وهو غیر صحیح فی الوزن و
المعنی کان الخلل فیه وقع من الکاتب وحلبة بفتح الحاء المهملة والباء الموحدة وسکون اللام
بینهما خیل تجمع للسباق من کل ناحیة لا تخرج من اصطبل واحد وهذه الابیات فی غایة من
الحسن فی هذا الباب الذی ولج فیه المحبون ومنه برهان العابدین زکاء اعمالهم وبرهان
العارفین صفاء احوالهم وبرهان المحبین بقاء انفاسهم وبرهان العالمین نشر عجائب قدرته
فی اسرارهم وبرهان المقربین اجابة الاکوان لداعیهم باخبارهم من مولاهم وللمحبة وله وسکر
وخمار وذکر واستغراق وفکرة وحیرة وذعر فمن ادعی المحبة فبرهانه نضج الفؤاد وتقطیع
الاکباد واعلام الاشباح وبذل الارواح کما ان من ادعی العلم بالله تعالی فبرهانه بذل الحال ومن ادعی
المعرفة فبرهانه بذل النفس ومنه من رأیته یدعی مع الله تعالی حالا او مقاما وهو یجوز فی اعتقاده
علی الله عز وجل تشبیها او تمثیلا او تحدیدا فاعلم انه کذاب وکما ان الله تعالی لا یجوز فی حقه تحدید
ولا تشبیه کذلک لا یجوز فی صفاته ولو لم یرد الشرع بذلک لکان العقل یوجبه بالضرورة

ویبقی ما سواہ وکما ان الزیادة علی الحق کفر کذلك النقص منه وکما ان التشبیه جحد کذلك التعطیل
وکما ان الزیادة علی معالم السنة بدعة کذلك التاویل فی صفات الله تعالی الا بما ورد به نص او الجأ الیه
برهان والحق فی نفسه اقوی من ان یقوی بباطل والعروة الوثقی الوقوف عند ما جاء عن الله تعالی
ورسوله صلی الله علیه وعلی اله وصحبه وسلم من غیر زیادة ولا نقص وما رایت احدا من المشائخ الذین
یقتدی بهم الا علی هذا السبیل ولقد کنت اعرف رجلا ممن ظهرت له کرامات ومکاشفات و
کنت اعرف منه المیل الی التشبیه والتحدید فما مات حتی سلب جمیع ما کان له وسقط من دائرة
المباح وخرج الی حمی المحرمات نسأل الله الکریم العفو والعافیة من جمیع البلیات قلت وما احسن
کلامه واصوبه لمن تامله وکان له ذوق وفهم ومعرفة بعقیدة اهل الحق انظر الی جمیع ما جمع فیه
من التحقیق والاحتراز الدقیق فی قوله الا بما ورد به نص او الجأ الیه برهان کیف لم یکتف بورود
ظاهر النص حتی عدل عنه الی تاویل الجأ الیه البرهان فتوسط بین طرفی تفریط الحشویة و
افراط المعتزلة رضی الله تعالی عنه ونفعنا به وبسائر الصالحین وکان رضی الله تعالی عنه یتمثل
بهذه الابیات ؎ حقیقة الحق فی سر سرائری + مکشوفة بین معنائی ومولائی +
اذا تلالا شعاع الحق فی خلدی + فنیت عنی فنادانی یا سمائی + افنیتنی عن بلادی یا منی شغفی +
یا ستر سری ویا انسی ومعنائی + یا شاهدی یا انیسی یا رضا املی + یا نور فی ناظری یا صادق دعوائی
یقول المترجم عفا الله سبحانه عنه قال فی بهجة الاسرار وهو الشیخ ابو البرکات بن صخر بن مسافر بن اسمعیل
ابن موسی الاموی وقد قدمنا نسبه مرفوعا فی ترجمة عمه الشیخ عدی بن مسافر رضی الله تعالی
عنه واصله من بیت فار قریة مشهورة ببقاع العزیز بسفح جبل لبنان بالقرب من بعلبك سکن لالش
من جبل الهکار وبها مات قدیما مسنا ودفن عند عمه الشیخ عدی وقبره ثم ظاهر یزار رضی الله تعالی
عنهما امین انتهی **الحکایة** الثانیة والتسعون بعد المائتین عن الشیخ الصالح ابی المجد بن سعدان الواسطی
رحمه الله تعالی قال کنت حاضرا مجلس الشیخ ابراهیم الاعزب رضی الله تعالی عنه وکان یتکلم علی اصحابه فقال فی بعض کلامه
اعطانی ربی عز وجل التصرف فی کل من حضرنی فلا یقوم احد ولا یقعد ولا یتحرك فی حضرتی الا وانا متصرف فیه فقلت
انا فی نفسی فها انا اقوم اذا شئت واقعد اذا شئت فقطع کلامه والتفت الی وقال لی قم ان قدرت علی القیام فنهضت فقمت
لاقوم فلم استطع واذا انا کالمقید لا استطیع الحرکة فحملت الی داری علی اعناق الرجال فبطل شقی وبقی حالی کذلك اشهرا
وعلمت ان ذلك بسبب اعتراضی علی الشیخ فعقدت التوبة مع الله تعالی وقلت لاهلی احملونی الی الشیخ ففعلوا
فقلت یا سیدی انما کانت خطرة فنهض واخذ بیدی ومشی ومشیت معه وذهب ما کان بی +

۱ ملخص مع تفصیل ذکر نسب الشیخ عدی بن مسافر ص ۱۱۰۔ ۲ ملخص مع تفصیل ۔ ۳ ملخص مع تفصیل ۔ ۴ ملخص مع اختصار ۔ ۵ ملخص مع تفصیل ۔ ۶ تفصیل نسب الشیخ عدی ص ۱۱۰ ۔ ۷ الصالح ابی سعد ۔ ۸ الجهتی وقال یا سعدان الله

شیخ صالح ابو المجد بن سعدان واسطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین حضرت شیخ صالح ابو اسحق ابراہیم اعزب رضی اللہ تعالی عنہ کی مجلس مین حاضر تھا اور وہ اپنے اصحاب سے کلام کر رہے تھے تو انھون نے اپنی بعض تقریر مین فرمایا کہ میرے رب عزوجل نے مجھے تصریف عطا کی ہی ہر اوس شخص مین جو کہ میرے پاس حاضر ہو پس وہ نہ اوٹھتا ہے نہ بیٹھتا ہے اور نہ حرکت کرتا ہے میرے حضور مین مگر حال یہ ہے کہ مین اوسمین متصرف ہوں تو مین نے اپنے جی مین کہا کہ تو مین کھڑا ہون گا جب چاہونگا اور بیٹھون گا جب چاہون گا یہ خطرہ آنا ہی تھا کہ اونھون نے اپنی بات قطع کی اور میری طرف التفات کیا اور مجھسے فرمایا کہ اگر تو کھڑے ہونے پر قادر ہے تو کھڑا ہو جا پس مین اوٹھنے لگا کہ کھڑا ہوں سو اوٹھ نہ سکا اور ناگاہ مین مثل مقید کے ہو گیا کہ حرکت نہین کر سکتا ہون پھر مین اپنے گھر تک آدمیون کی گردنون پر اوٹھا لایا گیا میری دونون جانبین بیکار ہو گئین اور مہینا بھر میرا حال ایسا ہی رہا اور مین نے جان لیا کہ یہ اس سبب سے ہے کہ مین نے شیخ پر اعتراض کیا پھر مین نے اللہ تعالے کے ساتھ توبہ کا عہد باندھا اور اپنے گھر والون سے کہا کہ تم مجھے شیخ کی طرف اوٹھا لے چلو تو وہ اوٹھا لائے پس مین نے عرض کیا کہ یا سیدی وہ تو صرف ایک خطرہ تھا تو وہ اوٹھے اور میرا ہاتھ پکڑا اور چلے اور مین بھی اونکے ساتھ چلا اور میرا جو حال تھا وہ جاتا رہا

الحکایۃ الثالثۃ والتسعون بعد الخمس المئین

عن الشیخ الصالح ابی الفرج عبد المجید بن معالی بن ھلال العبادانی قال سمعت ابی یحدث عن ابیہ قال سمعت الشیخ ابراھیم الاعزب رضی اللہ تعالی عنہ یقول لا یزورنا احد الا اذا اردناہ قال فقصدت مرۃ زیارتہ وخطر فی نفسی ھذا الکلام وقلت فی نفسی ھا انا ازورہ ان اراد اولم یرد فلما اتیت باب الرواق رأیت ثم اسدا عظیما الذی منظرہ فکشر علی فولیت علی عقبی مدبرا وقد اشتد ھلعی او قال فزعی وکنت معتادا بصید الاسد وقتلھا فلما ابعدت منہ تفقدت النظر واذا الناس یدخلون ویخرجون ولا یعترضھم ولا یرونہ فی ظنی فاتیت من الغد واذا ھو موضعہ علی حالہ فلما رانی قام الی فقررت منہ وصار حالی کذلک شھرا لا استطیع الدخول ولا القرب من الباب فاتیت الی بعض مشائخ البطائح وشکوت الیہ حالی فقال انظر فی نفسک وای خطرۃ بیت فذکرت لہ خطرتی فقال من ھنا اتیت والاسد الذی رأیت ھو حال الشیخ ابراھیم قال فاستغفرت اللہ تعالی ونویت التوبۃ من الاعتراض ثم اتیت الی باب الرواق فقال الاسد ودخل الی ان اتی الشیخ ومازحہ وغاب عنی فلما قبلت ید الشیخ قال لی مرحبا بالتائب

شیخ صالح ابو الفرج عبد المجید بن معالی بن ہلال عبادانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین مین نے اپنے والد کو سنا وہ اپنے والد سے حکایت کرتے تھے کہا مین نے شیخ ابراہیم اعزب رضی اللہ تعالی عنہ کو کہتے سنا کہ کوئی ہماری زیارت نہین کرتا ہے مگر جبکہ ہم نے اوس کا ارادہ کیا کہا پھر ایکبار مین نے اونکی زیارت کا قصد کیا اور اونکی یہ بات

میرے جی مین گرری اور مین نے اپنے جی مین کہا کہ لو اب مین اونکی زیارت کو جاتا ہون وہ ارادہ کرین یا نکرین پھر جب
مین اونکی ڈیوڑہی کے دروازے پر آیا تو مین نے وہان ایک ایسا بڑا شیر دیکہا جسکی صورت نے مجھے ڈرا دیا پھر
مجھپر دوڑکا تو مین اپنی ایڑیون پر پشت پھیرتا ہوا پیچھے پہرا اور مجھے سخت خوف ہوا حالانکہ مین شیرون کے شکار کی
اور اونکے مار ڈالنے کا خوگر تہا پہر جب مین اوس سے دور ہوگیا تو ٹھہرا اور اوسکو دیکھنے لگا اور کیا دیکھتا ہون کہ لوگ
اندر جارہے ہین اور باہر نکل رہے ہین اور وہ اونکو نہین چھیڑتا ہے اور میرے خیال مین نہ وہ اوسکو دیکھتے
ہین پھر مین نکل آیا تو ناگاہ وہ اپنی جگہ مین اپنے حال پر ہے پھر جب اوسنے مجھے دیکہا تو میری طرف کھڑا ہوگیا
پس مین اوس سے بھاگا اور میرا پھر میرا حال اسیطرح ہوگیا نہ تو مین اندر جاسکتا تہا اور نہ دروازے سے قریب
ہوسکتا تہا پھر مین بعض مشائخ بطائح کیطرف آیا اور اپنے حال کی اونسے شکایت کی تو کہا کہ تو اپنے جی مین غور کر
تو نے کونسا گناہ کیا ہے پس مین نے اونسے اپنے خطرے کا ذکر کیا تو کہا کہ اسی جگہ سے تجھے بلا آئی ہے اور
جس شیر کو تو نے دیکہا وہ شیخ ابراہیم کا حال ہے کہا پھر مین نے اللہ تعالی سے استغفار کی اور اعتراض سے
توبہ کی نیت کر لی پھر مین دروازہ رواق کے طرف آیا تو وہ شیر کھڑا ہوا اور اندر گیا یہانتک کہ شیخ کے پاس آیا
اور اونسے لابہ گری کی اور مجھسے غائب ہوگیا پھر جب مین نے شیخ کا دست مبارک چوما تو فرمایا کہ مرحبا ہو توبہ
کرنے والے کو

الحکایۃ الرابعۃ والتسعون بعد الخمس المئین

عن ابی المعالی غانم بن مسعود العراقی التاجر الجوہری قال عزمتُ فی بعض السنین علی السفر الی بلاد العجم فی تجارۃ فاتیتُ الشیخ ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ مودعًا فقال لی ان وقعت فی شدۃٍ فنادِ باسمی فلما توسطنا صحراء خراسان خرجت علینا خیلٌ فاخذوا اموالنا وساقوھا بین ایدیھم ونحن ننظر الیھم فلما ذھبوا فذکرتُ قول الشیخ وکنتُ فی جماعۃٍ معتبرین من رفقتی فاستحییتُ منھم ان اذکر اسم الشیخ بلسانی فاختلج فی سرّی الاستصراخ بہ فلم تتم خطرتی حتی رأینہ من بعدٍ علی جبلٍ بیدہ عصًا یومی بہا نحو اولئک الخیل فلم یسعوا حتی جاء وا بجمیع اموالنا وسلموھا الینا وقالوا لنا انطلقوا راشدین فانّ لکم شأنًا فقلنا وما ھو قالوا رأینا رجلًا علی الجبل فی یدہ عصًا وھو یومی الینا برد اموالکم وقد ضاق علینا الفضاء من ھیبتہ ورأینا الھلاک فی مخالفتہ وکان منا من تفرق ببعض اموالکم فردہ حتی جمعنا بعضًا ثم ما رأیناہ وما نظنہ الا من السماء

شیخ ابو المعالی غانم بن مسعود عراقی جوہری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین نے کسی برس مین بلاد عجم کی طرف عزم کیا کسی تجارت مین پس مین رخصت کرنیکو شیخ ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس حاضر ہوا تو فرمایا کہ اگر تو کسی سختی مین پڑے تو میرا نام لیکر ندا کرنا پھر جب ہم صحراے خراسان کے وسط مین آئے تو کچھ گھوڑون کے سوار ہمپر نکلے پھر اونھون نے ہمارے مال لئے اور اونکو اپنے آگے ہانک لے گئے اور ہم دیکھ رہے ہین اور وہ

چلدیے پس مین نے شیخ کا قول یاد کیا اور مین لپنے رفیقون کی ایک معتبر جماعت مین تھا تو مین اوسے شرمایا کہ شیخ کا نام اپنی زبان سے ذکر کرون سو شیخ سے فریاد چاہتا میرے دل ہی مین اولجھا پلجھا کیا پھر میرا خطرہ پورا نہین ہونے پایا تھا یہانتک کہ مین نے اونکو دور سے ایک پہاڑ پر دیکھا کہ اونکے ہاتھ مین ایک عصا ہے اوس سے اون سوارونکی طرف اشارہ کر رہے ہین پس اونہون سے قرار نہین پکڑا یہانتک کہ ہمارے سارے مال لائے اور ہمکو سپرد کر گئے اور ہمسے کہا کہ تم تو سید ہا رستہ پاتے ہوئے چلے جاؤ اسلئے کہ تمہاری تو ایک بڑی خبر ہے تو ہمنے کہا وہ کیا ہے کہا کہ ہمنے ایک شخص کو دیکھا پہاڑ پر اوسکے ہاتھ مین ایک عصا ہے اور وہ تمہارے مال واپس کر دینے کا ہماری طرف اشارہ کر رہا ہے اور مقرر اوسکی ہیبت کے مارے میدان ہمپر تنگ ہو گیا اور ہمنے اوسکی مخالفت مین ہلاکت خیال کی اور ہم مین سے وہ شخص تھا کہ اوسنے تمہارا کچھ مال لیکر متفرق کر دیا تھا سو وہ اوسکو پھیر لایا یہانتک کہ اوسکے عصا کے سبب سے ہمنے سب مال جمع کر دیا پھر ہمنے اوسکو نہین دیکھا اور ہم اوسکو نہین خیال کرتے ہین مگر آسمان سے

الحکایۃ الخامسۃ والتسعون بعد الخمس المئین عن الشیخ المعمر ابی المظفر منصور بن المبارک الواعظ الواسطی المعروف بجرادۃ رحمہ اللہ تعالیٰ قال عدت مع الشیخ ابی اسحق ابراھیم بن الاعزب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریضًا علیہ جرب کثیر فشکی الی الشیخ منہ ضررًا کثیرًا فالتفت الشیخ الی خادمہ وقال لہ اتحمل ھذا الجرب عن ھذا الفقیر قال نعم یا سیدی فقال الشیخ للمریض قد حملتہ ھذا یشیر الی خادمہ فانتقل جمیع ما کان علیہ من الجرب الی خادم الشیخ وبقی جسد ذلک الشخص کالفضۃ البیضاء ثم خرج الشیخ ونحن معہ وخادمہ یشکو من الالم فلما کنا ببعض الطریق رأینا خنزیرًا فقال الشیخ لخادمہ قد حملت عنک ھذا الجرب وحملتہ ھذا الخنزیر فانتقل الجرب الی الخنزیر وعوفی الخادم لوقتہ

شیخ معمر ابو المظفر منصور بن مبارک واعظ واسطی معروف بجرادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ مین **شیخ ابو اسحق ابراہیم اعزب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ایک مریض کی بیمار پرسی کو گیا اوسکو بہت خارش تھی تو اوسنے شیخ سے اوسکی ضرر کثیر کی شکایت کی پس شیخ نے لپنے خادم کی طرف التفات کیا اور اوس سے فرمایا کیا تو اس خارش کو اس فقیر سے اوٹھا لیتا ہے اوسنے عرض کیا ہان یا سیدی پھر شیخ نے اوس بیمار سے کہا کہ مقرر مین نے اوسے تجھسے اوٹھالی اور اوسکو اسپر لاد دی اپنے خادم کی طرف اشارہ کرتے تھے تو جو خارش اوسپر تھی وہ سب خادم شیخ کی طرف نقل کر آئی اور اوس شخص کا جسم سفید چاندی کی طرح رہگیا پھر شیخ نکلے اور ہم اونکے ہمراہ تھے اور اونکا خادم درد کی شکایت کر رہا تہا پھر جب ہم بعض راہ مین پہونچے تو ہمنے ایک سوار دیکھا پس شیخ نے اپنے خادم سے فرمایا مقرر مین نے یہ خارش تجھسے اوٹھالی اور اس سوٴر پر

عیادۃ بیمار بزرگان ۱۲ تاج المصادر

اوسکو ادا دیا تو وہ خارش اوس خنزیر کی طرف نقل کر گئی اور خادم اوسیوقت اچھا ہو گیا **الحکایۃ**
السادسۃ والتسعون بعد الخمس المئین عن الشیخ ابی عبد اللہ القرشی المتقدم ذکرہ ۱۹۶
رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت ابا العباس الجوزری رضی اللہ تعالی عنہ یقول جاءنی رجل من
اصحابی وقال لی یا ابا العباس ہذا وقت قد ضاق فی الاقوات ونحن ندخل ھھنا ونخرج ولا ینبغی ان
یکون فی سعۃ وانت فی ضیق فتشتغل قلوبنا من اجلک وتتشتت فیہ خواطرنا من ذلک و
عندی قلیل من القمح انا ان حملنا الیک فاشتھی ان تاخذہ وتترکہ عندک لتطمئن قلوبنا بکفایتک
فقلت حتی استخیر اللہ تعالی ہذہ اللیلۃ فاستخرت اللہ تعالی ودعوت فسمعت ھاتفا یقول لا تسجدوا
للشمس ولا للقمر واسجدوا اللہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون فجاء الی الرجل فقلت لہ لا حاجۃ لی بذلک
شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ تعالی عنہ جنکا ذکر اول گذر چکا ہے فرماتے ہین کہ مین نے شیخ ابو العباس
جوزری رضی اللہ تعالی عنہ کو سنا فرماتے تھے کہ ایک شخص میرے اصحاب مین کا میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا اے
ابو العباس یہ ایک ایسا وقت ہے کہ توتون کے بارے مین تنگ ہو گیا ہے اور ہم یہان داخل ہوتے ہین اور
نکل جاتے ہین حالانکہ یہ بات لائق نہین ہے کہ ہم تو فراخی مین ہون اور آپ تنگی مین ہون پس آپ کے باعث
ہمارے دل مشتغل رہتے ہین اور اسکی وجہ سے ہمارے خواطر اسمین پریشان ہوتے ہین میرے پاس تھوڑے سے
گیہون ہین سو مین یہ خواہش رکھتا ہون کہ آپ اونکو لیلین اور اپنے پاس چھوڑ رکھین تاکہ آپ کی کفایت سے
ہمارے دل مطمئن ہو جائین پس مین نے کہا یہانتک کہ مین اس رات اللہ تعالی سے استخارہ کرلون پھر مین نے
اللہ تعالی سے استخارہ کیا اور دعا کی تو مین نے ایک ہاتف کو سنا کہ وہ کہرہا ہے یعنی یہ آیت پڑھی جسکا
ترجمہ یہ ہے کہ سجدہ نکرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اوس اللہ کو جسنے اونکو بنایا اگر ہو تم اوسکو
پوجتے) پھر وہ شخص آیا تو مین نے اوس سے کہا کہ مجھے اسکی کچھ حاجت نہین ہے **الحکایۃ السابعۃ** ۱۹۷
والتسعون بعد الخمس المئین عن الشیخ العارف ابی الفرج المقری البصری قال حکی لنا بعض
اصحابنا الصلحاء قال حضرت سماعا بام عبیدۃ فیہ الشیخ ابراھیم الاعزب وفیہ اکثر من سبعۃ
الاف رجل وانا فی اخر الناس بحیث یعسر علی رویۃ الشیخ ابراھیم لبعدہ عنی فخطر فی نفسی انکار
علی جمعھم فلم یتم ما خطر لی حتی جاء الشیخ ابراھیم یشق صفوف الناس حتی وقف علی اذنی وقال
یا بنی ایاک والاعتراض علی اھل اللہ ولو وجدت ما وجدوا لم تنکر علیھم ثم ولی عنی فخرجت
لوجھی مغشیا علی فجئت الیہ فقال لی یا بنی الم تعلم ان قلوب الخلق بین ایدینا کالمصابیح
من وراء الستارۃ نشھدھا رای العین وھل یخفی الحبیب عن حبیبہ شیئا

شیخ عارف ابوالفرج مقری بصری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ ہمسے ہمارے بعض صلحا نے حکایت
کی کہا کہ مین حاضر ہوا ایک مجلس سماع مین جو کہ عید ہ مین تھی اوسمین شیخ ابراہیم اعزب رضی اللہ تعالی عنہ
تھے اور اوسمین سات ہزار آدمیون سے بھی زیادہ لوگ تھے اور مین آخر لوگون مین تہا ایسی جگہ کہ شیخ ابراہیم
کا دیکھنا مجھپر مشکل ہوتا تھا بسبب اونکی دور ہونے کے مجھسے پس تکبیر جو مین انکے جمع ہونے پر انکار کا خطرہ گذرا پھر وہ خطرہ
مجھے آیا وہ پورا نہین ہونے پایا تھا کہ شیخ ابراہیم لوگون کی صفین پہاڑتے ہوئے آئے یہانتک کہ میرے کان پر
آکھڑے ہوے اور فرمایا اے میرے بیٹے تو اللہ والون پر اعتراض کرنے سے بچتے رہنا اور اگر تو پالیتا اوس شئ کو
جو اونہون نے پالی ہے تو تو اونپر انکار نکرتا پھر وہ میرے پاس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے پھر مین اپنے موتھ کے
بل بیہوش ہو کر گر پڑا پھر مجھے اونکی طرف اوٹھا لے گئے تو مجھسے فرمایا بیٹا کیا تو نے یہ نہین جانا کہ خلق کے دل
ہمارے آگے ایسے ہین جیسے چراغ پردے کے ورے ہوتے ہین ہم اون کو دیکھتے ہین مثل آنکھ کے دیکھنے کے
۹۸ اور کیا دوست اپنے دوست سے کوئی شے چھپاتا ہے **الحکایۃ الثامنۃ والتسعون** بعد الخمس المئتین عن
الشیخ منصور البطائحی المتقدم ذکرہ خال الشیخ احمد بن الرفاعی رضی اللہ تعالی عنہما وعن الجمیع انہ لما حضرتہ
الوفاۃ قالت لہ زوجتہ اوص لولدک فقال بل لابن اختی احمد فکررت علیہ ذلک القول فقال لابنہ ولابن اختہ
ائتیانی بشیء کثیر افاتاہ ابنہ بکثیر من ذلک الشجر ولم یات ابن اختہ بشیء فقال لہ یا احمد لم تات
بشیء فقال انی وجدتہ کلہ یسبح فلم استطع ان اقطع منہ شیئا فقال الشیخ لزوجتہ سالت غیر مرۃ ان
یکون ابنی فقیل لی بل ابن اختک احمد قلت ھکذا عن بیت اللہ تعالی فی مناجاتہ واللہ اعلم حیث یجعل
رسالتہ شیخ منصور بطائحی رضی اللہ تعالی عنہ شیخ احمد رفاعی رضی اللہ تعالی عنہ کے مامون جنکا ذکر اول
ہو چکا ہے جب وقت انکو وفات حاضر ہوئی تو انکی بی بی نے اُنسے کہا کہ اپنے فرزند کے واسطے وصیت کر جاؤ
یعنی اپنے قائم مقام ہونیکی پس انھون نے فرمایا بلکہ میرے بھانجے احمد کے واسطے پھر انکی بیوی نے اس بات
کی اُنسے تکرار کی تو انھون نے اپنے فرزند اور بھانجے سے فرمایا کہ تم فلان فلان درخت میرے پاس لے آؤ
پس اُنکے فرزند تو اُس درخت مین سے بہت سا لے آئے اور اُنکے بھانجے کچھ بھی نہ لائے تو اُنسے فرمایا او احمد
تو کچھ بھی نہین لایا پس اُنہون نے عرض کیا کہ مین نے اُن سب کو تسبیح کرتے ہوئے پایا سو مجھسے نہوسکا کہ مین
اس مین سے کوئی شے کاٹون پس حضرت شیخ نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ تمنے کئی بار یہ سوال کیا کہ میرا بیٹا ہو تو
مجھسے کہا گیا بلکہ تیری بہن کا بیٹا احمد **الحکایۃ التاسعۃ والتسعون** بعد الخمس للمئتین عن الشیخ ۹۹
المقری العالم ابی طالب عبد الرحمن بن ابی الفتح محمد بن عبد السمیع الھاشمی الواسطی رحمہ اللہ تعالی قال
جمع الشیخ ابو اسحق ابراھیم الاعزب رضی اللہ تعالی عنہ مریدیہ ذوی الاحوال وخطبھم فابلغ فی ذلک

ممالی انی استغفرت الله تعالی لکم فی ان اخذ منکم اموالکم وادّخرها لکم عند الله تعالی لیزکیها لکم عنده فان افات الحیاۃ کثیرۃ وانی خفت علیکم منها **وعن** الشیخ الصالح بقیة السلف یحیی بن یوسف العسقلانی رحمه الله تعالی قال مرضت مرۃً ظننت فیه انی میّت فذکرت ذلك للشیخ ابراهیم الاعزب رضی الله تعالی عنه وکنت یومئذٍ عنده زائرًا بام عبیدۃ فاطرق الشیخ ثم قال لی یاسیدی انت لاتموت فی هذه المرۃ قد بقی من عمرك زمان طویل قال الراوی ثم عاش بعد ذلك اکثر من خمسین سنةً ولما توفی الشیخ ابراهیم الاعزب رضی الله تعالی عنه کسفت الشمس فی ذلك الیوم فقال بعض مشائخ الشام قد کسفت الیوم شمس السماء وغابت شمس الارض فقیل له ومن شمس الارض قال الشیخ ابراهیم الاعزب وقد مات الیوم رحمه الله تعالی ورضی عنه **شیخ ابوطالب عبدالرحمن** بن ابو الفتح ہاشمی واسطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ شیخ ابواسحق ابراہیم اعزب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مریدون اصحاب احوال کو جمع کیا اور انکو خطبہ سنایا تو خطبے مین خوب مبالغہ کیا پھر فرمایا کہ مینے اللہ تعالیٰ سے تمہارے واسطے استخارہ کیا اس بارہ مین کہ تم سے تمہارے احوال لیلون اور اللہ تعالےٰ کے پاس تمہارے واسطے انکو ذخیرہ کر رکھون تاکہ وہ اپنے پاس تمہارے واسطے انکو بڑہاوے اس لیے کہ زندگی کی آفتین بہت ہین اور مین تمپر اُنسے ڈرتا ہون **شیخ صالح** بقیہ سلف یحیی بن یوسف عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ مین ایکبار ایسا بیمار پڑا کہ مینے اسمین خیال کیا کہ مین مرنیوالا ہون تو شیخ ابراہیم اعزب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مین نے اس کا ذکر کیا اور مین اس وقت اُنکے پاس تہا انکی زیارت کرنیکو ام عبیدہ مین آیا ہوا تہا پس حضرت شیخ نے سر نیچا کیا پہر مجھسے فرمایا کہ تو اس بار مین نہ مریگا ابہی تو تیری عمر سے ایک زمانہ دراز باقی ہی راوی نے کہا کہ پہر وہ بعد اسکے پچاس برس سے زیادہ زندہ رہے اور جب شیخ ابراہیم اعزب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی تو اس دن سورج کو گہن لگا تہا پس بعض مشائخ شام نے فرمایا یعنی بطور لطیفہ کے کہ آج آسمان کے سورج کو گہن لگا اور زمین کا سورج غائب ہوگیا تو کسی نے اُنسے کہا کہ زمین کا سورج کون ہی فرمایا کہ شیخ ابراہیم اعزب اور وہ آج مرگئے رحمہ اللہ تعالےٰ ورضی عنہ

الحکایة المائة بعد الخمسین

عن الشیخ الاصیل العارف ابی العباس احمد بن الشیخ الجلیل ابی الحسن علی البطائحی رحمه الله تعالی قال کان الشیخ ابراهیم دائم المراقبة کثیر الخشوع شدید الهیبة ملازم الاطراق لایرفع راسه لاحد الا فی ضرورۃ مکث اربعین سنة لایرفع راسه الی السماء حیاءً من الله عزوجل ورایت الاسد غیر مرۃٍ تاتیه وتمرغ وجوهها علی قدمیه ورایته نائمًا فی الرواق فی یوم صائف شدید الحر وعنده اسه حیة عظیمة فی فمها باقة نرجس تروّحه بها قال وشهدته مرۃً وقد اتاه رجل معه شاب

وقال له هذا ابنی وقد اکثر من مخالفتی وزاد فی عقوقی فرفع الشیخ راسه وکان مطرقا ونظر الی الشاب فمزق ثیابه وعدا الی البطیحة وبقی شاخصا الی السماء یاوی الی السباع لا یاکل ولا یشرب وبقی علی هذه الحال اربعین یوما ثم جاء ابوه یشکو الی الشیخ سوء حاله فاعطاه خرقة وقال امسح بهذه وجه ابنك ففعل فافاق ابنه وجاء الی الشیخ ولازم خدمته وکان من اخص اصحابه شیخ ابو العباس احمد بن شیخ جلیل ابو الحسن علی بطائحی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ شیخ ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ ہمیشہ مراقب رہتے تھے بڑے خشوع وفروتنی کرنیوالے تھے انکی ہیبت سخت تھی ہمیشہ سر نیچا کیے رہتے تھے اپنا سر کسی کی طرف نہین اُٹھاتے تھے مگر کسی ضرورت مین چالیس برس ٹھہرے رہے اللہ عز وجل سے شرماکر آسمان کی طرف اپنا سر نہین اُٹھاتے تھے اور مینے بہت بار شیرون کو دیکھا کہ انکی پاس آتے ہین اور اپنے منہ اُنکے قدمون پر ملتے ہین اور مینے اُنکو رواق مین سوتے ہوے دیکھا سخت گرمی کے دن مین اس حال کہ اُنکے سر کے پاس ایک بڑا سانپ ہے اُسکے مُنہ مین نرگس کا گلدستہ ہو اس سے اُنپر ہوا کر رہا ہے کہا اور ایکبار مین انکے پاس حاضر تھا کہ ایک شخص ایک جوان آدمی اپنے ساتھ لیے ہوے اُنکے پاس آیا پھر اُنسے عرض کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے اسنے میری بہت مخالفت کی ہے اور میری نافرمانی مین زیادتی کی ہے تو حضرت شیخ نے اپنا سر اُٹھایا اور وہ اپنا سر نیچے کیے ہوے تھے اور اس جوان کی طرف نظر کی نظر کرتے ہی اُسنے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور بطیحہ کیطرف دوڑا چلا گیا اور آسمان کیطرف آنکھین پھاڑے دیکھتا رہا درندون کیطرف بسیرا لیتا تھا کھاتا پیتا نہ تھا اور اسی حال پر چالیس دن تک رہا پھر اُسکا باپ شیخ کی طرف اسکی بدحالی کا شکوہ کرتا ہوا آیا تو شیخ نے اُسے ایک ٹکڑا کپڑے کا دیا اور فرمایا کہ اس سے اپنے بیٹے کے مُنہ کو پونچھ پھر اُسنے ایسا کیا تو اُسکے بیٹے کو ہوش آگیا اور شیخ کیطرف آیا اور اُنکی خدمت کی ملازمت کی اور اُنکی اخص اصحاب مین سے ہوگیا

وکان الشیخ ابراهیم رضی الله تعالی عنه من اعیان المشائخ العارفین وصدور المحققین کثیر الکرامات الباهرة شهیر الاحوال الفاخرة علی المقامات الجلیلة حلی المکاشفات الجمیلة جمیل المحاسن الفائقة جزیل المواهب بالعنایة السابقة وصاحب العلوم البارزة من مخادع الاسرار الکشوف المشرقة من مطالع الانوار والمشرب الحالی من مناهل الوصل علی بساط الانس والمجلس العالی من مراتب الفضل فی حضرة القدس والجاه الواسع والنفس الصادق والقدم الراسخ والتصریف الخارق اجمع علی جلالته اجلاء العلماء وکبراء مشائخ الاولیاء صحب خاله الشیخ الجلیل المشکور الحفیل المشهور بجمیل المحاسن وحمید المساعی احمد بن ابی الحسن بن الرفاعی قدس الله روحه ونور ضریحه واخذ عنه علم الطریق وجمع بین علمی الشریعة والحقیقة **وکان له کلام عال** فی نفس عارف علی لسان ارباب

الاسرار والمعارف فمن ذلك قوله كل حال طرقك واشكل عليك فاطلبه في مفاوز العلم فان لم تجده
ففي ميدان الحكمة فان لم تجده فزنه بالتوحيد فان لم تجده في هذه المواضع فاضرب به وجه الشيطان
والعبودية في اربع خصال الوفاء بالعهود والحفظ للحدود والرضاء بالموجود والصبر على المفقود والمعرفة
على ثلثة اركان الهيبة والحياء والانس والعلم الاكبر الهيبة والحياء فمن عرى عنهما فقد عرى عن الخيرات
والشوق احتراق الاحشاء وتلهب القلوب وتقطع الاكباد واذا عاين القلب اربعة اشياء يرى الاشياء
كلها الله عز وجل ملكا ومن الله تعالى ظهورا وبالله تعالى قياما والى الله تعالى مرجعا فقد اخذ من المقيد
ومن تادب باداب الصالحين صلح لبساط الكرامة ومن تادب باداب الاولياء صلح لبساط القربة ومن
تادب باداب الصديقين صلح لبساط المشاهدة ومن تادب باداب الانبياء صلح لبساط الانس والانبساط
واذا كانت نفسك غير ناظرة لعلتها فاذبها وقال غيره وهو الشيخ ابو عبد الله الكانوري اذا كان المريض
يعشق علته فمتى يجد الطبيب السبيل الى برئه ومن كلام الشيخ ابراهيم ايضا ذكرك منوط بك الى
ان يتصل ذكرك بذكره فحينئذ يرفع ويخلص من العلل فما قارب حدث لقدم الاتلاشى الحدث وبقي الاصل
وذهب الفرع كان لم يكن والوقوف على حد الاختيار نجاة والبادية بالهرب من الذنوب وسيلة الاستماع
الخطاب والانبساط في محل الانس غرة والتصوف مراقبة الاحوال ولزوم الاداب ومن تجلى لشاهده قصم
ومن تجلى لشاهد الحق عصم وقال ايضا احكم المبتدى ان يهتدي بالحقائق ويسير بالعلم ويجد في العمل ومن
علامة المقربين ان ترفع الحجب بين القلوب وبين علام الغيوب ومن كلمنا تم في بدايته كان له علما على قرب فقوم شهدوا الداعي و
قوم شهدوا النداء وقوم شهدوا البلاء فمن سمع النداء صار الى الجنة ومن شهد البلاء انتهى في الدرجات ومن
شهد الداعي صار الى الله عز وجل وهم خواص الخواص الذين لا يحجبون عن الله عز وجل طرفة عين اولئك
عباد ربطت هومومهم بازمة التيقظ ورعى عزمهم عن حلا الفتور وحرس نياتهم عن طوارق الاعتدال
وانقطع ارادتهم عن التطلع الى غيره واظمأ قلوبهم في الاشتياق الى رؤيته وانفذ عقولهم في حكم صنعته واطلع
افئدتهم على قرب مراقبته وجول ارواحهم بين نسائم صفاته وادناهم ادناء من انس به وناجاهم
مناجاة من ارتضاه لسره سيماهم الحياء في حال الادناء رضي الله تعالى عنهم اجمعين ورحمنا بهما مين
وكان يتمثل بهذه الابيات ؎ تكشف غيم الهجر عن قمر الحب + واسفر نور الصبح عن ظلمة العتب
وجاء نسيم الاتصال محققا + وصادفه حسن القبول من القلب ودبت مياه الوصل في روضة
الرضا + فصار الهوى يهتز كالغصن الرطب ولم ندر من طيب الوصال وحسنه + افي نزهة كنا
هنا ام في حرث فيا من سبى عقلي هواه تركتني + افكر ما بين التعجب والعجب وعن الشيخ العالم العارف

ابی عبد الرحیم عسکر بن عبد الرحیم النصیبینی رحمہ اللہ تعالیٰ قال حضرت برواق ام عبیدۃ سماعا فیہ الشیخ ابراھیم الاعزب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فانشد القوال ھذہ الابیات ؎ ان کنت اضمرت عذرا او ھممت بہ یوما فلا بلغت روحی امانیھا او کانت العین مذ فارقتکم نظرت شیئا سواکم فخانتھا ماقیھا او کانت النفس تدعونی الی سکن سواک فاحتکمت فیھا اعادیھا وما تنفست الا کنت فی نفسی تجری بک الروح منی فی مجاریھا کم دمعۃ فیک لی ما کنت اجریھا ولیلۃ کنت افنی فیک افنیھا حاشا فانت محل النور من بصری تجری بک النفس منھا فی مجاریھا ما فی جوانح صدری بعد جا نحۃ الا وجدتک فیھا قبل ما فیھا ثم انشد ایضا فتواجد الشیخ ابراھیم ووثب فی الھواء علی رؤس الناس ثم انشد القوال ھذہ الابیات ؎ جمال قلوب العارفین بحضرۃ الھیبۃ من دونھا حجب الرب معسکرھم فیھا وحبی نسیما رھا تنسم روح الانس باللہ فی القرب حباھا فادناھا فجازت مدی الھوی فلولا مدی الامال ماتت من الحب فصاح الشیخ ابراھیم ونادی یا للرجال قال الشیخ عبد الرحیم فرأیت رجال الغیب ینزلون علیہ من الھوی مثنی وثلاث ورباع یقولون لبیک لبیک رضوان اللہ علیھم اجمعین ونفعنا ببرکتھم امین یقول المترجم عفا اللہ تعالیٰ عنہ سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام عبیدۃ بارض البطائح وبھا مات سنۃ تسع وستمائۃ ودفن بھا وقبرہ ھناک ظاھر یزار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کذا فی بھجۃ الاسرار انتھی

بسمک الابتداء یا فتاح — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رب یسر وتمم بالخیر امین

الحکایۃ الاولی بعد الست المئین عن الشیخین الجلیلین **الشیخ** عمر الکیمانی والشیخ عمر البزاز قالا قیل لشیخنا الشیخ **محی الدین عبد القادر** قدس اللہ تعالیٰ سرہ ونور ضریحہ وجعل ترابہ فدمیہ قرۃ اعیننا ونحن عندہ ما سبب لقبک محی الدین رضی اللہ عنک قال رجعت من بعض سیاحاتی مرۃ فی یوم الجمعۃ فی سنۃ احدی عشرۃ وخمسمائۃ الی بغداد حافیا فمررت بشخص مریض متغیر اللون نحیف البدن فقال لی السلام علیک یا عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنک وارضاک فرددت علیہ السلام فقال ادن منی فدنوت منہ فقال اجلسنی فاجلستہ فنمی جسدہ وحسنت صورتہ وصفا لونہ فخفت منہ فقال اتعرفنی قلت لا فقال انا الدین وکنت دثرت کما رأیتنی وقد احیانی اللہ تعالیٰ بک انت محی الدین فترکتہ وانصرفت الی الجامع فلقینی رجل ووضع لی نعلا وقال لی

یاسیدی محی الدین فلما قضیت الصلوۃ اسرع الناس الی یقبلون یدی ویقولون یامحی الدین وما دعیت بہا من قبل **شیخ عمر کیمانی وشیخ عمر بزاز** رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ ہمارے شیخ حضرت **شیخ محیی الدین عبدالقادر** قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ وجعل تراب قدمیہ قرۃ اعیننا سے کسی نے عرض کیا اور ہم انکے پاس تھے کہ آپ کے محی الدین لقب کا کیا سبب ہے اللہ تعالی آپ سے راضی ہو فرمایا کہ مین ایکبار بروز جمعہ ۵۱۱ھ پانسو گیارہ ہجری مین اپنے بعض سیاحات سے بغداد کیطرف پای برہنہ رجوع ہوا تو مین ایک بیمار شخص پر گزرا جس کا رنگ متغیر اور بدن لاغر تھا پس اُسنے مجھسے کہا سلام ہو تمپر ای عبدالقادر اللہ تمسے راضی ہو اور تمکو راضی کرے تو مینے اُسکو سلام کا جواب دیا پھر اُسنے کہا کہ تم مجھسے قریب ہو تو مین اُس سے قریب ہوا پھر اُسنے کہا کہ تم مجھے بٹھا دو تو مینے اُسکو بٹھا دیا پس اُسکا جسم بڑھ گیا اور اُسکی صورت حسین ہوگئی اور اُسکا رنگ صاف ہوگیا پس مین اُس سے ڈرا تو اُسنے کہا کیا تو مجھے پہچانتا ہے مین نے کہا نہین تو وہ بولا کہ مین دین ہون اور مین پڑا ہوا بگڑ گیا تھا جیسا کہ تونے مجھے دیکھا اور مقرر اللہ تعالی نے تمہارے سبب سے مجھکو زندہ کردیا تم محی الدین ہو دین کے زندہ کرنے والے پھر مینے اسکو چھوڑا اور مسجد جامع کیطرف لوٹ آیا تو مجھے ایک شخص ملا اور اسنے میری واسطے جوتا رکھا اور مجھسے کہا یا سیدی محیی الدین پھر جب مین نماز پوری کرچکا تو لوگ میری طرف دوڑ آئے میرے ہاتھ چومتے تھے اور کہتے تھے یا محیی الدین اس سے پہلے مین اس کلمے کے ساتھ پکارا نہین گیا تھا

الحکایۃ الثانیۃ بعد الست المائین عن الشیخ الجلیل ابی محمد صالح المغربی الدکالی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال لی الشیخ ابومدین قدس اللہ روحہ یا صالح سافر الی بغداد وأت الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ لیعلمک الفقر فسافرت الی بغداد فلما رأیتہ رأیتہ رجلا ما رأیت اکثر ہیبۃ منہ فاجلسنی فی خلوۃ مائۃ وعشرین یوما ثم دخل رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ علیّ وقال رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ یا صالح انظر الی ہنا واشار الی جہۃ القبلۃ قلت نعم قال رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ ما تری قلت الکعبۃ قال نظر الی ہنا واشار الی جہۃ المغرب قلت نعم قال ما تری قلت شیخی ابی مدین قال این ترید ان تذہب الی ہنا او الی ہنا قلت بل الی شیخی ابی مدین قال رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ فی خطوۃ تذہب او کما جئت قلت بل کما جئت قال رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ ہو اتم ثم قال رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ لی یا صالح ان اردت الفقر فانک لن تنالہ حتی ترقی فی سلمہ وسلمہ التوحید وملاکہ التوحید محو کل متلوح من المحدث بعین السر قلت یا سیدی ارید ان تمدنی منک بہذا الوصف فنظر الیّ نظرۃ فتفرقت عن قلبی جواذب الارادات کما یتفرق الظلام بہجوم ضوء النہار وانا الی الان

أنفق من تلك النظرة شیخ جلیل ابو محمد صالح مغربی دکالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ شیخ ابو مدین قدس اللہ
تعالیٰ روحہ نے مجھسے فرمایا اوصالح تو بغداد کیطرف سفر کرا ور شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت مین
حاضر ہو تاکہ وہ تجھے فقر کی تعلیم کرین پس مین بغداد کیطرف سفر کیا پھر جب مین نے اُنکو دیکھا تو انکو ایک ایسے شخص دیکھے کہ مین نے اُنسے بڑھکر ہیبت مین
کسیکو نہین دیکھا پھر ایک سو بیس دن اُنھون نے مجھے خلوت مین بٹھایا پھر وہ میرے پاس آئے اور مجھسے فرمایا او صالح تو ادھر نظر کرا ور جہت
قبلہ کیطرف اشارہ کیا مین نے کہا ہان فرمایا تو کیا دیکھتا ہے مین نے عرض کیا کہ کعبہ فرمایا ادھر نظر کرا ور جہت مغرب
کی طرف اشارہ کیا مین نے کہا ہان فرمایا تو کیا دیکھتا ہے مینے عرض کیا کہ اپنے شیخ ابو مدین کو فرمایا تو کہان
کا ارادہ رکھتا ہے کہ جاوے ادھر یا ادھر مینے عرض کیا بلکہ اپنے شیخ ابو مدین کیطرف فرمایا کہ تو ایک قدم مین
جاتا ہے یا جیسا تو آیا ہی مین نے کہا بلکہ جیسا کہ مین آیا ہون فرمایا کہ یہ زیادہ تر تمام ہے یعنی ادب مین پھر مجھسے
فرمایا او صالح اگر تو فقر کا ارادہ رکھتا ہے تو بیشک تو ہرگز اوسکو نہ پہونچے گا یہانتک کہ تو اسکے زینے
مین چڑھے اور زینہ اوسکا توحید ہے اور اصل توحید محو کرنا ہے سر کی آنکھ کے ساتھ محدث کے ہر شے چمکتی
ظاہر ہونیوالی کا مینے عرض کیا یا سیدی مین یہ چاہتا ہون کہ آپ اپنی طرف سے اس وصف کی مجھے امداد
فرمائین پس اونھون نے میری طرف ایک نظر کی تو نظر کرتے ہی ارادون کے جو اذیب میرے دل سے
متفرق ہوگئے جسطرح کہ روشنی روز کے ہجوم سے تاریکی متفرق ہو جاتی ہے اور مین ابتک اُسی نظر سے خرچ کر رہا ہون

الحكاية الثالثة بعد الست الماتين عن الشيخ محمد الازهر بن ابى المفاخر قال اخبرنا ابى بدمشق
سنة تسع وعشرين وستمائة قال سمعت سيدى الشيخ محيى الدين عبد القادر رضى الله تعالى عنه و
ارضاه ببغداد سنة تسع وخمسين وخمسمائة يقول حججت اول ما حججت من بغداد وانا شاب على
قدم التجريد وحدى فلما كنت عند المنارة المعروفة بام القرون لقيت الشيخ عدي بن مسافر وحده وهو شاب يومئذ فقال لى
الى اين قلت الى مكة قال هل لك فى الصحبة قلت انى على قدم التجريد قال وانا كذلك فسرنا جميعا فلما كنا ببعض الطريق اذا
نحن بجارية حبشية نحيفة البدن متبرقعة فوقفت بين يدى وقد حدقت النظر فى وجهى فقالت من اين انت يا فتى قلت
من العجم قالت اتعبتنى اليوم قلت ولم قالت لانى كنت الساعة فى بلاد الحبشة فاشهدت ان الله تعالى تجلى
على قلبك ومنحك من وصله ما لم يمنح مثله غيرك فيما اعلم فاحببت ان اعرفك ثم قالت انا اليوم اصحبكما
وافطر الليلة معكما فجعلت تمشى فى جانب الوادى وقال فى جانب الطريق ونحن نمشى فى جانب الاخر فلما
كان العشاء اذا كان بطبق نازل من الجو فلما استقر بين ايدينا وجدنا فيه ستة ارغفة وخلا وبقلا
فقالت الحمد لله الذى كرمنى واكرم ضيفى انه ينزل على كل ليلة رغيفان فاكل كل واحد منا رغيفين ثم نزل
علينا ايضا ثلثة اباريق فشربنا منها ماء لا يشبه ماء الارض لذة وحلاوة ثم ذهبت عنا فى ليلتها تلك

دمشق بلدة بالشام ۱۲
بوقو ... ۱۲
تحقیق ... ۱۲
اعتقاد ... ۱۲
... ۱۲
رغیف ... رغفان جمع

واتینا مکة فلما کنا فی الطواف منّ الله تعالی علی الشیخ عدیؒ بمنازلة من انوارہ فغشی علیه حتی یقول القائل انه قد مات واذا اتتك الجاریة واقفة علی راسه تقول یحییك الذی اماتك سبحان الذی لا تقوم الحادثات لتجلی نور جلاله الا بتثبیته ولا تستقر الکائنات لظهور صفاته الا بتاییده بل اختطفت سبحات قدسه ابصار العقول واخذت بهجات بهائه الباب الفحول قال رضی الله تعالی عنه وارضاه ثم ان الله تعالی وله الحمد منّ علیّ بمنازلة من انوارہ فی الطواف ایضا وسمعت خطابا من باطنی قال فی آخرها قال یا عبد القادر اترك التجرید الظاهر والزم تفرید التوحید وتجرید التفرید فسنریك من آیاتنا عجبا فلا تشب مرادنا بمرادك وثبت قدمیك بین ایدینا ولا تر فی الوجود تصریفا لسوانا یدم لك شهودنا واجلس لنفع الناس وان لنا خاصة من عبادنا سنوصلهم علی یدك الی قربنا فقالت لی الجاریة یا فتی ما ادری ما شانك الیوم انه قد ضربت علیك خیمة من نور واحاطت بك الملائکة الی عنان السماء وشخصت الیك ابصار الاولیاء فی مقاماتهم وامتدت الی مثل ما اعطیت اعناق الآمال ثم ذهبت فلم ارها بعد رضی الله تعالی عنه وارضاه وعنها وعن جمیع الصالحین

شیخ محمد ازہر ابو المفاخر رحمه الله تعالی کہتے ہین کہ سنہ ۶۲۹ھ چھ سو انتیس مین شہر دمشق مین مجھے میرے والد نے خبر دی کہ مینے سیدی **شیخ عبد القادر محیی الدین** رضی الله تعالی عنه وارضاہ کو سنا بغداد مین سنہ ۵۵۹ھ پانسو انسٹھ مین فرماتے تھے کہ پہلے پہل جب مینے حج کیا بغداد سے قدم تجرید پر تنہا اور مین جوان تھا تو جب مین اس منارے کے نزدیک ہوا جو کہ معروف بام القرون ہے تو مین شیخ عدی بن مسافر سے ملا اس حال مین کہ وہ تنہا تھے اور اُس وقت وہ بھی جوان تھے پس انھون نے مجھسے کہا کہ کدھر مین نے کہا کہ مکے کیطرف کہا کیا تمکو صحبت مین رغبت ہے مین نے کہا کہ مین تو قدم تجرید پر ہون وہ بولے کہ مین بھی اسی طرح ہون پھر ہم دونون چلے پس جب ہم بعض راہ مین پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک حبشی لاغر بدن جاریہ منہ پر برقع ڈالے ہوئے ہے پھر وہ میرے آگے کھڑی ہوئی اور اُسنے میرے چہرے مین تیز نظر سے دیکھا اور کہا او جوان تو کہان کا ہے مین نے کہا کہ عجم کا وہ بولی کہ مقرر آج تو نے مجھکو تھکا دیا مین نے کہا کیون اُسنے کہا اسلیے کہ مین اس گھڑی بلاد حبشہ مین تھی پس مجھے یہ مشاہدہ کرایا گیا کہ الله تعالی نے تیرے قلب پر تجلی کی اور اپنے وصل سے تجھے وہ شئے عطا کی کہ اُسکے مثل تیرے غیر کو عطا نہین فرمائی اُس بات مین جو مین جانتی ہون پس مین نے یہ دوست رکھا کہ تجھے پہچان لون پھر کہا کہ مین آج تمہارے ساتھ چلون گی اور آج کی رات تمہارے ساتھ افطار کرونگی پھر وہ چلنے لگی جانب وادی یا کہا جانب راہ مین اور ہم چلنے لگے دوسری جانب مین پھر جب عشا کا وقت ہوا تو ہم کیا دیکھتے ہین کہ ایک طباق ما بین آسمان و زمین سے اوتر رہا ہے پھر جب وہ

ہمارے آگے آکر ٹھیرا تو ہمنے اسمین چھ روٹیان پائین اور سرکہ اور ترکاری پس وہ بولی ساری حمد اُس اللہ کو ہی
جسنے میرا اکرام کیا اور میرے مہمانون کا اکرام کیا بیشک ہر رات دو روٹیان مجھپر اُترا کرتی تھین پھر ہم مین سے
ہر ایک نے دو دو روٹیان کھائین پھر تین تھیان بھی ہمپر اُترین تو ہمنے انمین سے وہ پانی پیا جو کہ لذت و شیرینی
مین زمین کے پانی سے مشابہ نہین تھا پھر وہ اُسی رات مین ہمارے پاس سے چلی گئی اور ہم مکے مین آگئے پھر
جسوقت ہم طواف کیحالت مین تھے تو اللہ تعالے نے اپنے انوار مین سے ایک منازلہ کا شیخ عدی پر احسان
فرمایا تو اُنپر غشی کیگئی یہانتک کہ کہنے والا یہ کہے کہ وہ مرگئے اور کیا دیکھتا ہون کہ وہی جاریہ اُنکے سر پر کھڑی
ہوئی کہہ رہی ہی کہ تجھے وہی جلا دیگا جسنے تجھے مارا ہے پاک ہی وہ ذات کہ جسکی نور جلال کی تجلی کے واسطے حادث
چیزین قائم نہین رہتی ہین مگر اُسکے ثابت رکھنے سے اور نہ اسکے ظہور صفات کے واسطے کائنات ٹھہر سکتی
ہی مگر اُسکی تائید سے بلکہ اُسکے سبحات قدس نے عقول کی بینائیون کو جھپٹ لیا ہے اور اُسکے حسن و نور کی
خوبیون نے کامل مردون کی عقلون کو لے لیا ہے حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالے
نے اور اسی کو حمد ہے مجھپر بھی اپنے انوار مین سے ایک منازلہ کا احسان فرمایا طواف کی حالت مین اور مین نے
اپنے باطن سے ایک خطاب سُنا اُسنے جو کچھ کہا اُسکے آخر مین یون کہا او عبد القادر تو تجرید ظاہر کو ترک کر اور تفرید توحید
و تجرید تفرید کو لازم پکڑ پس ہم عنقریب اپنی نشانیون مین سے تجھکو عجب دکھائینگے پس تو ہماری مراد کو اپنی مراد
کے ساتھ ست ملا ہم اپنے آگے تیرے قدم جما دینگے اور مت دیکھ وجود مین کسی طرح کی تصریف واسطے ہمارے
سوا کے ہمیشہ رہیگا واسطے تیرے شہود دینی حضور ہمارا اور تو بیٹھ واسطے لوگون کے نفع کے اور بیشک واسطے ہمارے
ایک خاص لوگ ہین ہمارے بندون مین سے ہم عنقریب انکو تیرے ہاتھ پر اپنے قرب کیطرف پہونچائینگے پھر اس جاریہ نے
مجھسے کہا او جوان مین نہین جانتی ہون کہ آج تیری کیا کچھ شان ہی بیشک تجھپر تو نور کا ایک خیمہ لگایا گیا ہی اور تجھتا
آسمان تک تجھے فرشتون نے گھیر لیا ہے اور اولیا کی نگاہین اپنے اپنے مقام مین تیری طرف بلند ہوئی ہین اور
جو کچھ تجھے عطا کیا گیا ہے اسکے مثل کیطرف امید دن کی گردنین دراز ہوئی ہین پھر وہ چلی گئی تو اب تک
مین نے اُسے نہین دیکھا رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وعنہا وعن جمیع الصالحین **الحكاية الرابعة**

بعد الست المئين عن الشيخ ابی محمد عبد الله البطائحی رحمه الله تعالى قال حضر مجلس شيخنا الشيخ محيى الدين
عبد القادر رضی الله تعالى عنه وارضاه ابو المعالی محمد بن احمد البغدادی التاجر فاخذته حقنة شديدة
منعته من الحركة لشدتها وبلغ منه الجهد فنظر الى الشيخ رضی الله تعالى عنه وارضاه نظر المستغيث
فنزل الشيخ مرقاة فظهر على المرقاة العليا راس كراس الآدمی ثم نزل مرقاة اخرى فظهر كتفان وصدر
وما زال ينزل مرقاة مرقاة ويظهر من الجسد شئ فشئ حتى تكملت على الكرسی صورة كصورة الشيخ يتكلم على الناس

مرقاة بالفتح پایہ نردبان ۱۲ م

بصوتٍ مثلِ صوتہٖ وکلامٍ مثلِ کلامہٖ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ولا یریٰ ذٰلک الا ہو ومن شاء اللہ وجاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ یشق الناس حتی وقف علیہ وغطّی راسہ بکمّہ وفی روایۃٍ بمندیلہ فاذا ہو بصحراءَ متسعۃٍ فیہا نہرٌ عند شجرۃٍ فعلّق فیہا مفاتیح کانت فی کمّہ وازال حُقنتہ وتوضّأ من ذٰلک النہر وصلّی ثمّہ رکعتین فلما سلّم منہما رفع الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کمّہ اومندیلہ فاذا ہو فی المجلس واعضاءہ مُبتلّۃٌ بالماء ولا حقنۃَ بہ والشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ علی الکرسی کأن لم یتزل فسکت ولم یذکر ذٰلک لاحد وتفقّد مفاتیحہ فلم یجدہا معہ ثم بعد مدّۃٍ جہّز قافلۃً الی بلاد العجم وساروا من بغداد اربعۃ عشر یوما ثم نزلوا منزلا فی بریّۃٍ فیہا نہرٌ فذہب فیہا لیزیل حُقنتہ فقال ما اشبہ ہذہ الصحراء بتلک الصحراء وہذا النہر بتلک النہر وہذہ الشجرۃ بتلک الشجرۃ وذکر شانہ فی ذٰلک الیوم فاذا ہو بذٰلک النہر وبتلک الشجرۃ وبحُقنتہ یعنی ما خرج منہ فی ذٰلک الیوم یعرف ذٰلک ولا ینکر منہ شیئًا ووجد مفاتیحہ معلّقۃً فی الشجرۃ فلما رجعوا الی بغداد اتی الی الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ لیخبرہ فامسک باذنہ قبل ان یخبرہ بشیءٍ وقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ لہ یا ابا المعالی لا تذکرہ لاحدٍ وانا حیٌّ ولازم خدمتہ الی ان مات رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ

شیخ ابو محمد عبد اللہ الطائی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ ہمارے شیخ حضرت شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی مجلس مین ابو المعالی محمد بن احمد بغدادی تاجر حاضر ہوے پس انکو پاخانے کی ایسی سخت حاجت ہوئی کہ اُسنے اپنی شدت کے باعث حرکت کرنے سے روکدیا اور اُس سے انکو تکلیف پہونچی تو اونھون نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کیطرف ایسی نظر کی جیسے فریادرسی چاہنے والا نظر کرتا ہی پس حضرت شیخ منبر کی ایک پایے پر اُترے تو اوپر کے پایے پر ایک سر مثل سر آدمی کی ظاہر ہوگیا پھر دوسرے پایے پر اُترے تو دو مونڈھے اور ایک سینہ ظاہر ہوگیا اور وہ ایک ایک پایہ اُترتے جاتے تھے اور جسم مین کی ایک ایک شے ظاہر ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ کرسی پر ایک صورت مثل شیخ کی صورت کے کامل بنگئی کہ وہ لوگون پر کلام کر رہی ہی ایسی آواز سے جیسی اُنکی آواز اور کلام جیسے اونکا کلام اور اس حال کو نہین دیکھتا تھا مگر وہ اور وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہو اور حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگون کو پھاڑتے ہوے آئے یہانتک کہ شیخ محمد پر آکھڑے ہوے اور اُنکا سر اپنی آستین سے ڈہانکدیا ایک روایت مین ہی کہ اپنے رومال سے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ ایک فراخ جنگل مین ہین اُسمین ایک نہر ہی اسکے پاس ایک درخت ہے پس اونھون نے اسمین کنجیان لٹکا دین جو کہ اُنکی آستین مین تھین اور اپنی حاجت پوری کی اور اس نہر سے وضو کیا اور وہان دو رکعت نماز پڑہی پھر جب اُن سے سلام پھیرا تو حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے اپنی آستین یا اپنا رومال اُٹھا لیا پس کیا دیکھتے ہین کہ وہ اسی مجلس مین ہین اور اُنکے اعضا پانی سے تر ہو رہے ہین اور پاخانے کی حاجت بالکل انکو نہین ہے اور حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کرسی پر ہین گویا اُترے ہی نہ تھے شیخ محمد بن احمد چپ رہے اور کسی سے اسکا ذکر نہین کیا

اور اپنی کنجیان تلاش کین تو انکو اپنے پاس نہ پایا پھر ایک مدت کے بعد انھون نے بلاد عجم کی طرف اپنی ایک قافلے کی تیاری کی اور بغداد سے چودہ دن تک چلے پھر کسی منزل مین اُترے جو کہ ایک جنگل مین تھی اُسمین ایک نہر تھی پس اس جنگل مین گیئے تاکہ قضای حاجت کر آئین تو بولے کہ یہ صحرا کیا مشابہ ہی اس صحرا سے اور یہ نہر اُس نہر سے اور یہ درخت اوس درخت سے اور اپنا حال یاد کیا جو اُسدن ہوا تھا تو کیا دیکھتے ہین کہ یہ وہی نہر ہی اور یہ وہی درخت ہی اور وہی اپنا پس افگندہ ہی یعنی وہ نجاست جو اسدن اُنکے بدن سے خارج ہوئی تھی اس کو پہچان رہے ہین اس سے کچھ بھی اوپرا نہین سمجھتے ہین اور اپنی کنجیان اوس درخت مین لٹکی ہوئی پائین پھر جب بغداد کی طرف لوٹ کر آئے تو حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت مین حاضر ہوے تاکہ اُنکو خبر دین پس اونہون نے اونکا کان پکڑا قبل اسکے کہ کسی شئی کی اُنکو خبر دین اور اُنسے فرمایا کہ اے ابو المعالی کو کسی سے اسکا ذکر مت کرنا میری حیات مین شیخ ابو المعالی حضرت شیخ رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ کی خدمت شریف کے ملازم رہے یہانتک کہ آپ نے وفات پائی **الحکایة الخامسة** بعد الستّ المئین عن الاشیاخ الثلثة الشیخ ابی الحسن الخفّاف البغدادی والشیخ ابی الحسن علی بن سلیمان المعروف بالخبّاز والشیخ الجلیل الملقّب بالقصّار وبالقصیر بسندهم المتصل انّ الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی الله تعالی عنه و ارضاه زار الشونیزیّ یوم الاربعاء السابع والعشرین من ذی الحجة سنة تسع وعشرین وخمسمائة ومعه جمع کثیر من الفقهاء والفقراء ووقف رضی الله تعالی عنه وارضاه عند قبر الشیخ حمّاد رضی الله تعالی عنه زمانا طویلا حتی اشتدّ الحرّ والناس واقفون خلفه ثم انصرف والسرور بیّنٌ فی وجهه فسئل عن سبب طول قیامه فقال رضی الله تعالی عنه وارضاه کنتُ خرجتُ من بغداد فی یوم الجمعة منتصف شعبان سنة تسع وتسعین واربعمائة مع جماعةٍ من اصحاب الشیخ حماد رضی الله تعالی عنه لنصلّی الجمعة فی جامع الرصافة والشیخ معنا فلما کنا عند قنطرة النهر دفعنی فرمانی فی الماء وکان شدّة البرد فی کوانین فقلتُ بسم الله غسلَ الجمعة وکان علیّ جبّةُ صوف فی کمّی اجزاءٌ فرفعتُ یدی لئلا تبتلّ وترکونی وانصرفوا فخرجتُ من الماء وعصرتُ الجبّة وتبعتُهم وقد تاذیتُ بالبرد اذًی کثیرا فطمع فیّ اصحابُه فنهرهم وقال انما اذیتُه لامتحنه فاراه جبلا لا یتحرک وانی رایتُه الیوم فی قبره وعلیه حُلّة من جوهر وعلی راسه تاج من یاقوت وفی یدیه اساورُ من ذهبٍ وفی رجلیه نعلان من ذهب ویده الیمنی لا تطیعه فقلتُ ما هذا قال هذه الید التی رمیتُك بها فهل انت غافرٌ لی ذلك فقلتُ نعم قال فاسئل الله تعالی ان یردّها علیّ فوقفتُ اسألُ الله تعالی فی ذلك وقام خمسة آلاف من اولیاء الله تعالی فی قبورهم یسئلون الله عزّ وجلّ ان یقبل مسالتی فیه ویشفعون عندی فی تمام المسئلة فما زلت اسال الله تعالی عزّ وجلّ فی مقامی ذلك حتی ردّ الله تعالی یده وصافحنی بها

وقد تم سروری قالوا فلما اشتهر ھذا القول ببغداد اجتمع المشائخ والصوفیۃ من اھل بغداد من اصحاب
الشیخ حماد رضی اللہ تعالی عنہ لیطالبوا الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ بتحقیق ما قال فی الشیخ
حماد وتبعھم خلق کثیر من الفقراء واتوا الی المدرسۃ فلم یتکلم منھم احد اجلالا للشیخ فبدأ بمرامھم وقال رضی
اللہ تعالی عنہ وارضاہ لھم اختاروا رجلین من المشائخ تبین لکم ما ذکرتہ علی لسانھما فاجمعوا علی الشیخ
ابی یعقوب یوسف بن ایوب بن یوسف الھمدانی وکان یومئذ قد ورد الی بغداد والشیخ ابی محمد عبد الرحمن
بن شعیب بن مسعود الکردی وکان مقیما ببغداد رضی اللہ تعالی عنھما وکانا من ذوی الکشف الخارق والاحوال
الفاخرۃ وقالوا لہ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ امھلناک فی بیان ذلک علی لسانھما جمعۃ فقال لھم بل لا تنقومون
من مقامکم ھذا حتی یتحقق لکم ھذا الامر واطرق واطرقوا فصاح الفقراء من خارج المدرسۃ واذا الشیخ
یوسف قد جاء حافیا یشتد فی عدوہ حتی دخل المدرسۃ وقال شہد نی اللہ عزوجل الساعۃ الشیخ
حماد او قال لی یا یوسف اسرع الی مدرسۃ الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وقل للمشائخ
الذین فیھا صدق الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ فیما اخبر عنی فلم یتم کلام الشیخ یوسف
حتی جاء الشیخ عبد الرحمن وقال مثل قول الشیخ یوسف فقام المشائخ کلھم یستغفرون الشیخ عبد القادر
رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وعنھم اجمعین **شیخ ابو الحسن خفاف** بغدادی وشیخ ابو الحسن علی بن سلیمان
معروف بخباز وشیخ جلیل ابو الحسن خباز... شیوخ سے بسند متصل مروی ہے کہ حضرت شیخ محیی الدین
عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے روز چہارشنبہ ستائیسوین ماہ ذی حجہ ۵۲۹ھ پانسو انتیس ہجری کو
قبرستان شونیزی کی زیارت کی اور انکے ساتھ فقہاء و فقراء مین سے ایک جماعت کثیر تھی اور آپ حضرت شیخ حماد
رضی اللہ تعالی عنہ کی قبر کے پاس دیر تک کھڑے رہے یہانتک کہ گرمی سخت ہوگئی اور لوگ آپکے پیچھے کھڑے
ہوئے تھے پھر آپ وہان سے لوٹے اور آپ کے چہرۂ مبارک مین سرور ظاہر ہو رہا تھا پس کسی نے آپ سے
دیر تک کھڑے رہنے کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ روز جمعہ نصف ماہ شعبان ۴۹۹ھ چار سو ننانوے ہجری کو مین
بغداد سے نکلا ہمراہ ایک جماعت کے اصحاب شیخ حماد رضی اللہ تعالی عنہ سے تاکہ ہم مسجد جامع رصافہ مین نماز
جمعہ پڑھین اور حضرت شیخ ہمارے ساتھ تھے پھر جب ہم نہر کے پل کے نزدیک پہونچے تو حضرت شیخ نے پانی مین
مجھے ڈالدیا اور کانون کے مہینون مین سخت سردی تھی پس مین نے کہا بسم اللہ جمعہ کا غسل اور مجھپر اون کا
جبہ تھا اور میری آستین مین کچھ جزو تھے تو مین نے اپنا ہاتھ اُٹھا لیا تاکہ وہ تر نہو جائین اور وہ لوگ مجھے چھوڑ گئے
اور چلدیے پھر مین پانی سے نکلا اور جبہ کو نچوڑا اور انکے پیچھے چلا گیا اور مین نے سردی سے بہت ایذا پائی تو
حضرت شیخ کے اصحاب نے مجھ مین طمع کی پس اونھون نے انکو جھڑکا اور فرمایا کہ مینے تو صرف اسلیے اُسکو ایذا دی کہ

ابو الحسن خفاف
ابو الحسن
نساج
ابو سعید
محمد بن
غز الاصفہانی

اُسے آزماؤن سو مین اُسکو ایک ایسا بیہاؤ خیال کرتا ہون جو کہ حرکت نہین کرتا ہی اور مین نے آج انکو یعنی شیخ حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُنکی قبر مین دیکھا اور اُنپر ایک حلہ تھا جو ہرکا اور اُنکے سر پر ایک تاج یاقوت کا اور اُنکے ہاتھون مین سونے کے کنگن اور اُنکے پانون مین سونے کی دو جوتیان اور اُنکا داہنا ہاتھ اُنکی اطاعت نہین کرتا ہے یعنی بیکار ہے پس مین نے کہا یہ کیا ہے تو فرمایا یہ وہ ہاتھ ہے جس سے مین نے تجھے پھینکا تھا پس کیا تو اُسکو میرے واسطے بخشنے والا ہو تو مین نے کہا ہان فرمایا تو تو اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کر کہ وہ اسکو مجھپر پھیر دے پس مین ٹھہر گیا اللہ تعالیٰ سے اس بارے مین سوال کرنے لگا اور پانچہزار ولی اولیاء اللہ مین سے اپنی قبرون مین کھڑے ہوے اللہ عز وجل سے سوال کرنے لگے کہ میرا سوال انکے حق مین قبول فرمالے اور سوال کے پورا ہونے مین میرے نزدیک شفاعت کرنے لگے پس مین اپنے اس مقام مین اللہ عز وجل سے سوال کرتا رہا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اونکا ہاتھ پھیر دیا اور اس ہاتھ کے ساتھ مجھسے مصافحہ کیا اور میرا سرور پورا ہوگیا - وہ بیٹون کہتے ہین پھر جب یہ بات بغداد مین مشتہر ہوئی تو مشائخ وصوفیہ اہل بغداد کے اصحاب شیخ حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین کے جمع ہوے تاکہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ سے مطالبہ کرین اُس بات کی تحقیق کا جو اونھون نے حضرت شیخ حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین فرمائی اور فقرا مین کی ایک خلق کثیر اونکے پیچھے ہوئی اور مدرسہ کیطرف آئی پس حضرت شیخ کے اجلال کے باعث اُنمین سے کسی نے بات نہ کی تو خود حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے انکے مطلب کی ابتدا کی اور اُنسے فرمایا کہ تم مشائخ مین سے دو شخص منتخب کرلو اُنکی زبان پر تمکو وہ بات ظاہر ہوجائیگی جو مین نے ذکر کی ہے پس اُنھون نے اتفاق کیا شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب بن یوسف ہمدانی پر اور وہ اُسوقت بغداد کیطرف وارد ہوے تھے اور شیخ ابو محمد عبد الرحمن بن شعیب بن مسعود کُردی پر یہ بغداد مین مقیم تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور یہ دونون کشف خارق واحوال فاخرہ والون مین سے تھے اور حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ سے عرض کیا کہ اس بات کے بیان کرنے مین اُنکی زبان پر ہمنے آپکو ایک جمعے کی مہلت دی تو آپ نے اُنسے فرمایا بلکہ تم اپنی اس جگہ سے اُٹھنے نہ پاوگے یہانتک کہ یہ امر تمکو متحقق ہوجائیگا اور آپ نے اپنا سر نیچا کیا اور اُنھون نے بھی اپنے اپنے سر نیچے کیے پس فقرا مدرسے کے باہر سے چلائے اور ناگاہ شیخ یوسف برہنہ پا دوڑتے ہوے آئے یہانتک کہ مدرسے مین داخل ہوگئے اور کہا کہ اللہ عز وجل نے ابھی شیخ حماد کا مشاہدہ کرا دیا اور انھون نے مجھے کہا اے یوسف تو جلدی چلا جا طرف مدرسہ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے اور جو مشائخ اسمین ہین اُنسے کہدے کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس بات کی میری طرف سے خبر دی ہے وہ اسمین سچے ہین پھر ابھی شیخ یوسف کی بات پوری نہونے پائی تھی یہانتک کہ شیخ عبد الرحمن بھی آگئے اور مثل قول شیخ یوسف کے

کہا پس سارے مشائخ کھڑے ہوے اور حضرت شیخ عبد القادرؓ سے معافی چاہنے لگے رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وعنہم اجمعین

الحکایۃ السادسۃ بعد الست الثین عن الشیخ ابی المظفر منصور بن المبارک الواسطی الواعظ المعروف بجرادۃ المتقدم ذکرہ قال دخلت وانا شاب علی الشیخ **محی الدین عبد القادر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ومعی کتاب یشتمل علی شیٔ من علوم الفلسفۃ وعلوم الروحانیۃ فقال لی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ من دون الجماعۃ قبل ان ینظر فی کتابی ویسئلنی عما فیہ یا منصور بئس الرفیق کتابک ہذا قم فاغسلہ فعزمت ان اقوم من بین یدیہ واطرح الکتاب فی بیتی ثم لا احملہ بعد ذلک خوفا من الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ولم تسمح نفسی بغسلہ لمحبتی فیہ وکان قد علق بذہنی شیٔ من مسائلہ واحکامہ فنہضت لاقوم بہذہ النیۃ فنظر الی الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کالمتعجب منی فلم استطع النہوض واذا انا علی حال المقید فقال لی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ناولنی کتابک ففتحتہ فاذا ہو کاغذ ابیض لا حرف مکتوب فیہ فاعطیتہ ایاہ فتصفحہ اوراقہ قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ہذا کتاب فضائل القرآن لمحمد بن الضریس و اعطانیہ فاذا ہو فضائل القرآن لابن الضریس مکتوبا باحسن خط فقال لی الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ تتوب ان تقول بلسانک ما لیس فی قلبک قلت نعم یا سیدی قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ قم فنہضت فاذا انا قد انسیت جمیع ما کنت حفظت من مسائل الفلسفۃ واحکام الروحانیۃ و نسخ من باطنی کانہ لم یمر بی قط الی الآن شیخ ابو المظفر منصور بن مبارک واسطی واعظ معروف بجرادہ جنکا ذکر اول ہو چکا ہے کہتے ہین کہ مین بحالت جوانی حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا باین حال کہ میرے پاس ایک کتاب تھی جو کہ علوم فلسفہ وعلوم روحانیت مین سے کسی شئے پر مشتمل تھی تو حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے مجھسے فرمایا نہ اور کسی سے اوس جماعت مین سے قبل اسکے کہ آپ میری کتاب پر نظر کرین اور مجھسے اس شئے کا پوچھین جو اوسمین تھی اے منصور تیری یہ کتاب برا رفیق ہی تو اٹھ کھڑا ہو پھر اسکو دھو ڈال پس مین نے یہ عزم کیا کہ انکے آگے سے اٹھ کھڑا ہوون اور اس کتاب کو اپنے گھر مین ڈال رکھون پھر بعد اسکے حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے خوف سے اسکو نہ اوٹھالاؤن اور میرے جی نے اسکے دہوڈالنے کے ساتھ جوانمردی نکی اسلیے کہ میری محبت اُسمین تھی اور اُسکے مسائل واحکام مین سے کچھ میرے ذہن سے چپک چکا تھا پھر مین اٹھا تاکہ اس نیت کے ساتھ کھڑا ہو جاؤن تو حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے میری طرف نظر کی جیسے مجھسے تعجب کرنیوالے ہین پس مین نہ اٹھ سکا اور ناگاہ مین مقید کے حال پر ہون پھر حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے مجھسے فرمایا کہ تو مجھے اپنی کتاب دیدے پس مین نے اُسکو کھولا تو گیا دیکھتا ہون کہ وہ سپید کاغذ ہی

اسمین کوئی حرف لکھا ہوا نہین ہی پھر مین نے وہ انکو دیدی تو انھون نے اسکے صفحون مین نظر کی فرمایا کتاب تو محمد بن ضریس کی فضائل قرآن ہی اور وہ مجھے دیدی تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ ابن ضریس کی فضائل قرآن نہایت خوشخط لکھی ہوئی ہی پھر مجھسے فرمایا کہ تو اس سے توبہ کرتا ہے کہ اپنی زبان سے وہ بات کہے جو تیرے دل مین نہین ہے مین نے عرض کیا جی ہان یا سیدی حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے فرمایا کھڑا ہو جا پس مین اُٹھا تو ناگاہ میرا یہ حال تہا کہ مسائل فلسفہ واحکام روحانیت مین سے جو کچھ مین نے حفظ کیا تہا وہ سب بھلا دیا گیا اور میرے باطن سے منسوخ ہو گیا تا آنکہ گو یادہ کبھی مجھپر گزرا ہی نہتھا ابتک

الحکایۃ السابعۃ بعد الست المئین عن الشیخ ابی الحسن علی بن ابراھیم بن اسمعیل الواسطی بسندہ المتصل والشریف ابی العباس احمد بن محمد الازھری البغدادی بسندیہما المتصلین ان الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ قال وھو علی الکرسی مکثت خمسا وعشرین سنۃ متجردا سائحا فی براری العراق وخرابہ واربعین سنۃ اصلی الصبح بوضوء العشاء وخمس عشرۃ سنۃ اصلی العشاء بوضوء الفجر ثم استفتح القرآن وانا واقف[1] علی رجل واحدۃ ویدی فی وتد مضروب فی حائط خوف النوم حتی انتہی الی اخر القرآن عند السحر وکنت لیلۃ طالعا فی سلم فقالت لی نفسی لو نمت ساعۃ قمت فوقفت فی موضع خطر لی ھذا وانتصبت علی رجل واحدۃ واستفتحت القرآن حتی انتہیت الی اخرہ وانا علی ھذہ الحالۃ وکنت امکث من الثلاثۃ الایام الی اربعین یوما ولا اجد ما اقتات[2] بہ وکان القوم یاتینی فی صورۃ فاصیح علیہ فیذھب وتاتینی الدنیا وزخارفہا[3] وشھواتہا فی صور حسان وقباح فاصیح[4] علیہا فتفر ھاربۃ واقمت فی البرج المسمی الان ببرج العجمی احدی عشرۃ سنۃ وبطول اقامتی فیہ سمی ببرج العجمی وکنت عاھدت اللہ عزوجل فیہ ان لا اکل شیئا حتی القم ولا اشرب حتی اسقی فبقیت فیہ مدۃ اربعین یوما لا اکل شیئا فبعد الاربعین جاء رجل ومعہ خبز وطعام فوضعہ بین یدی ومضی وترکنی فکادت نفسی تقع علی الطعام من شدۃ الجوع فقلت واللہ لا احلت عما عاھدت ربی تبارک وتعالی فسمعت صارخا من باطنی ینادی الجوع الجوع فلم التفت لہ فاجتاز بی الشیخ ابو سعید المخرمی فسمع الصارخ فدخل علی فقال ما ھذا یا عبد اللہ او قال یا سید عبد القادر فقلت ھذا اقلق النفس واما الروح فساکنۃ الی مولاھا عزوجل قال تعال الی باب الازج ومضی وترکنی علی حالی فقلت فی نفسی ما اخرج من ھذا الایام فجاءنی ابو العباس الخضر وقال قم وانطلق الی ابی سعید فجئتہ واذا ھو واقف علی باب دارہ ینتظرنی وقال لی یا سید عبد القادر الم یکفک قولی لک تعال حتی امرک الخضر بما امرتک بہ ثم ادخلنی دارہ فوجدت طعاما مھیئا فجلس یلقمنی حتی شبعت ثم البسنی الخرقۃ بیدہ ولازمت الاشتغال علیہ وکنت قبل ذلک فی سیاحاتی فاتانی شخص ما رایتہ قبل فقال لی

[1] انتصاب بر پای خاستن ۱۲ص
[2] اقتات کذا قوت کرد فلان چیز را ۱۲ مقدمہ
[3] زخارف الدنیا آرائشہاے دی ۱۲ص
[4] صیحہ بانگ کردن ۱۲ مقدمہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

هل لك فی الصحبۃ قلت نعم قال بشرط ان لا تخالفنی قلت نعم قال اجلس ههنا حتی اتيك و غاب عنی سنۃ
ثم عاد الی و انا فی مکانی ذلك فجلس عندی ساعۃ ثم قام و قال لا تبرح من مکانك حتی اعود اليك
فغاب عنی سنۃ اخری ثم عاد و انا فی مکانی فجلس عندی ساعۃ ثم قام و قال لا تبرح من مکانك حتی
اعود فغاب عنی سنۃ اخری ثم عاد و معه خبز و لبن فقال لی انا الخضر و قد امرت ان اکل معك فاکلنا
ثم قال قم فادخل بغداد فدخلنا جميعا فقيل للشيخ رضی الله تعالی عنه و ارضاه من این کنت تقتات
فی مدۃ تلك السنين الثلاث قال من المنبوذات شیخ ابو الحسن علی بن ابراهيم بن اسمعيل واسطی اور
شریف ابو العباس احمد بن محمد ازہری بغدادی سے بسند متصل ہر دو مروی ہی کہ حضرت شیخ محیی الدین
عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ و ارضاہ نے فرمایا اور آپ کرسی پر تھے کہ مین پچیس برس جریدہ و تنہا ہو کر سیر و سیاحت
کرتا پھرا عراق کے جنگلون اور ویرانون مین اور چالیس برس صبح کی نماز عشا کے وضو سے پڑہتا رہا اور پندرہ برس
فجر کے وضو سے عشا کی نماز پڑہتا تھا پھر مین قرآن شریف شروع کرتا اور ایک پانون پر کھڑا رہتا تھا اور میرا
ہاتھ ایک میخ مین ہوتا جو کہ دیوار مین گڑی ہوئی ہوتی تھی نیند کے خوف سے یہانتک کہ مین سحر کے وقت آخر
قرآن تک پہونچتا تھا اور ایک رات مین سیڑہی پر چڑہنے والا تھا کسی زمین مین تو میرے نفس نے مجھسے کہا کہ کاش
تو گھڑی بھر سو رہتا پس مین کھڑا ہوا پھر اُسی جگہ مین ٹھہر گیا جہان مجھے یہ خطرہ آیا اور ایک پانون پر
کھڑا ہوا اور قرآن شریف شروع کیا یہانتک کہ اُسکے آخر تک آ گیا اور مین اسی حالت پر تھا اور مین
تین دن سے چالیس دن تک ٹھیرا رہتا اس حال مین کہ وہ شے نہین پاتا تھا کہ جسکے ساتھ قوت بسری کرون اور نیند
کسی صورت مین میرے پاس آتی تو مین اُسپر چیخ مارتا تھا پس وہ جاتی رہتی تھی اور دنیا اور اسکی آرائشین
خواہشین اچھی اور بری صورتون مین میرے پاس آتین تو مین اُنپر چیخ مارتا تھا پس وہ بھاگتی چلی جاتی
تھین اور مین نے گیارہ برس اُس برج مین اقامت کی جسکا اب برج عجمی نام رکھا جاتا ہے اور میرے طول
اقامت کے باعث اوسکا نام برج عجمی رکھا گیا ہی اور مین نے اسمین اللہ عز و جل سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ
مین کوئی شے نہ کھاونگا یہانتک کہ مین لقمہ دیا جاؤن اور نہ پیونگا یہانتک کہ پلایا جاؤن پس مین چالیس
دن کی مدت تک اسمین رہا کوئی شے نہین کھاتا تھا پھر بعد چالیس دن کے ایک مرد آیا اور اُسکے ساتھ روٹی
اور کھانا تھا پھر اُسکو میرے آگے رکھدیا اور چلدیا اور مجھے چھوڑ گیا پس میرا نفس مارے بھوک کی شدت کے
قریب تھا کہ اُس کھانے پر گر پڑے تو مین نے کہا واللہ مین نہ پھرونگا اُس شے سے جسکا مین نے اپنے رب تبارک
و تعالی سے معاہدہ کیا ہی پھر مین نے اپنے باطن سے ایک ندا کرنیوالے کو سنا کہ وہ الجوع الجوع ندا کر رہا ہی
تو مین نے اسکی طرف کچھہ التفات نکیا پھر شیخ ابو سعد[۳] مخزومی نے مجھپر گزر کیا تو انھون نے اُس ندا کرنیوالے کو سُن لیا

ف ۱ بند اندرونی ... از وست ... ص

ف ۲ ... دانستہ ... در ... اندازند

ف ۳ اصل مین اسیطرح ہے مگر ابو سعید مخزومی صحیح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

پس وہ مجھپر داخل ہوے پھر فرمایا یہ کیا ہے ای عبد اللہ یا فرمایا ای سید عبد القادر مین نے کہا کہ یہ نفس کا قلق ہے اور سوچ جو ہی سو اپنے مولا عزوجل کیطرف ساکن ہی فرمایا تو میرے پاس آ طرف باب الازج کے اور وہ چلدیے اور مجھے اپنے حال پر چھوڑ گئے پس مین نے اپنے جی مین کہا کہ مین اس سے نہ نکلون گا مگر بسبب کسی امر کے پھر ابو العباس خضر میرے پاس آئے اور فرمایا کھڑا ہو اور ابو سعد کیطرف چل پس مین اُنکے پاس آیا اور ناگاہ وہ اپنے گھر کے دروازے پر ٹھیرے ہوے ہین میرا انتظار کر رہے ہین اور مجھسے فرمایا ای سید عبد القادر کیا کافی نہین ہوا تجھکو میرا کہنا تجھسے کہ تو میری طرف آ یہانتک کہ خضر نے تجھے امر کیا اُس بات کا جسکا مین نے تجھے امر کیا تھا پھر مجھے اپنے گھر کے اندر لے گئے تو مین نے کھانا مہیا پایا پھر وہ بیٹھے ہوے مجھے لقمہ دینے لگے یہانتک کہ مین سیر ہو گیا پھر مجھے اپنے ہاتھ سے خرقہ پہنایا اور مین نے اُنپر مشتغل ہونے کی ملازمت کی اور اس سے قبل مین اپنی سیاحتون مین تھا پس میرے پاس ایک ایسا شخص آیا کہ اس سے پہلے مین نے اُسکو نہین دیکھا تھا تو اُسنے مجھسے کہا کیا تجھکو صحبت مین رغبت ہی مین نے کہا ہان کہا باین شرط کہ تو میری مخالفت نہ کرے مین نے کہا ہان کہا یہان بیٹھا رہ یہان تک کہ مین تیرے پاس آؤن اور وہ برس بھر مجھ سے غائب رہا پھر لوٹ کر میری طرف آیا اور مین اپنی اُسی جگہہ مین تھا پس وہ گھڑی بھر میرے پاس بیٹھا پھر اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا اپنی جگہہ سے نہ نکلنا یہانتک کہ مین تیرے پاس آؤن پھر سال بھر اور مجھسے غائب رہا پھر لوٹ کر آیا اور مین اپنی جگہہ مین تھا پس گھڑی بھر میرے پاس بیٹھا پھر اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا اپنی جگہہ سے نہ نکلنا یہانتک کہ مین لوٹ کر آؤن پھر سال بھر اور مجھسے غائب رہا پھر لوٹ کر آیا اور اُسکے ساتھ روٹی اور دودھ تھا پس مجھسے کہا کہ مین خضر ہون اور مجھے امر کیا گیا ہے کہ مین تیرے ساتھ کھاؤن پس ہمنے کھایا پھر کہا کھڑا ہو پس بغداد مین داخل ہو پھر ہم دونون داخل ہوے پس حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ سے کہا گیا کہ اُس تین سال کی مدت مین آپ کہانسے قوت بسری کرتے تھے فرمایا اُون چیزون سے جنکو لوگ بیکار سمجھکر پھینک دیتے ہین +

الحکایة الثامنة بعد الستاتین عن الشیخ ابی عبد اللہ محمد بن الشیخ ابی العباس الخضر بن عبد اللہ بن یحیی الحسینی الموصلی قال حدثنا ابی بالموصل قال کنا لیلة فی مدرسة شیخنا السید محیی الدین عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ ببغداد فجاءہ الامام المستنجد باللہ ابو المظفر یوسف رحمہ اللہ تعالی وسلم علیہ استوصاہ ووضع بین یدیہ مالا فی عشرة اکیاس یحملہا عشرة من الخدام فقال رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ لا حاجة لی فیہا فابی ان یقبلہا والح علیہ فاخذ کیسا منہا فی یمینہ واخری فی یسارہ وعصرہما بیدہ فسالا دما فقال رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ لہ یا ابا المظفر اما تستحیی من اللہ تعالی ان تاخذ دماء الناس وتقابلنی بہا فغشی علیہ فقال الشیخ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وعزة المعبود

لولا حرمة اتصاله برسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لترکت الدم یجری الی منزله قال قال شهدته یوما عنده فقال له ارید ان اری شیئا من الکرامات لیطمئن قلبی قال رضی الله تعالی عنه وارضاه وما ترید قال تفاحا من الغیب ولم یکن ذلک الاوان اوان التفاح بالعراق فمد یده فی الهواء فاذا فیها تفاحتان فاعطاه احداهما وکسر الشیخ التی بیده واذا هی بیضاء تفوح منها رائحة کالمسک وکسر المستنجد التی بیده فاذا فیها دودة فقال ما هذا والتی بیدک کما اری قال رضی الله تعالی عنه وارضاه المستنجد یا ابا المظفر لمستها ید الظلم فدودت شیخ ابو عبد الله محمد بن شیخ ابو العباس خضر بن عبد الله بن یحیی حسنی موصلی رحمهم الله تعالی سے مروی ہی کہا ہمکو حدیث کی میرے والد نے موصل مین کہا ایک رات ہم تھے مدرسہ شیخنا السید محیی الدین سید عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی الله تعالی عنه وارضاہ مین پس آیا اونکے پاس مستنجد بالله ابو المظفر یوسف رحمه الله تعالی وسلم علیہ اور اونسے وصیت چاہی اور اونکے آگے مال رکھا جو کہ دس توڑون مین تھا جنکو دس خادم لادے ہوے تھے پس حضرت شیخ رضی الله تعالی عنه وارضاہ نے فرمایا مجھکو انمین کسی طرح کی حاجت نہین ہی پھر اونکے قبول کرنے سے انکار فرمایا اور اوسنے آپ پر اصرار کیا تو آپ نے انمین سے ایک توڑا اپنے داہنے ہاتھ مین اور دوسرا اپنے بائین ہاتھ مین لیا اور انکو اپنے ہاتھ سے نچوڑا تو وہ دونون خون ہوکے بہنے لگے پھر آپ نے اس سے فرمایا اے ابو المظفر کیا تو الله تعالی سے نہین شرماتا ہے کہ تو لوگون کے خون لیوے اور انکو لیکر میرا مقابلہ کرے پس اوسپر غشی طاری ہوی پھر حضرت شیخ رضی الله تعالی عنه وارضاہ نے فرمایا قسم ہے معبود کی عزت کی اگر نہوتی حرمت اسکے اتصال کی رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے تو البتہ مین چھوڑ دیتا اوس خون کو اسحال مین کہ وہ اسکے گھر تک بہتا جاتا راوی نے کہا کہ میرے والد نے کہا کہ ایکدن مین مستنجد کے پاس حاضر ہوا وہ حضرت شیخ رضی الله تعالی عنہ کے پاس تھا پس آپ سے عرض کیا مین چاہتا ہون کہ کوی شے کرامات مین سے دیکھون تاکہ میرا دل مطمئن ہو جاے آپ نے فرمایا تو کیا چیز چاہتا ہی عرض کیا کہ سیب انگور مین سے اور وہ وقت عراق مین سیب کا وقت نتھا پس آپ نے اپنا ہاتھ ہوا مین بڑہایا تو ناگاہ اوسمین دو سیب موجود تھے پس آپ نے انمین کا ایک اسکو عطا کیا اور آپ نے وہ سیب توڑا جو اپنے ہاتھ مین تھا اور ناگاہ وہ سفید تھا اس سے ایک خوشبو مثل مشک مہک رہی تھی اور مستنجد نے وہ سیب توڑا جو اسکے ہاتھ مین تھا تو ناگاہ اسمین ایک کیڑا تھا پس وہ بولا کہ یہ کیا ہے اور جو سیب آپ کے ہاتھ مین ہے وہ ویسا ہے جیسا کہ مین دیکھ رہا ہون آپ نے فرمایا اے ابو المظفر اسکو ظلم کے ہاتھ نے چھو لیا تو اسمین کیڑے پڑ گئے

الحکایة التاسعة بعد الستین عن الشیخ ابی محمد رجب بن ابی المنصور الرازی وابی زید عبد الرحمن بن سلم القرشی وابی عبد الله محمد بن عبادة الانصاری باسانیدهم المتصلة ان الشیخ

محیی الدین السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ جاءہ ابو غالب فضل
ابن اسمعیل البغدادی التاجر فقال لہ یا سیدی قال جدک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من دعی فلیجب
وھا انا قد دعوتک الی منزلی فقال ان اذن لی جئت ثم اطرق ملیا ثم قال نعم فرکب رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ
بغلتہ واخذ الشیخ علی بن الھیتی برکابہ الایمن واخذت انا بالایسر فاتینا دارہ واذا فیہا مشائخ بغداد وعلماءھا
واعیانھا ومد سماط فیہ من کل حلو وحامض واتی بسلۃ کبیرۃ مختومۃ یحملھا اثنان ووضعت فی آخر
السماط وقال ابو غالب الصلوۃ والشیخ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ مطرق فما اکل وما اذن فی الاکل ولا
اکل احد واھل ھذا المجلس کان علی رؤسھم الطیر من ھیبتہ قال الراوی فاشار رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ
الی والی الشیخ علی بن الھیتی ان قدما الی تلک السلۃ فقمنا نحملھا وھی ثقیلۃ حتی وضعناھا بین یدیہ فامرنا
بفتحھا ففتحناھا فاذا فیہا ولد لابی غالب اکمہ مقعد مجذوم مفلوج فقال لہ الشیخ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ
قم باذن اللہ معافی فاذا الصبی یعدو وھو بصیر ولا عاھۃ بہ فضج الحاضرون وخرج الشیخ فی غلبۃ الناس
ولم یاکل شیئا فجئت الی سیدی الشیخ ابی سعد القیلوی واخبرتہ بذلک فقال الشیخ عبد القادر یبرئ
الاکمہ والابرص ویحیی الموتی باذن اللہ تعالی قال وشھدت مجلسہ مرۃ فی سنۃ تسع وخمسین وخمسمائۃ
فاتاہ جمع من الرافضۃ بقفتین مخیطتین مختومتین وقالوا لہ قل لنا ما فی ھاتین القفتین فنزل من
اعلی الکرسی ووضع یدہ علی احداھما وقال فی ھذہ صبی مقعد وامر ابنہ عبد الرزاق بفتحھا ففتحھا و
اذا فیہا صبی مقعد فامسک بیدہ وقال لہ قم فقام یعدو ووضع یدہ علی الاخری وقال فی ھذہ صبی
لا عاھۃ بہ وامر ابنہ بفتحھا ففتحھا واذا فیہا صبی فقام یمشی فامسک رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ بناصیتہ
وقال لہ اقعد فقعد فتابوا عن الرفض علی یدہ ومات فی المجلس یومئذ ثلثۃ +

شیخ ابو محمد رجب بن ابی المنصور رازی وابو زید عبد الرحمن بن سالم قرشی وابو عبد اللہ محمد بن عبادہ
انصاری سے باسانید متصلہ خود ہا مروی ہی کہ حضرت شیخ محیی الدین سید عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی
اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے پاس ابو غالب فضل بن اسمعیل بغدادی تاجر آیا پھر آپ سے عرض کیا یا سیدی آپکے
نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی بلایا جاوے تو چاہیے کہ اس دعوت کو قبول کرے
لیجیے مین نے مقرر آپ کو اپنے گھر کی طرف بلایا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے اذن دیا جائیگا تو مین آؤنگا
پھر آپ دیر تک سر جھکائے رہے پھر فرمایا ہان پس آپ اپنے خچر پر سوار ہوے اور شیخ علی بن ہیتی نے آپکی
داہنی رکاب پکڑی اور مین نے بائین پھر ہم اسکے گھر آئے کیا دیکھتے ہین کہ اسمین بغداد کے مشائخ وعلماء واعیان
ہین اور مقرر دستر خوان بچھایا گیا ہی اسمین ہر قسم کا شیرین وترش کھانا ہی اور ایک بڑا پٹارا مہر لگایا ہوا لائے

جسکو دو آدمی اُٹھائے ہوئے تھے اور وہ اُس دسترخوان کے آخر مین رکھا گیا اور ابو غالب نے کہا کہ نماز کو حاضر ہوا اور حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ سر نیچے کئے تھے پس آپ نے نہ تو کھایا اور نہ کھانے مین اذن دیا اور نہ کسی نے کھایا اور اس مجلس کے لوگ ایسے خاموش باادب بیٹھے تھے گویا اُنکے سرون پر پرندے ہین کہ کبھین نہ اُڑجائین مارے اُنکی ہیبت و خوف کے راوی نے کہا پس حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے میری طرف اور شیخ علی بن ہیتی کیطرف یہ اشارہ کیا کہ اُس پٹارے کو میری طرف آگے بڑھاؤ تو ہم کھڑے ہوئے اوسکو اُٹھانے لگے اور وہ بھاری تھا یہانتک کہ ہمنے اوسکو اُنکے آگے رکھدیا پس ہمکو اسکے کھولنے کا حکم دیا تو ہمنے اسکو کھولا پھر کیا دیکھتے ہین کہ اُسمین ابو غالب کا ایک لڑکا مادرزاد اندھا اپاہج جذامی فالج زدہ ہی پس حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے اس سے فرمایا کہ اُٹھ کھڑا ہو اللہ تعالےٰ کے اذن سے اچھا بھلا ہوکر تبھی وہ لڑکا دوڑنے لگا اس حال مین کہ وہ بینا ہی اور اُسے کوئی بیماری نہین ہی پس حاضرین مجلس چیخے چلائے اور حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ لوگون کے غلبے مین نکل گئے اور آپ نے کچھ نہ کھایا پھر مین سیدی شیخ ابو سعد قیلوی کیطرف آیا اور اسکی انکو خبر دی تو فرمایا کہ شیخ عبد القادر تو مادرزاد اندھے اور برص والے کو چنگا کرتے ہین اور مُردون کو جلاتے ہین اللہ تعالیٰ کے اذن سے راوی نے کہا اور ایکبار مین انکی مجلس مین حاضر ہوا ۵۵۹ھ مین تو ایک جماعت رافضیون کی دو ٹوکرے سلے ہوئے مہر کیے ہوئے لیکر انکے پاس آئی اور اُنسے عرض کیا آپ ہمسے فرمادین کہ ان دو ٹوکرون مین کیا چیز ہی پس آپ کرسی کے اوپر سے اُترے اور اُنہین کے ایک پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اسمین تو ایک لڑکا اپاہج ہی اور اپنے فرزند عبد الرزاق کو اُسکے کھولنے کا حکم دیا تو انہون نے اسکو کھولا کیا دیکھتے ہین کہ اُسمین ایک اپاہج لڑکا ہی تو آپ نے اپنے ہاتھ سے پکڑا اور فرمایا کہ اُٹھ کھڑا ہو پس وہ دوڑتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا اور دوسرے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اسمین ایک لڑکا ہی جسکو کسی طرح کی بیماری نہین ہی اور اپنے فرزند کو اُسکے کھولنے کا حکم دیا تو انھون نے اوسکو کھولا کیا دیکھتے ہین کہ اُسمین ایک لڑکا ہی پھر کھڑا ہوا چلنے لگا تو آپ نے اُسکی پیشانی کے بال پکڑے اور اسے فرمایا کہ بیٹھ جا تو وہ بیٹھ گیا پس آپ کے دست مبارک پر ان لوگون نے رفض سے توبہ کی اور اوس دن مجلس مین تین آدمی مرگئے

الحکایۃ العاشرۃ بعد الست المئتین عن ابی الحسن علی بن عبد اللہ بن ابی بکر الازہری البغدادی وابی محمد عبد الواحد بن صالح بن یحیی القرشی البغدادی والشیخ الامام ابی عبد اللہ محمد بن الشیخ العلامۃ ابی اسحٰق ابراہیم بن عبد الواحد المقدسی باسانیدہم المتصلۃ قالوا جاءت امرأۃ الی السید **محیی الدین السید عبد القادر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ بولدہا وقالت لہ انی رأیت قلب ابنی ھذا شدید التعلق بک وقد خرجت عن حقی فیہ للہ عزوجل ولک تقبلہ فقبلہ الشیخ وامرہ بالمجاھدۃ وسلوک طریق السلف

فدخلت انه علیه یوما فوجدته نحیلا مصفرا من اثار الجوع والسهر ووجدته یاکل فی قرص من شعیر فدخلت الی الشیخ فوجدت بین یدیه اناء فیه عظام دجاجة مسلوقة قد اکلها رضی الله تعالی عنه وارضاه فقالت یا سیدی تاکل الدجاج ویاکل ابنی خبز الشعیر فوضع یده علی تلك العظام وقال قومی باذن الله تعالی الذی یحیی العظام وهی رمیم فقامت دجاجة سویة وصاحت فقال الشیخ اذا صار ابنك هكذا فلیاكل ما شاء قالوا ومرت علی مجلسه رضی الله تعالی عنه وارضاه حداءة طائرة فی یوم شدید الریح فصاحت فتشوشت علی الحاضرین فقال رضی الله تعالی عنه وارضاه یا ریح خذی راس هذه الحداءة فوقعت لوقتها فی ناحیة وراسها فی ناحیة فنزل الشیخ من علی الكرسی واخذها فی یده وامر یده الاخری علیها وقال بسم الله الرحمن الرحیم فحییت وطارت والناس یشاهدون ذلك

شیخ ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابی بکر ازہری بغدادی وابو محمد عبدالواحد بن صالح بن یحیی قرشی بغدادی وشیخ امام ابوعبداللہ محمد بن شیخ علامہ ابواسحق ابراہیم بن عبدالواحد مقدسی نے باسانید متصلہ خود روایت کی انہوں نے کہا کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو سید محی الدین حضرت سید عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کی طرف لائی اور آپ سے عرض کیا کہ مین نے اپنے اس لڑکے کے دل کو دیکھا ہی کہ اوسکو آپ سے سخت تعلق ہی اور سفر مین نکل گئی اپنے حق سے جو اسمین ہی واسطے اللہ عزوجل کے اور واسطے آپ کے آپ اسکو قبول فرمائین پس حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے اسکو قبول کر لیا اور مجاہدہ وسلوک طریق حاصل کرنے کا اسکو حکم دیا پھر ایکدن اسکی مان پیر داخل ہوئی تو آثار گرسنگی و بیداری سے اسکو لاغر و زرد رنگ پایا اور دیکھا کہ وہ جو کے قرص مین کہا رہا ہے پھر وہ حضرت شیخ کیطرف داخل ہوئی تو اسنے اُنکے آگے ایک برتن پایا اسمین بھُنی ہوئی مرغی کی ہڈیان تھی جسکو حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کھا چکے تھے پس وہ بولی یا سیدی آپ تو کھائین مرغیان اور میرا بیٹا کھائے جو کی روٹی تو آپ نے اپنا ہاتھ اُن ہڈیون پر رکھا اور فرمایا اُٹھ کھڑی ہو اس اللہ کے اذن سے جو کہ جلاتا ہے ہڈیان اس حال مین کہ وہ ریزہ ریزہ ہو گئی ہین پس وہ ایک مرغی درست ہو کر کھڑی ہو گئی اور چلائی پھر حضرت شیخ نے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا ایسا ہو جائے تو چاہیے کھائے جس چیز سے چاہے انھین تین راویون نے کہا کہ کسی روز ہوا کے دن مین ایک چیل نے آپ کی مجلس پر گذر کیا پھر وہ چلائی تو اُسنے حاضرین مجلس پر تشویش کی پس آپ نے فرمایا اے ہوا اس چیل کا سر پکڑ لے تو وہ اُسی وقت ایک گوشے مین گر پڑی اور اُسکا سر ایک گوشے مین پھر آپ کرسی کے اوپر سے اُترے اور اپنے ہاتھ مین اُسکو لیا اور اپنا دوسرا ہاتھ اُسپر پھیرا اور فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس وہ جی اُٹھی اور اُڑ گئی اور لوگ اسکا مشاہدہ کر رہے تھے

الحکایۃ الحادیۃ عشر بعد الستمائۃ عن الشیخین ابی عمرو عثمان الصریفینی وابی محمد عبدالحق الحریمی قالا

سلق بریان کردن ۱۲

یعنی جو کی

كما بين يدي شيخنا السيد محيي الدين السيد عبد القادر الحسني الحسيني الجعفري الجيلاني رضي الله تعالى عنه وارضاه عياناً في يوم الأحد ثالث صفر سنة خمس وخمسين وخمسمائة فقام فتوضأ في قبقابه وصلى ركعتين فلما سلم منه صاح صيحة عظيمة واخذ فردة من قبقابه فرمى بها في الهواء فغابت عن ابصارنا ثم اخذ اخرى ورمى بها في الهواء حتى غابت عن ابصارنا ايضا ثم جلس ولم يتجاسر احد على سواله ثم بعد ثلثة وعشرين يوماً قدمت قافلة من بلاد العجم وقالوا ان معنا للشيخ نذرا فاستاذناه فقال خذوه منهم فاعطونا امناً من حرير وثياباً من خز وذهباً وقبقاب الشيخ الذي رمى بها في ذالك اليوم فقلنا لهم من اين لكم هذا القبقاب قالوا بينا نحن سائرون يوم الاحد ثالث صفر اذ خرجت علينا عرب لهم مقدمان فانتهبوا اموالنا وقتلوا منا ونزلوا واديا يقتسمون اموالنا ونزلنا في شفير الوادي فقلنا لو ذكرنا السيد عبد القادر الحسني الحسيني الجعفري الجيلاني رضي الله تعالى عنه وارضاه في هذا الوقت فنذرنا له شيئا من اموالنا ان سلمنا فما هو الا ان ذكرناه فسمعنا صيحتين عظيمتين ملأتا الوادي ورأيناهم مذعورين فظننا ان قد جاءهم عرب آخرون فجاء الينا بعضهم وقالوا تعالوا خذوا اموالكم وانظروا ما قد دهمنا فاتوا بنا الى مقدميهم فوجدناهما ميتين وعند كل واحد منهما فردة من هذا القبقاب مبتلة بماء فردوا علينا اموالنا وقالوا ان لهذا الامر لنبأ عظيما

شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی شیخ ابو محمد عبد الحق حریمی رحمہما اللہ تعالیٰ سے مروی ہے ان دونوں نے کہا ہم شیخنا السید محیی الدین سید عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے روبرو تھے اُنکے مدرسہ میں روز یکشنبہ تیسری صفر ۵۵۵ ہجری کو پس وہ کھڑے ہوے اور اپنی کھڑاؤن مین وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑہی پھر جب اُنسے سلام پھیرا تو ایک بڑی چیخ ماری اور اپنی اس کھڑاؤن کی ایک فرد لی اور اسکو ہوا مین پھینک مارا تو وہ ہماری نگاہون سے غائب ہوگئی پھر دوسری فرد لی اور اسکو بھی ہوا مین پھینک مارا یہانتک کہ وہ بھی ہماری نگاہون سے غائب ہوگئی پھر بیٹھ گئے اور کسی نے اُنسے سوال کرنے پر دلیری نہین کی پھر بعد ۲۳ دن کے بلاد عجم سے ایک قافلہ آیا اور انھون نے کہا کہ ہمارے ساتھ حضرت شیخ کے واسطے کچھ نذر ہے پس ہمنے آپ سے اذن چاہا تو فرمایا کہ اسکو اُنسے لیلو پس انھون نے ہمکو ایک من حریر اور خز کے کپڑے اور سونا اور حضرت شیخ کی کھڑاوین دین جنکو اُس دن پھینک دیا تھا پھر ہمنے اُنسے کہا کہ یہ کھڑاوین تمکو کہان سے ملین وہ بولے کہ اس اثنا مین کہ ہم روز یکشنبہ سوم ماہ صفر کو جا رہے تھے کہ ناگاہ کچھ عرب لوگ ہم پر نکلے اُن مین دو سردار تھے سو انھون نے ہمارے مال لوٹے اور ہم مین سے آدمی قتل کیے اور ایک وادی مین اُترے ہمارے مال بانٹنے لگے اور ہم وادی کے کنارے مین اُترے پس ہمنے کہا کاش ہم اس وقت حضرت سید عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کو یاد کرتے پھر ہمنے اپنے مالون مین سے اُنکے واسطے کچھ نذر ٹھرائی

اگر ہم سلامت ہیں پھر کچھ نہیں ہوا اگر اتنا کہ ہمنے اونکو یاد کیا پس ہمنے سنی دو چیخین سنین جنھوں نے اُس وادی کو بھر دیا
اور ہمنے اُن عربوں کو خوف زدہ دیکھا تو ہمنے یہ خیال کیا کہ مقرر اُنکے پاس اور عرب آگئے پھر اُنمیں کے بعض لوگ ہماری
طرف آئے اور کہا آؤ اور اپنے مال لے لو اور وہ شئے دیکھو جسنے ہمکو اچانک آدبایا ہی پھر وہ ہمکو اپنے دوسرا اون
کیطرف لے گئے تو ہمنے اونکو مردہ پایا اور اُن میں کے ہر ایک کے پاس ان کپڑاون میں کی ایک ایک فرد
پانی سے تر پڑی تھی پھر اونھون نے ہمارے مال ہمکو واپس دیے اور کہا کہ اس امر کیواسطے ضرور کوئی بڑی خبر ہے

الحکایۃ الثانیۃ عشر بعد الست المئین عن الشیخ ابی الحسن البغدادی رحمہ اللہ تعالی قال کنت اشتغل
علی باب سیدی السید محیی الدین السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ
وارضاہ وکنت اسہر اللیل اترقب حاجۃ لہ فخرج من دارہ لیلۃ من صفر سنۃ ثلاث وخمسین وخمسمائۃ
فناولتہ ابریقا فلم یاخذہ وقصد باب المدرسۃ فانفتح لہ الباب وخرج وخرجت خلفہ وانا اقول انہ لا
یشعر بی ومشی الی ان قرب من باب بغداد فانفتح لہ الباب وخرج وخرجت معہ ثم عاد الباب مغلقا
ومشی غیر بعید فاذا نحن فی بلد لا اعرفہ فدخل فیہ مکانا شبیہا بالرباط واذا فیہ ستۃ نفر فبادروا الی السلام
والتحیات واتا الی ساریۃ هناک وسمعت فی جانب ذلک المکان انینا فلم نلبث الا یسیرا حتی سکن الانین ودخل
رجل وذهب الی الجهۃ التی منها الانین ثم خرج یحمل شخصا علی عاتقہ ودخل آخر مکشوف الراس طویل شعر
الشارب وجلس بین یدی الشیخ فاخذ الشیخ علیہ الشهادتین وقص شعر راسہ وشاربہ والبسہ طاقیۃ
وسماہ محمدا وقال لاولئک النفر قد امرت ان یکون هذا بدلا عن المیت قالوا سمعا وطاعۃ ثم خرج الشیخ رضی
اللہ تعالی عنہ وارضاہ وترکهم وخرجت خلفہ ومشینا غیر بعید واذا نحن عند باب بغداد فانفتح کاول مرۃ ثم اتی
المدرسۃ فانفتح بابها ایضا ودخل دارہ فلما کان الغد جلست بین یدیہ اقرأ علی عادتی فلم استطع من هیبتہ فقال
لی یا بنی اقرأ ولا علیک فاقسمت علیہ ان یبین لی ما رایت فقال اما البلد فنهاوند واما الستۃ الذین
رایتهم فهم الابدال النجباء واما صاحب الانین الذی سمعتہ فهو سابعهم کان مریضا فلما حضرت
وفاتہ جئت احضرہ واما الرجل الذی خرج یحمل شخصا علی عاتقہ فابو العباس الخضر علیہ السلام ذهب بہ
لیتولی امرہ واما الرجل الذی اخذت علیہ الشهادتین فرجل من اهل القسطنطینیۃ کان نصرانیا وامرت
ان یکون بدلا عن المتوفی فاتی بہ فاسلم علی یدی وهو الان منهم قال اخذ علی ان لا احدث احدا بذلک وهو

شیخ ابو الحسن بغدادی رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہی کہا کہ میں حضرت سیدی سید محیی الدین سید عبد القادر
حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے دروازے پر مشتغل رہتا تھا اور رات کو جاگتا رہتا تھا
انتظار کیا کرتا تھا اُنکی حاجت کا پس وہ ماہ صفر ۵۵۳ھ کی ایک رات کو اپنے گھر سے نکلے تو میں نے اُنکو آفتابہ دیا سو اُسکو

نہ لیا اور مدرسے کے دروازے کا قصد کیا تو اوس کا دروازہ اُنکے واسطے کھل گیا اور وہ نکلے اور مین اُنکے پیچھے نکلا اور مین کہتا تھا یعنی اپنے جی مین کہ انکو میری خبر نہین اور چلے یہانتک کہ بغداد کے دروازے سے قریب ہوے تو وہ دروازہ اُنکے لیے کھل گیا اور وہ نکلے اور مین انکے ساتھ نکلا پھر دروازہ بند ہو گیا اور ذرا دور چلے تو کیا دیکھتے ہین کہ ہم ایک ایسے شہر مین ہین جس کو مین پہچانتا نہین ہون پھر وہان ایک مکان مین گئے جو کہ رباط کے مشابہ تھا اور کیا دیکھتے ہین کہ اُس مین چھ آدمی ہین تو انھون نے سلام و تحیت کی طرف مبادرت کی اور مین ایک ستون کی طرف تھا جو کہ وہان تھا اور مین نے اوس مکان کی جانب مین نالہ کی آواز سنی پھر ہم نہ ٹھہرے مگر ذرا سا یہانتک کہ وہ نالہ ساکن ہو گیا اور ایک شخص داخل ہوا اور اُس جہت کی طرف چلا گیا جس سے نالہ سنائی دیتا تھا پھر وہ نکلا اپنے شانہ پر ایک شخص کو لادے ہوے اور ایک اور شخص داخل ہوا جس کا سر کھلا ہوا اور اسکی مونچھون کے بال لنبے تھے اور وہ حضرت شیخ کے روبرو بیٹھ گیا تو اُنھون نے کلمہ شہادت کا اُسپر عہد لیا اور اُسکے سر کے اور مونچھون کے بال کتر ڈالے اور اسکو ایک ٹوپی پہنائی اور اسکا نام محمد رکھا اور اُس جماعت سے فرمایا مقرر مجھے یہ حکم دیا گیا کہ اُس میت کے بجاے یہ شخص بدل ہو۔ وہ لوگ بولے کہ ہم آپکے فرمانبردار ہین پھر حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نکلے اور اُنکو چھوڑ آئے اور مین آپ کے پیچھے نکلا اور ہم ذرا دور چلے کیا دیکھتے ہین کہ ہم دروازۂ بغداد کے پاس ہین تو مثل اول بار کے وہ کھل گیا پھر مدرسہ کو آئے تو اُسکا دروازہ بھی کھل گیا اور اپنے گھر کے اندر چلے گئے پھر جب کل کا دن ہوا تو مین اُنکے آگے بیٹھا کہ حسب عادت پڑھون پس مین اُنکی ہیبت سے نہ پڑھ سکا تو مجھسے فرمایا اے میرے بیٹے تو پڑھ تجھپر کچھ ڈر نہین ہے پس مین نے اُنکو قسم دلائی کہ مجھسے وہ قصہ بیان کر دین جو مین نے دیکھا تھا تو فرمایا شہر تو نہاوند ہے اور وہ چھ آدمی جنکو تو نے دیکھا ہے سو وہ ابدال نجبا ہین اور نالہ والا جسکو تو نے سنا وہ اُن کا ساتوان آدمی ہے بیمار تھا پھر جب اُسکو وفات حاضر ہوئی تو مین آیا کہ اُسکے پاس حاضر ہون اور وہ مرد جو کہ ایک شخص کو اپنے شانہ پر اُٹھاے ہوے نکلا سو وہ ابو العباس خضر علیہ السلام ہین اُسکو لے گئے تاکہ اُسکے کاروبار کے متولی ہون اور وہ شخص جسپر مین نے شہادتین کا عہد لیا سو وہ ایک شخص ہی قسطنطنیہ والون مین کا نصرانی تھا اور مجھے یہ امر کیا گیا کہ وہ بدل ہو بجاے اُس متوفی کے سو وہ لایا گیا پھر میرے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور وہ اب اُنھین مین سے ہے راوی نے کہا آپنے مجھپر یہ عہد لیا کہ اِسکو کسی سے بیان نکرون اس حال مین کہ آپ زندہ ہون حاشیہ اصل پر بطور نسخہ بجاے حکایت دوازدہم یہ حکایت لکھی ہے **الحکایۃ الثانیۃ عشر** بعد السنت لمئین عن الشیخ ابی حفص عمر الکیمانی رحمہ اللہ تعالیٰ قال کنت فی خلوتی لیلۃً فانشق الحائط ودخل علیّ شخصٌ کریہ المنظرِ فقلت لہ من انت فقال ابلیسُ

جئتُ لانصحك قلتُ وما نصحُك قال اُعلّمك جلسة المراقبة وجلس القرفصاء ورأسه منكّس قال فلما
اصبحتُ اتيتُ سيدي الشيخ محي الدين عبد القادر رضي الله تعالى عنه وارضاه لاذكر له ذلك فلما صافحته
امسك بيدي قبل ان اذكر له شيئا وقال يا عمر صدقك وهو كذوب فلا تقبلن منه بعدها ابدا قال
الشيخ ابو الحسن فكانت هذه الجلسة جلسة الشيخ عمر اربعين سنة رضي الله تعالى عنهم اجمعين
شیخ ابو حفص عمر کیمانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہا میں ایک رات اپنی خلوت میں تھا پس دیوار پھٹ گئی
اور ایک شخص کریہ صورت مجھ پر داخل ہوا تو میں نے اُس سے کہا تو کون ہے پس کہا کہ ابلیس ہوں میں آیا ہوں
تاکہ تجھے نصیحت کروں میں نے کہا تیری کیا نصیحت ہے کہا میں تجھے مراقبہ کا جلسہ سکھاتا ہوں اور وہ قرفصا بیٹھا
اور اُسکا سر نگونسار تھا کہا پھر جب میں صبح کو اُٹھا تو سیدی حضرت شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے پاس آیا
تاکہ اُنسے اسکا ذکر کروں پس جب میں نے اُنسے مصافحہ کیا تو میرا ہاتھ پکڑ لیا قبل اسکے کہ میں اُنسے کچھ ذکر کروں اور فرمایا اَو عمر تجھسے سچ کہا اور وہ
بڑا جھوٹا ہے اب تو بعد اسکے کبھی اُس سے قبول مت کرنا شیخ ابو الحسن نے کہا پھر یہ جلسہ شیخ عمر کا جلسہ تھا چالیس برس
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین **الحكاية الثالثة عشر** بعد الست المائتين عن الشيخ ابي سعد عبد الله
بن احمد البغدادي قال صعدت ابنة لي اسمها فاطمة الى سطح دارنا فاختطفت وكانت بكرا وسنها يومئذ
ستة عشر سنة فاتيتُ السيد عبد القادر الحسني الحسيني الجعفري الجيلاني رضي الله تعالى عنه وارضاه
وذكرتُ له ذلك فقال اذهب الليلة الى خراب الكرخ واجلس على التل الخامس وخُطّ عليك دائرة
في الارض وقل وانت تخطها بسم الله على نية السيد عبد القادر فاذا كانت فحمة الليل مرّت بك
طوائف من الجن على صور شتى فلا يروعنّك منظرهم فاذا كان السحر مرّ بك ملكهم في جحفل منهم فيسألك
عن حاجتك فقل له قد بعثني السيد عبد القادر اليك واذكر له شان ابنتك فذهبتُ وفعلتُ ما
امرني به فمرّت بي صور مزعجة المنظر ولا يقدر منهم احد ان يدنو من الدائرة التي انا فيها وما زالوا يعبرون زمرا زمرا
الى ان جاء ملكهم راكبا فرسا وبين يديه امم منهم فوقف بازاء الدائرة وقال يا انسي ما حاجتك قلت
قد بعثني السيد عبد القادر اليك فنزل من على فرسه وقبّل الارض وجلس خارج الدائرة وجلس من معه
قال ما شانك فذكرت له قصة بنتي فقال لمن معه من فعل هذا فلم يعلموا من فعله فأُتي بمارد وهي معه
وقيل له هذا من مردة الصين فقال له ما حملك على ان اختطفت من تحت ركاب القطب قال انها
وقعت في نفسي فامر به فضربت عنقه واعطاني بنتي فقلت ما رأيت كالليلة في امتثالك امر السيد
عبد القادر قال نعم انه لينظر من داره الى المردة منا وهم باقصى الارض فيفرون من هيبته الى مساكنهم وان الله تعالى
اذا اقام قطبا مكّنه من الجن والانس قالوا واتى الشيخ رضي الله عنه وارضاه رجل وقال له انا من اهل اصبهان

ولی زوجة تصرع کثیرا وقد اعیی امرھا المعزمین فقال له الشیخ رضی الله تعالی عنه وارضاہ ھذا مارد
من مردۃ وادی سرندیب اسمه خانس اذا صرعت زوجتك فقل فی اذنھا یا خانس یقول لك السید
عبد القادر المقیم ببغداد لا تعد وان عدت ھلکت فذھب الرجل وغاب عشر سنین ثم جاء فسالناہ
فقال فعلت ما قال الشیخ فلم یعد الیھا الصرع الی الآن قالوا وقال بعض رؤساء عزامی بغداد مکثت
فی حیاۃ السید عبد القادر اربعین سنة لا یصرع فیھا احد فلما مات وقع الصرع فیھا رضی الله تعالی عنه
وارضاہ **شیخ ابو سعید عبد اللہ بن احمد** بغدادی رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہی کہا کہ میری ایک بیٹی جسکا نام
فاطمہ ہو ہمارے گھر کے بام کی طرف چڑھی پھر وہ جھپٹ لی گئی اور وہ کنواری تھی اُسوقت اُسکی عمر سولہ برس
کی تھی پس مین حضرت سید عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے پاس آیا اور اُنسے
اسکا ذکر کیا تو فرمایا کہ تو آج کی رات ویرانۂ کرخ کی طرف چلا جا اور پانچوین ٹیلے کی بلندی پر بیٹھ جا اور زمین مین
اپنے اوپر ایک دائرہ کھینچ لے اور کہہ اسحال مین کہ تو اُسکو کھینچتا ہو ساتھہ نام اسکے سید عبد القادر کی نیت پر پھر
جسوقت رات کی سخت تاریکی ہوگی تو جنون کے گروہ مختلف صورتون پر تیرے اوپر گزرینگے پس اُنکی صورت
تجھے ہرگز نہ ڈرائے پھر جب سحر کا وقت ہوگا تو اون کا بادشاہ اُنکے بہت سے لشکرون میں تجھپر گزریگا پھر وہ تجھ سے
تیری حاجت کا سوال کریگا تو تو اُس سے کہنا کہ سید عبد القادر نے مقرر مجھکو تیری طرف بھیجا ہی اور اپنی بیٹی کا حال
اُس سے ذکر کرنا پس مین گیا اور جس بات کا مجھے امر کیا تھا وہ مین نے کی پھر مجھپر ایسی صورتین گزرین کہ اُن کی
شکل ڈرانے والی تھی اور کوئی اُنمین کا قادر نہین ہوتا تھا اسپر کہ دائرے سے قریب ہو جسکے اندر مین تھا اور
وہ گروہ گروہ گزرتے رہے یہان تک کہ اُن کا بادشاہ گھوڑے پر سوار آیا اور اُسکے آگے اُنمین کی اُمتین تھین
پس وہ دائرے کے مقابل مین ٹھہر گیا اور کہا او انسی تیری کیا حاجت ہے مین نے کہا کہ مقرر سید عبد القادر
نے مجھکو تیری طرف بھیجا ہے تو وہ اپنے گھوڑے کے اوپر سے اُتر پڑا اور زمین چومی اور دائرہ کے باہر
بیٹھ گیا اور وہ لوگ بیٹھے جو اُسکے ہمراہ تھے اور کہا تیرا کیا حال ہے پس مین نے اپنی بیٹی کا قصہ اُس سے ذکر کیا
تو جو لوگ اُسکے ساتھ تھے اُنسے کہا کہ یہ کام کسنے کیا ہے پس اُنھون نے اُس شخص کو نہ جانا جسنے یہ کیا تھا
پھر ایک سخت سرکش جن کو لائے اور وہ لڑکی اُسکے ساتھ تھی اور بادشاہ سے کہا گیا کہ یہ شخص چین کے
راکس جنون مین سے ہے تو اُسنے اُس سے کہا کون چیز تجھے باعث ہوئی اسپر کہ تو نے اُسکو جھپٹ لیا
جو کہ رکاب قطب کے نیچے ہے وہ بولا کہ وہ تو میرے جی مین کھب گئی تھی پھر اُسکو حکم دیا تو اوسکی گردن ماری
گئی اور مجھے میری بیٹی عطا کی پس مین نے کہا یعنی بادشاہ سے نہین دیکھا مین نے مثل آج کی رات کے تیری
امتثال کرنے مین سید عبد القادر کے حکم کو اُسنے کہا ہان بیشک وہ تو اپنے گھر سے ہم مین کے سرکش جنون کیطرف

دیکھتے ہین اسحال مین کہ وہ پرلے سرے کی زمین مین ہون تو وہ اُنکی ہیبت سے اپنے مساکن کی طرف بھاگ جاتے
ہین اور بیشک اللہ تعالی جس وقت کوئی قطب قائم کرتا ہی تو جن وانس پر اسکو قابو دیتا ہی راویون نے کہا ہی کہ حضرت شیخ
رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے پاس ایک شخص آیا اور اُسنے عرض کیا کہ مین اصبہان والون مین سے ہون اور میری
ایک بی بی ہی اُسکو مرگی بہت آتی ہی اور اُسکے حال نے عاملون تعویذ والون کو عاجز کر دیا ہی پس حضرت شیخ رضی
اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے اُس سے فرمایا کہ یہ ایک سرکش جن ہی وادی سراندیپ کے کشش جنون مین سے اوسکا نام خانس ہی
اور جسوقت تیری بی بی کو مرگی آئے تو تو اُسکے کان مین کہنا کہ او خانس سید عبدالقادر جو کہ بغداد مین مقیم ہین تجھسے
کہتے ہین کہ تو پھر مت آنا اور اگر تو پھر آئیگا تو ہلاک ہوجائیگا پس وہ شخص چلا گیا اور دس برس غائب رہا پھر وہ آیا
تو ہمنے اُس سے پوچھا پس اُسنے کہا کہ جو کچھ حضرت شیخ نے فرمایا تھا وہ مین نے کیا تو پھر اُسکو مرگی نہین آئی
اب تک راویون نے کہا ہے کہ صناعت تعزیم وعمل کے بعض بوڑھون نے کہا کہ حضرت سید عبدالقادر رضی اللہ
عنہ وارضاہ کی حیات مین بغداد کے اندر چالیس برس تک کسی کو مرگی نہین آئی پھر جب اُن کا انتقال ہو گیا
تو وہان مرگی واقع ہوئی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ آمین **الحکایۃ الرابعۃ عشر** بعد الستمائین
عن الشریف ابی العباس بن الشیخ ابی عبد اللہ محمد بن ابی الغنائم الحسینی قال اخبرنا ابی قال دخل الشیخ ابو الحسن علی
ابن الہیتی یومًا الی دار سیدی السید محیی الدین السید عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وانا معہ فوجدنا
فی الدہلیز شابا ملقًی علی قفاہ فقال للشیخ علی شفع فی عند الشیخ عبد القادر فلما دخلنا علی الشیخ ذکرہ لہ ابن
الہیتی فقال قد وہبتہ لک فخرج لہ الشیخ علی وانا معہ فقال لہ قد شفعت فیک فقام وخرج من کوۃ
فی الدہلیز وطار فی الہواء وانا انظر فدخلنا علی الشیخ وقلت لہ ما ہذا قال انہ عبر مارًا فی الہواء وقال فی
نفسہ ما فی بغداد رجل فسلبتہ حالہ ولولا الشیخ علی ما رددتہ علیہ **قال** وکنت ملقًی علی ظہری فوق
المدرسۃ بین المغرب والعشاء فی لیلۃ السبت التاسع من ربیع الآخر سنۃ اثنتین وخمسین وخمسمائۃ
والوقت صائف وسیدی السید محیی الدین السید عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ قدامی مستقبل
القبلۃ فرأیت فی الجو رجلا فی الہواء مارًا یمر ویسرع علی راسہ عمامۃ لطیفۃ لہا عذبۃ بین کتفیہ وعلیہ
ثوب ابیض فی وسطہ فوطۃ فلما قرب سمت راس الشیخ نزل کالعقاب المنقض علی الصید حتی جلس بین یدیہ
وسلم علیہ ثم ذہب فی الہواء حتی غاب عن بصری فقمت الی الشیخ وسألتہ عنہ فقال اَوَ رأیتہ قلت نعم قال ہو
من رجال الغیب السیارۃ علیہم سلام اللہ **قال** واجتمع یومًا فی الشہر المحرم سنۃ تسع وخمسین وخمسمائۃ فی رواق
رباط الحلبۃ من الزوار نحو من ثلثمائۃ رجل فخرج من داخل الدار عجلًا وصاح بالناس اسرعوا الیّ فاسرعوا الیہ حتی اذا
لم یبق فی الدار احد سقط وسلم الناس فقال انی کنت فی الدار فقیل لی انہ سیقع السقف الان فاشفقت علیکم

ساکن: جو میان آسمان و زمین ۱۲
کشش: القصنا من فرود آمدن شیخ از جنوب ۱۲ ص
تعزیم: اشتقاق تریین کردی از جن آبادی بر
صائف: گرم تابستان ۱۲ ص
منقض: شدن علیہ فرو شتافت ۱۲ ص
الحلبۃ: الحلبہ محلہ ایست بغداد ۱۲ ق

شریف ابو العباس بن شیخ ابی عبداللہ محمد بن ابی الغنائم حسینی سے مروی ہی کہا خبر دی ہمکو میری والدنے
کہا کہ ایکدن شیخ ابو الحسن علی بن ہیتی سیدی سید محیی الدین سید عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے گھر کی
طرف داخل ہوے اور مین اُنکے ساتھ تہا پس ہمنے دہلیز مین ایک جوان کو پایا کہ اپنی گُدی پر پڑا ہوا ہی پھر اُسنے
شیخ علی سے کہا کہ تم شیخ عبدالقادر کے پاس میرے حق مین شفاعت کرو پھر جب ہم حضرت شیخ پر داخل ہوے
تو ابن ہیتی نے اُسکا اُنسے ذکر کیا تو حضرت شیخ نے فرمایا مقرر مین نے اوسکو تیرے واسطے بخشدیا پھر شیخ علی
اُسکے لیے نکلے اور مین اُنکے ساتھ تھا تو اُس سے کہا کہ مقرر مین نے تیرے حق مین شفاعت کردی پس وہ
کھڑا ہوا اور دہلیز مین ایک روزن تھا اُس سے نکلا اور ہوا مین اُڑ گیا اور مین دیکھ رہا تھا پھر ہم حضرت شیخ
پر داخل ہوے اور مین نے اُنسے عرض کیا کہ یہ کیا ہی فرمایا کہ وہ ہوا مین عبور کرتا ہوا گزرا اور اُسنے اپنے
جی مین کہا کہ بغداد مین کوئی مرد نہین ہی تو مین نے اُس سے اُسکا حال سلب کرلیا اور اگر شیخ علی نہوتے
تو اُسکو اُسپر واپس نکرتا راوی نے کہا کہ مین شب شنبہ نہم ماہ ربیع الآخر ۵۵۳ھ ہجری کو درمیان مغرب و عشا
کے مدرسہ کی چھت کے اوپر اپنی پشت پر پڑا ہوا تھا اور وقت گرمی کا تھا اور سیدی سید محیی الدین سید عبدالقادر
رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ میرے آگے قبلے کی طرف منہ کیے ہوے تھے پس مین نے درمیان آسمان و زمین کے
ہوا مین ایک مرد کو گزرتا ہوا دیکھا تیر کی طرح گزرتا جاتا تھا اُسکے سر پر ایک لطیف عمامہ اُسکا ایک شملہ
درمیان اُسکے دونون شانون کے پڑا تھا اور اُسپر سفید کپڑے تھے اور اُسکی کمر مین کمربند تھا پھر جب وہ
حضرت شیخ کی سمت الراس کے قریب ہوا تو وہ ایسا اُتر پڑا جیسا کہ عقاب شکار پر اُتر پڑتا ہی یہانتک
کہ اُنکے آگے بیٹھ گیا اور اُنکو سلام کیا پھر ہوا مین چلا گیا یہان تک کہ میری نگاہ سے غائب ہو گیا پس مین حضرت
شیخ کیطرف کھڑا ہوا اور اُنسے اُسکا پوچھا تو فرمایا کیا تو نے اُسکو دیکھ لیا مین نے کہا ہان فرمایا وہ مردان
غیب سے ہے جو کہ سیر کرتے پھرتے ہین اُنپر اللہ تعالی کا سلام ہو راوی نے کہا کہ ایکدن ماہ محرم ۵۵۹ھ ہجری
کو اُنکی رباط کی ڈیوڑہی مین جو کہ حلبہ نام محلہ بغداد مین ہی قریب تین سو آدمیون کے زائر لوگ جمع ہوے تھے
پس آپ گھر کے اندر سے جلدی کرتے ہوے نکلے اور لوگون پر چیخے کہ جلد میطرف آؤ تو وہ جلد اُنکی طرف آگئے
یہانتک کہ جب اُس گھر مین ایک بھی باقی نرہا تو وہ گر پڑا اور لوگ سلامت رہے پس فرمایا کہ مین گھر مین تھا تو
مجھسے کہا گیا کہ چھت ابھی گرے گی پس مین ڈرا

الحکایۃ الخامسۃ عشر بعد الست المئین

عن الشیخ ابی الحسن بن ابی طاہر بن غنائم الانصاری نزیل مصر قال حججت مرۃ واتیت بغداد انا ورفیق لی
وما کنا دخلناها قبل ولا نعرف فیها احدا ولم یکن معنا الا میذبۃ فبعناها بطسوج بلجیم بعد لو او واشترینا
بہا ارزًا واکلناہ فلم یطب لنا ولم نشبع واتینا مجلس السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی

رضی اللہ عنہ وارضاہ فقطع کلامہ وقال المساکین الغرباء جاءوا من الحجاز ولم یکن معهم الا مدیۃ فباعوها بطسوج واشتروا به ارزًا فاکلوه ولم یطب لهم ولم یشبعوا فاعجبت بذلك عجبًا شدیدًا فلما انقضی کلامه امر بمد السماط فقلت لرفیقی سرًّا ما تشتهی قال کشکا بدراج وقلت انا فی نفسی وانا اشتهی شهدًا فقال الشیخ علی الفور للخادم احضر کشکا بدراج وشهدًا فاحضرهما فقال ضعهما بین یدی ذینك الرجلین واشار الینا فوضع الکشك قدامی والشهد قدام رفیقی فقال له الشیخ اقلب تصب فلم اتماله اذا صحت وسعیت الیه اتخطی رقاب الناس فقال لی اهلًا وسهلًا یا واعظ الدیار المصریۃ فقلت یا سیدی فکیف وانا لا احسن اصحح الفاتحۃ فقال قد امرت ان اقول لك هذا القول قال فاشتغلت علیه بالعلم ففتح الله تعالی علیّ فی سنۃ بما لم یفتحه علی غیری فی عشرین سنۃ وتکلمت ببغداد فقال ثم استاذنته فی السفر الی بلدی مصر فقال لی انك ستصل الی دمشق وتجد فیها الغز متاهبین للدخول الی مصر لیملکوها فقل لهم انکم لن تنالوا ما تریدون فی هذه المرۃ بل ترجعون وتعودون الیها مرۃ وتملکونها فلما اتیت دمشق وجدت الامر کما قال الشیخ وقلت لهم ما قال لی فلم یقبلوا منی ودخلت الی مصر فوجدت الخلیفۃ بها متهیئا للقائهم فقلت له لا باس انهم سینقلبون خائبین ویرجعون غیر ظافرین فلما وصل الغز الی مصر کسروا فاتخذنی الخلیفۃ جلیسًا واطلعنی علی سره ثم جاء الغز فی الثانیۃ فملکوه واکرمونی اکرامًا عظیمًا بالکلام الذی قلت لهم بدمشق وحصل لی من الله تعالی مائۃ الف وخمسون الف دینار بکلمۃ واحدۃ من الشیخ محی الدین السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالی عنه وارضاه آمین **شیخ ابو الحسن بن ابی طاہر بن غانم** انصاری نزیل مصر رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہی کہا ایک بار مین نے حج کیا اور بغداد کو آیا مین اور میرا ایک رفیق اور اس سے پہلے ہم اسمین داخل نہین ہوے تھے اور نہ ہم وہان کسی کو پہچانتے تھے اور ہمارے پاس سوا ایک چونری کے کچھ نہ تھا پس ہمنے اُسکو بیچا بعوض ایک طسوج کے جسکا ربع دانق ہوا اور دانق درہم کا چھٹا حصہ ہوتا ہی اور ہمنے اُسکے چاول خریدے اور وہ کھائے پس وہ ہمکو خوش نہ آئے اور ہم سیر نہوے اور ہم حضرت سید عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کی مجلس مین آئے تو اُنھون نے اپنا کلام قطع کیا اور فرمایا کہ مساکین غربا حجاز سے آئے ہیں اُنکے پاس کچھ نہ تھا مگر ایک چونری سو اُسکو ایک طسوج مین بیچا اور اُسکے چاول خریدے پھر وہ کھائے اور اُنکو خوش نہ آئے اور سیر نہوے پس مین نے اس بات سے سخت تعجب کیا پھر جب اُنکی بات پوری ہو چکی تو دسترخوان پھیلانے کا حکم دیا۔ پس مینے اپنے رفیق سے پوشیدہ کہا کہ تو کیا خواہش رکھتا ہے اُسنے کہا کہ آب جو تیتر کے ساتھ اور مین نے اپنے جی مین کہا کہ مین شہد کی خواہش رکھتا ہون پس حضرت شیخ نے فی الفور خادم سے فرمایا کہ آب جو تیتر کے ساتھ اور شہد حاضر کر تو اُسنے اُنکو حاضر کیا پس فرمایا کہ انکو ان دو شخصون کے

آگے رکھدے اور ہماری طرف اشارہ کیا تو اُسنے آپ جو تو میرے آگے رکھا اور شہد میرے رفیق کے سامنے رکھا
پس حضرت شیخ نے اس سے فرمایا کہ قلب کہ صواب پہونچے گا اب تو مجھسے رہا نہ گیا مین نے چیخ ماری اور لوگون
کی گردنین روندتا ہوا انکی طرف دوڑا تو آپ نے مجھسے فرمایا کہ مرحبا ہو واعظ دیار مصریہ کو پس مین نے عرض
کیا یا سیدی یہ کیونکر ہوگا حالانکہ مین تو اچھی طرح صحیح سورۂ فاتحہ بھی نہین پڑھ سکتا ہون تو فرمایا مقرر مجھے امر کیا گیا
کہ مین یہ بات تجھسے کہدون کہا پھر مین نے اُنپر علم مین شغل کیا تو اللہ تعالی نے ایک برس مین مجھپر وہ فتوح
کی کہ میرے بجز پر بیس برس مین بھی وہ فتوح نہ کی ہوگی اور مین نے بغداد مین وعظ کہا کہا پھر مین نے
اپنے شہر مصر کیطرف سفر کرنے مین آپ سے اذن طلب کیا تو مجھسے فرمایا کہ بیشک تو عنقریب دمشق کیطرف
پہونچیگا اور وہان تو قوم غز کو پائیگا تیاری کرنیوالے واسطے داخل ہونیکے طرف مصر کے تاکہ وہ اُسکے مالک
ہوجاوین تو تو اُنسے کہدینا کہ بیشک تم اس بار مین ہرگز نہ پہونچوگے اُس بات کو جسکا تم مصر مین ارادہ کرتے ہو
بلکہ پھر آوگے اور ایک بار تم اُسکی طرف پھرجاوگے اور اُسکے مالک ہوجاؤگے پس جب مین دمشق کو آیا
تو ویسا حال پایا جیسا کہ حضرت شیخ نے مجھسے کہا تھا اور مین نے اُنسے وہ بات کہی جو مجھسے فرمادی تھی سو
اُنھون نے مجھسے قبول نہ کی اور مین مصر کیطرف داخل ہوا تو وہان خلیفہ کو اُنکی لڑائی کے واسطے
تیار پایا تو مین نے اُس سے کہا کہ کچھ خوف نہین ہے وہ تو ناکام ہوکر لوٹ جاوینگے اور فتح پاکر ہو پھر جاوینگے پھر جب
ترکان غز مصر کیطرف پہونچے تو انکو شکست دی گئی تو خلیفہ نے مجھے اپنا ہمنشین بنایا اور اپنے اسرار پر مجھے
مطلع کیا پھر قوم غز دوسری بار مین آئے تو مصر کے مالک ہوگئے اور میرا بڑا اکرام کیا بسبب اُس بات کے
جو مین نے دمشق مین کہی تھی اور دونون دولتون سے ڈیڑھ لاکھ دینار مجھے حاصل ہوئے بسبب ایک
کلمے کے حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ سے

الحکایة السادسة عشر بعد الست المئین عن الشیخ البقا رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ

قال جاء شیخ ومعہ شاب الی السید عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وقال لہ ادع لہ فانہ ولدی
ولم یکن ولدہ بل کان ناعلی سیرۃ غیر صالحۃ فغضب الشیخ وقال بلغ امرکم معی الی ھذا الحد ودخل دارہ ووقع
الحریق فی ارجاء بغداد من وقتہ وکلما طفئ فی مکان اشتعلت النار فی مکان اخر قال ورأیت بلاء
نازلا علی بغداد کقطع الغمام بسبب غضب السید عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ فاسرعت فی
الدخول الیہ فوجدتہ علی حالہ مغضبا فجلست الی جانبہ وجعلت اقول لہ یا سیدی ارحم الخلق قد ھلک
الناس حتی سکن غضبہ فرأیت البلاء قد انکشف وانطفأ الحرق کلہ وبھذا الاسناد الی الشیخ عمر البزاز
رحمہ اللہ تعالی قال خرجت مع سیدی السید محی الدین السید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ الی الجامع یوم الجمعۃ الخامس عشر من جمادی الآخرۃ سنۃ خمسین وخمسمائۃ
فلم یسلم احد علیہ فقلت فی نفسی یا عجبا نحن کل جمعۃ لا نصل الی الجامع الا بمشقۃ من ازدحام الناس علی
الشیخ فلم یتم خاطری حتی نظر الیّ الشیخ متبسما واھرع الناس الی السلام علیہ حتی حالوا بینی وبینہ فقلت فی
نفسی ذلک الحال خیر من ھذا فالتفت الیّ مستانفا لخاطری وقال یا عمر انت الذی اردت ھذا اما
علمت ان قلوب الناس بیدی ان شئت صرفتھا عنی وان شئت اقبلتھا الیّ شیخ بقا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہا کہ حضرت سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کیطرف ایک بوڑھا آدمی
آیا اور اُسکے ساتھ ایک جوان اور اُسنے آپ سے عرض کیا کہ آپ اسکے واسطے دعا کرین پس بیشک یہ میرا بیٹا
ہے حالانکہ وہ اُس کا بیٹا نہ تھا بلکہ وہ دونون ایک پوشیدہ غیر صالح بات پر تھے پس حضرت شیخ خفا ہوے
اور فرمایا کہ تمہارا کام میرے ساتھ اس حد تک پہونچا ہے اور اپنے گھر کے اندر گئے اور اُسی وقت
سے اطراف بغداد مین آگ لگی اور جب کبھی کسی مکان مین بجھ جاتی تو دوسرے مکان مین مشتعل ہوجاتی تھی
راوی نے کہا اور مین نے ایک بلا کو دیکھا کہ مثل ابر کے ٹکڑون کے بغداد پر اُتر رہی ہے بسبب خفگی حضرت
سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے پس مین نے اُنکی طرف داخل ہونے مین سرعت کی
تو اُنکو اپنے حال پر غضبناک پایا پس مین اُنکے قریب بیٹھ گیا اور اُنسے کہنا شروع کیا کہ یا سیدی آپ خلق پر
رحم کرین مقرر لوگ ہلاک ہوگئے یہانتک کہ اُنکا غصہ تھم گیا تو مین نے اُس بلا کو دیکھا کہ وہ کھل گئی اور
ساری آگ بجھ گئی اور اسی اسناد سے شیخ عمر بزاز تک یہ حکایت ہے کہا روز جمعہ پانزدہم ماہ جمادی الآخرہ
۵۵۰ ہجری کو مین نکلا طرف جامع مسجد کے ہمراہ سیدی حضرت سید محیی الدین سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ وارضاہ کے تو اُنکو کسی نے سلام نہ کیا پس مین نے اپنے جی مین کہا ای تعجب ہم تو ہر جمعہ کو جامع مسجد
تک نہین پہونچتے تھے مگر بمشقت لوگون کے ازدحام کرنے سے حضرت شیخ پر پھر میرا خطرہ تمام ہونے
نہین پایا تھا یہانتک کہ حضرت شیخ نے تبسم کرتے ہوے میری طرف نظر کی اور لوگ سلام کرنے کو دوڑے
یہانتک کہ درمیان میرے اور اُنکے حائل ہوگئے پس مینے اپنے جی مین کہا کہ وہ حال اس حال سے بہتر ہے
تو حضرت شیخ نے میرے خطرہ کا استیناف کرکے میری طرف نظر کی اور فرمایا اُو عمر بس تو وہ ہے جسنے
یہ ارادہ کیا کیا تو نے نہ جانا کہ لوگون کے دل میرے ہاتھ مین ہین اگر مین چاہون تو اُنکو اپنی طرف
سے پھیر دون اور اگر چاہون تو اپنی طرف متوجہ کرلون

الحکایۃ السابعۃ عشر

بعد الست المائتین عن الشیخ ابی البقاء محمد بن الازھری الصریفینی رحمہ اللہ تعالیٰ قال مکثت مدۃ
اسال اللہ عز وجل ان یرینی احدا من رجال الغیب فرایت لیلۃ فی المنام انی ازور قبر الامام احمد بن حنبل

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعند قبرہ رجل وقع فی نفسی انہ من رجال الغیب واستیقظت فرجوت ان اراہ فی الیقظۃ فاتیت قبر الامام فی وقتی فوجدت الرجل الذی رایتہ فی المنام بعینہ فتعجلت فی الزیارۃ وخرج قدامی وتبعتہ الی ان وصل دجلۃ فالتقی طرفاھا حتی صارت قدر خطوۃ الرجل فعبرھا الی الجانب الاخر فاقسمت علیہ ان یقف لیکلمنی فوقف فقلت ما مذھبک فقال حنیفا مسلما وما انا من المشرکین فوقع عندی انہ حنفی المذھب وانصرف فقلت فی نفسی اتی السید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ واذکر لہ ما رایت فاتیت مدرستہ فقمت علی بابہ فنادانی من داخل دارہ یا محمد ما فی الارض من المشرق الی المغرب فی ھذا الوقت ولی للہ تعالیٰ عز وجل حنفی سواہ قال ولم یفتح لی بابہ شیخ ابو البقا

محمد بن الازھری صریفینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک رات ٹھیرا رہا اللہ عز وجل سے یہ سوال کرتا رہا کہ رجال غیب مین سے کسی کو مجھے دکھا دے پس مین نے ایک رات خواب مین دیکھا کہ مین حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی زیارت کر رہا ہون اور اُنکی قبر شریف کے پاس ایک مرد ہے میرے جی مین یہ بات پڑی کہ وہ مردان غیب مین سے ہے اور مین جاگ اُٹھا تو مین نے یہ امید کی کہ مین اُسے بیداری مین بھی دیکھون گا پس مین اُسی وقت حضرت امام کی قبر شریف پر آیا تو بعینہٖ اُسی مرد کو پایا۔ جسے مین نے خواب مین دیکھا تھا پھر مین نے جلدی کی اور وہ میرے آگے نکلا اور مین اُسکے پیچھے ہُوا یہان تک کہ وہ نہر دجلہ پر پہونچا تو اُسکے واسطے اُسکے دونون کنارے مل گئے یہان تک بقدر قدم اُس مرد کے ہوگئی پس وہ اُسکو دوسری جانب کیطرف عبور کر گیا تب مین نے اُسکو قسم دیکر کہا کہ وہ ٹھہر جاے تاکہ مجھسے باتین کرے پس وہ ٹھیر گیا تو مین نے کہا تیرا کیا مذہب ہے تو اُسنے کہا حنیفا مسلما وما انا من المشرکین یعنی راست دین رکھنے والا مسلمان اور نہین ہون مین مشرکون سے پس میرے نزدیک یہ بات واقع ہوئی کہ وہ حنفی مذہب ہے اور وہ چلدیا پھر مین نے اپنے جی مین کہا کہ حضرت سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے پاس آؤن اور جو کچھ مین نے دیکھا ہے اُسکا اُنسے ذکر کرون پھر مین اُنکے مدرسہ کو آیا تو اُنکے دروازے پر کھڑا ہوا پس اُنھون اپنے گھر کے اندر سے مجھے پکارا کہ او محمد زمین مین مشرق سے مغرب تک اسوقت مین سواے اُسکے کوئی حنفی ولی نہین ہے واسطے اللہ عز وجل کے اور اُنھون نے اپنا دروازہ میرے واسطے نہین کھولا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ

الحکایۃ الثامنۃ عشر بعد الست المئین عن ابی عبد اللہ محمد بن الخضر الحسینی الموصلی رحمہ اللہ تعالیٰ قال اخبرنا ابی قال خدمت سیدی الشیخ السید **محیی الدین السید عبد القادر** الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ثلاث عشر سنۃ وشہدت لہ خارقات منہا انہ اذا اعیی الاطباء دواء مریض اتی بہ الیہ فیدعو لہ ویمر یدہ علیہ فیقوم من بین یدیہ

بہجۃ الکبیر ... الفیض ... ۱۳ ص

بحوالہ ... السید ... راست دین ... ص

احیاء ... ص ۱۲

... اسرار ... ۱۲-۱۲-۱۳

وقد ابل ولا یزال یبرى عنه حتى یصح فى اسرع وقت واُتى مرة بمستسقى من اقرباء الامام المستنجد
وقد علا بطنه فامر یده علیه فقام ضامر البطن كان لم یكن به شئ واتاه ابو المعالى احمد بن ظفر بن یونس
البغدادى الحنبلى فقال له ان ابنى منذ خمسة عشر شهرا لا تفارقه الحمى وقد اودت به فقال له اذهب
وقل فى اذنه یا ام ملدم یقول لك السید عبد القادر ارتحلى عن ولدى الى الحلة ثم سالنا ابا المعالى
فقال ذهبت وفعلت ما امرنى به الشیخ فلم تعد الى ولدى الى الآن وسالناه بعد سنین فقال ما رجعت
الىّ من بعد ذلك الیوم وجاء الخبر ان اهل الحلة محمون كثیرا واتاه ابو حفص عمر بن صالح الحدادى رحمه
الله تعالى یقود ناقة له وقال له انى ارید الحج وهذه ناقتى وقفت ولیس لى غیرها فوكزها الشیخ رضى
الله تعالى عنه وارضاه برجله ووضع یده على ناصیتها قال وكانت تسبق الرواحل بعد ان كانت
فى اخریاتهن ومرض الشیخ ابو الحسن على بن احمد بن وهب الازجى فعاده ورأى فى بیته راعبیا
وقمریا فقال له یا سیدى هذه الراعبى ما تبیض منذ ستة اشهر وهذه القمرى ما یصیح منذ تسعة
اشهر فوقف الشیخ على الراعبى وقال له متع مالكك ووقف على القمرى وقال سبح خالقك قال
فصاح من وقته حتى كان اهل بغداد یجتمعون لسماعه وفرخ الراعبى وما انقطع الى ان مات

ابو عبد اللہ محمد بن خضر حسینی موصلی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ہمکو خبر دی میرے والد نے کہا میں نے خدمت
کی سیدی الشیخ حضرت سید محیی الدین سید عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ
کی تیرہ برس اور میں نے انکی خارق عادت باتیں مشاہدہ کیں اُن میں سے یہ ہے کہ جس وقت کسی مریض
کی دوا اطبا کو عاجز کر دیتی تو اُسکو آپکے پاس لاتے پس وہ اُسکے واسطے دعا کرتے اور اپنا ہاتھ اُسپر پھیرتے تو
وہ اُنکے آگے سے کھڑا ہو جاتا اس حال میں کہ بیماری سے نجات پاتا اور وہ اُس سے دور ہوتی رہتی یہانتک
سریع تر وقت میں تندرست چنگا ہو جاتا تھا ایکبار امام مستنجد باللہ خلیفہ عباسی کے اقربا میں سے کسی استسقا والے
کو آپکی خدمت شریف میں لائے اور اُسکا پیٹ بلند ہو چکا تھا تو آپ نے اپنا دست مبارک اُسپر پھیرا پس وہ
پھولا شکم پچک کر ایسا ہو گیا کہ گویا اُسے کچھ بھی نہ تھا اور ابو المعالی احمد بن ظفر بن یونس بغدادی حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ
آپکے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا کہ پندرہ مہینے سے میرے بیٹے کو تپ نہیں چھوڑتی ہے اور اُسکو ہلاک
کر ڈالا ہے پس آپ نے اُنسے فرمایا کہ تم چلے جاؤ اور اُسکے کان میں کہدو کہ او ام ملدم یعنی تپ سید عبد القادر تجھے
کہتے ہیں کہ تو میرے بیٹے سے مقام حلہ کی طرف کوچ کر جا پھر ہمنے ابو المعالی سے پوچھا تو کہا کہ میں گیا اور حضرت
شیخ نے جو کچھ مجھے امر فرمایا تھا وہ کیا تو اُسنے ابتک میرے بیٹے کی طرف عود نہیں کیا اور کئی سال کے بعد ہمنے
اُس لڑکے سے پوچھا تو کہا کہ اُسدن کے بعد سے اُسنے میری طرف رجوع نہیں کیا اور خبر آئی کہ حلہ والے بہت

تنچے وہ ہو رہے ہین اور ابو حفص عمر بن صالح حدّادی اپنی ایک اونٹنی کھینچتے ہوئے آپ کے پاس آئے اور
آپ سے عرض کیا کہ مین حج کا ارادہ رکھتا ہون اور یہ میری اونٹنی ٹھہر گئی ہے یعنی چلتی نہین ہی اور
اُسکے سوا میری کوئی اونٹنی نہین ہے پس حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے اپنے پاؤن سے
اُسکو مارا اور اپنا دست مبارک اُسکی پیشانی پر رکھدیا راوی نے کہا کہ وہ سواریون سے آگے بڑھجاتی
تھی بعد اسکے کہ اُنکی پچھلیون مین رہتی تھی۔ اور ابو الحسن علی بن احمد بن وہب ازجی بیمار ہوئے تو آپ اُنکی
بیمار پرسی کو تشریف لائے اور آپ نے اُنکے گھر مین ایک راعبی اور ایک قمری دیکھی تو ابو الحسن نے آپ سے
عرض کیا یا سیدی یہ راعبی تو چھ مہینے سے انڈے نہین دیتی ہی اور یہ قمری نو ماہ سے آواز نہین کرتی ہے
پس آپ راعبی پر آکھڑے ہوئے اور اُس سے فرمایا کہ تو اپنے مالک کو فائدہ دے اور اُس قمری پر ٹھہرے
اور فرمایا کہ تو اپنے خالق کی تسبیح کر راوی نے کہا کہ وہ اسی وقت سے چہچہے کرنے لگی یہانتک کہ بغداد کے
لوگ جمع ہوتے تھے تاکہ اُسکی آواز سُنین اور اُس راعبی نے بچے نکالنا شروع کیا اور مرنے تک بچے نکالنا
قطع نہین کیا وقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ لی فی سنۃ ستین وخمسمائۃ یاخضر اذہب
الی الموصل ففی ظہرک ذریۃ تظہر بہا واولہا ولد ذکر اسمہ محمد یلقنہ القرآن رجل بغدادی اعمی اسمہ
علی فی سبعۃ اشہر ویستکمل حفظہ وہو ابن سبع سنین وتعیش انت اربعا وتسعین سنۃ وشہرا و
سبعۃ ایام وتموت باربل صحیح السمع والبصر والقوۃ قال ابو عبد اللہ فسکن والدی الموصل وولدت
مستہل صفر سنۃ احدی وستمائۃ واحضر لی والدی رجلا اعمی یلقننی القرآن عند ما بلغت سبع سنین
سنین وستۃ اشہر فما استکملت سبعا حتی ختمت القرآن حفظا فسأله والدی عن اسمہ وبلدہ فقال
اسمی علی وبلدی بغداد فذکر کلام الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ومات والدی باربل فی تاسع
صفر سنۃ خمس وعشرین وستمائۃ وقد استکمل اربعا وتسعین سنۃ وشہرا وسبعۃ ایام وحفظ اللہ
عزوجل علیہ حواسہ وقوتہ الی حین وفاتہ کما ذکر السید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ
یعنی اور حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے سنہ ٥٦٠ھ پانسو ساٹھ مین مجھسے فرمایا او خضر تو موصل
کیطرف چلاجا اسلیے تیری پشت مین اولاد ہی وہ وہان ظاہر ہوگی اور پہلا اُسمین کا ایک مذکر بچا ہی جسکا نام
محمد ہی سکھادیگا اُسکو قرآن ایک شخص بغدادی نابینا جسکا نام علی ہی سات مہینے مین اور کامل کریگا حفظ قرآن کو
اور وہ سات برس کا ہوگا اور تو زندہ رہیگا چورانوے برس اور ایک مہینا اور سات دن اور تو اربل مین
مریگا اس حال مین کہ تیری سماعت و بصارت و قوت صحیح و درست ہوگی ابو عبد اللہ کہتے ہین کہ پھر میرے والد
موصل مین جابسے اور مین اول ماہ صفر سنہ ٦٠١ھ چھ سو ایک مین پیدا ہوا اور میرے والد نے ایک مرد نابینا کو میرے واسطے

حاضر کیا کہ وہ مجھے قرآن شریف کی تلقین کرے جبکہ میری عمر چھ برس اور چھ ماہ کو پہونچی پھر مین نے ساتوین برس پوری نہین کی یہانتک کہ مین نے قرآن شریف حفظ کرکے ختم کیا پھر میرے والد نے اس شخص کا نام اور اُسکے شہر کا نام اُس سے پوچھا تو اُسنے کہا میرا نام علی ہے اور میرا شہر بغداد ہے پس اُنہون نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی بات یاد کی اور میرے والد اربل مین سنہ چھ سو چھبیس ماہ صفر کو مرے اور وہ نوے برس اور ایک ماہ اور سات دن پورے کرچکے تھے اور اللہ عزوجل نے اُنکو وقت وفات تک اُنکے حواس و قوت کو محفوظ رکھا جیسا کہ حضرت سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے فرمایا تھا

الحکایۃ التاسعۃ عشر بعد الست المئین عن الشیخ ابی الحسن علی بن یحیی بن ابی القاسم الازجی وابی الحسن علی بن عبد اللہ الابہری وابی محمد محمد بن رجب الداری وابی علی الحسن بن نجیم الحورانی وابی محمد سالم بن علی الدمیاطی باسانیدھم المتصلۃ قالوا کان الشیخ عثمان والشیخ ابو بکر بن الحمامی رحمہما اللہ تعالیٰ من ذوی الاحوال السنیہ وکان الشیخ محیی الدین السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ یقول لابی بکر یا ابا بکر ان الشریعۃ المطھرۃ تشکو الیّ منک وکان ینہاہ عن امور ولا ینتہی عنہا ودخل رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ الی جامع الرصافۃ فوجدہ فیہ فربیدہ علی صدرہ وقال انزع ابا بکر واخرجہ من بغداد ففقد جمیع احوالہ ومعاملاتہ وتوارت عنہ منازلہ ثم خرج الی القرف وبقی کلما اتی الی بغداد وھمّ بدخولہا سقط لوجہہ وان حملہ احد لیدخل بہ سقط جمیعا فجاءت امّہ باکیۃ الی الشیخ تذکر شوقہا الی ولدھا وتشکو الھجر عن المسیر الیہ فاطرق ثم قال قد اذنّا لہ ان یاتی من القرف الی بغداد من تحت الارض ویکلمک من بئر دارک قالوا فکان یاتی کل اسبوع مرۃ من القرف الی امہ ویجتمع بہا وبعث الشیخ عدی بن مسافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قضیب البان الی الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ لیشفع لہ عندہ فیہ فوعدہ فیہ بخیر وکان بین مظفر الجمال وابی بکر رحمہما اللہ تعالیٰ نسب وودّ فرای مظفر فی تلک الواقعۃ ربّ العزۃ سبحانہ وتعالیٰ وقال لہ یا مظفر تمنّ فقال یا ربّ اتمنی ردّ حال اخیہ ابی بکر علیہ فقال لک ذلک فی حضرۃ ولیی فی الدنیا والاخرۃ السید عبد القادر اذھب الیہ وقل لہ یقول لک ربک یا مارۃ انی اردت ان انزل بالخلق نازلۃ فتشفعت فیہم فشفعتک یا مارۃ ان سالتنی ان ارحم بجودی واعمّ بفضلی من راک من المومنین ففعلت قد رضیت عن ابی بکر فارض عنہ واذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یقول یا مظفر قل للنائبی فی الارض

حکایت ۱۹

تشفیع شفاعت کردن ۱۲ ص

تشفیع پذیرفتن شفاعت ۱۲ ص

دستوری دادیم اور ۱۲ا

سخی ۱۲

الصفات الکاملۃ ... زبدۃ الاسرار ۱۲ ... بغداد ۱۲ ق ... من بر عبارت ... ای انزع ... اخرجہ من بغداد ... زبدۃ الاثار ... بغداد ... ق

وارتى السيد عبد القادر رضى الله تعالى عنه وارضاه يقول لك خذ لك رد على ابى بكر حاله فانك لم تغضب الا
لشريعتى والان فقد وهبته فلما سُرّى عن مظفر من واقعاته ذهب مسرورا الى ابى بكر ليبشره وكان قد كوشف بجميع ما
جرى فى الواقعة ولم يكاشف بعد فقد حاله بشيء قبلها فتلاقيا فى نصف الطريق واتيا الى السيد محيى الدين السيد
عبد القادر الحسنى الحسينى الجعفرى الجيلانى رضى الله تعالى عنه وارضاه فقال يا مظفر بلّغ رسالتك فذكر له
ما وجد فى واقعته ونسى منه شيئا فذكّره الشيخ به ثم استتاب ابا بكر عما كان يكرهه منه وضمه الى صدره فوجد فى الحال
جميع ما كان فقده بزيادة وكان مظفر يحكى ما راه وسمعه فى واقعته وقلنا لابى بكر كيف تاتى الى امك قال كنت
اذا اردت زيارتها حملت ولا ازال مارا تحت الارض حتى اتى البئر فاجتمع معها ثم احمل من حيث اتى بى الى ان ارد الى
مكانى وقالوا وقال عباد انا اعيش بعد وفات السيد عبد القادر الحسنى الحسينى الجعفرى الجيلانى رضى الله تعالى عنه
وارضاه وارث حاله فامسك الشيخ بيده وقال يا عباد لارمين بينك وبين زيغك ولاجعلن خيول هجرى تجول
فى حمى صفاتك فافلت يده من يده وقد سلبه حاله كله وفقد جميع ما ملاته وبقى على ذلك مدة فبينا الشيخ جميل
السبذمى رحمه الله تعالى ليلة فى خلوته اذ ورد عليه وارد قهره والقيت جثته عنه بمعزل فظهر فيه نور
لطيف شديد الاشراق يسمع ويبصر ويدرك ثم حمل روحه الى الحضرة فى عالم الملكوت وانتهى به الى مجلس فيه
جمع من المشائخ منهم من يعرفه ومنهم من لا يعرفه فهبت عليهم نسمة اسكرتهم فقالوا هذه من طيب مقام
السيد عبد القادر الحسنى الجعفرى الجيلانى رضى الله تعالى عنه وارضاه والقى فى سمعه هذه اعلى
ما يدرك بوصف محجوب فسمع ناطقا ينطق من باطنه ويقول يا رب اسالك اخى عبادا فالقى فى سمعه لا
يرد حاله عليه الا من سلبه ثم عاد جميل الى حال بشريته فاتى الى السيد عبد القادر رضى الله تعالى عنه
وارضاه فقال له يا جميل سالتنى فى عباد قال نعم قال ائتنى به فاتاه به فقال له يا عباد سر مع الحاج خفيرا له
قال نعم وذلك حين خروج الركب العراقى من بغداد فسار معهم الى فيد فراى بها
شجرة فدخله منها وجد فصاح ودار فى السماع حتى غاب فى وجده عن وجوده وانفتحت مسامه وخرج منها
الدم حتى جرى تحت قدميه ثم افاق وقد رجع اليه حاله كله ومثله معه فقال الشيخ محيى الدين عبد القادر رضى
الله تعالى عنه وارضاه فى ذلك الوقت لجميل انه قد رد الله عز وجل على عباد الان بفيد حاله ومثله معه
وكنت اقسمت على الله عز وجل ان لا يرد عليه حاله حتى يخوض فى دم الهجر وقد خاض فيه اليوم قالوا وسار
عباد على الحاج الى فيد فخرجت عليهم ايضا عرب وكان عباد اذا اراد امرا صرخ فيفعل له ما يريد بصرخته
فصرخ يريد هزيمة العرب فردت عليه صرخته فمات مكانه واشتهر موته بين الحاج بفيد ودفن بها
فاخبر السيد محيى الدين السيد عبد القادر الحسنى الحسينى الجعفرى الجيلانى رضى الله تعالى عنه وارضاه جميلا
بموته فى يومه قالوا وكان الشيخ محيى الدين السيد عبد القادر الحسنى الحسينى الجعفرى الجيلانى رضى الله تعالى عنه وارضاه

يقول بعد هاتين الواقعتين نازعني في حالي اثنان قد ضربت اعناقهما في حضرة الله عز وجل شیخ ابو الحسن علی
بن یحیی بن ابی القاسم ازجی و ابو الحسن علی بن عبداللہ ابہری و ابو محمد محمد بن رجب داری و ابو علی الحسن بن نجیم جوزانی و ابو محمد
سالم بن علی دمیاطی رحمہم اللہ تعالیٰ سے مروی ہے یہ سب باسانید متصلہ خود ہا کہتے ہین کہ شیخ عباد و شیخ ابو بکر بن
حمامی رحمہما اللہ تعالیٰ احوال بلند والون مین سے تھے اور حضرت شیخ محیی الدین سید عبدالقادر حسنی حسینی جعفری
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ شیخ ابو بکر سے کہا کرتے تھے کہ شریعت مطہرہ مجھسے تیری شکایت کرتی ہی اور
آپ اُن کو کئی امور سے منع کیا کرتے تھے اور وہ اُنسے باز نہین رہتے تھے اور آپ مسجد رصافہ کی طرف
داخل ہوے تو اُنکو وہان پایا پس آپ نے اپنا ہاتھ اُن کے سینے پر پھیرا اور فرمایا کہ مین کھینچتا ہون
ابو بکر کو اور نکالتا ہون اُسکو بغداد سے پس اُنہون نے اپنے سارے احوال و معاملات گم کیے اور اُسکے منازلات
اُنسے پوشیدہ ہوگئے اور موضع قرف کی طرف نکل گئے اور اسحال مین باقی رہے کہ جب کبھی بغداد کی طرف
آتے اور اُسکے داخل ہونیکا قصد کرتے تو اپنی مونہہ کے بل گر پڑتے اور اگر کوئی اُنکو اُٹھا لیتا تاکہ اُنکو داخل کرے
تو دونون گر پڑتے تھے پس اُن کی مان روتی ہوئی اپنے لڑکا شوق ذکر کرتی ہوئی حضرت شیخ کی طرف
آئی اور اُسکی طرف جانے سے اپنے عاجز ہونیکی شکایت کرنے لگی تو آپنے اپنا سر نیچے کیا پھر فرمایا کہ مقرر ہمنے اُسکو
یہ اذن دیدیا کہ وہ قرف سے بغداد کیطرف آئے زمین کے نیچے سے اور تجھسے باتین کرے تیرے گھر کے
کنوئین کے اندر سے ان سب نے کہا کہ پھر ابو بکر ہر ہفتے مین ایک بار قرف سے اپنی مان کے گھر کیطرف
آتے اور اُس سے ملتے تھے شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ قضیب البان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی طرف بھیجا تاکہ وہ شیخ ابو بکر کے حق مین آپسے سفارش
کرین تو آپنے اُنسے اُنکے بارے مین خیر کا وعدہ کیا اور باہم مظفر جمال و شیخ ابو بکر کے اُنس و دوستی تھی
پس مظفر نے اس واقعہ مین رب العزۃ سبحانہ و تعالیٰ کو دیکھا اور اللہ پاک نے مظفر سے فرمایا او مظفر تو تمنا کر تو
اُسنے عرض کیا یارب مین تمنا کرتا ہون کہ میرے بھائی ابو بکر کا حال اُسے واپس دیا جاے پس فرمایا کہ یہ واسطے
تیرے ہے میرے ولی کے بارگاہ مین جو کہ میرا دلی ہی دنیا و آخرت مین سید عبدالقادر تو اُسکی طرف جا اور اُس سے
کہہ کہ تیرا رب تجھسے کہتا ہے باین علامت کہ مین نے یہ ارادہ کیا تھا کہ خلق پر ایک آفت نازل کرون تو تونے
اُنکے حق مین شفاعت کی پس مینے تیری شفاعت قبول کی اور باین نشان کہ تونے مجھسے یہ سوال کیا تھا کہ
مین رحم کرون اپنی جود سے اور عام کرون اپنے فضل کے ساتھ اُس شخص کو جسنے تجھے دیکھا مومنون مین سے تو
مین نے یہ کردیا مقرر مین راضی ہوگیا ابو بکر سے پس تو راضی ہوجا اُس سے اور ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرما رہے ہین او مظفر تو کہدے میرے نائب سے زمین مین اور میرے وارث سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ وارضاہ
سے کہ کہتا ہے تجھسے تیرا جد کہ تو ابو بکر کو اُسکا حال واپس کردے پس بیشک تو خفا نہین ہوا مگر واسطے میری شریعت کے

اور انسے مقربین نے اسکو بخشا پھر جب مظفر سے اپنے واقعات کی حالت کھل گئی تو خوش ہوتے ہوئے ابوبکر کیطرف
چلے تاکہ انکو خوشخبری دین اور جو کچھ اس واقعے مین گزرا اُس سب کا کشف ابوبکر کو ہوچکا تھا اور جب سے اُنھون نے
اپنا حال گم کیا تھا تو اُسکے بعد اس واقعے سے قبل اُنکو کسی شے کا کشف نہین ہوا تھا پس مظفر و ابوبکر دونون
نصف راہ مین باہم ملا اور حضرت سید محی الدین سید عبدالقادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ
کی طرف آئے تو آپنے فرمایا اے مظفر تو اپنا پیغام پہونچا دے پس اُنھون نے اپنے واقعے مین جو کچھ پایا تھا
اس کا آپسے ذکر کیا اور اُسمین سے کچھ بھول گئے تو آپنے وہ اُنکو یاد دلا دیا پھر جو امور آپ ابوبکر سے ناخوش
جانتے تھے اُنکی اُنسے توبہ کرائی اور اُنکو اپنے سینۂ مبارک سے لگا لیا تو اُنھون نے فی الحال وہ سب امور
پائے جنکو گم کیا تھا مع زیادتی کے راویون نے کہا اور مظفر نے اپنے واقعے مین جو کچھ دیکھا اور سُنا تھا
اُسکی حکایت کیا کرتے تھے اور ہمنے ابوبکر سے کہا کہ تم اپنی مان کی طرف کیونکر آتے تھے کہا مین جس وقت اُسکی
زیارت کا ارادہ کرتا تو اُٹھایا جاتا تھا اور زمین کے نیچے گزرتا رہتا یہانتک کہ اُس کنوین مین آتا پھر اُسکے ساتھ
ملتا تھا پھر مین وہان سے اُٹھایا جاتا جہان مین لایا گیا یہان تک کہ اپنے مکان کیطرف
واپس لایا جاتا تھا اور راویون نے کہا اور عباد نے کہا کہ مین زندہ رہونگا بعد وفات سید
عبدالقادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے اور اُنکے حال کا وارث ہونگا پس حضرت
شیخ نے اُسکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے عباد البتہ ڈالدونگا مین درمیان تیرے اور درمیان تیرے میل کے واللہ
اعلم شاید مطلب یہ ہو کہ تو نے جس بات کی طرف میل کیا ہے اور جو تمنا تو نے کی ہے اُسمین اور تجھ مین دوری کر دونگا
وہ تجھے ہرگز حاصل نہوگی یہ ترجمہ تو زیغک کی بنا پر ہے جیسا کہ خلاصۃ المفاخر مین ہے ۔ اور زبدۃ الاسرار مین
زیقک ہے زیق القمیص کہتے ہین کرتے کے گریبان کو حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ تعالی نے زبدۃ الآثار مین یون
ترجمہ کیا ہے کہ ہر آئینہ می اندازم میان تو و میان زق تو صرف اسی قدر ہے اس سے بھی صاف مطلب سمجھ مین
نہین آتا انتہی اور البتہ کر دونگا اپنے ہجر کے گھوڑون کو کہ وہ جولان کرینگے تیری صفات کی چراگاہ
مین شاید مطلب یہ ہو کہ میری عدم توجہ کے گھوڑے تیری صفات کو روند ڈالینگے تو تیرا حال بگڑ جائیگا
واللہ اعلم انتہی اور آپنے اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے چھڑا لیا اور اُس سے اُس کا سارا حال سلب کیا اور وہ اسی حال
پر ایک مدت باقی رہا پھر اس اثنا مین کہ ایک رات شیخ جمیل بدوی رحمہ اللہ تعالی اپنی خلوت مین تھے کہ ناگاہ ایک
دا۔ دا اُنپر وارد ہوا جسنے اُنکو مقہور کر دیا اور اُن کا جسم اُنسے علیحدہ ڈالدیا گیا پھر اُنمین ایک نور لطیف
نہایت روشنی والا ظاہر ہوا وہ سنتے ہین اور دیکھتے ہین اور ادراک کرتے ہین پھر اُنکی روح اُٹھائی گئی
طرف بارگاہ کے عالم ملکوت مین اور اُنکو لے پہونچی طرف ایک مجلس کے جسمین مشائخ کی ایک جماعت تھی اُن
مین سے وہ لوگ تھے جنکو یہ پہچانتے تھے اور اُن مین سے وہ تھے جنکو یہ نہین جانتے تھے پھر اُن پر ایک نسیم

ہوا چلی جسنے انگو مست کر دیا تو وہ لوگ بولے کہ یہ ہوا حضرت سید عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وارضاہ کے مقام کی خوشبو سے ہے اور ان کے کان مین ڈالا گیا کہ یہ عالی تر ہے اُس شئے کی جو
ادراک کیجاتی ہی ساتھہ وصف محبوب کے پھر اُنہون نے ایک نطق کرنیوالے کو سُنا کہ وہ اُنکے باطن سے نطق کر رہا ہے
اور کہہ رہا ہے یا رب مین تجھسے سوال کرتا ہون اپنے بھائی عباد کا تو ان کے کان مین ڈالا گیا کہ ردنہ کریگا
اُسپر اُس کا حال مگر وہ شخص جسنے اُسکو سلب کیا ہے پھر شیخ جمیل اپنی بشریت کے حال کی طرف لوٹ آئے
تو حضرت شیخ سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی طرف آئے پس آپنے اُنسے فرمایا اے جمیل تو نے
عباد کے حق مین سوال کیا کہا ہان فرمایا تو اُس کو میرے پاس لے آ تو یہ اُس کو آپ کے پاس لائے
پس آپ نے اُس سے فرمایا کہ اے عباد تو حاجیون کے ہمراہ اُن کا بدرقہ ہوکر چلا جا عرض کیا ہان
اور یہ آپکا فرمانا وقت نکلنے قافلہ عراقی کے تہا بغداد سے پھر عباد اُنکے ہمراہ مقام فید تک چلا پس اُسنے وہان
ایک درخت دیکھا تو اُس سے اُسکے اندر وجد پیدا ہوگیا پس یہ چلایا چیخا اور سماع مین چکر کھایا یہانتک کہ اپنے
وجد مین اپنے وجود سے غائب ہوگیا اور اسکے مسام کھل گئے اور اُنسے خون نکلا یہانتک کہ اُسکے دونون قدمون
کے نیچے سے نکلا پھر ہوش مین آیا اور اُس کا سارا حال اُسکی طرف رجوع کر آیا اور ویسا ہی اُسکے ساتھ ہوگیا
پس حضرت شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے اُسی وقت شیخ جمیل سے فرمایا
کہ تحقیق اللہ عز و جل نے ابھی مقام فید مین عباد کو اُس کا حال واپس کر دیا اور ویسا ہی اُسکے ساتھ اور مینے اللہ
عز و جل کی قسم کھائی تھی کہ اُسکا حال اُسے واپس نکرے یہان تک کہ وہ خون بحر مین خوض کرے اور مقرر اُسنے
آج اُس مین خوض کر لیا اور عباد حاجیون کے ساتھ چلا پس کچھ عرب اُن پر نکلے اور عباد جسوقت کسی امر
کا ارادہ کرتا تو چیخ اُٹہتا پھر جس شئے کا وہ ارادہ کرتا تو وہ شئے اُسکے واسطے اُسکی چیخ سے ہوجاتی تھی
پس وہ چیخا عرب کی ہزیمت کا ارادہ کرتا تہا تو اُسکی چیخ اُسی پر پھیر دی گئی پس وہ اپنی اُسی جگہہ مر گیا
اور اُسکی موت درمیان حاجیون کے فید مین مشتہر ہوگئی اور وہ وہین مدفون ہوا حضرت سید محیی الدین
سید عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے اُسکی موت کی اُسی دن جمیل کو خبر دیدی
راویون نے کہا کہ حضرت شیخ محیی الدین سید عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ
بعد ان دو واقعون کے فرمایا کرتے تھے کہ دو آدمیون نے میرے حال مین مجھسے منازعت کی مقربین نے
اللہ عز و جل کی بارگاہ مین اُن کی گردنین مارین

الحکایۃ العشرون بعد الست المئتین وفیہا

ذکر بعض ما اتفق له فی حکایۃ تقدمت عن الشیخ القدوۃ ابی السعود احمد بن ابی بکر الحریمی قال سمعت
الشیخ محیی الدین السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ وارضاہ یقول اقمت فی صحاری العراق وخرابہ خمسا وعشرین سنۃ مجردا سائحا لا اعرف

الخلق ولا یعرفونی تاتینی طوائف من رجال الغیب والجان اعلمهم الطریق الی الله عز وجل ورافقنی الخضر علیه السلام فی اول دخولی العراق وما کنت عرفته قبل وشرط علی ان لا اخالفه وقال لی اقعد ههنا فجلست فی المکان الذی اقعدنی فیه ثلاث سنین یاتینی فی کل سنة مرة ویقول لی مکانک حتی اتیک وکانت الدنیا وزخارفها وشهواتها تاتینی فی صور فیحمینی الله تعالیٰ من الالتفات الیها وتاتینی الشیاطین فی صور شتی مهولة ویقاتلونی فیقوینی الله تعالیٰ علیهم وتبرز الیّ نفسی فی صورة فتارة تتضرع الیّ فیما تریده وتارة تحاربنی فینصرنی الله عز وجل علیها وما اخذت نفسی فی حال البدایة بطریق من طرق المجاهدات الا ولازمته واعتنقته واخذته بکلتی یدیّ واقمت زمانا فی خراب المدائن اخذ نفسی بطریق المجاهدات فمکثت سنة اکل المنبوذ وسنة لا اکل ولا اشرب ولا انام ونمت بایوان کسری فی لیلة شدیدة البرد فاحتلمت فقمت وذهبت الی الشط واغتسلت فنمت تلک اللیلة اربعین مرة واحتلمت اربعین مرة واغتسلت فی الشط اربعین مرة ثم صعدت الایوان خوف النوم واقمت فی خراب الکرخ سنین لا اقتات فیها الا بالبردی ویاتینی رجل فی راس کل سنة بجبة صوف ودخلت فی الف فن حتی استریح من دنیاکم وما کنت اعرف الا بالتخارس والبله والجنون وکنت امشی حافیا فی الشوک وغیره وما هالنی شیء الا سلکته وما غلبتنی نفسی فیما تریده قط ولا اعجبنی شیء من زینة الدنیا قط قال فقلت له ولما کنت صغیرا قال ولا لما کنت صغیرا **حکایت بستم بعد ششصد** اسمین ذکر ہی بعض اُس شئ کا جس کا آپ کو اتفاق ہوا اُس حکایت مین جو کہ گزر چکی ہے شیخ قدوہ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی مروی ہی کہا مین نے سنا حضرت شیخ محیی الدین سید عبدالقادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کو فرماتے تھے کہ مین پچیس برس عراق کے جنگلون اور ویرانون مین مقیم رہا تنہا ہو کر سیاحت کرتا ہوا نہ تو مین خلق کو پہچانتا تھا اور نہ وہ مجھے پہچانتی تھی مردان غیب اور جنون کے گروہ گروہ میرے پاس آتے تھے مین اُنکو اللہ عز وجل کی طرف راہ کی تعلیم کرتا تھا میرے عراق کے اول داخل ہونے مین حضرت خضر علیہ السلام نے میری مرافقت و ہمراہی کی اور اُنھون نے مجھپر یہ شرط لگائی کہ مین اُنکی مخالفت نکرون اور مجھے کہا کہ تو اسجگہہ بیٹھ جا پس مین اُس جگہہ بیٹھ گیا جسمین مجھے بٹھا گئے تین برس تک ہر سال ایکبار میرے پاس آتے اور مجھسے کہہ جاتے تھے کہ تو اپنی جگہہ مین بیٹھا رہنا یہان تک کہ مین تیرے پاس آؤن اور دنیا اور اُسکی آرائشین اور اُسکی خواہشین میرے پاس کئی کئی صورتون مین آتی تھین تو اللہ تعالیٰ اُنکی طرف التفات کرنے سے میری حمایت و حفاظت کرتا تھا اور شیاطین متفرق ڈرانے والی صورتون مین میرے پاس آتے اور میرا مقابلہ کرتے تو اللہ تعالےٰ اُنپر مجھے قوت دیتا تھا اور میرا نفس صورت مین میری طرف ظاہر ہوتا پس کبھی تو وہ میری طرف تضرع و عاجزی کرتا اُس شے مین جسکا وہ ارادہ کرتا تھا اور کبھی مجھسے لڑتا تو اللہ عز وجل اُسپر

مجھے نصرت دیتا تھا اور نہین پکڑا مین نے اپنے نفس کو ابتدائی حال مین ساتھ کسی طریق کے مجاہدون کے طریقون
مین سے مگر حال یہہ ہی کہ مین نے اُسکی ملازمت کی اور اُسکا معانقہ کیا اور اپنے دونون ہاتھون سے اُسکو پکڑا
اور ایک زمانہ مدائن کے ویرانون مین مقیم رہا اپنے نفس کو طریق مجاہدات کے ساتھ پکڑتا تھا پس ایک برس تو پھیر انتہا
گری پڑی اشیا کھایا کرتا تھا اور ایک برس نہ کھاتا پیتا تھا اور نہ سوتا تھا اور ایک سخت سردی مین رات کو
ایوان کسریٰ مین سو رہا تو مجھے احتلام ہو گیا پس مین اُٹھا اور کنارہ دریا گیا اور غسل کیا پھر اُس رات چالیس بار تو
اور چالیس بار مجھے احتلام ہوا اور چالیس بار کنارہ دریا پر نہایا پھر نیند کے ڈر سے ایوان پر چڑھ گیا اور کئی برس
کرخ کے ویرانون مین مقیم رہا اُنمین قوت بسری نہین کرتا تھا مگر بردی نام گھاس سے اور ایک شخص ہر برس
کے شروع مین ایک جبہ صوف کا میرے پاس لایا کرتا تھا اور مین ہزار فنون مین داخل ہوا یہانتک کہ تمہاری دنیا سے راحت
پاؤن اور مین نہین پہچانا جاتا تھا مگر گونگے پن اور بیوقوفی اور دیوانگی سے اور مین کانٹون وغیرہ مین ننگے پاؤن
چلا کرتا تھا اور نہین ڈرایا مجھکو کسی شئے نے مگر مین اُسی راہ چلا اور نہین غالب ہوا مجھپر میرا نفس کبھی اُس شئے
مین جسکا وہ ارادہ کرتا تھا اور نہ دنیا کی زینت مین سے کسی شئے نے کبھی مجھے تعجب مین ڈالا راوی کہتا ہے پس
مین نے اُنسے عرض کیا اور نہ جب آپ چھوٹے تھے فرمایا اور نہ جب مین چھوٹا تھا

الحکایۃ الحادیۃ والعشرون بعد الست المائتین عن الشیخ العارف ابی عمرو الصریفینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
سمعت الشیخ محی الدین السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ
یقول کنت اجلس فی الخراب باللیل والنہار ولا اٰوی فی بغداد وکانت الشیاطین تاتینی صفوفا صفوفا
رجالا ورکبانا بانواع السلاح وافزع الصور یقاتلوننی ویرموننی بشہب النار فاجد فی قلبی ثبوتا
لا اتغیر عنہ واسمع مخاطبا من باطنی یقول لی قم الیہم یا سید عبد القادر قد ثبتناک تثبیتا وایدناک
بنصرنا فما ہو الا ان انہض الیہم فیفرون یمینا وشمالا ویذہبون من حیث اتوا وکان یاتینی الشیطان
منہم وحدہ ویقول لی اذہب من ہہنا والا فعلت وفعلت ویحذرنی محذرا کثیرا فالطمہ بیدی فیفر
منی فاقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم فیحترق وانا انظر واتانی مرۃ شخص کریہ المنظر منتن الریح
وقال لی انا ابلیس اتیتک اخدمک فقد اعییتنی واعییت اتباعی فقلت اذہب فابی فجاءتہ
ید من فوقہ وضربت ام راسہ فغاص فی الارض ثم اتانی ثانیۃ بیدہ شہاب من نار یقاتلنی بہ فاتانی
رجل متلثم راکب فرسا اشہب وناولنی سیفا فنکص ابلیس علی عقبیہ ثم رایتہ مرۃ ثالثۃ جالسا
بالبعد منی وہو یبکی ویحثو التراب علی راسہ ویقول قد ایست منک یا سید عبد القادر فقلت
لہ اخسأ یا لعین فانی لا ازال حذرا منک قال ہذہ اشد علی ثم کشف لہ عن اشراک کثیرۃ ومصائد
وحبائل حولی فقلت ما ہذا قیل لی ہذہ اشراک الدنیا التی تصید بہا مثلک فتوجہت فی امرہا سنۃ

حتی تقطعت کلها ثم کشف لی عن اسباب کثیرۃ متصلۃ بی من کل جھۃ فقلت ما ھذا فقیل لی ھذہ اسباب الخلق متصلۃ بک فتوجھت فی امرھا سنۃ اخری حتی تقطعت کلھا وانفردت منھا ثم کشف لی عن باطنی فرأیت قلبی مثالھا بعلائق کثیرۃ فقلت ما ھذا فقیل لی ھذہ ارادتک و اختیاراتک فتوجھت فی امرھا سنۃ اخری حتی تقطعت جمیعا وتخلص منھا قلبی ثم کشف لی عن نفسی فرأیت ادواءھا باقیۃ وھواھا حیًّا وشیطانھا ماردًا فتوجھت فی ذلک سنۃ اخری فبرئت ادواء النفس ومات الھوی واسلم الشیطان وصار الامر کلہ للہ فبقیت وحدی والوجود کلہ من خلفی وما وصلت الی مطلوبی بعد واجتذبت الی باب التوکل لادخل منہ علی مطلوبی فاذا عندہ زحمۃ فجزتہ ثم اجتذبت الی باب الشکر لادخل منہ علی مطلوبی فاذا عندہ زحمۃ فجزتہ ثم اجتذبت الی باب الغنا لادخل منہ علی مطلوبی فوجدت عندہ زحمۃ فجزتہ ثم اجتذبت الی باب القرب لادخل منہ علی مطلوبی فاذا عندہ زحمۃ فجزتہ ثم اجتذبت الی باب المشاھدۃ لادخل منہ علی مطلوبی فاذا عندہ زحمۃ فجزتہ ثم اجتذبت الی باب الفقر فاذا ھو خال فدخلت منہ علی مطلوبی فرأیت کل ما ترکتہ وفتح منہ الکنز الاکبر واوتیت فیہ العز الاعظم والغنی السرمدی والحریۃ الخالصۃ ومحقت البقایا ونسخت الصفات البشریۃ وجاء الوجود البالی انتہی قلت قولہ البالی نسبۃ الی البال لا البالی الذی ھو بخلاف الجدید۔ شیخ عارف ابو عمر و صریفینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کو فرماتے تھے کہ میں شب و روز ویرانے میں بیٹھا رہتا اور بغداد میں ٹھکانا نہیں پکڑتا تھا اور شیاطین انواع واقسام کے ہتھیار لیکر اور نہایت خوفناک صورتیں بنا کر صفیں صفیں بنکر پیادہ و سوار میرے پاس آتے مجھسے مقابلہ کرتے اور آگ کے شعلوں سے مجھے مارتے تھے پس میں اپنے دل میں ایک تثبیت پاتا کہ اُس سے متغیر نہیں ہوتا تھا اور اپنے باطن سے ایک مخاطب کو سنتا وہ مجھسے کہتا تھا کہ اُو سید عبدالقادر تو اُنکی طرف اُٹھ کھڑا ہو مقرر ہمنے تجھکو ثابت رکھا ہے ثابت رکھنے کر اور ہمنے اپنی نصر سے تیری تائید کی ہے پھر یہ لوگ کچھ نہیں کرسکتے صرف اتنا کہ میں اُنکی طرف اُٹھ کھڑا ہوا کہ وہ دائیں بائیں طرف بھاگ جاتے تھے اور وہاں چلے جاتے تھے جہاں سے آئے تھے اور اُن میں کا شیطان تنہا ہو کر میرے پاس آتا اور مجھسے کہتا کہ تو یہاں سے چلا جا ورنہ میں یہ کروں گا وہ کروں گا اور مجھے بہت کچھ ڈراتا تو میں اپنے ہاتھ سے اُسکو طمانچہ مارتا پھر وہ میرے پاس سے بھاگ جاتا پھر میں کہتا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم تو وہ جل جاتا اور میں دیکھتا ہوتا تھا اور ایک بار ایک شخص کریہ صورت بدبو میرے پاس آیا اور مجھسے کہا کہ میں ابلیس ہوں تیرے پاس آیا ہوں کہ تیری خدمت کروں پس مقرر

ع سوی القصر مناظا دل تراب ناطر بنکالی
ع صبح عافیت
ع ربیع صفر
ع جبال قدم

تونے مجھکو تھکا دیا اور تونے میرے تابعین کو عاجز کر دیا تو مین نے اُس سے کہا کہ تو چلا جا پس اُسنے نہ مانا
تو اُسکے اوپر سے اُسپر ایک ہاتھ آیا اور اُسکے بھیجے کو مارا تو وہ زمین کے اندر چلا گیا پھر دوبارہ
اپنے ہاتھ مین آگ کا شعلہ لیے ہوے میرے پاس آیا اُس سے میرا مقابلہ کرنے لگا تو ایک مرد ڈھاٹا
لگائے ہوے سبز خنگ پر سوار میرے پاس آیا اور مجھے ایک تلوار دی پس وہ اپنی ایڑیون کے بل پیچھے
ہٹ گیا پھر تیسری بار مین نے اُسے دیکھا کہ مجھسے دور بیٹھا ہوا ہی اور رو رہا ہی اور اپنے سر پر لپ بھر کر
خاک ڈال رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ او سید عبدالقادر مقرر مین تجھسے ناامید ہو چکا تو مین نے اُس سے کہا
او لعین تو دور ہو پس بیشک مین ہمیشہ تجھسے حذر کرتا ہوا رہتا ہون اُسنے کہا یہ مجھپر زیادہ تر سخت ہے پھر
میرے واسطے کشف کیا گیا کہ میرے اِردگرد بہت سے جال اور آلات شکار کرنے کے اور رسیان
ہین تو مین نے کہا یہ کیا ہے مجھسے کہا گیا کہ یہ دنیا کے جال ہین جنسے وہ تجھ جیسے کو شکار کیا کرتی ہے
پس مین سال بھر اُن کے کام مین متوجہ ہوا یہانتک کہ وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے پھر میرے واسطے کشف
کیا گیا کہ بہت سی رسیان ہر طرف سے میرے ساتھ متصل ہو رہی ہین تو مین نے کہا یہ کیا ہے پس مجھسے کہا گیا
کہ یہ خلق کے اسباب تیرے ساتھ متصل ہین پھر سال بھر اور مین نے اُن کے کام مین توجہ کی یہانتک کہ
وہ ساری کٹ کٹا گئین اور مین اُنسے تنہا ہو گیا پھر مجھے اپنے باطن کا کشف کیا گیا تو مین نے اپنے دل کو
دیکھا کہ بہت سے علاقون سے متعلق ہو رہا ہے پس مینے کہا یہ کیا ہے تو مجھسے کہا گیا کہ یہ تیرے ارادات
و اختیارات ہین پس مین نے سال بھر اور اُنکے حال مین توجہ کی یہان تک کہ وہ سب کے سب ٹوٹ ٹاٹ گئے اور
میرا دل اُنسے رہا ہوا پھر مجھے اپنے نفس کا کشف کیا گیا تو مین نے اُسکی بیماریون کو باقی اور اُسکی ہوا اور
خواہش کو زندہ اور اُسکے شیطان کو اکسی سرکشی دیکھا پس سال بھر اور مینے اُسمین توجہ کی تو نفس کی بیماریان
اچھی ہوگئین اور ہوا و خواہش مرگئی اور شیطان مسلم ہوگیا یعنی مطیع اور سارا امر اللہ کے واسطے ہوگیا اب مین تنہا باقی رہگیا سارا
وجود میرے پیچھے اور اب تک مین اپنے مطلوب کی طرف نہین پہنچا اور مین باب توکل کیطرف کھینچا گیا تاکہ اُس سے
اپنے مطلوب پر داخل ہون تو ناگاہ اُسکے پاس ازدحام تھا یعنی انبوہ پس مین اُس سے گزر گیا پھر مین باب شکر
کی طرف کھینچا گیا تاکہ اوس سے اپنے مطلوب پر داخل ہون تو ناگاہ اُسکے نزدیک انبوہ ہی پس مین اُس سے
گزر گیا پھر مین باب غنا کی طرف کھینچا گیا تاکہ اُس سے اپنے مطلوب پر داخل ہون پس مین نے اُسکے پاس
انبوہ پایا تو مین اُس سے گزر گیا پھر مین باب قرب کی طرف کھینچا گیا تاکہ اُس سے اپنے مطلوب پر داخل
ہون تو ناگاہ اُسکے پاس انبوہ ہے پس مین اُس سے گزر گیا پھر مین باب مشاہدہ کی طرف کھینچا گیا
تاکہ اُس سے اپنے مطلوب پر داخل ہون تو ناگاہ اُسکے پاس انبوہ ہے پس مین اُس سے گزر گیا
پھر مین باب فقر کی طرف کھینچا گیا تو ناگاہ وہ خالی تھا پس مین اُس سے اپنی مطلوب پر داخل ہو گیا پھر

مین نے ہر وہ شے دیکھی جسکو چھوڑ آیا تھا اور اُس سے کنز اکبر کھولا گیا اور اُس مین مجھے عز اعظم دیگئی
اور غنای سرمدی اور خالص آزادی اور بقا بانیست کی گئی اور صفات بشری منسوخ ہو گئی اور وجود بلی
آگیا تمام ہوا کلام حضرت شیخ کا رضی اللہ تعالےٰ عنہ وارضاہ آمین حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہین کہ بالی النسبت ہے طرف بالی کے یعنی قلب وہ بال کہ جو کہ برخلاف جدید کے ہے **الحکایۃ الثانیۃ**
والعشرون بعد الست الملئین عن الشریف ابی عبد اللہ محمد بن الخضر بن عبد اللہ الحسینی الموصلی
رحمہ اللہ تعالیٰ قال اخبرنا ابی قال خدمت سیدی الشیخ محی الدین السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ثلاث عشر سنۃً فما رایتہ فیہا تمخط ولا تنخع ولا قعدت علیہ ذبابۃ ولا قام لاحد من العظماء
ولا الم بباب ذی سلطان ولا جلس علی بساطہ ولا اکل من طعامہ الا مرۃً واحدۃً وکان یری الجلوس علی بساط الملوک
ومن یلیہم من العقوبات المعجلات وکان یاتیہ الخلیفۃ والوزیر ومن لہ الحرمۃ الوافیۃ وھو جالس
فیقوم ویدخل دارہ فاذا جاء خرج الشیخ من دارہ لئلا یقوم لھم وانہ لیکلمھم بالکلام الخشن ویبالغ لھم فی العظۃ
وھم یقبلون یدہ ویجلسون بین یدیہ متواضعین متصاغرین وکان اذا کاتب الخلیفۃ یکتب الیہ السید
عبد القادر یامرک بکذا وکذا وامرہ نافذ علیک وھو لک قدوۃ وعلیک حجۃ فاذا وقف علی ورقتہ قبلھا وقال
صدق الشیخ وعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال کانت الاحوال تطرقنی فی بدایتی فی السیاحۃ فاقاومھا فاملکھا
فاغیب فیھا عن وجودی اعدو وانا لا ادری فاذا سری عنی عن ذلک وجدت نفسی فی مکان بعید عن
المکان الذی کنت فیہ وطرقنی الحال مرۃً فی خراب بغداد وعدوت ساعۃ وانا لا ادری ثم سری
عنی وانا فی بلاد شستر وبینھا وبین بغداد اثنا عشر یوماً فبقیت مفکرًا او قال متفکرًا فی امری فاذا امرأۃ
تقول لی اتعجب من ھذا الامر وانت السید عبد القادر روی ذلک عنہ سماعاً بسندہ المتصل الشیخ
القدوۃ ابو عبد الرحیم عسکر بن عبد الرحیم النصیبی رحمہ اللہ تعالیٰ **شریف ابو عبد اللہ محمد بن خضر بن**
عبد اللہ حسینی موصلی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین ہمکو خبر دی میرے والد نے کہا مین تیرہ برس خدمت کی سید شیخ محی الدین سید
عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی پس مین نے ان برسون مین اُنکو نہین دیکھا
کہ اُنھون نے ناک سنکی ہو اور کھنکار ڈالا ہو اور نہ اُنپر کوئی مکھی بیٹھی اور نہ بڑے لوگون مین سے کسی کے واسطے
کھڑے ہوا اور نہ کسی حکومت والے کی دروازے پر گئے اور نہ اُسکے بچھونے پر بیٹھے اور نہ اُسکے کھانے
سے کھایا مگر ایک بار اور وہ بادشاہون کے فرش پر اور جو لوگ اُنکے مرتبے سے قریب ہین اُنکے بچھونے پر بیٹھنے
کو عقوبات معجلہ سے خیال کرتے تھے اور اُن کے پاس خلیفہ و وزیر یا وہ شخص جسکی پوری حرمت وعزت ہوتی تھی
آتے اور وہ بیٹھے ہوتے تو کھڑے ہو جاتے اور اپنے گھر کے اندر چلے جاتے تھے پھر جب وہ آجاتا تو حضرت شیخ
اپنے گھر سے نکل آتے تاکہ اُنکے واسطے کھڑے نہون اور اُنسے درشت وسخت باتین کرتے اور اُنکے واسطے

وعظ ونصیحت مین مبالغہ فرماتے تھے اور وہ لوگ آپکا دست مبارک چومتے اور آپکے آگے فروتنی
وعاجزی کرتے ہوے بیٹھتے تھے اور جب آپ خلیفہ کو کچھ لکھتے تو یون لکھتے کہ سید عبدالقادر تجھکو فلان
فلان کام کا امر کرتا ہے اور اُسکا امر تجھپر نافذ ہے اور وہ تیرا پیشوا ہے اور تجھپر حجت ہی پھر جب خلیفہ اُنکے
ورق پر یعنی خط پر واقف ہوتا تو اُسکو چومتا تھا اور کہتا کہ حضرت شیخ نے سچ فرمایا اور آپسے مروی ہی کہ آپنے
فرمایا میرے ابتدا مین سیاحت کے زمانے مین احوال مجھپر طاری ہوتے تھے تو مین اُنکی مقاومت کرتا تھا پھر مین
اُن کا مالک ہوتا تھا پھر مین اپنے وجود سے اُسمین غائب ہو جاتا تھا اور مین دوڑتا تھا اور مین نہین جانتا تھا پھر جب
وہ حال مجھسے دور ہو جاتا تو مین اپنے نفس کو ایک ایسے مکان مین پاتا جو کہ اُس مکان سے دور ہوتا جسمین مین
تھا ایکبار بغداد کے ویرانے مین مجھپر حال طاری ہوا اور مین بقدر ایک گھڑی کے دوڑا اور مین نہین جانتا
تھا پھر وہ حال مجھسے دور ہو گیا حالانکہ مین بلاد شُشتَر مین تھا اور درمیان اُسکے اور بغداد کے بارہ دن
کی مسافت تھی پس مین اپنے کام مین فکر کرتا یا فرمایا تفکر کرتا رہگیا پھر کیا دیکھتا ہون کہ ایک عورت مجھسے کہہ رہی
ہے کیا تو اس امر سے تعجب کرتا ہے حالانکہ تو تو سید عبدالقادر ہے شیخ قدوہ ابو عبدالرحیم عسکر بن عبدالرحیم نصیبی
نے بسند متصل خود اس قصے کو سماعاً آپ سے روایت کیا ہے

الحکایة الثالثة والعشرون

بعدالست المئین عن الشیخ ابی عبداللہ محمد بن قائد رحمہ اللہ تعالیٰ قال کنت عند السید محی الدین السید
عبدالقادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ فسألہ سائل علام بُنیتَ امرک
قال علی الصدق ماکذبت قط ولا لما کنت صغیرا ولا ذهبت فی المکتب ثم قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنت
صغیرا فی بلدنا فخرجت الی سوادٍ فی یوم عرفة وتبعت بقرا حراثة فالتفتت الی بقرة وقالت لی یا سید
عبدالقادر ما لهذا خُلقتَ ولا بهذا اُمرتَ فرجعتُ فزعا الی دارنا وصعدت الی سطح الدار فرایت الناس
واقفین بعرفاتٍ فجئت الی امی فقلت لها هبینی للہ عز وجل واذنی لی فی المسیر الی بغداد اشتغل
بالعلم وازور الصالحین فسألتنی عن سبب ذلک فاخبرتها خبری فبکت وقامت الی ثمانین دینارا ورثتها
ابی فترکت لاخی اربعین دینارا وخاطت فی دلقی تحت ابطی اربعین دینارا واذنت لی فی المسیر وعاهدتنی
علی الصدق فی کل احوالی وخرجت مودعة لی وقالت یا ولدی اذهب فقد خرجت عنک للہ عز وجل
فهذا وجه لا اراہ الی یوم القیامة وسرت مع قافلة صغیرة تطلب بغداد فلما تجاوزنا همدان وکنا بارض
کذا وکذا بلاد سماها خرج علینا ستون فارسا فاخذوا القافلة ولم یتعرض لی احد فاجتاز بی احدهم وقال
یا فقیر ما معک فقلت له اربعون دینارا فقال واین هی قلت مخاطة فی دلقی تحت ابطی فظننی استهزئ
منه وترکنی وانصرف ومر بی اخر فقال لی مثل ما قال الاول فاجبته بجواب الاول فترکنی وانصرف وتوافیا عند

مقدمهم فاخبرته بما سمعه مني فقال عليّ به فاتی بی الیه واذا هم علی تلٍّ یقتسمون اموال القافلة فقال لی ما
معك قلت اربعون دینارًا قال واین هی قلت مخاطةٌ فی دلقی تحت ابطی فامر بدلقی ففتق فوجد فیه الاربعین
دینارًا فقال لی ما حملك علی الاعتراف قلت ان امی عاهدتنی علی الصدق وانا لا اخون عهدها فبکی المقدم وقال
انت لم تخن عهد امك وانا لی کذا وکذا سنةً اخون عهد ربی فتاب علی یدی فقال له اصحابه انت کنت مقدمنا
فی قطع الطریق وانت الآن مقدمنا فی التوبة فتابوا کلهم علی یدی وردوا علی القافلة ما اخذوا منهم فهم
اول من تاب علی یدی **شیخ ابو عبد اللہ محمد بن فائد** رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہین کہ مین حضرت **سید
محی الدین سید عبد القادر** حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے پاس تھا پس ایک
سائل نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کسی شئی پر اپنے امر کو ثابت کرتے ہین یا کسی شئی پر آپ نے اپنے امر کی
بنا رکھی ہی فرمایا صدق اور اسی پر مین نے کبھی جھوٹ نہین بولا اور نہ جبکہ مین چھوٹا تھا اور مکتب مین گیا
پھر فرمایا کہ مین اپنے شہر مین چھوٹا تھا پس مین عرفہ کے دن گاؤن کیطرف نکلا اور نزگاوان کشتکاری کے پیچھے
ہوا تو ایک بیل نے میری طرف التفات کیا اور مجھسے کہا او سید عبد القادر تو اسکے واسطے مخلوق نہین ہوا ہی
اور نہ تجھے اس کا امر کیا گیا ہے پس مین ڈرتا ہوا اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا اور گھر کی چھت کی طرف چڑھ گیا
تو مین نے لوگون کو دیکھا کہ عرفات مین ٹھیرے ہوے ہین پھر مین اپنی مان کیطرف آیا تو مین نے اُن سے
کہا کہ تم مجھے اللہ عز وجل کے واسطے بخشدو اور بغداد کی طرف جانے مین مجھے اذن دیدو کہ مین علم مین مشغول ہون
اور نیک لوگون کی زیارت کرون پس انھون نے مجھسے اس کا سبب پوچھا تو مین نے اُنکو اپنی خبر دی پس وہ
روئین اور اسّی دینارون کی طرف اُٹھ کھڑی ہوئین جنکو میرے والد میراث چھوڑ گئے تھے پس اُنھون نے
چالیس دینار تو میرے بھائی کے واسطے رکھ چھوڑے اور چالیس دینار میرے پوستین مین بغل کے نیچے سی دیے
اور جانے مین مجھے اذن دیا اور اپنے کل احوال مین سچ بولنے پر مجھسے معاہدہ کیا اور مجھے رخصت کرتی ہوئی نکلین
اور کہا او میرے بیٹے تو چلا جا پس مقرر مین تجھسے نکل گئی واسطے اللہ عز وجل کے اب وہ چہرہ ہی کہ روز قیامت
تک مین اسکو نہ دیکھون گی اور مین ایک چھوٹے سے قافلہ کے ہمراہ چلا جو کہ طالب بغداد تھا پھر جب ہم ہمدان سے
آگے بڑھے اور ہم فلان فلان بلاد کی زمین مین تھے جنکا آپ نے نام لیا تھا تو ساٹھ سوار ہمپر نکلے پس اُنھون
نے قافلہ کو لیا اور مجھسے کسی نے تعرض نکیا پھر اُنمین کا ایک مجھپر گزرا اور مجھسے کہا او فقیر تیرے پاس کیا ہے
تو مین نے کہا کہ چالیس دینار ہین پھر اُسنے کہا کہ وہ کہان ہین مین نے کہا کہ میری پوستین مین بغل کے نیچے سلے
ہوے ہین پس اُسنے مجھے خیال کیا کہ مین اُس سے ٹھٹّا کرتا ہون اور مجھے چھوڑ گیا اور چلدیا اور ایک اور نے
مجھپر گزر کیا تو مجھسے ویسی بات کہی جیسی پہلے نے کہی تھی پس مین نے مثل اول کے اُسکو جواب دیا پس مجھے چھوڑ دیا اور چلدیا

ع مخاطة پیوستہ سلیدہ ... الاستعداد
ع من فلان چیزے ... تعودہ کرد ... باشد ۱۲
ع تنقہ ... شادی ... فتن ۱۲

اور وہ اپنے مقدم اور سردار کے پاس پہونچے تو اُسے اُس بات کی خبر دی جو مجھسے سُن گئے تھے پس اُسنے کہا کہ اُسکو میرے پاس لاؤ پھر مجھے اُسکی طرف لے گئے کیا دیکھتا ہون کہ وہ سب ایک ٹیلے پر قافلہ کے مال بانٹ رہے ہین تو اُس سردار نے مجھسے کہا کہ تیرے پاس کیا ہے مین نے کہا کہ چالیس دینار ہین اُس نے کہا وہ کہان ہین مین نے کہا کہ میرے پوستین مین بغل کے نیچے سیے ہوے ہین پس اُس نے میرے پوستین کو حکم دیا تو وہ چیری گئی پس اُس نے اُس مین چالیس دینار پائے پھر مجھسے کہا کہ اقرار کرنے پر تجھے کون سی چیز باعث ہوئی مین نے کہا کہ میری مان نے سچ بولنے پر مجھسے معاہدہ کیا ہے اور مین اُسکے عہد کی خیانت نہین کرتا ہون پس وہ مقدم رو دیا اور کہا کہ تو تو اپنی مان کے عہد کی خیانت نکرے اور مجھے اتنی اتنی برسین ہوئین کہ مین اپنے رب کے عہد کی خیانت کر رہا ہون پھر اُسنے میرے ہاتھ پر توبہ کی تو اُسکے ہمراہیون نے اُس سے کہا کہ تو راہزنی مین ہمارا مقدم تھا اور اب توبہ مین بھی تو ہمارا مقدم ہے پھر اُن سب نے میرے ہاتھ پر توبہ کی اور جو کچھ قافلے والون سے اُنہون نے لے لیا تھا وہ اُنکو واپس کر دیا پس یہ اول ہین اُن لوگون کے جنہون نے میرے ہاتھ پر توبہ کی انتہی سبحان اللہ سچ بولنا بھی کیا نفیس عمل ہے کہ جسکی برکت سے مال کا مال بچا اور ساٹھ آدمیون کو رہزنی سے توبہ نصیب ہوئی الصدق ینجی کا پورا صدق ظاہر ہوا سعدی علیہ الرحمہ نے خوب فرمایا ہے ؎ راستی موجب رضائے خداست + کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست +

اختیار آزمودن ۱۲ ص

الحکایۃ الرابعۃ والعشرون بعد المیٔتین

عن الشیخ الامام احمد بن صالح بن شافع الجیلی رحمہ اللہ تعالیٰ قال کنت مع السید محی الدین السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ بالمدرسۃ النظامیۃ واجتمع الیہ الفقہاءُ والفقراءُ فتکلّم علیہم فی القضاء والقدر فبینا ھو یتکلم اذ اسقطت حیۃٌ عظیمۃٌ فی حجرہٖ من السقف ففرّ منہا کل من کان حاضرا عندہ ولم یبق الا ھو فدخلت الحیۃ تحت ثیابہ ومرّت علی جسدہٖ وخرجت من طوقہ والتفّت علی عنقہ ومع ذلک ما قطع کلامہ ولا غیّر جلستہٗ ثم نزلت الی الارض وقامت علی ذنبہا بین یدیہ وصوّتت ثم کلّمہ بکلام ما فہمناہ ثم ذہبت فجاء الناس الیہ وسألوہ عما قالت لہ وقال لہا فقال قالت لی لقد اختبرت کثیرا من الاولیاء فلم ار مثل ثباتک فقلت لہا انک سقطت علیّ وانا اتکلم فی القضاء والقدر وھل انت الا دودۃٌ یحرکک ویسکنک القضاء والقدر فاردت ان لا یناقض فعلی قولی

شیخ امام احمد بن صالح بن شافع جیلی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ مین حضرت سید محی الدین سید عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے ساتھ تھا مدرسہ نظامیہ مین اور فقہاء و فقراء انکی طرف جمع ہوے پس آپ نے قضاء و قدر کے بارے مین اُنپر کلام کیا پس اس اثنا مین کہ آپ کلام کر رہے تھے کہ ناگاہ ایک بڑا سانپ چھت سے آپ کی گود مین گر پڑا تو جو لوگ آپ کے پاس حاضر تھے وہ

اُس سے بھاگ گئے اور آپ کے سوا کوئی باقی نہین رہا پھر وہ سانپ آپ کے کپڑون کے نیچے گھسا اور آپ کے جسم مبارک پر مرور کیا اور آپ کے گریبان سے نکلا اور آپ کی گردن سے لپٹ گیا اور باوجود اس سب کے نہ تو آپنے اپنا کلام قطع کیا اور نہ اپنی بیٹھک کو تغیر دیا پھر وہ زمین کی طرف اُتر آیا اور آپکے آگے اپنی دم پر کھڑا ہوگیا پھر وہ سخت چلایا پھر آپ نے اُس سے کچھ ایسا کلام کیا کہ ہم اُسکو نہ سمجھے پھر وہ چلا گیا اب لوگ آپ کی طرف آگئے اور آپ سے اُس بات کا پوچھا جو اُسنے آپ سے کہی اور آپنے اُس سے کہی تو فرمایا کہ اُسنے مجھسے کہا کہ مین نے اولیا مین سے بہت سون کو آزمایا تو مین نے مثل تمہارے ثابت رہتے کے نہین دیکھا پس مین نے اُس سے کہا کہ تو مجھپر گر پڑا اور مین قضاء قدر کے بارے مین کلام کر رہا تھا اور تو صرف ایک ذرا سا کیڑہ ہی اور قضاء قدر تجھکو متحرک و ساکن کر رہی ہی تو مین نے یہ ارادہ کیا کہ میرا فعل میرے قول کا مناقض نہو جاوے

الحکایۃ الخامسۃ والعشرون بعد المائتین

عن الشیخ ابی بکر عبد الرزاق رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت والدی السید محیی الدین السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ یقول کنت فی جامع المنصور اصلی فسمعت حسّ مشی شیء علی البواری فجاءت اصلۃ عظیمۃ ففتحت فاہا موضع سجودی فلما اردت السجود دفعتہا بیدی وسجدت فلما جلست للتشہد مشت علی فخذی وطلعت علی عنقی والتفت علیہ فلما سلمت لم ارہا فلما کان الغد دخلت خربۃ بظاہر الجامع فرأیت شخصا عیناہ مشقوقتان طولا فعلمت انہ جنی فقال انا الاصلۃ التی رأیت البارحۃ ولقد اختبرت کثیرا من الاولیاء بما اختبرتک بہ فما ثبت احد منہم لی کثباتک وکان منہم من اضطرب ظاہرا وباطنا ومنہم من اضطرب باطنہ وثبت ظاہرہ ورأیتک لم تضطرب باطنا ولا ظاہرا وسألنی ان تتوب علی یدی فتوبتہ

شیخ ابوبکر عبد الرزاق رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین مین نے اپنے والد سید محیی الدین سید عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کو سنا فرماتے تھے کہ مین منصور کی جامع مسجد مین نماز پڑھ رہا تھا کہ مین نے کسی شے کے چلنے کی آہٹ بوریون پر سُنی پس ایک بڑا سانپ آیا تو اُسنے میرے سجدے کی جگہ اپنا مُنہ کھولا پھر جب مین نے سجدے کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ سے اُسکو اُٹھا لیا اور سجدہ کیا پھر جب تشہد کے واسطے بیٹھا تو وہ میری ران پر چلا اور میری گردن پر چڑھا اور اُسپر لپٹ گیا پھر جب مینے سلام پھیرا تو اُسے نہ دیکھا پھر جب کل کا دن ہوا تو مین ویرانے مین داخل ہوا جو کہ مسجد جامع کے میدان مین تھا تو مین نے ایک شخص کو دیکھا جس کی دونون آنکھین طول مین چری ہوئی تھین تو مین نے جان لیا کہ وہ جن ہی پس اُسنے کہا کہ مین ہی سانپ ہون جسکو تونے آج کی رات دیکھا تھا اور البتہ مقربین نے اولیا مین سے بہت سون کا امتحان کیا اُس شے کے ساتھ جسکے

ساتھ مینے تیرا امتحان کیا تو مثل تیرے ثبات کے اُنمین سے کوئی بھی ثابت نرہا اور اُنمین سے وہ تھا جو کہ ظاہر و باطن مین مضطرب ہوگیا اور اُن مین سے وہ تھا جسکا باطن مضطرب ہوگیا اور اُس کا ظاہر ثابت رہا اور مینے تم کو دیکھا کہ تم نہ تو باطن مین مضطرب ہوے اور نہ ظاہر مین اور اُس نے مجھسے سوال کیا کہ میرے ہاتھ پر توبہ کرے تو مین نے اُسکو توبہ کرائی **الحکایۃ السادسۃ والعشرون** بعد الست عن الشیخ ابی المعالی عبد الرحیم بن مظفر القرشی قال اخبرنا الحارثۃ ابو عبد اللہ محمد بن النجار البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ عن عبد اللہ ابی الحسین الجبائی ان السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ قال اذا ولد لی ولد اخذتہ علی یدی وقلت ھذا سبب اخرجتہ من قلبی فاذا مات لم یؤثر عندی موتہ شیئا لانی قد اخرجتہ من قلبی اول ما یولد قال وکان یموت من اولادہ الذکور والاناث لیلۃ مجلسہ فلا یقطع المجلس ویصعد علی الکرسی ویعظ الناس والغاسل یغسل المیت فاذا فرغوا من غسلہ جاءوا بہ الی المجلس فینزل الشیخ ویصلی علیہ وبھذا الاسناد الی الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن النجار البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ قال سمعت الحافظ عن ابی المعالی عبد الرحیم بن مظفر بن محمد بن الخضر یقول القرشی قال اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن النجار البغدادی کنت ادخل علی الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ فی وسط الشتاء وقوۃ بردہ وعلیہ قمیص واحد وعلی راسہ طاقیۃ والعرق یخرج من جسدہ وحولہ من یروحہ بالمروحۃ کما یکون فی شدۃ الحر الشیخ ابو المعالی عبد الرحیم بن مظفر قرشی سے مروی ہے کہا ہمکو خبر دی حارثہ ابو عبد اللہ محمد بن نجار بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ ابو الحسین جبائی سے کہ حضرت سید عبد القادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے فرمایا کہ جس وقت میرے واسطے کوئی بچا پیدا کیا جاتا تو مین اُسکو اپنے ہاتھون پر لیتا اور کہتا یہ ایک سبب ہے پس مینے اُسکو اپنے دل سے نکال ڈالا پھر جب وہ مرجاتا تو اُسکی موت میرے نزدیک کچھ اثر نہین کرتی تھی اس لیے کہ مین نے تو اُسکی اول پیدائش مین اپنے دل مین اُسے نکال ڈالا تھا راوی نے کہا کہ آپ کی اولاد ذکور و اناث مین سے آپ کی شب مجلس مین کوئی مرتا تو آپ مجلس کو موقوف نہین کرتے تھے اور کرسی پر چڑھتے اور لوگون کو وعظ و نصیحت فرماتے تھے اور غسال میت کو غسل دے رہا ہے پھر جب وہ اُسکے غسل سے فارغ ہوجاتے تو اُسکو مجلس کیطرف لاتے پھر حضرت شیخ اُترتے اور اُسپر نماز پڑھتے تھے اور اسی اسناد سے حافظ ابو عبد اللہ محمد بن نجار بغدادی تک یہ ہی راوی نے کہا مینے سنا حافظ کو ابو المعالی عبد الرحیم بن مظفر بن خضر سے کہ قرشی کہتا ہے راوی نے کہا ہمکو خبر دی حافظ ابو عبد اللہ محمد بن نجار بغدادی نے کہ مین داخل ہوا کرتا تھا حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ پر موسم سرما کے وسط اور اُسکی قوت سردی مین اور حال یہ تھا کہ آپ کے جسم مبارک پر ایک کرتا اور آپکے سر مبارک پر ایک ٹوپی ہوتی تھی اور آپ کے جسم مبارک سے پسینا نکلتا جاتا تھا اور آپکے آس پاس وہ لوگ ہوتے تھے جو کہ پنکھے سے آپکے ہوا کرتے تھے جسطرح کہ گرمی کی شدت مین ہوا کرتا ہے

الحکایۃ السابعۃ والعشرون بعد الست المئین عن الزوجین الصالحین الامام الورع ابی سعد عبداللہ بن سلیمان الہاشمی الجیلی وام احمد الجیلیۃ رحمہما اللہ تعالی قالا کان لام الخیر فاطمۃ ام الشیخ رضی اللہ تعالی عنہما وارضاہما قدم راسخ فی ھذا الامر وسمعناھا تقول غیر مرۃ لما وضعت ابنی عبدالقادر کان لا یرضع ثدیی فی نہار رمضان وغم علی الناس ھلال رمضان فاتونی وسالونی عنہ فقلت لہ لم یلتقم الیوم ثدیا ثم اتضح ان ذلک الیوم کان من رمضان واشتہر ببلدنا فی ذلک الوقت انہ ولد للاشراف ولد لا یرضع فی نہار رمضان وعن القاضی القضاۃ ابی صالح قال سمعت عمی الشیخ عبدالوہاب یقول الاکابر من مشائخ العجم وعلمائہا یروون عن اکابرھم انہ لا یرضع فی نہار رمضان یعنی والدہ الشیخ محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وروی ان امہ رضی اللہ تعالی عنہا حملت بہ وھی بنت ستین سنۃ ویقال لا تحمل الستین سنۃ الا قرشیۃ ولا الخمسین الا عربیۃ یعنی دو نیک میان اور بی بی سے مروی ہے یعنی شیخ امام پرہیزگار ابو سعد عبداللہ بن سلیمان ہاشمی جیلی اور ام احمد جیلیہ رحمہما اللہ تعالی کہتے ہیں کہ ام الخیر فاطمہ والدہ حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہما وارضاہما کے واسطے اس امر یعنی تصوف میں قدم راسخ تھا اور ہمنے انکو بہت بار کہتے سنا کہ جب مین نے اپنے بیٹے عبدالقادر کو جنا تو وہ ماہ رمضان کے دن میں میرے پستان کو نہین چوستا تھا اور ماہ رمضان کا ہلال لوگون پر ابرناک ہوا یعنی رمضان کا چاند ابر کے باعث دکھائی نہین دیا تو وہ لوگ میرے پاس آئے اور مجھسے اسکا پوچھا تو مینے کہا کہ آج اسنے پستان کو منہ مین نہین لیا پھر یہ واضح ہوگیا کہ وہ دن رمضان کا تھا اور اسی وقت ہمارے شہر مین یہ بات شہرت پاگئی کہ سادات کے ہان ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے کہ رمضان کے دن مین دودھ نہین پیتا ہے قاضی القضاۃ ابوصالح رحمۃ اللہ تعالی سے مروی ہے کہا مینے اپنے چچا شیخ عبدالوہاب کو سنا وہ کہتے تھے کہ عجم کے مشائخ و علما مین کے اکابر اپنے اکابر سے روایت کرتے ہین کہ وہ ماہ رمضان کے دن مین دودھ نہین پیتے تھے یعنی انکے والد حضرت شیخ محیی الدین سید عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ اور مروی ہے کہ آپکی والدہ آپکے ساتھ حاملہ ہوئین اور انکی عمر ساٹھ برس کی تھی اور کہا جاتا ہے ساٹھ برس کی عورت حاملہ نہین ہوتی ہے مگر قریشیہ عورت اور پچاس برس کی کوئی عورت حاملہ نہین ہوتی ہے مگر عربی عورت

الحکایۃ الثامنۃ والعشرون بعد الست المئین عن الشیخ عمر الکیمانی رحمہ اللہ تعالی قال حضرنا یوما مجلس الشیخ محیی الدین السید عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نقیب النقباء فلان سماہ ولم یکن حضرہ قبل ذلک فقال الشیخ مشیرا الیہ لیتک لم تخلق فان خلقت علمت لماذا خلقت یا نائم انتبہ افتح عینیک وانظر ما امامک قد اتتک جنود العذاب یا راحل یا زائل یا منتقل سافر الف عام لتسمع منی کلمۃ واحدۃ المبلغ عندک کم سمت الدنیا منالک بالجاہ والکثرۃ ثم قتلتہ انا اذا قار

طبع اخلاصی و طبع سری لا ارائک الاخطوتان وقد وصلت الی اللہ عزّ وجلّ النفس و الخلق و انت یا مرید خطوتان وقد وصلت الی اللہ تعالیٰ الدنیا والاخرۃ الا الی اللہ تصیر الامور فلما نزل عن الکرسی قال له بعض تلامذته یا سیدی لقد بالغت فی القول له فقال انما ھو نور محا ظلمته قال فلم یزل بعد ذلک یحضر مجلسه ویاتیه فی غیر وقت المجلس ویجلس بین یدیه متواضعا منصاغرا حتی مات رحمه اللہ تعالیٰ

شیخ عمر کیمانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ ایکدن حضرت شیخ محیی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی مجلس مین نقیب النقبا رفلان حاضر ہوا اُسکا نام لیا تھا اور اس سے پہلے آپ کے پاس حاضر نہین ہوا تھا تو آپ نے اُسکی طرف اشارہ کرتے ہوے فرمایا کہ کاش تو مخلوق نہوا ہوتا پھر جب تو مخلوق ہوا تو تو جان لیتا کہ کس شے کے واسطے مخلوق ہوا او سونیوالے جاگ اپنی دونون آنکھین کھول اور دیکھ اُس شے کو جو تیرے آگے ہے مقرر تیرے پاس عذاب کے لشکر آگئے او کوچ کرنیوالے اور زوال ہونیوالے اور انتقال کرنیوالے ہزار برس کا سفر کرنا کہ تو مجھسے ایک کلمہ سن لے کیا تیرے نزدیک یہ بات پہونچی ہی کہ تیرے مثل دنیا نے کتنون کو زہر دیا یا فریب کیا ساتھ جاہ وکثرت کے پھر اُنکو قتل کر ڈالا میرا یہ حال ہی کہ جسوقت میرے اخلاص کی طبیعت اور میرے سِر کی طبیعت اُبھری تو مین تجھکو نہین دیکھتا ہون مگر دو قدم اسحال مین کہ مقرر تو پہونچ گیا طرف اللہ عزوجل کے نفس اور خلق اور تو او مرید دو قدم ہین اور مقرر تو پہونچ گیا طرف اللہ تعالیٰ کے دنیا و آخرت سنتا ہوا اللہ ہی کی طرف پہونچتے ہین کام پھر جب آپ کرسی سے اُترے تو آپکے بعض تلامذہ نے آپسے عرض کیا کہ یاسیدی البتہ مقرر آپنے اُس سے بات کرنے مین مبالغہ کیا تو فرمایا کہ وہ تو صرف ایک ایسا نور تھا کہ اُسنے اُسکے تاریکی کو روشن کر دیا راوی نے کہا کہ پھر وہ بعد اسکے ہمیشہ آپ کی مجلس مین حاضر ہوتا تھا اور غیر وقت مجلس مین بھی آپکے پاس آتا اور آپ کے آگے فروتن وحقیر بنکر بیٹھتا تھا یہانتک کہ مر گیا رحمہ اللہ تعالےٰ

الحکایۃ التاسعۃ والعشرون

بعد الستّ المئین عن عبداللہ الجبائی رحمہ اللہ تعالیٰ

قال قال لی الشیخ محیی الدین السید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کنت اُومر و انھی فی النوم والیقظۃ وکان یغلب علی الکلام عنه ویزدحم علی قلبی فان لم اتکلم اکاد اختنق ولا اقدر ان اسکت وکان یجلس عندی رجلان وثلاثۃ یسمعون کلامی ثم تسامع الناس بی وازدحم الخلق علی فکنت اجلس فی المصلی بباب الحلبۃ ثم ضاق علی الناس الموضع فحمل الکرسی الی خارج البلد وجعل فی المصلی وکان الناس یجیئون علی الخیل والبغال والجمال والحمیر ویقفون اذا دار المجلس کالسور وکان یحضر المجلس نحو من سبعین الفا شیخ عبداللہ جبائی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ حضرت شیخ محیی الدین سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے مجھسے فرمایا کہ مین خواب بیداری مین امر ونہی کیا جاتا تھا اور اُس امر ونہی کی خبر دینا مجھپر غالب ہوتا تھا اور میرا دل مجھپر

سنہ ۵۶۰ التصانیف النجاۃ ۱۲ سنہ ۵۴۰ ہجری تک نہ قفوشدن ۱۴-۱۲ سنہ ۵۲۳ تمامیع از رکیے بر کرفتن پیوستہ بالیاء ۱۲ سنہ ۵۶۰ سور بالضم پارہ ۱۲ شہر پناہ ۱۲ صح

ازدحام کرتا تھا پھر اگر مین کلام نکرون تو لگتا تھا کہ میرا گلا گھٹ جاے اور ساکت رہنے پر قادر نہین ہوتا تھا میرے
پاس دو اور تین آدمی بیٹھنے میرا کلام سنتے تھے پھر لوگون نے میرا سن لیا اور خلق نے مجھپر ازدحام کیا پس
مین باب حلبہ کی عیدگاہ مین بیٹھا کرتا تھا پھر وہ جگہ لوگون پر تنگ ہوئی تو کرسی شہر کے باہر کی طرف اٹھائی
گئی اور عیدگاہ مین رکھی گئی اور لوگ گھوڑون پر اور خچرون اونٹون گدھون پر آتے اور ٹھیرتے تھے
جبکہ مجلس مثل حصار کے گول ہوجاتی تھی اور اس مجلس مین قریب ستر ہزار آدمیون کے حاضر ہوتے تھے

الحکایۃ الثلثون بعد الست المئین عن الشیخ ابی زکریا یحیی بن ابی نصر البغدادی المعروف
بالصحراوی قال سمعت ابی یقول استدعیت الجان مرۃ بالعزائم فابطأت علی اجابتہم اکثر من
عادتی ثم اتونی وقالوا لی لا تعد تستدعینا اذا کان الشیخ عبد القادر یتکلم علی الناس فقلت ولِمَ قالوا
انا کنا بالحضرۃ قلت وانتم ایضا قالوا ان ازدحامنا بمجلسہ اشد من ازدحام الانس وان منا طوائف کثیرۃ
اسلمت وتابت علی یدیہ **وعن ابی حفص** عمر بن حسین بن خلیل الطیبی قال قال لی الشیخ محی الدین
عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ فی بعض الایام ای عمر لا تنقطع عن مجلسی فان فیہ تفرق الخلع
والویل لمن یفوتہ قال الشیخ ابو حفص فمضی علی ذلک مدۃ فبینا انا فی بعض الایام فی المجلس اذ غشینی النوم
نغفت عینی فرأیت خلعا تنزل من السماء حمرا وخضرا فتقع علی اهل المجلس ففتحت عینی منزعجا و ثبت
لاقول للناس قال فنادانی الشیخ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ ای بنی اسکت فلیس الخبر کالمعاینۃ
شیخ ابو زکریا یحیی بن ابی نصر بغدادی معروف بصحراوی رحمہ اللہ تعالی نے کہا کہ مین نے اپنے والد کو سنا
وہ کہتے تھے کہ مین نے ایکبار جنون کو عزیمتون سے بلایا تو انکی اجابت نے مجھپر دیر کی زیادہ تر میری عادت
سے پھر وہ میری پاس آئے اور مجھسے کہا کہ تو پھر ایسا نکرنا کہ تو ہمکو بلائے جس وقت کہ حضرت شیخ عبد القادر لوگون
پر کلام کرتے ہون پس مین نے کہا کہ یہ کیون کہا کہ ہم تو انکی حضوری مین تھے مین نے کہا کہ تم بھی حاضر ہوتے ہو کہا
کہ ہمارا ازدحام تو انکی مجلس مین سخت تر ہوتا ہے آدمیون کے ازدحام سے اور ہم مین کے تو بہت سے گروہ اسلام
لائے اور انکے ہاتھون پر توبہ کی ابو حفص عمر بن حسین بن خلیل طیبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا کہ بعض ایام مین حضرت شیخ
محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے مجھسے فرمایا کہ اے عمر تو میری مجلس سے منقطع مت رہنا پس بیشک
اسمین تو خلعت بانٹے جاتے ہین اور خرابی ہے اس شخص کو جس سے وہ فوت ہوتی ہے شیخ ابو حفص نے کہا کہ پھر اسپر ایک
مدت گذر گئی پس بعض ایام مین اسی اثنا مین کہ مین مجلس مین تھا کہ ناگاہ نیند نے مجھے ڈھانک لیا تو میری آنکھین سو گئین پس
مین نے دیکھا کہ خلعت سرخ و سبز آسمان سے اُتر رہے ہین پھر اہل مجلس پر گر رہے ہین پس مین نے گھبراتے ہوے اپنی
آنکھین کھولین اور جست کی تا کہ لوگون سے کہدون کہا پس حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے مجھے پکارا

کہ اے میرے بیٹے چپ رہ بس نہیں ہے خبر مثل معاینہ کی **الحکایۃ الحادیۃ والثلثون**
بعد الست المئین عن الشیخ ابی حفص عمر بن حسین بن خلیل الطیبی رحمہ اللہ تعالیٰ قال حضرت مجلس الشیخ
محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وکنت قاعدًا محاذی وجہہ فرایت شیئًا علی ھیئۃ
قندیل البلور نزل من السماء الی ان قارب فم الشیخ ثم عاد وصعد سریعًا ھکذا ثلاث مرات فما تمالکت ان
قمت لاقول للناس لفرط تعجبی فبادرنی وقال اقعد فان المجالس بالامانۃ قال فجلست ولم اتکلم بہ الا بعد
موتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وعن یحیی بن نجاح الادیب رحمہ اللہ تعالیٰ قال قلت فی نفسی ارید احصی
کم یقص الشیخ محیی الدین شعرًا من التواب فی مجلس وعظہ فحضرت المجلس ومعی خیط فکلما قص شعرا عقدت
عقدۃ تحت ثیابی من الخیط وانا فی اخر الناس واذا انہ یقول وانا احل وانت تعقد شیخ **ابو حفص عمر**
بن حسین بن خلیل طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں حاضر ہوا حضرت شیخ **محیی الدین عبد القادر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وارضاہ کی مجلس میں اور میں بیٹھا ہوا تھا آپکے چہرے کے مقابلے میں پس میں نے ایک شی دیکھی قندیل بلور کی
ہیئت پر کہ وہ آسمان سے اُتری یہاں تک کہ حضرت شیخ کے منہ سے قریب ہوئی پھر اُسنے عود کیا اور جلدی سے
چڑھ گئی تین بار اسی طرح ہوا پس میں خود کو تھام نہ سکا یہاں تک کہ کھڑا ہو گیا تا کہ لوگوں سے کہدوں مارے اپنے
فرط تعجب کے تو حضرت شیخ نے مجھسے پیشی کی اور فرمایا کہ بیٹھ جا اسلیے کہ مجالس ساتھ امانت کے ہیں کہا پھر میں بیٹھ گیا
اور اُسکو نہ کہا مگر آپکی وفات کے بعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ یحیی بن نجاح ادیب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے
اپنے جی میں کہا میں چاہتا ہوں کہ شمار کروں کہ حضرت شیخ محیی الدین اپنی مجلس وعظ میں کتنے توبہ کرنیوالوں کے بال کترتے
ہیں پس میں مجلس میں حاضر ہوا اور میرے پاس ایک تاگا تھا پس جب بال کترتے تو میں اُس تاگے میں ایک گرہ لگا دیتا تھا
نیچے اپنے کپڑوں کے اور میں آخر لوگوں میں تھا ناگاہ وہ کہتے ہیں کہ میں تو کھولتا ہوں اور تو گرہ لگاتا ہے

الحکایۃ الثانیۃ والثلثون بعد الست المئین عن الشیخ الامام الحافظ ابی زرعۃ طاھر
بن محمد بن طاھر المقدسی الرازی رحمہ اللہ تعالیٰ قال حضرت مجلس الشیخ محیی الدین عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وارضاہ فی سنۃ سبع وخمسین وخمسمائۃ فسمعتہ یقول انما کلامی علی رجال یحضرون مجلسی من وراء جبل قاف
اقدامھم فی الھواء وقلوبھم فی حضرۃ القدس تکاد قلانسھم وطواقیھم تحترق من شدۃ شوقھم الی اللہ عز وجل
وکان ابنہ عبد الرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذ ذاک جالسًا علی المنبر تحت رجل ابیہ فرفع راسہ الی الھواء
فشخص ساعۃ فغشی علیہ واحترقت طاقیتہ وطریفہ فنزل الشیخ واطفاھا وقال وانت ایضا یا عبد الرزاق
منھم مطرقین فقال لما نظرت الی الھواء رایت رجالا واقفین قال فسالت عبد الرزاق عما غشیہ منصتین
لکلامہ قد ملاء الافق فی لباسھم وثیابھم النار ومنھم من یصیح ویعدو فی الھواء ومنھم من یسقط الی الارض

المجلس ومنہم من یرعد فی مکانہ قال وکان یسمع عند کلامہ فی الفضاء صیاح ووجبۃ ساقط من العلو الی
الارض شیخ امام حافظ ابو زرعہ طاہر بن محمد بن طاہر مقدسی رازی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مین حاضر ہوا مجلس مین حضرت
شیخ محیی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے ۵۵۵ھ مین پس مینے اُن کو سُنا وہ کہہ رہے تھے کہ میرا کلام
تو صرف اُن مردون پر ہے جو کہ حاضر ہوتے ہین میری مجلس مین کوہ قاف کے ورے سے اُنکے قدم تو ہوا مین ہین اور اُنکے
دل حضرت قدس مین ہین لگتا ہی کہ اُنکی لمبی ٹوپیان اور سر سے لگی ہوئی ٹوپیان جل جائین مارے اُنکی شدت شوق کے
طرف اللہ عزوجل کے آپ کے فرزند عبدالرزاق اُسوقت اپنے والد کے پاون کے نیچے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے
تو انھون نے اپنا سر ہوا کیطرف اُٹھایا پس گھڑی بھر ٹکٹکی لگا رہے پھر اُنپر غشی طاری ہوگئی اور اُنکی ٹوپی اور
نہ پیرہن مین جل گئی پس حضرت شیخ رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ اُترے اور اُسکو بجھا دیا اور فرمایا کہ او عبدالرزاق تو
بھی اُنھین سے ہے۔ راوی نے کہا پس مینے حضرت عبدالرزاق سے اس شئے کا پوچھا جسنے اُنکو ڈہانک لیا
تھا تو کہا کہ جب مینے ہوا کی طرف نظر کی تو مردون کو دیکھا کہ کھڑے ہو سر نیچا کیے ہو اُنکے کلام کے سُننے کو کان
رکھے ہوے ہین مقرر اُنھون نے کنارۂ آسمان کو بھر دیا ہی اور اُنکے لباس اور کپڑون مین آگ ہی اور اُن مین سے
وہ ہے کہ چیخ رہا ہی اور ہوا مین دوڑ رہا ہی اور اُنھین سے وہ ہی کہ زمین کی مجلس کی طرف گر پڑتا ہی اور اُنھین سے
وہ ہی کہ اپنی جگہ مین کانپ رہا ہی راوی نے کہا کہ آپکے کلام کرنے کے وقت فضا مین چیخنا سُنائی دیتا تھا اور
آواز گر پڑنے والے کی بلندی سے طرف زمین کے **الحکایۃ الثالثۃ والثلثون** بعد الست
المئین عن الشیخ الاصیل ابی الفلاح منجح بن الشیخ الجلیل ابی الخیر بن الشیخ القدوۃ ابی محمد مطر البادرائی رضی
اللہ تعالی عنہ قال سمعت ابی یقول لما حضرت الشیخ مطر رحمہ اللہ تعالی الوفاۃ قلت لہ اوصنی بمن اقتدی
بعدک فقال بالشیخ عبدالقادر وظننتہ فی غلبۃ مرضہ فترکتہ ساعۃ ثم قلت لہ اوصنی بمن اقتدی
بعدک قال بالشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ فترکتہ ساعۃ ثم اعدت علیہ القول فقال یا بنی
زمانا یکون فیہ الشیخ عبدالقادر لا یقتدی الا بہ فلما اتیت بغداد وحضرت مجلس الشیخ عبدالقادر واذا
فیہ الشیخ بقاء والشیخ ابو سعد القیلوی والشیخ علی بن الہیتی وغیرہم من اعیان المشائخ رضی اللہ تعالی عنہم
فسمعتہ یقول لست کوعاظکم انما انا اتکلم بامر اللہ انما کلامی علی رجال فی الہواء وجعل یرفع راسہ الی الہواء
فرفعت راسی الی الفضاء فاذا بازائہ صفوف رجال من نور علی خیل من نور من قد حالوا بین نظری وبین السماء
من کثرتہم وہم مطرقون منہم من یبکی ومنہم من یرعد ومنہم من فی ثیابہ نار فغشی علی ثم قمت اعدو
واشق الناس حتی طلعت الیہ فوق الکرسی فامسک باذنی قال یا کرم اما اکتفیت باول مرۃ من وصیۃ ابیک
فاطرقت من ہیبتہ شیخ اصیل ابو الفلاح منجح بن شیخ جلیل ابو الخیر بن شیخ قدوۃ ابو محمد مطر بادرائی رضی اللہ تعالی عنہ

کہتے ہین کہ مین نے اپنے والد کو سُنا وہ کہتے تھے کہ جب شیخ مطر رحمہ اللہ تعالیٰ کو وفات حاضر ہوئی تو مین نے اُنسے کہا کہ آپ مجھے وصیت کر جائین کہ مین کس شخص کا اقتدا کرون آپکے بعد تو فرمایا کہ شیخ عبدالقادر کا پس مین نے اُنکو اپنے مرض کے غلبے مین خیال کیا پس گھڑی بھر مین نے اُنکو چھوڑ رکھا پھر مین نے اُنسے کہا کہ آپ مجھے وصیت کر جائین کہ مین کس شخص کا اقتدا کرون بعد آپ کے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ پھر گھڑی بھر مین نے اُنکو چھوڑ رکھا پھر مین نے اُسی بات کا اُنپر اعادہ کیا تو فرمایا کہ ای میرے بیٹے اُس زمانہ مین کہ شیخ عبدالقادر ہون نہین اقتدا کیا جاتا ہے مگر اُن کا پھر جب اُنکا انتقال ہو چکا تو مین بغداد کو آیا اور حضرت شیخ عبدالقادر کی مجلس مین حاضر ہوا کیا دیکھتا ہون کہ اُس مین شیخ بقا و شیخ ابوسعد قیلوی و شیخ علی بن ہیتی وغیرہ اعیان مشائخ ہین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پس مین نے اُنکو سُنا کہ فرما رہے ہین مین نہین ہون مثل تمہارے واعظون کے مین تو یہی کلام کرتا ہون اللہ تعالیٰ کے امر سے میرا کلام تو صرف اُن مردون پر ہے جو کہ ہوا مین ہین اور اپنا سر ہوا کیطرف اُٹھانے لگے پس مینے اپنا سر فضا کیطرف اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہون کہ اُنکے مقابل مین نور کے مردون کی صفین ہین نور کے گھوڑون پر وہ لوگ کہ مقرر حائل ہو گئے درمیان میری نظر کے اور آسمان کے مارے اپنی کثرت کے اور وہ اپنے سر نیچے کیے ہوے ہین اور اُنمین سے وہ ہی کہ رو رہا ہے اور اُنمین سے وہ ہی کہ کانپ رہا ہے اور اُنمین سے وہ ہی کہ اُسکے کپڑون مین آگ ہے پس مجھپر بیہوشی طاری ہو گئی پھر مین کھڑا ہوا دوڑتا اور لوگون کو چیرتا پھاڑتا ہوا یہانتک کہ اُنکی طرف چڑھ گیا کرسی کے اوپر تو اُنہون نے میرا کان پکڑا فرمایا اُو کرم کیا تو نے اکتفا نہین کیا پہلے بار پھر اپنے باپ کی وصیت سے پس مینے اُنکی ہیبت کے مارے اپنا سر نیچے کر لیا

الحکایۃ الرابعۃ والثلثون بعد المستا لمئین

عن الشیخ الکبیر العارف باللہ ابی سعد القیلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ من الانبیاء صلوات اللہ تعالیٰ علیہم فی مجلس الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ غیر مرۃ وان ارواح الانبیاء لتجول فی السموات والارض جولان الریح فی الآفاق ورأیت الملائکۃ علیہم السلام یحضرونہ طوائف بعد طوائف ورأیت رجال الغیب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم والجان یتسابقون الی مجلسہ ورأیت ابا العباس الخضر علیہ السلام یکثر من حضورہ فسالتہ فقال من اراد الفلاح فعلیہ بملازمۃ ہذا المجلس وعن الشیخ ابی عبداللہ عبدالوہاب بن شیخ الاسلام السید محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ المذکور ان مدۃ کلام والدہٖ علی الناس اربعون سنۃ اولہا سنۃ احدی وعشرین وخمسمائۃ واخرہا سنۃ احدی وستین وخمسمائۃ ومدۃ تصدرہ للتدریس والفتوی بمدرستہ ثلاث وثلثون سنۃ اولہا سنۃ ثمان وعشرین وخمسمائۃ واخرہا سنۃ احدی وستین وخمسمائۃ وکان یکتب ما یقول فی مجلسہ اربعمائۃ محبرۃ عالم وغیرہ وکان کثیرا ما یخطو فی الہواء فی مجلسہ علی

مجرہ بالکسر [illegible] ۱۲ ص

خطوہ بالفتح گام خطوات بالسکون والتحریک جمع القلۃ ۱۲

سائل انا سخطوا عن ... ثم جیئوا الیّ اکرمنی ... کان غوث فی مجلسہ الرجلان والثلاثۃ شیخ کبیر عارف باللہ ابو سعید
قیلوی ... فرماتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپکے سوا اور انبیا صلوات اللہ تعالی
علیہم کو حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کی مجلس مین بہت بار دیکھا اور بیشک انبیا علیہم السلام
کی روحین البتہ جولان کرتی رہتی ہین آسمانون مین اور زمین مین مثل جولان ہوا کے آفاق مین اور مینے
ملائکہ علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ گروہ بعد گروہ کے اُسمین حاضر ہوتے ہین اور مین نے مردان غیب رضوان اللہ
تعالی علیہم کو اور جنون کو دیکھا کہ وہ سب انکی مجلس کیطرف باہم سبقت کرتے ہین۔ اور مین نے ابو العباس
خضر علیہ السلام کو دیکھا کہ اُسمین حاضر ہونے کی کثرت کرتے ہین پس مینے اُنسے پوچھا تو کہا کہ جو کوئی فلاح
و رستگاری کا ارادہ کرے تو اسپر اس مجلس کی ملازمت لازم ہی شیخ ابو عبد اللہ عبد الوہاب بن شیخ الاسلام
سید عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ سے مروی ہی کہ مدت انکے والد کے کلام کی لوگون پر یعنی
وعظ گوئی کی مدت چالیس برس ہین اول اُسکا ۵۲۱ھ ہی اور آخر اُس کا ۵۶۱ھ ہی اور مدت اُنکے صدر بیٹھنے
کی واسطے تدریس و فتوی کے اپنے مدرسہ مین سی و سہ سال ہین اول اُسکا ۵۲۸ھ ہی اور آخر اسکا ۵۶۱ھ
ہی اور جو کچھہ وہ اپنی مجلس مین فرماتے تھے اُسکو چارسو عالم وغیرہ کی دواتین لکھتی ہین اور بہت بار اپنی مجلس مین
لوگون کے سرون پر ہوا مین کئی قدم چلتے تھے پھر کرسی کی طرف لوٹ آتے تھے اور اُنکی مجلس مین دو
او تین آدمی مرجایا کرتے تھے

الحکایۃ الخامسۃ والثلثون

بعد الستة المئين عن عبد اللہ الجبائی رحمہ اللہ تعالی قال قال الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ و
ارضاہ اتمنی ان اکون فی الصحاری والبراری کما کنت فی الاول لا اری الخلق ولا یرونی ثم قال اراد اللہ عز وجل
منی منفعۃ الخلق فانہ قد اسلم علی یدی اکثر من خمسمائۃ من الیہود والنصاری وتاب علی یدی من العیارین
والمسالحۃ اکثر من مائۃ الف وھذا خیر کثیر انتہی قلت یحتمل ان المسالحۃ بالسین والحاء المہملتین وھم
اصحاب السلاح من جند الولاۃ ویحتمل انہ بالشین المعجمۃ وکذا ھو فی الاصل المنقول منہ ولعل معناہ اللہ
اعلم الذین یشلحون الناس فی الطرق ای ینہبونہم ویاخذون ثیابہم بالاستعمال المصطلح علیہ فی السنۃ الناس
الیوم وھو راجع الی معنی العیارین ویکون اللفظان مترادفین لان العیار ایضا فی اصطلاح الناس الذی
ینہب وکانہ الذی یختلس ثم یہرب ماخوذ من قولہم عار الفرس یعیر فہو عائر اذا انفلت وجری کالبعیر اذا فر
وھی صیغۃ عیار للمبالغۃ والتکثیر مثل ضراب مبالغۃ فی ضارب لمن کثر منہ الضرب شیخ عبد اللہ
جبائی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ حضرت شیخ محیی الدین سید عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے فرمایا
مین یہ تمنا کرتا ہون کہ جنگلون بیابانون مین رہون جیسا کہ مین اول زمانے مین رہا کرتا تھا نہ مین خلق کو
دیکھون اور نہ وہ مجھے دیکھین پھر فرمایا کہ اللہ عز وجل نے مجھسے خلق کی منفعت کا ارادہ کیا پس بیشک یہود

ونصاریٰ میں کے پانسو سے زائد میرے ہاتھ پر مسلمان ہوے اور عیارین ومسالحہ میں کے ایک لاکھ سے
زیادہ میرے ہاتھ پر تائب ہوے اور یہ ایک خیر کثیر ہے انتہی حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے
ہین احتمال ہے کہ مسالحہ بسین وحای مہملہ ہوا اور یہ لوگ ولیان ملک کے لشکر مین کے ہتھیار والے ہین اور یہ
بھی احتمال ہے کہ بشین معجمہ ہوا اور اسی طرح اصل منقول عنہ مین یہی ہے واللہ اعلم شاید اسکے معنے یہ ہون کہ مشالحہ وہ ہین جو
کہ رستون مین لوگون کو لوٹتے ہین اور اُنکے کپڑے لے لیتے ہین جس اصطلاح پر کہ آجکل لوگون کے زبانون مین
اصطلاح ٹھیرائی گئی ہے وہ یہی ہے اور یہ معنی عیارین کے معنی کی طرف راجع ہین اور دونون لفظ مترادف ہون
اس لیے کہ عیار بھی لوگون کی اصطلاح مین وہ شخص ہے جوکہ لوٹتا ہے اور گویا وہ ہے جوکہ جھپٹ لیتا ہے اور
بھاگ جاتا ہے ماخوذ ہے عرب کے اس قول سے کہ عار الفرس یعیر فھو عائر یہ جب بولتے ہین کہ گھوڑا
چھوٹ جاے اور روان ہو جیسے اونٹ جبکہ فرار ہوا اور بھاگ جاے صیغہ عیار کا واسطے مبالغہ وتکثیر
کے ہے جیسے ضراب مبالغہ ہے ضارب مین اُس کے واسطے جس سے ضرب بکثرت ہو الحکایۃ

السادسۃ والثلثون بعد الست المئین عن الشیخ عمر الکیمانی رحمہ اللہ تعالی قال لم تکن
مجالس الشیخ محیی الدین رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ تخلو ممن یسلم من الیھود والنصاری او یتوب عن قطع
الطریق وقتل النفس وغیر ذلک من الفساد او یرجع عن معتقد شئ من الرافضۃ وغیرھم واتاہ راھب
واسلم علی یدیہ فی المجلس ثم قال للناس انی رجل من اھل الیمن وان الاسلام وقع فی نفسی فقوی عزمی علی
ان لا اسلم الا علی ید خیر اھل الیمن فی ظنی وجلست مفکرا فغلب علی النوم فرایت عیسی بن مریم علیھما
السلام یقول لی یا سنان اذھب الی بغداد واسلم علی ید الشیخ عبد القادر الجیلی فانہ خیر اھل الارض فی
ھذا الوقت قال واتاہ مرۃ اخری ثلثۃ عشر رجلا من النصاری فاسلموا علی یدہ فی مجلس وعظہ وقالوا نحن من
نصاری المغرب اردنا الاسلام وترددنا فیمن نقصدہ لنسلم علی یدیہ فھتف بنا ھاتف نسمع کلامہ ولا نری
شخصہ یقول ایھا الرکب ذوو الفلاح ایتوا بغداد واسلموا علی ید الشیخ عبد القادر فانہ یوضع فی قلوبکم من
الایمان عندہ ببرکتہ مالا یوضع فیھا عند غیرہ من سائر الناس شیخ عمر کیمانی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین
کہ حضرت شیخ محیی الدین رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کی مجلسین خالی نہین رہتی تھین اُن لوگون سے جوکہ یہود
ونصاریٰ مین کے اسلام لاتے تھے یا رہزنی وقتل نفس وغیرہ فساد سے توبہ کرتے تھے یا روافض وغیرہم مین کے
کسی شے کے اعتقاد سے رجوع کرتے تھے اور ایک راہب آپکے پاس آیا اور آپکے ہاتھون پر اسلام
لایا مجلس مین پھر لوگون سے کہا کہ میں ایک مرد ہون یمن والون مین سے اور بیشک اسلام میرے جی مین پڑگیا
اور میرا عزم قوی ہوا اس بات پر کہ اسلام نہ لاؤن مگر ہاتھ پر بہترین اہل یمن کے میرے گمان مین اور مین بیٹھ گیا

حاشیہ ۱؎ زبدۃ الآثار مین کیمانی ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

۲؎ منقبت ۴۰ ... ۱۲ منقح

فکر کرتا ہوا پس غالب ہوگئی مجھپر نیند تو میںنے حضرت عیسےٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھا کہ مجھسے فرماتے ہیں او سنان
تو چلا جا طرف بغداد کے اور مسلمان ہوجا ہاتھ پر شیخ عبدالقادر جیلی کے پس بیشک وہ بہترین اہل زمین ہین
اس وقت مین راوی نے کہا کہ ایکبار ۱۳ سیزدہ مرد نصاریٰ مین کے آپکے پاس آئے پس آپکے دست مبارک
پر اسلام لائے آپکی مجلس وعظ مین اور کہا کہ ہم نصاری عرب میں سے ہین ہمنے اسلام کا ارادہ کیا اور اُس شخص
مین تردد کیا جس کا ہم قصد کرین تاکہ اُس کے ہاتھوں پر اسلام لائین پس ہمکو آواز دی ایک ہاتف نے جس کا
کلام تو ہم سنتے تھے اور اُسکا شخص نہین دیکھتے تھے وہ کہرہا ہے کہ او شترسوار و فلاح و رستگاری والو تم
بغداد کو آؤ اور مسلمان ہوجاؤ ہاتھ پر شیخ عبدالقادر کے پس بیشک رکھاجائیگا تمہارے دلون مین ایمان
مین سے اُنکے پاس سبب اُن کی برکت کے وہ ایمان جو کہ نہ رکھا جائیگا اُنمین نزدیک انکی غیر کے باقی لوگون میں سے

الحکایۃ السابعۃ والثلثون بعد الست المئین عن ابی محمد مُفرّج بن نبہان الشیبانی قال
لما اشتہر امر الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ اجتمع مائۃ فقیہ من اعیان بغداد
واذکیائہم علی ان یسالہ کل واحد منہم مسئلۃ فی شیٔ من العلوم غیر مسئلۃ صاحبہ لیقطعوہ بہا واتوا
مجلس وعظہ وکنت یومئذ فیہ فلما استقر بہم المجلس اطرق الشیخ فظہرت من صدرہ بارقۃ من
نور لا یراہا الا من شاء اللہ تعالی ومرّت علی صدور المائۃ ولا تمر علی احد منہم الا و یبہت و یضطرب ثم صاحوا
صیحۃ واحدۃ ومزّقوا ثیابہم وکشفوا رؤسہم ثم صعدوا الیہ فوق الکرسی ووضعوا رؤسہم علی رجلیہ وضجّ اہل
المجلس ضجّۃ واحدۃ ظننت ان بغداد رجفت بہا فجعل الشیخ یضم الی صدرہ واحدا منہم بعد واحد حتی اتی علی اٰخرہم
ثم قال لاحدہم اما انت فسألتک کذا وجوابہا کذا حتی ذکر لکل منہم مسألتہ وجوابہا قال فلما انقضی المجلس اتیتہم وقلت
لہم ما شانکم قالوا ما جلسنا فقدنا جمیع ما نعرفہ من العلم حتی کانہ نسخ منا فلم یمر بنا قط فلما ضمنا الی صدرہ رجع الی کل منا ما
نُزع منہ من العلم ولقد ذکر لنا مسائلنا التی نسیناہا وذکر فیہا اجوبۃ لا نعرفہا شیخ **ابو محمد مفرج بن نبہان**
شیبانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ جب حضرت **شیخ محیی الدین عبدالقادر** رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کا حال مشتہر
ہوا تو بغداد کے اعیان فقہاء و اذکیاء مین سے سو فقیہ اس بات پر جمع ہو کہ اُنمین کا ہر ایک آپ سے ایک مسئلہ پوچھے
کسی شَے مین علوم سے سوائے اپنے صاحب کے مسئلہ کے تاکہ اُس سے آپکو قطع کرے یعنی بند کردے اور وہ
آپکی مجلس وعظ مین آئے اور مین اُس دن اُس مجلس مین تھا پھر جب مجلس اُنکے ساتھ قرار پذیر ہوئی یعنی باطمینان
جگہ بیٹھ چکے تو آپکے سینۂ مبارک سے ایک تلوار نور کی ظاہر ہوئی اُسکو نہین دیکھتا تھا مگر وہ شخص جسے اللہ تعالے
نے چاہا اور وہ اُن سو آدمیون کے سینون پر گزری اور وہ اُن مین کے کسی پر نہین گزرتی تھی مگر اس حال مین
کہ وہ مبہوت و متحیر و مضطرب ہورہا ہو پھر اُن سب نے ایک چیخ ماری اور اپنے کپڑے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے

۱ [illegible]
۲ ضجّ بانگ و فریاد کردن ۱۲ ص
۳ رجف جنبیدن زمین ۱۲ ص

اور اپنے سر کھول دیے پھر کرسی کے اوپر آپکی طرف چڑھ گئے اور اپنے سر آپکے قدموں پر رکھ دیے
اہل مجلس نے ایک ایسی بانگ فریاد کی کہ مینے یہ خیال کیا کہ اُس سے پہاڑ ہل جائینگے پھر حضرت شیخ نے شروع کیا اُنکو
مین کے ایک کو بعد ایک کے اپنے سینہ مبارک سے لگاتے تھے یہانتک کہ اُنکے آخر پر آگئے پھر اُن کے ایک سے فرمایا
کہ لیکن تو سو تیرا مسئلہ ایسا ہے اور اُسکا جواب یون ہے یہانتک کہ اُن میں کے ہر ایک سے اُسکا مسئلہ اور اُسکا جواب ذکر کر دیا
راوی نے کہا پھر جب مجلس تمام ہو چکی تو مین اُن فقہاء کے پاس آیا اور اُنسے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے وہ بولے کہ جب
ہم بیٹھے تو ہمنے وہ سارا علم گم کیا جسکو ہم جانتے تھے یہانتک کہ گویا وہ ہمسے منسوخ ہو گیا پھر کبھی ہم پر اُس کا گذر نہیں
ہوا تھا پھر جب اُنہون نے ہمکو اپنے سینے سے لگا لیا تو ہم مین سے ہر ایک کی طرف وہ علم رجوع کر آیا جو کہ اُس سے
کھینچ لیا گیا تھا اور البتہ مقرر اُنہون نے ہمسے ہمارے وہ مسئلے ذکر کر دیے جنکو ہم بھول گئے تھے اور اُن مین
ایسے جواب ذکر کیے جنکو ہم جانتے نتھے

الحکایۃ الثامنۃ والثلثون

بعلد السند المتین عن
الشیخ العارف ابی القاسم محمد بن احمد الجہنی قال کنت اجلس تحت کرسی الشیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وکان لہ نقباء یجلسون علی الکرسی علی کل مرقاۃ منہم اثنان وکان لا یجلس کذالک الا ولی او صاحب
حال وکان یجلس تحت کرسیہ رجال کانہم الاسد ہیبۃ ولقد استغرق مرۃ فی کلامہ علی الکرسی حتی انحلت
طیۃ من عمامتہ وہو لا یشعر فالقی الحاضرون جمیعہم عمائمہم وطواقیہم تحت الکرسی فلما فرغ من کلامہ ذلک
اصلح عمامتہ وقال لی یا ابا القاسم رد علی الناس عمائمہم وطواقیہم ففعلت وتخلفت معی عصابۃ لا ادری
لمن ہی ولا بقی لاحد فی المجلس شیء فقال لی الشیخ اعطنیہا فاعطیتہ ایاہا فجعلہا علی کتفہ فاذا ہی قد لبست علیہ
فبہت لذلک فلما نزل توکأ علی کتفی او قال علی یدی وقال یا ابا القاسم لما وضع اہل المجلس عمائمہم وضعت
اختنا ابا اصبہان عصابتہا فلما رددت علی الناس ما لہم جعلتہا علی کتفی مدت یدہا من اصبہان فاخذتہا

شیخ عارف ابو القاسم محمد بن احمد جہنی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ مین حضرت شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کی کرسی کے نیچے بیٹھا کرتا تھا اور آپ کے نقیب لوگ تھے وہ کرسی پر بیٹھا کرتے
تھے ہر پایہ پر اُنمین سے دو آدمی ہوتے تھے اور اس طرح نہین بیٹھتا تھا مگر کوئی ولی یا کوئی صاحب حال
اور آپ کی کرسی کے نیچے کئی مرد بیٹھا کرتے تھے گویا وہ براہ ہیبت کے شیر ہین اور البتہ مقرر آپ ایکبار
اپنے کلام کرنے مین کرسی پر مستغرق ہو گئے یہانتک کہ آپکے عمامے کا ایک پیچ کھل گیا اور آپ کو خبر نہین
ہوئی پھر سارے حاضرین نے بھی اپنے عمامے اور ٹوپیان کرسی کے نیچے ڈال دین پھر جب آپ اپنی
اُس کلام سے فارغ ہوئے تو اپنا عمامہ درست کیا اور مجھے فرمایا اے ابو القاسم لوگون کو اُن کے عمامے
اور ٹوپیان واپس کر دے بس مین نے کر دیے اور میرے پاس ایک سربند پیچھے رہگیا مین نہین جانتا تھا

نقیب ہم دوازدہ قوم نقباء جماعت ۱۲ ص

مرقاۃ بالفتح پایہ نردبان ۱۲ ص

طیۃ بالکسر … ۱۲ ص

کہ وہ کس کا ہے اور اُس مجلس مین کسی کی کوئی چیز باقی نہین رہی تو حضرت شیخ نے مجھسے فرمایا کہ تو وہ مجھے دیدے
پس مین نے وہ سربند آپکو دیدیا تو آپنے اُسکو اپنی شانے پر رکھا پھر تب ہی وہ اُسپر نہ تھا تو مین اسکے باعث
متحیر رہگیا پھر جب آپ اُترے تو میرے شانے پر تکیہ کیا یا کہا کہ میرے ہاتھ پر اور فرمایا او ابو القاسم جبکہ اہل مجلس
نے اپنے عمامے اُتار ڈالے تو ہماری ایک بہن تھی اصفہان مین اُسنے بھی اپنا سربند اُتار ڈالا پھر جب لوگون نے لوگون
پر وہ شے واپس کی جو اُنکی تھی اور مین نے اُسکو اپنے شانے پر رکھ لیا تو اُسنے اپنا ہاتھ اصفہان سے بڑھایا پھر اسکو لیلیا

الحكاية التاسعة والثلثون

بعد الست المئين عن الشريف ابى العباس احمد بن الشيخ ابى عبد الله محمد
بن محمد الازهرى الحسينى رحمه الله تعالى قال اخبرنا ابى قال كان يحضر مجلس الشيخ محيى الدين عبد القادر رضى الله تعالى
عنه وارضاه اكابر مشائخ العراق واعيان علمائها وصدور مفتيها مثل الشيخ بقا والشيخ ابى سعد القيلوى و
الشيخ على بن الهيتى والشيخ ابى النجيب السهروردى والشيخ ابى حكيم بن دينار والشيخ ماجد الكردى والشيخ مطر البادرائى
والقاضى ابى العلا محمد بن الفراء والقاضى ابى الحسن على بن الدامغانى والامام ابى الفتح وغيرهم وما دخل احد من المشائخ
والاعيان الى بغداد الا وحضر مجلسه وما علمت ان الشيخ عبد الرحمن الطفسونجى دخل بغداد لكنى رايته غير
مرة بطفسونج ينصت طويلا ويقول انى لانصت[2] لاسمع كلام الشيخ عبد القادر ورأيت الشيخ عدى بن مسافر غير
مرة بلالش[3] يخرج من زاويته الى الجبل ويدير دائرة بعكازه ويدخلها ويقول من اراد ان يسمع كلام الشيخ عبد القادر
بن ابى صالح الجوهر الفرد فيما بين المقربين فليدخل هذه الدائرة فيدخلها اكابر اصحابه يسمعون كلامه وربما
كتب بعضهم ما يسمعه وتارخ ذلك اليوم ويأتى بغداد ويقابل ما كتبه بما كتبه اهل بغداد من كلام الشيخ
فى ذلك اليوم فيتفقان وكان الشيخ عبد القادر يقول فى الوقت الذى يدخل فيه الشيخ عدى الدائرة لاهل مجلسه
غير مرة الشيخ عدى بن مسافر فيكم

شریف ابو العباس احمد بن شیخ ابی عبد اللہ محمد بن محمد ازہری حسینی رحمہ اللہ تعالے
کہتے ہین ہمکو خبر دی میرے والد نے کہا کہ حضرت شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ کی مجلس مین عراق کے
اکابر مشائخ واعیان علما وصدر مفتیین حاضر ہوا کرتے تھے جیسے شیخ بقا و شیخ ابو سعد قیلوی و شیخ علی بن ہیتی و شیخ ابو النجیب
سہروردی و شیخ ابو حکیم بن دینار و شیخ ماجد کردی و شیخ مطر بادرائی و قاضی ابو العلا محمد بن فرا و قاضی ابو الحسن علی بن دامغانی
و امام ابو الفتح وغیرہم اور مشائخ واعیان مین سے کوئی بغداد کیطرف داخل نہین ہوا مگر حال یہ ہے کہ وہ آپ کی مجلس شریف
مین حاضر ہوا اور مین نے نہین جانا کہ شیخ عبد الرحمن طفسونجی بغداد مین داخل ہوے ہون لیکن مین نے بہت بار بلدہ طفسونج
مین انکو دیکھا ہے کہ وہ دیر تک خاموش اور کان لگائے ہوے ہین اور کہتے ہین کہ البتہ مین کان لگاتا ہون تاکہ شیخ عبد القادر کا کلام
سنون اور مین نے شیخ عدی بن مسافر کو بہت بار لالش مین دیکھا ہے کہ وہ اپنے زاویہ سے پہاڑ کی طرف نکلتے اور اپنے
برچھے سے ایک دائرہ کھینچتے اور اُسمین داخل ہوتے اور کہتے تھے کہ جو کوئی یہ ارادہ کرے کہ شیخ عبد القادر بن ابی صالح

[1] عین ۱۲ منہ
[2] انصات ... ۱۲ منہ
[3] کذا فی الاصل ... لالش ... ۱۲ منہ

کا کلام سنتے جو کہ فیما بین المتقربین جو ہر فرد ہین تو اُسے چاہیے کہ اس دائرے مین داخل ہوجاے پس اُسکے کابر اصحاب اُسمین
داخل ہوتے اور اُنکا کلام سنتے تھے اور بسا اوقات انکے بعض اصحاب اُس کلام کو لکھ لیتے تھے جیسے سنتے تھے اور اُس
دن کی تاریخ یاد رکھتے اور بغداد کو آتے اور جو لکھ رکھا تھا اس کا مقابلہ کرتے اُس کلام کے ساتھ جسکو اہل بغداد نے
کلام شیخ مین سے اُس دن لکھ رکھا تھا تو دونون کلام باہم متفق ہوتے تھے اور حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی
عنہ وارضاہ بہت بار اپنے اہل مجلس سے اُس وقت مین فرماتے جس مین شیخ عدی اُس دائرے کے اندر داخل ہوتے کہ شیخ
عدی بن مسافر تم مین ہی **الحکایۃ الاربعون** بعد الستمئین عن الشیخ ابی عبد اللہ محمد بن ابی الفتح الہروی
رحمہ اللہ تعالی قال حضرت یوماً مجلس الشیخ محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ فتکلم حتی استغرق فی کلامہ
فقال لو اراد اللہ تعالی ان یبعث طیراً اخضر یسمع کلامی لفعل فلم یتم کلامہ حتی جاء طائر اخضر احسن الصورۃ
ودخل فی کمہ وما خرج وتکلم یوماً اخر فی مجلسہ فداخل بعض الناس فترۃ فقال لو اراد اللہ سبحانہ ان یرسل طیوراً
خضراً تسمع کلامی لفعل فلم یتم کلامہ حتی امتلأ المجلس بطیور خضر برایہا من حضر قال وتکلم یوماً اخر فی قدرۃ اللہ تعالی
وعم الناس من کلامہ ہیبۃ وخشوع فمر بالمجلس طائر عجیب الخلقۃ فاشتغل
بعض الناس بالنظر الیہ عن سماع کلام الشیخ فقال وعزۃ المعبود لو شئت ان اقول لہذہ الطائر مت قطعاً قطعاً
لمات قطعاً قطعاً فما تم کلامہ حتی وقع الطائر الی ارض المجلس قطعاً قطعاً **شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابو الفتح ہروی**
رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ مین ایکدن حضرت **شیخ محیی الدین عبدالقادر** رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کی مجلس مین
حاضر ہوا تو انہون نے کلام کیا یہانتک کہ اپنے کلام مین مستغرق ہوگئے پھر فرمایا اگر اللہ تعالی یہ ارادہ کرے کہ
سبز پرندے کو بھیجے وہ میرا کلام سنے تو البتہ ایسا کردے پھر آپ کی بات پوری نہین ہوئی یہانتک کہ ایک پرندہ
نہایت خوبصورت آیا اور آپ کے آستین مین گھس گیا اور نہ نکلا ایکدن اور آپنے اپنی مجلس مین کلام کیا تو لوگون مین
کچھ سستی داخل ہوگئی پس فرمایا اگر اللہ سبحانہ یہ ارادہ کرے کہ سبز پرندے بھیجدے وہ میرا کلام سنین تو البتہ ایسا کردے
پھر آپ کی بات پوری نہونے پائی یہانتک کہ مجلس سبز پرندون سے بھر گئی جو لوگ حاضر تھے وہ اُنکو دیکھتے تھے راوی نے کہا
اور ایکدن آپ نے اللہ تعالی کی قدرت مین کلام کیا اور آپکے کلام سے لوگون کو ہیبت وخشوع عام
شامل ہوا پھر مجلس پر ایک پرندہ عجیب الخلقت گزرا تو کچھ لوگ اُسکی طرف دیکھنے مین مشغول ہوگئے حضرت شیخ کے
کلام سننے سے تو آپنے فرمایا قسم ہی معبود کی اگر مین یہ چاہون کہ اس پرندے سے کہدون کہ تو ٹکڑے ٹکڑے ہوکر
مرجا تو البتہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر مرجاے پھر آپ کی بات پوری نہین ہوئی یہانتک کہ وہ پرندہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر زمین
مجلس کی طرف گر پڑا **الحکایۃ الحادیۃ والاربعون** بعد الستمئین عن الشیخ ابی الحسن علی
بن یحیی الازجی قال اخبرنا قاضی القضاۃ ابو صالح نصر قال سمعت عمی ابا عبد اللہ عبد الوہاب یقول سافرت الی بلاد

العجم وتفننت فی العلوم فلما رجعت الی بغداد قلت لوالدی ارید ان اتکلم علی الناس بحضرتک فاذن لی فصعدت
علی الکرسی فتکلمت بما شاء اللہ تعالیٰ من العلوم والمواعظ ووالدی یسمع ولم یخشع قلب ولم تجر دمعۃ فضج اھل
المجلس بوالدی یسألونہ ان یتکلم علیہم فنزلت وصعد وقال کنت صائما امس وقلت لی ام یحیی
بیضات وجعلتہا فی سکرجۃ ووضعتہا علی السنوقۃ فجاءت السنور ورمت بہا فانکسرت قال فضج
اھل المجلس بالصراخ فلما نزل قلت لہ فی ذلک فقال یا بنی انت مدل بسفرک اسافرت الی ھنا واشار
باصبعہ الی السماء ثم قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ یا بنی انی لما صعدت
الکرسی تجلی الحق عز وجل علی قلبی وبسطنی فحدثت بما سمعت بسطا مقبوضا بالھیبۃ وکان الذی رایت من
الناس قال وکنت بعد ذلک ربما اصعد الکرسی واتکلم علی الناس بفنون العلوم الاصول والفقہ و
المواعظ ووالدی یسمع فلا یتاثر احد من کلامی ثم انزل فیصعد والدی فیقول یا بلہ الشجاع عنز صبر ساعۃ فیصیح
اھل المجلس صیحۃ واحدۃ وکنت ربما اسالہ عن ذلک فیقول لی انت المتکلم بک وانا المتکلم فی غیری قال وکان
اذا سئل عن مسئلۃ فی مجالس وعظہ ربما یقول استاذن فی الکلام علیہا ویطرق وتجللہ الھیبۃ
ویعلوہ الوقار ثم یتکلم علیہا بما شاء اللہ تعالیٰ وکان یقول وعزۃ العزیز ما تکلمت حتی قیل لی بحقی علیک
تکلم فقد امنتک من الرد فقال لی یا عبد القادر تکلم یسمع منک شیخ ابو الحسن علی بن یحیی

ازجی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ہمکو خبر دی قاضی القضاۃ ابو صالح نصر نے کہا میں نے اپنے چچا ابو عبد اللہ
عبد الوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کو سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے بلاد عجم کیطرف سفر کیا اور علوم میں تفنن کیا یعنی انواع
و اقسام کے علم پڑھے پھر جب میں بغداد کیطرف لوٹ کر آیا تو میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ میں یہ ارادہ
کرتا ہوں کہ لوگوں پر کلام کروں آپ کی حضوری میں پس آپنے مجھے اذن دیا تو میں کرسی پر چڑھا اور میں نے
کلام کیا اس شے کے ساتھ علوم و مواعظ میں سے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور میرے والد سن رہے تھے اور
حال یہ ہوا کہ نہ تو ایک قلب خاشع ہوا اور نہ ایک آنسو بہا پس اہل مجلس نے میرے والد سے فریاد کی انسے
سوال کرتے تھے کہ وہ انپر کلام کریں پھر میں تو اتر آیا اور وہ چڑھ گئے اور فرمایا کہ میں کل روزہ دار تھا
اور یحیی کی ماں نے میرے واسطے انڈے تلے اور انکو ایک تشتری میں رکھا اور اس تشتری
کو طاق پر رکھدیا پھر بلوہ آیا اور اوس کو پھینک مارا تو وہ ٹوٹ گئی راوی نے کہا
پس اہل مجلس نے رونے اور فریاد کرنیکا شور مچایا پھر جب وہ اترے تو میں نے اس باب
میں انسے عرض کیا پس فرمایا او بیٹا تو تو اپنے سفر کے ساتھ ناز کرنیوالا ہی کیا تونے ادھر سفر کیا ہے
اور اپنے انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا او بیٹا میں جب کرسی پر چڑھا تو حق عز وجل نے

میرے دل پر تجلی فرمائی اور مجھسے بسط کیا تو مین نے وہ قصہ بیان کیا جو تونے سُنا ازراہ ایسے بسط
کے جو کہ مقبوض ہیبت تھا اور وہ حال ہوا جو تونے لوگون سے دیکھا **راوی** نے کہا اور مین بعد اس کے
بارہا کرسی پر چڑھتا اور لوگون پر کلام کرتا فنون علوم اصول وفقہ ومواعظ مین اور میرے والد سنتے رہتے تھے
تو میرے کلام سے کوئی بھی اثر پذیر نہین ہوتا تھا پھر مین اُتر پڑتا تو میرے والد چڑھتے پھر فرماتے ای بھولے بھالو
شجاعت تو گھڑی بھر کا صبر ہی پس اہل مجلس یکبارگی چیخ اُٹھتے تھے اور مین کتنی بار اُنسے اس کا پوچھتا تو مجھسے
فرماتے کہ تو تو کلام کرنے والا ہی اپنے ساتھ اور مین کلام کرنیوالا ہون اپنے غیر مین کہا اور جسوقت آپ اپنے
مجالس وعظ مین کسی مسئلے کا سوال کیے جاتے تو بسا اوقات فرما دیتے کہ مین اُسپر کلام کرنے مین اذن طلب کرتا ہون
اور سر نیچے کر لیتے اور آپ پر ہیبت چھا جاتی اور وقار وسکون آپکو ڈھانک لیتا تھا پھر اُس مسئلے پر کلام
کرتے اُس شے کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ چاہتا **اور فرماتے تھے** قسم ہے عزت عزیز کی مین نے کلام نہین
کیا یہانتک کہ مجھسے کہا گیا قسم ہے میرے حق کی جو تجھپر ہی تو کلام کر پس مقرر مین نے تجھے امن دیا ردّ سے پھر مجھسے
فرمایا او عبدالقادر تو کلام کر تیری بات سنی جائیگی۔

الحکایۃ الثانیۃ والاربعون

بعد السمت المتین عن السید الکبیر الرفیع المرتقی العارف المعروف بالشیخ بقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال حضرت مجلس
سیدی الشیخ **محیی الدین عبدالقادر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ مرۃ فبینا ھو متکلم علی المرقاۃ الاولیٰ من الکرسی
اذ قطع کلامہ وسکت ساعۃ ونزل الی الارض ثم صعد الکرسی وجلس علی المرقاۃ الثانیۃ فاشھدت ان المرقاۃ الاولیٰ قد
اتسعت حتی صارت مدّ البصر وفرشت من السندس الاخضر وجلس علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین وتجلی الحق سبحانہ علی قلب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ
فمال حتی کاد یسقط فامسکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لئلا یقع ثم تضاءل حتی صار کالعصفور ثم نما
حتی صار علی صورۃ ھائلۃ ثم تواری عنی ھذا کلہ قال فسئل الشیخ بقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رؤیتہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والصحابۃ فقال ارواحھم تشکلت ان اللہ تعالیٰ ایّدھم بقوۃ یظھرون بھا فیراھم بقوۃ اللہ تعالیٰ
کرؤیتہم فی صور الاجساد وصفات الاعیان بدلیل حدیث المعراج وسئل عن تضاؤل الشیخ عبدالقادر ونموہ فقال
کان التجلی الاول بصفۃ لا یثبت لبدوّھا بشر الا بتایید نبوی فلذلک کاد الشیخ یسقط لولا تدارکہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان التجلی الثانی بصفۃ الجلال من حیث موضوعہ فلذلک تضاءل وکان التجلی الثالث
بصفۃ الجمال من حیث مشاھدۃ فلذلک انتعش ونما وکان ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
سید کبیر رفیع المرتقی عارف معروف بشیخ بقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ مین ایکبار حضرت سیدی الشیخ محیی الدین
عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی مجلس مین حاضر ہوا پس اس اثنا مین کہ وہ کلام کرنیوالے تھے کرسی کے پہلے

ص۱ ای سکن ساعۃ ۱۲
ص۲ تضاءل ای تصاغر ۱۲
ص۳ الفقرۃ ۱۲ تقویۃ ایشان بالیقین
ص۴ بزرگ شد ۱۲
ص۵ انتعش ای رفع
ق واشتد
افادہ ۱۲ ص

پایہ پر کہ ناگاہ اُنہون نے اپنا کلام قطع کیا اور گھڑی بھر ساکن رہے اور زمین کی طرف اُتر پڑے پھر
کُرسی پر چڑھے اور دوسرے پایہ پر بیٹھ گئے پس مجھے یہ مشاہدہ کرایا گیا کہ پہلا پایہ منفرد فراخ ہوا یہانتک کہ درازی
نگاہ تک ہوگیا اور سندس سبز کا اُسپر فرش کیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت
عثمان و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اُسپر بیٹھے اور حق سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وارضاہ کے دل پر تجلی فرمائی پس آپ جھکے یہانتک کہ قریب ہوے کہ گر پڑین تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے آپ کو تھام لیا تاکہ نہ گر پڑین پھر آپ چھوٹے دُبلے ہوے یہانتک کہ چڑیا کی طرح ہو گئے پھر بڑھے یہانتک کہ
ایک ہیبتناک صورت پر ہو گئے پھر یہ سارا حال مجھسے چھپ گیا راوی نے کہا پھر شیخ بقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے
اُنکے دیکھنے کا پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تو فرمایا کہ اُنکی روحین متشکل ہو گئین
اور اللہ تعالیٰ نے اُنکی تائید کی ہے ایک ایسی قوت کے ساتھ جس سے وے ظاہر ہوجاتے ہین پس ہم اُنکو دیکھتے ہین
اللہ تعالیٰ کی قوت کے ساتھ مثل اُنکے دیکھنے کے جسمون کی صورتون مین اور اعیان کی صفات مین بدلیل
حدیث معراج شریف کے کسی نے اُنسے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے چھوٹے ہو جانے کا
اور اُنکے بڑھ جانے کا پوچھا تو فرمایا کہ پہلی تجلی تو ایسی صفت کے ساتھ ہوئی تھی کہ اُسکے ظہور کے واسطے کوئی بشر ثابت
نہین رہ سکتا ہی مگر تائید نبوی سے سو اسی لیے حضرت شیخ قریب ہو گئے تھے کہ گر پڑین اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم اُن کا تدارک نہ فرماتے اور دوسری تجلی صفت جلال کے ساتھ تھی بحیثیت اُسکے موصوف کے پس اسی لیے
وہ چھوٹے ہو گئے اور تیسری تجلی صفت جمال کے ساتھ تھی بحیثیت اُسکے مشاہدہ کے سو اسی لیے
اُنکو انتعاش ہوا اور بڑھ گئے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے دیتا ہی اُسکو جسے چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہی
اللھم انا نسألك من فضلك العظيم فارزقنا بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی یوم الدین عدد ما علم وزنۃ ما
علم وملء ما علم امین

الحکایۃ الثالثۃ والاربعون

بعد الست المئین عن ابی الفضل احمد
ابن القاسم بن عبدان القرشی البغدادی البزاز قال کان الشیخ محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ
یتطیلس ویلبس لباس العلماء ویلبس الرفیع من القماش ولقد اتانی خادمہ سنۃ ثمان وخمسین وخمسمائۃ
بذھب وقال لی ارید خرقۃ ذراعھا بدینار لا یزید حبۃ ولا ینقص حبۃ فاعطیتہ وقلت لہ لمن ھی
قال لسیدی الشیخ محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وقلت لنفسی ما ترك الشیخ للخلیفۃ
فی اللباس فلم یتم خاطری حتی وجدت فی رجلی مسمارا وشاھدت من الم الموت واجتمع علی الناس لینزعوہ
فلم یستطیعوہ فقلت احملونی الی الشیخ فلما طرحت بین یدیہ قال لی یا ابا الفضل لم تعترض علینا بباطنك
وعزۃ المعبود ما لبستہ حتی قیل لی بحقی علیك البس قمیصا ذراعہ بدینار یا ابا الفضل ھذا کفن وکفن المیت
یجمل ھذا بعد الف موتۃ ثم مر بیدہ علی رجلی فذھب المسمار والالم لوقتہ وواللہ ما ادری من این جاء
ولا این ذھب ولا رایتہ لا فی رجلی وقمت اعدو وقال الشیخ اعتراضہ علینا تشکل لہ فی صورۃ مسمار

ابوالفضل احمد بن قاسم بن عبدان قرشی بغدادی بزاز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ حضرت شیخ محیی الدین
عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ طیلسان اوڑھتے تھے اور علما کا لباس پہنتے تھے اور گران بہا لباس زینت
فرماتے تھے اور البتہ مقرر اُن کا خادم سمہ پانسو اٹھاون مین میرے پاس سونا لایا اور مجھسے کہا مین ایک کپڑا
چاہتا ہون جسکے ایک گز کی ایک دینار قیمت ہو نہ ایک حبہ بڑھے اور نہ ایک حبہ گھٹے پس مینے اُسکو دیدیا
اور مین نے اُس سے کہا کہ یہ کسکے واسطے ہے وہ بولا کہ سیدی حضرت شیخ محیی الدین عبدالقادر کے واسطے رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وارضاہ اور مین نے اپنے جی سے کہا کہ حضرت شیخ نے لباس مین خلیفہ کے واسطے کچھ نہ چھوڑا پھر میرا
خطرہ تمام نہین ہوا تھا یہانتک کہ مین نے اپنے پاؤن مین ایک میخ پائی اور اُسکے درد سے مین نے موت کا مشاہدہ
کرلیا اور لوگ مجھپر جمع ہوگئے تاکہ اُسکو کھینچ ڈالین سو وہ نہ کھینچ سکے پس مین نے کہا کہ تم مجھے حضرت شیخ کی
طرف اُٹھا لیچلو پھر جب مین اُنکے آگے ڈالا گیا تو مجھسے فرمایا اے ابوالفضل تو اپنے باطن مین ہمپر کیون اعتراض
کرتا ہے قسم ہے عزت معبود کی مین نے اُسکو نہین پہنا یہانتک کہ مجھسے کہا گیا قسم ہے حق کی تجھپر تو ایسا کرتا پہن جسکا ذراع بعوض
ایک دینار کے ہو اے ابوالفضل یہ کفن ہے اور میت کا کفن خوبصورت بنایا جاتا ہے یہ بعد ہزار موت کے ہے پھر اپنا ہاتھ میرے
پاؤن پر پھیرا تو وہ میخ اور وہ درد اُسی وقت جاتا رہا اور قسم ہے اللہ کی مین نہین جانتا ہون کہ وہ کہان سے آئی اور
کہان گئی اور مین نے اُسکو نہین دیکھا مگر اپنے پاؤن مین اور مین کھڑا ہوگیا دوڑتا ہوا حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ
نے فرمایا کہ اُسکا ہمپر اعتراض کرنا میخ کی صورت مین اُسکے واسطے شکل بن گیا

الحکایۃ الرابعۃ والاربعون

بعد السند المتین عن ابی محمد حسین بن ابی المنصور الداری وابی زید عبدالرحمن بن سالم القرشی قال ابو محمد اخبرنا الشیخان
قاضی القضاۃ ابوصالح نصر والشیخ ابوالحسن علی الخباز ببغداد قال ابوصالح اخبرنا والدی عبدالرزاق وقال ابوالحسن
اخبرنا الشیخ عمر البزار وقال ابوزید اخبرنا ابواسحٰق ابراھیم بن سعید الرازی قالوا کان شیخنا محیی الدین عبدالقادر
یلبس لباس العلماء ویتطیلس ویرکب البغلۃ ویرفع بین یدیہ الغاشیۃ ویتکلم علی کرسی عال وکان فی کلامہ سرعۃ
وجھر وله کلمۃ مسموعۃ اذا قال انصت له واذا امر ابتدر لامرہ واذا راہ ذو القلب القاسی خشع واذا
رأیتہ رأیت الناس کلھم واذا مر الی الجامع یوم الجمعۃ وقف الناس فی الاسواق یسألون اللہ تعالیٰ به
حوائجھم وکان له صیت وصوت وسمعۃ وصمت ولقد عطس فی الجامع یوم الجمعۃ فشمتہ الناس
حتی سمعت فی الجامع ضجۃ عظیمۃ یقولون یرحمك اللہ ویرحم بك وکان المستنجد فی مقصورۃ فی الجامع
فقال ماھذہ الصیحۃ قیل له قد عطس الشیخ عبدالقادر فھاله ذلك وعن الشیخ ابی الحسن علی بن محمد بن احمد
البغدادی الصوفی قال کان الشیخ محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ذا ھیبۃ عظیمۃ اذا نظر الی احد
یکاد یجد من ھیبتہ وربما ارعد واذا جلس یحدق به قوم کانھم الاسد وما یتبع التبرع امتثالا لامرہ منھم ولا اشد

بہ ابتذرہ عاجلہ ۱۲ ق
سے صمت بالضم خاموش بودن ۱۲ ص
سے تشمیت جواب عطسہ دادن ۱۲
سے ارعد ای اخذتہ الرعدہ بالکسر لرزہ ۱۴ ص
وہ عدد
ص اصدقوا لہ ای اطاعوا ۱۲ ص
حیلہ سہیت روشن ۱۲ ص
ح الضجۃ

انقیاداً الہ منہم رضی اللہ تعالی عنہ وعنہم ابو محمد رجب بن ابو المنصور داری و ابوزید عبدالرحمن بن سالم قرشی سے
مروی ہے ابو محمد نے کہا خبر دی ہمکو دو شیخون نے قاضی القضاۃ ابو صالح نصر و شیخ ابو الحسن علی خبّاز نے بغداد مین ابو صالح
نے کہا خبر دی ہم کو میرے والد عبدالرزاق نے اور ابو الحسن نے کہا خبر دی ہمکو شیخ عمر بزّاز نے اور ابو زید
نے کہا خبر دی ہم کو ابو اسحق ابراہیم بن سعید رازی نے ان سب نے کہا کہ ہمارے شیخ سید محیی الدین عبدالقادر
رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ علما کا لباس پہنتے تھے اور طیلسان اوڑھتے تھے اور خچر پر سوار ہوتے تھے اور اُنکے
آگے غاشیہ اُٹھایا جاتا تھا اور بلند کرسی پر کلام کرتے تھے اور اُنکے کلام مین سرعت و جہر تھا اور اُنکی بات سُنی
جاتی تھی جسوقت وہ بات کہتے تو اُنکے واسطے خاموشی کیجاتی تھی اور جب امر کرتے تو اُنکے امر کے واسطے جلدی
کیجاتی تھی اور جسوقت اُنکو سخت دل والا دیکھ لیتا تو خاشع و فروتن ہوجاتا تھا اور جب لوگ نے اُنکو دیکھ لیا تو کل آدمیون
کو دیکھ لیا اور جسوقت وہ جمعے کے دن مسجد جامع کیطرف گزر کرتے تو لوگ بازارون مین ٹھیر جاتے اللہ تعالی سے
اپنی حاجتون کا سوال اُنکے وسیلے سے کرتے تھے اور آپکے واسطے شہرت و آواز اور رونق بیحد خاموشی تھی
اور البتہ مقرر جمعے کے دن جامع مسجد مین آپ چھینکے تو لوگون نے آپکی چھینک کا جواب دیا یہانتک کہ مسجد جامع
مین ایک شور سُنا گیا لوگ کہتے تھے کہ یرحمک اللہ و یرحم بک یعنی اللہ تعالی آپ پر رحم کرے اور آپ کی برکت
سے لوگون پر رحم فرمائے خلیفہ مستنجد باللہ عباسی رحمہ اللہ تعالی مسجد جامع مین مقصورے کے اندر تھا تو کہا یہ کیا شور ہے
اُس سے کہا گیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر چھینکے ہین بس اسبات نے اُسکو ہول مین ڈالا یعنی جب لوگون مین اُنکی یہ قدر
و منزلت ہے کہ اُنکی چھینک کے جواب دینے مین ساری مسجد گونج اُٹھی تو کہین ایسا نہو کہ خلافت کو ضرر پہونچے لوگ اُنکو
خلیفہ نہ بنائین انتہی شیخ ابو الحسن علی بن محمد بن احمد بغدادی صوفی رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہا کہ حضرت شیخ
محیی الدین سید عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ صاحب ہیبت عظیم تھے جس وقت وہ کسی کی طرف نظر
کرتے تو لگتا تھا کہ اُنکی ہیبت سے کانپ اُٹھے اور بسا اوقات لرزہ اُسکو آ پکڑتا تھا اور جب وہ بیٹھتے تو ایک
ایسی قوم اُنکو گھیر لیتی تھی گویا وہ شیر ہین اور اُنسے بڑھکر جلد اُنکے حکم کا امتثال کرنے والا اور کوئی نہین دیکھا جاتا
تھا اور نہ اُنسے زیادہ اُنکی اطاعت و فرمانبرداری کرنیوالا ہوتا تھا رضی اللہ تعالی عنہ وعنہم

الحکایۃ الخامسۃ والاربعون بعد الست المئتین عن الشیخ الصالح ابی الحسن علی بن محمد
بن احمد البغدادی المعروف بابن الحمامی رحمہ اللہ تعالی قال رایتُ فی المنام فی سنۃ ثلث وخمسین و
خمسمائۃ وانا صبیّ نہرٌ علیّ قد صار ماءہ دماً قیحاً وسمکہ حیاتٌ وحشراتٌ وھو ینمو وانا اھربُ منہ
خوفاً ان ینالنی حتی انتہیتُ الی منزلنا فناولنی رجلٌ کان داخل المنزل مروحۃً وقال تمسّکْ بھا شدیداً
قلتُ بھا الا تحملنی قال یا بُنیّ انک یحملک فتمسّکتُ بطرفھا فاذا انا عندہ فوق سریرٍ فی منزلنا وقد سکن روعی
فقلتُ بالذی مَنّ علیّ بک مَن انت قال انا نبیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارعدتُ من ھیبتہ

فقلت یا رسول اللہ ادعُ اللہ لی ان اموت علی کتابہ و سنتک قال نعم و شیخک الشیخ عبد القادر و
ذکر انہ تکرر منہ ھذا الخطاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعاد علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھذا الجواب
ثلاث مرات قال ثم استیقظت وقصصت الرؤیا علی ابی واھلی فلما صلینا الفجر اخذنی ابی ومضینا
نقصد زیارۃ الشیخ وکان ذلک الیوم الذی یتکلم فیہ فی الرباط فوافیناہ یتکلم ولم نقدر علی الجلوس بالقرب
منہ لکثرۃ الناس فجلسنا فی اخریات الناس فقطع کلامہ فقال ائتونی بذینکم الرجلین فاشار الینا فحملت انا
وابی علی اعناق الرجال حتی اُتی بنا الی الکرسی فاسندعانا فنظر ابی الیہ وانا خلفہ فقال لابی ما اتیتنا الا بلیل
والبسہ قمیصہ والبسنی الطاقیۃ التی کانت علی راسہ وجلسنا بین الناس فاذا القمیص الذی لبسہ الشیخ ابی
مقلوب فھمّ ان یصلحہ فقال لہ اصبر حتی ینفض الناس فلما نزل الشیخ اراد ابی ان یصلحہ فی غلبات الناس
فاذا ھو غیر مقلوب فاضطرب الناس لذلک فقال الشیخ ائتونی بہ فدخلنا علیہ وھو جالس فی قبۃ الاولیاء قبۃ
فی الرباط سمیت بذلک لکثرۃ ورود الاولیاء ورجال الغیب الیھا لزیارۃ الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارضانا
فقال لابی ان من یکون دلیلہ رسول اللہ وشیخہ عبد القادر کیف لا یکون لہ کرامۃ وھذہ کرامۃ لک و
استدعی بدواۃ وقرطاس وکتب لنا اسناد خرقتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ شیخ صالح ابو الحسن علی
بن محمد بن احمد بغدادی معروف بابن الحمامی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں نے سن پانسو تریپن میں خواب میں دیکھا اور میں بچہ تھا
نہر عیسیٰ کو کہ اسکا پانی خون ہو گیا اور پیپ ہو گیا اور اسکی مچھلیان سانپ اور حشرات ہو گئیں اور وہ بڑہتی آتی ہے اور میں
اُس سے بھاگتا جاتا ہون اس خوف سے کہ وہ مجھے پا لیوے یہانتک کہ مین اپنے گھر تک پہونچ گیا تو ایک مرد نے
اُس گھر کے اندر سے مجھے ایک تھا دیا اور کہا کہ تو اسکو خوب مضبوط پکڑ لے میں نے کہا کہ وہ تو مجھے نہ اُٹھا سکے گا
اُسنے کہا کہ تیرا ایمان تجھکو اُٹھا لیگا پس مین نے اُسکا کنارہ پکڑ لیا تو ناگاہ مین اُسکے پاس ہون ایک تخت پر ہمارے گھر مین
اور میرا خوف ساکن ہو گیا پس کہا مین نے قسم ہے اُس ذات کی جسنے تیرے سبب سے مجھپر احسان کیا تو کون ہے
کہا مین تیرا نبی محمد رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اُنکی ہیبت سے مجھے لرزے نے پکڑ لیا تو مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ آپ اللہ سے میرے واسطے یہ دعا فرمائین کہ مین اُسکی کتاب پر اور آپ کی سنت پر مرون فرمایا ہان
اور شیخ تیرا شیخ عبد القادر اور اُسنے یہ ذکر کیا کہ یہ خطاب اُس سے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکرر ہوا اور
آپنے یہی جواب تین بار اُسپر اعادہ فرمایا کہا پھر مین جاگ اُٹھا اور اپنے والد سے اور اپنے گھر والون سے خواب
بیان کیا پھر جب ہم فجر کی نماز پڑھ چکے تو میرے والد نے مجھے لیا اور ہم چلے حضرت شیخ کی زیارت کا قصد کرتے تھے
اور یہ وہ دن تھا جس مین آپ رباط کے اندر وعظ کہا کرتے تھے پس ہمنے آپکو وعظ کہتے ہوئے پایا اور ہم آپکے
قریب بیٹھنے پر قادر نہو سکے بسبب لوگون کی کثرت کے تو ہم پچھلے لوگون مین بیٹھ گئے پس آپنے اپنا کلام قطع کیا پھر فرمایا کہ تم

ان دو مردون کو میرے پاس لے آو پھر ہماری طرف اشارہ فرمایا تو مین اور میرے والد لوگون کی گردنون پر اُٹھائے گئے یہانتک کہ ہمکو کرسی تک لے آئے پھر ہمکو ایک جوان نے بلایا میرے والد اُنکی طرف چڑھے اور مین اونکے پیچھے پس میرے والد سے فرمایا کہ تو ہمارے پاس نہین آیا مگر ساتھ دلیل کی اور اونکو اپنا کرتا پہنایا اور مجھے وہ ٹوپی پہنائی جو کہ آپکے سر مبارک پر تھی اور ہم لوگون کے درمیان مین بیٹھ گئے پس ناگاہ وہ کرتا جس کو حضرت شیخ نے میرے والد کے تئین پہنایا اُلٹا تھا تو اُنہون نے ارادہ کیا کہ اُسکو درست کرلین پس آپ نے اُنسے فرمایا کہ تو صبر کر یہان تک کہ لوگ متفرق ہوجائین پھر جب حضرت شیخ اُترے یعنی کرسی سے تو میرے والد نے ارادہ کیا کہ لوگون کے بھرے مین اُسکو درست کرلین تو ناگاہ وہ اُلٹا نہ تھا پھر اُنپر غشی طاری ہوگئی اور لوگ اسکے باعث مضطر ہوے پس حضرت شیخ نے فرمایا کہ اُسکو میرے پاس لے آؤ تو ہم آپکے داخل ہوے اور آپ قبۃ الاولیا مین بیٹھے ہوے تھے یہ ایک قبہ تھا رباط مین اسکا یہ نام اسلیے رکھا گیا کہ اولیا و مردان غیب کا ورود اُسکی طرف بکثرت ہوتا تھا واسطے زیارت حضرت شیخ کے رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ پس آپنے میرے والد سے فرمایا کہ بیشک جس شخص کی دلیل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اور اُسکا شیخ عبدالقادر ہو تو کیونکر اُسکے واسطے کرامت نہو اور یہ تیرے واسطے کرامت ہے اور آپ نے دوات و کاغذ منگایا اور اپنے خرقہ کی اسناد ہمارے واسطے لکھی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ

الحکایة السادسة والاربعون

بعد الست المئین عن الشیخ العارف باللہ القدوۃ ابی النجیب السُّہروردی رضی اللہ تعالی عنہ قال اخبرنا ابی قال کان الشیخ حماد الدبّاس رضی اللہ تعالی عنہ یُسمع لہ کلّ لیلۃ دویٌّ کدویّ النحل فقال اصحابہ للشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ فی سنۃ ثمانٍ وخمسمائۃ وکان فی صحبتہ یومئذٍ اسألہ عن ذلک فسألہ فقال لہ ان لی اثنی عشر الف مریدٍ وانی اذکر اسماءھم کل لیلۃٍ و اسأل لکل واحد حاجتہ الی اللہ عز وجل واذا اصاب مریدًا لی ذنبًا فلا ینقضی عنہ شہرٌ ذلک حتی یموت او یتوب اشفاقًا علیہ ان یتمادی فیہ فقال لہ الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ لئن اعطانی اللہ تعالی منزلۃ عندہ لاخذت من ربی تبارک وتعالی عہدًا لمریدیّ الی یوم القیامۃ ان لایموت احدھم الا علی توبۃٍ ولاکوننّ بذلک ضمینًا لھم فقال الشیخ حمادٌ اشھد ان اللہ عز وجلّ انہ سیعطیہ ذلک ویبسط ظلّ جاھہ علیھم

شیخ عارف باللہ قدوۃ حضرت ابوالنجیب سُہروردی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ خبر دی ہمکو میرے والد نے کہا کہ ہررات شیخ حماد دباس رضی اللہ تعالی عنہ کی بھنبھناہٹ سُنی جاتی تھی مثل بھنبھناہٹ شہد کی مکھیون کے تو سنہ پانسو آٹھ مین اُنکے اصحاب نے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ سے کہا اور آپ اُس وقت اُنکی صحبت مین تھے کہ تم اُن سے اسکا پوچھو پس آپنے پوچھا تو اُنھون نے آپ سے فرمایا کہ میرے بارہ ہزار مرید ہین اور مین ہررات اُنکا نام ذکر کرتا ہون اور ہرایک کے واسطے اُسکی حاجت کا

ف ۲۴۶
ل دویّ النحل آواز زنبور ... ۱۲ ص
ع اشفاق ترسیدن برکسی از مہربانی یقال اشفق علیہ فہو مشفق ۱۲ ص
ف تمادی فی الغی دور اندر شدن در گمراہی ۱۲ معتمد

سوال کرتا ہون طرف اللہ عزوجل کے اور جب کوئی میرا مرید کسی گناہ کو پہونچ جاتا ہے تو اُس کا وہ مہینا اُس سے
گزرنے نہین پاتا ہے یہانتک کہ وہ مرجاتا ہے یا توبہ کرلیتا ہے واسطے خوف کرنے کے اُسپر اسبابات کا
کہ کہین وہ اُس گناہ مین تمادی کرے بڑھتا جاوے پس حضرت مولانا الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ
وارضاہ نے اُنسے فرمایا کہ البتہ اگر اللہ تعالی کوئی مرتبہ اپنے پاس مجھے عطا کریگا تو مین اپنے رب
تبارک تعالی سے اپنے مریدون کے واسطے روز قیامت تک یہ عہد لونگا کہ نہ مرے ایک اُن کا
مگر توبہ پر اور البتہ مین اُنکے واسطے اس کا ضامن ہونگا تو حضرت شیخ حماد نے فرمایا کہ اللہ عزوجل
نے مجھے مشاہدہ کرادیا کہ وہ عنقریب یہ بات اُنکو عطا کریگا اور اُن کی جاہ کا سایہ اُن پر پھیلا دیگا +

ف ۶۴۷ **الحکایة السابعة والاربعون** بعد الست المئین عن قاضی القضاة ابی صالح نصرٍ قال
اخبرنا ابی عبدالرزاق وعمی عبدالوہاب ابنا الشیخ محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ
انہ قال طوبی لمن رانی اور ای من رانی اور ای من رای من رانی اور ای من رای من رای من رانی اور ای من رای
من رای من رای من رانی وقال فیما روی عنہ ابوالقاسم البزاز عثر الحسین الحلاج فلم یکن فی زمنہ
من یاخذ بیدہ ولو کنت فی زمنہ لاخذت بیدہ وانا لکل من عثر بہ مرکوبہ من اصحابی ومریدی و
محبی الی یوم القیامة اخذ بیدہ قاضی القضاة ابوصالح نصر کہتے ہین خبر دی ہمکو میرے والد عبدالرزاق نے
اور میرے چچا عبدالوہاب فرزندان حضرت شیخ محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے کہ اُنہون نے
فرمایا خوشی ہو واسطے اُس شخص کے جسنے مجھے دیکھا یا اُسکو دیکھا جسنے مجھے دیکھا یا دیکھا اُس شخص کو
جس نے دیکھا اُس شخص کو جس نے مجھے دیکھا یا دیکھا اُس شخص کو جس نے دیکھا اُس شخص کو جس نے دیکھا اُس
شخص کو جس نے دیکھا مجھکو یا دیکھا اُس شخص کو جس نے دیکھا اُس شخص کو جس نے دیکھا اُس شخص کو جس نے دیکھا
مجھکو اور آپنے فرمایا اُن باتون مین جو کہ شیخ ابوالقاسم بزاز نے آپ سے روایت کی ہین کہ حسین حلاج
پھسل گیا پس اُسکے زمانہ مین وہ شخص نہ تھا جو کہ اُسکا ہاتھ پکڑے اور اگر مین اُسکے زمانہ مین ہوتا تو البتہ مین اُسکا
ہاتھ پکڑ لیتا اور مین واسطے ہر اُس شخص کے جسکو سواری اُسکی لیکر پھسل جاوے اصحاب مریدین ومحبین میرے سے
ف ۶۴۸ روز قیامت تک پکڑنے والا ہون اُس کا ہاتھ **الحکایة الثامنة والاربعون** بعد الست
المئین عن الشیخ الصالح ابی محمد داؤد بن علی البغدادی المعروف بالحائک قال رأیت فی منامی سنة ثمان
واربعین وخمسمائة معروفا الکرخی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نائبہ فقص الناس وہو یعرضہا علی اللہ عزوجل
فقال یا شیخ داؤد ہات قصتک اعرضہا علی اللہ عزوجل قلت وشیخی عزلوہ اعنی الشیخ محیی الدین عبدالقادر
رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ قال لا واللہ ما عزلوہ ولا یعزلونہ ثم استیقظت واتیت فی السحر الی مدرسة الشیخ

عبدالقادر فجلست علی باب داره لاخبره فنادانی من داخل داره قبل ان آراه او اکلمه یا داؤد شیخک ما عزلوہ ولا یعزلونہ وھات قصتک اعرضھا علی اللہ عزوجل فو عزتہ ما عرضت قصۃ لاصحابی ولا لغیرھم فردت علی مسألتی فیما تمنیت شیخ صالح ابو محمد داؤد بن علی بغدادی معروف بجائک رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مین نے سن پانسو اٹھائیس مین حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالی عنہ کو خواب مین دیکھا کہ اُنکے پاس لوگون کے قصے آرہے ہین اور وہ اُنکو اللہ عزوجل پر پیش کر رہے ہین تو مجھسے بھی کہا او شیخ داؤد تم اپنا قصہ لاؤ کہ اُسکو مین اللہ عزوجل پر پیش کردون مین نے کہا اور میرے شیخ کو معزول کیا ہے یعنی حضرت شیخ محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کو وہ بولے کہ نہین قسم ہے اللہ کی نہ تو اُنکو معزول کیا ہے اور نہ اُنکو معزول کرینگے پھر مین جاگ اُٹھا اور سحر کے وقت حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ کے مدرسے کی طرف آیا اور اُنکے گھر کے دروازے پر بیٹھ گیا تا کہ اُنکو خبر دون پس اُنھون نے اپنے گھر کے اندر سے مجھے پکارا قبل اسکے کہ مین اُنکو دیکھون یا اُنسے بات کرون۔ او داؤد تیرے شیخ کو نہ تو معزول کیا ہے اور نہ اُسکو معزول کرینگے اور لا اپنا قصہ کہ مین اُسکو اللہ عزوجل پر پیش کردون پس قسم ہے اوسکی عزت کی نہین پیش کیا مین نے کوئی قصہ اپنے اصحاب کا اور نہ اُنکے غیر کا کہ مجھپر میرا سوال رد کیا گیا ہو اُس شئے مین جسکی مین نے تمنا کی ہو یعنی ضرور میرا سوال قبول ہوا

الحکایۃ التاسعۃ والاربعون ف ۴۹

بعد الستۃ المئین عن الامام الحافظ تاج الدین ابی بکر عبدالرزاق بن شیخ الاسلام محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ قال قال والدی لام ولدہ یحیی لیلۃ الاربعاء التاسع من شعبان سنۃ خمسین وخمسمائۃ اطبخی ارزا فقامت وطبخت وملأت بہ سفرتہ فنامت فلما کان جوف اللیل نشق الجدار ودخل منہ رجل فاکل ما ھنالک کلہ ثم نھض لیذھب فقال لی والدی الحقہ واسالہ الدعاء لک فلحقتہ خارجا من الجدار ھیئۃ جنی فسالتہ الدعاء فقال بدعوۃ ابیک وبرکۃ خرقتہ صرت الی ما تری من الخیر فلما اصبحت ذکرت ذلک للشیخ علی بن الھیتی رضی اللہ تعالی عنہ فقال ما اعلم خرقۃ وضعت علی راس بید اسرع فتحا لصاحبھا ولا اکثر برکۃ علیہ من خرقۃ ابیک ولقد فتح اللہ علی سبعین رجلا ممن لبس منہ فی وقت واحد فی عشیۃ الیوم الذی لبسوا فیہ فتحا عظیما واعطوا عطاء جزیلا ببرکتہ وضع یدہ علی رؤسھم وما رایت یوما اکثر برکۃ من الیوم الذی اری فیہ اباک شیخ امام حافظ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق بن شیخ الاسلام محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کہتے ہین کہ میرے والد نے اپنے فرزند یحیی کی مان سے شب چہارشنبہ نہم ماہ شعبان ۵۵۰ھ مین فرمایا کہ تو چاول پکالے پس وہ اُٹھ کھڑی ہوئین اور چاول پکائے اور اُنسے اُن کا دسترخوان پُر کردیا پھر وہ سو رہین

پھر جب آدھی رات ہوئی تو دیوار شق ہو گئی اور اُس سے ایک مرد داخل ہوا تو جو کچھ وہان تھا اُسنے وہ سب کھالیا پھر وہ اُٹھا تاکہ جاوے تو میرے والد نے مجھسے فرمایا کہ اُس سے ملجا اور اُس سے اپنے واسطے دعا کا سوال کر تو مین اُس سے جا ملا دیوار سے باہر نکلتے ہوئے مثل ہیئت جن کے پھر مین نے دعا کا اُس سے سوال کیا تو اُسنے مجھسے کہا کہ تمہارے والد کی دعا اور اُنکے خرقے کی برکت سے مین اس خبر کی طرف پہونچگیا ہون جسکو تم دیکھ رہے ہو پھر جب مین صبح کو اُٹھا تو شیخ علی بن ہیتی سے مینے اس کا ذکر کیا پس اُنھون نے کہا مین نہین جانتا ہون کوئی خرقہ کہ رکھا گیا ہو کسی سر پر کسی ہاتھ سے زیادہ تر سریع اپنے صاحب کے فتح وکشود کے واسطے اور نہ زیادہ تر ازراہ برکت کے تمہارے والد کے خرقے سے اور البتہ مقرر اللہ تعالے نے فتوح عظیم کی ستر مردون پر اُن لوگون مین سے جنھون نے اُنسے پہنا ایک وقت مین اُس روز کے عشیہ مین جسمین اُنھون نے پہنا اور اُنکو عطاکی جزیل دہی گئی بسبب برکت اُنکے ہاتھ رکھنے کے اُنکے سرون پر اور مین نے کوئی دن نہین دیکھا کہ وہ زیادہ تر ہو برکت مین اُس دن سے جسمین مین تمہارے والد کو دیکھتا ہون

۲۵۰ف الحکایۃ الخمسون بعد السبعمائتین عن ابی الغنائم الشریف الحسینی الدمشقی رحمہ اللہ تعالی قال اجنب خادم شیخنا محیی الدین رضی اللہ تعالی عنہ فی لیلۃ سبعین مرۃ یری فی کل مرۃ یواقع امرأۃ غیر التی قبلہا منہن من یعرفہ ومن لا یعرفہ فلما اصبح اتی الی الشیخ لیشکو الیہ فقال قبل ان یذکرلہ شیئا لا تنکرہ جنابتک البارحۃ فانی نظرت الی اسمک فی اللوح المحفوظ فوجدت فیہ انک تزنی سبعین مرۃ بفلانۃ وفلانۃ وذکر لہ اسماء من یعرفہ ومن لا یعرفہ منہن وصفاتہن فسالت اللہ عز وجل حتی حول ذلک من الیقظۃ الی النوم

شیخ ابو الغنائم شریف حسینی دمشقی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ خادم ہمارے شیخ محیی الدین رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کا رات بھر مین ستر بار جنب ہوا ہر بار مین وہ دیکھتا تھا کہ ایک عورت سے صحبت کر رہا ہی سوا اُس عورت کے جس سے اسکے قبل صحبت کی تھی اُنمین سے وہ عورت تھی جسکو وہ پہچانتا ہے اور وہ عورت بھی تھی جسکو نہین جانتا ہے پھر جب صبح کو اُٹھا تو حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کی طرف آیا تاکہ آپ سے شکایت کرے تو آپنے فرمایا قبل اسکے کہ وہ آپ سے کچھ ذکر کرے کہ تو اپنی آج کی رات کی جنابت کو مکروہ مت جان اسلیے کہ مین نے تیرے نام کی طرف لوح محفوظ مین نظر کی تو مین نے اُس مین پہ پایا کہ تو ستر عورتون سے فلان فلان سے زنا کرے گا اور اُس سے اُن عورتون کے نام اور صفات ذکر کیے جنکو وہ اُنمین سے پہچانتا تھا اور جنکو نہین پہچانتا تھا پس مین نے اللہ عزوجل سے سوال کیا یہانتک کہ اُسنے اس کو بیداری سے خواب کیطرف نقل کر دیا

۲۵۱ف الحکایۃ الحادیۃ والخمسون بعد السبعمائتین عن عیسی بن عبد اللہ بن قیماز الرومی رحمہ اللہ تعالی قال سمعت الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ یقول ایما امرئ مسلم مر علی باب مدرستی فان اللہ یخفف عنہ العذاب یوم القیامۃ قال فجاءہ شاب من اہل بغداد وقال لہ ان ابی قد مات ورأیتہ البارحۃ فی المنام وذکر انہ معذب فی قبرہ

وقال لی ذھب الی الشیخ عبد القادر وسلہ لی الدعاء فقال لہ ھل مر علی مدرستی او قال علی باب مدرستی فقال نعم فسکت فعاد الیہ من الغد وقال رایتہ البارحۃ مستبشرا وعلیہ خلعۃ خضراء وقال لی قد رفع عنی العذاب وکسیت ما تراہ ببرکۃ الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ فعلیک یا ولدی بملازمتہ وقال الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ان ربی وعدنی ان یخفف العذاب عمن مر علی مدرستی من المسلمین **قال** وحضرتہ یوما وقد قیل لہ انہ یسمع صراخ میت مدفون فی قبرہ من باب الازج فقال الیس منی خرقۃ قالوا لا نعلم ذلک قال احضر مجلسی قالوا ما نعلم ذلک قال ءاکل من طعامی قالوا ما نعلم ذلک قال اصلی خلفی قالوا ما نعلم ذلک قال ذلک لمفرط اولی بالخسارۃ واطرق ساعۃ تجللہ الھیبۃ ویعلوہ الوقار ثم قال ان الملائکۃ قالت انا رأی وجھک واحسن بک الظن وان اللہ تعالیٰ قد رحمہ بذلک قال ولقد تکرر الناس الی قبرہ بعد ذلک زمانا فما سمع لہ صراخ بعدھا ابدا

شیخ عیسیٰ بن عبداللہ بن قبا زن رومی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین مین نے سُنا حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کو فرماتے تھے جو کوئی مرد مسلمان میرے مدرسے کے دروازے پر گزرا تو بیشک روز قیامت کا عذاب اوس سے ہلکا کیا جائیگا کہا اہل بغداد مین سے ایک جوان آپکے پاس آیا اور آپ سے عرض کیا کہ مقرر میرا باپ مرچکا ہے اور آج کی رات مین نے اسکو خواب مین دیکھا اور اُسنے ذکر کیا کہ وہ اپنی قبر مین معذب ہے اور مجھسے کہا کہ تو حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی طرف جا اور اُنسے میرے واسطے دعا کا سُوال کر۔ تو آپنے اُس سے فرمایا کہ آیا وہ میرے مدرسے پر گذرا یا فرمایا میرے مدرسے کے دروازے پر۔ تو اُسنے کہا ہان پس آپنے سکوت کیا پھر کل کے دن اُسکا لڑکا پھر آیا اور عرض کیا کہ مین نے آج کی رات اُسکو خوش خوش دیکھا اور اُسپر سبز خلعت تھا اور مجھسے کہا کہ مقرر مجھسے عذاب اُٹھا لیا گیا اور مجھے وہ شے پہنائی گئی جسے تو دیکھ رہا ہے حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی برکت سے پس اے میرے بیٹے تو اُنکی ملازمت اپنے اوپر لازم کرلے اور فرمایا حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے کہ بیشک میرے رب نے مجھسے یہ وعدہ فرمایا ہی کہ عذاب کی تخفیف کردے اُس شخص سے جو کہ میرے مدرسے پر گذرا مسلمانون مین سے کہا اور ایکدن مین اُنکے پاس حاضر ہوا اور اُنسے کہا گیا تھا کہ ایک مرد کی آواز وفریاد سُنی جاتی ہی جب سے کہ وہ مدفون ہوا ہے اپنی قبر مین جو کہ باب ازج کے قبرستان مین ہی پس فرمایا کہ کیا اُسنے مجھسے خرقہ پہنا ہے۔ لوگون نے کہا ہم اُسکو نہین جانتے ہین فرمایا کیا وہ میری مجلس مین حاضر ہوا ہی کہا ہم اسکو نہین جانتے ہین فرمایا کیا اُسنے میرے کھانے سے کھایا ہے۔ کہا ہم یہ نہین جانتے ہین فرمایا کیا اُسنے میرے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ کہا ہم یہ نہین جانتے ہین۔ فرمایا۔ یہ تقصیر وکمی کرنیوالا لائق تر ہے ساتھ زیان کاری کے۔ اور گھڑی بھر آپنے اپنا سر نیچے کیا ہیبت آپکو ڈھانک رہی تھی اور وقار وسکون آپپر چھا رہا تھا پھر فرمایا کہ بیشک فرشتون نے کہا کہ اُسنے تیرا چہرہ دیکھا ہے اور تیرے ساتھ نیک گمان رکھا ہی اور بیشک

اللہ تعالیٰ نے اسکے باعث مقبرا اُسپر رحم فرمایا ہے کہا اور البتہ مقبر بعد اسکے ایک مانے تک لوگ بار بار اُسکی

قبر کی طرف گئے تو بعد اسکے کبھی اُسکی آواز نہیں سُنی گئی **الحکایۃ الثانیۃ والخمسون** بعد المست ٦٥٢

المئین عن الاشیاخ الصلحاء الشیخ ابی محمد عبد الکریم بن المنصور البغدادی والشیخ ابی زکریا یحیی بن یوسف الانصاری

الصرصری والشیخ ابی الفرج الحسین بن محمد البصری المقری والشیخ ابی الحسن علی بن محمد بن محمد الوضاح رحمہم اللہ

تعالیٰ قالوا کنا عند الشیخ القدوۃ ابی محمد علی بن ادریس الیعقوبی سنۃ عشرۃ وستمائۃ فجاء الشیخ الصالح ابو حفص

عمر المعروف بین یدیہ فقال لہ الشیخ علی اقصص علیہم رؤیاک فقال رأیت فی النوم القیامۃ قد قامت و

الانبیاء وامہم قادمین الموقف ویتبع بعض الانبیاء الرجلان والرجل الواحد ثم اقبل رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تقدمہ امتہ کالسیل وکاللیل وفیہم المشائخ ومع کل شیخ اصحابہ یتفاوتون عدداً وانواراً

وبہجۃ واقبل رجل فی عدد المشائخ معہ خلق کثیر یفضلون غیرہم فسألت عنہم فقیل ہذا الشیخ عبد القادر

واصحابہ فتقدمت الیہ وقلت یا سیدی ما رأیت فی المشائخ ابہی منک ولا فی اتباعہم احسن من اتباعک فانشدنی

شعر اذا کان منا سید فی عشیرۃ | علاہا وان ضاق الخناق حماہا | وما اختبرت الا واصبح شیخہا

وما افتخرت الا وکان فتاہا | وما ضربت بالابرقین خیامہا | واصبح ماوی الطارقین سواہا

قال فاستیقظت وانا احفظہن قالوا وکان الشیخ محمد الواعظ الخیاط حاضراً فقال لہ الشیخ علی بن ادریس

یا محمد انشدنا شیئاً فی ہذا المعنی علی لسان الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ فقال شعر

ہنیئاً لصحبی انی قائد الرکب | اسیرہم قصداً الی المنزل الرحب | وانفعہم والکل فی شغل مرہ

وانزلہم فی حضرۃ القدس من قرب | ولی معہد کل الطوائف دونہ | ولی منہل عذب المشارب والشرب

واہل الصفا یسعون خلفی وکلہم | لہ ہمۃ امضی من الصارم العضب | فقال لہ الشیخ علی احسنت احسنت

ولقد صدقت وقد نقل عن الشیخ ابی الحسن علی بن الخباز البغدادی قال اخبرنا الشیخ القدوۃ ابو الحسن الجوسقی

رحمہ اللہ تعالیٰ قال حضرت عند الشیخ عبد القادر عند الشیخ علی بن الہیتی والشیخ بقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

فقال الشیخ عبد القادر لی من کل طویلۃ فحل لا یقاوم ولی فی کل رہن خیل لا تسابق ولی فی کل جیش سلطان

لا یخالف ولی فی کل منصب خلیفہ لا یعزل **اشیاخ صلحاسے مروی ہے** یعنی شیخ ابو محمد عبد الکریم بن منصور بغدادی

و شیخ ابو زکریا یحیی بن یوسف انصاری صرصری و شیخ ابو الفرج حسن بن محمد بصری مقری و شیخ ابو الحسن علی بن محمد بن محمد

وضاح رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہم سنہ چھ سو دس میں حضرت شیخ قدوہ ابو محمد **علی بن ادریس یعقوبی** رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے پاس تھے پس شیخ صالح ابو حفص عمر معروف بین یدیہ آئے تو حضرت شیخ علی نے اُنسے کہا کہ تم اپنا خواب ان لوگوں سے

بیان کرو پس شیخ عمر نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا قیامت کہ وہ قائم ہو گئی اور انبیا اور انکی امتیں موقف میں آرہی ہیں

علہ قائد کشندہ ۱۲ علہ رکب شتر سواران ۱۲ دہ عدد و افزون ۱۲ علہ رحب فراخ ۱۲ علہ اکناف یاری دادن ۱۲ علہ معہد منزل کہ ہمیشہ بسوے باز گردند از مراجعت رفتہ باشند ۱۲ علہ منہل آبخور ۱۲

اور بعض انبیا کے پیچھے دو مرد اور ایک مرد آرہے ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے آپ کی امت
مثل سیل کے اور مثل رات کے آرہی ہے اور اُن مین مشائخ ہین اور ہر شیخ کے ساتھ اُسکے اصحاب ہین شمار و
انوار و خوبی و تازگی مین متفاوت ہین اور ایک شیخ مشائخ کے شمار مین آیا اُسکے ساتھ ایک خلق کثیر ہی وہ اپنے غیر
پر فاضل و زیادہ ہین پس مین نے اُن کا پوچھا تو کہا گیا کہ یہ شیخ عبدالقادر اور اُنکے اصحاب ہین پھر مین اُنکی طرف
آگے بڑھا اور مین نے اُن سے کہا یا سیدی مین نے مشائخ مین آپ سے بڑھکر منور نہین دیکھا اور نہ اُنکی اتباع
مین آپکے اتباع سے خوبتر دیکھا پس آپ نے مجھے یہ شعر پڑھکر سنائے یعنی جسوقت ہم مین کا کوئی سردار کسی قبیلے مین
ہوتا ہے تو وہ رتبے مین اُس قبیلے پر عالی و برتر ہوتا ہے اور اگر گلا گھونٹنے کی رسی تنگ ہوجاتی ہے
تو وہ اُسکی حمایت و حفاظت کرتا ہے یعنی اُسکی تنگی مین کام آتا ہے اُسکی مشکل کشائی کردیتا ہے اور نہین امتحان
کیا کسی قبیلے نے مگر ہم مین کا سردار اُسکا شیخ ہوجاتا ہے اور نہین فخر کیا اُسنے مگر حال یہ ہے کہ ہم مین کا سردار اُس
کا جواد مرد ہوتا ہے اور نہین گاڑے گئے خیمے کسی قبیلے کے موضع ابرقین مین مگر حال یہ ہے کہ ملجا و ماوی رات
کے آنے والون کا اُسکے سوا اور کوئی ہوا یعنی وہی ہم مین کا کوئی سردار مطلب یہ ہے کہ رتبہ و مشکل کشائی
و امتحان و افتخار و جود و سخا مین ہم مین ہی کا سردار سب قبیلون سے بڑھکر نکل آتا ہے ان سب امور مین وہی چیدہ و
برگزیدہ ہوتا ہے راوی نے کہا پھر مین جاگ اُٹھا اور ان شعرون کو یاد رکھتا تھا اشیاخ مذکورین نے کہا
کہ شیخ محمد واعظ خیاط حاضر تھے تو حضرت شیخ علی بن ادریس نے اونسے کہا ای محمد تم کچھ پڑھکر ہمکو سناؤ اُسی مضمون مین حضرت
شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کی زبان پر یعنی اُنکی طرف سے جیسے وہی کہہ رہے ہین تو شیخ محمد نے یہ شعر پڑھے
یعنی میرے اصحاب کو یہ مبارک ہو کہ شتر سوارون کے قافلے کا کھینچنے والا مین ہون اُنکو نیچ کی چال لیے چلتا ہون طرف
فراخ منزل کے اور مین اُنکی باری مدد کرتا ہون حالانکہ وہ سب اپنے کام کے شغل مین ہین اور اُتارتا ہون اُنکو بارگاہ
قدس مین قریب اور میرے لیے ایک ایسی منزل ہی کہ کل گروہ اُسکے ورے ہین اور میرا ایک ایسا گھاٹ ہے کہ
کہ اُسکے پانی پینے کے مقام شیرین ہین اور اہل صفا میرے پیچھے دوڑ رہے ہین اور اُن سب کی ایسی ہمت ہی کہ
شمشیر بران و سیف قاطع سے بھی زیادہ تیز ہے پس حضرت شیخ علی نے اُنسے فرمایا کہ تمنے خوب کہا خوب کہا اور البتہ مقرر
سچ کہا شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان خباز رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہا ہمکو خبر دی شیخ قدوۃ حضرت ابوالحسن جوسقی
رحمہ اللہ تعالی نے کہا مین حاضر ہوا حضرت شیخ عبدالقادر کے پاس اور نزدیک شیخ علی بن ہیتی کے اور شیخ بقا
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین تو حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے فرمایا میرے واسطے ہر طریقے
سے ایک ایسا نیزہ ہے جسکی مقاومت نہین کیجاتی ہے اور میرے لیے ہر زمین مین ایک ایسا گھوڑا ہے
جس سے کوئی سبقت نہین لیجاتا ہے اور میرے واسطے ہر لشکر مین ایسا سلطان ہو جسکی مخالفت نہین کیجاتی ہی اور میرے لیے

ہر منصب مین ایسا خلیفہ ہی جو کہ معزول نہین ہوتا ہے **الحکایۃ الثالثۃ والخمسون** بعد الست المئین

عن الشیخ ابی محمد عبد الجبار بن شیخ الاسلام محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ قال کانت امی اذا دخلت مکانًا مظلمًا اضاءت علیہا شمعۃٌ فتستضیئ بہا فیہ فدخل علیہا والدی مرۃ فرأی الشمعۃ فحین وقع بصرہ علیہا خمدت وقال لہا ان ہذا النور الذی رأیتہ شیطان کان یخدمکِ وقد صرفتہ عنکِ وابدلتکِ منہ نورًا رحمانیا وکذا اصنع بکل من انتمی الی وکانت لی بہ عنایۃٌ قال فکانت اذا دخلت بعد مکانًا رأت فیہ نورًا مثل نور القمر یملأ جوانب ذلک المکان **شیخ ابو محمد عبد الجبار بن شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کہتے ہین کہ میری مان جس وقت کسی تاریک مکان کے اندر جاتین تو ایک شمع اونپر روشن ہو جاتی پہر وہ اوس سے اوس مین روشنی لیتی تہین پس ایکبار میرے والد اونپر داخل ہوے تو اونہون نے وہ شمع دیکہی پہر جبہی اونکی نگاہ اوسپر پڑی تہی وہ بجہہ گئی اور اونسے فرمایا کہ بیشک یہ نور جو تونے دیکہا ایک شیطان ہے جو تیری خدمت کیا کرتا تہا اور بتحقیق مینے اوسکو تجہسے پہیر دیا اور بدل دیا مینے تجہکو اوس سے نور رحمانی اور اوس نے اسی طرح ہر اوس شخص کے ساتہ کیا ہے جو کہ میری طرف منسوب ہوا اور میری اوسپر عنایت تہی کہا پہر وہ بعد اسکے کسی مکان مین داخل ہوتین تو اوس مین ایک نور دیکہتی تہین مثل نور چاند کے وہ اوس مکان کے جانبون کو بہر دیتا تہا **الحکایۃ الرابعۃ والخمسون** بعد الست المئین عن بعض اصحاب الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ قال نزلنا فی بریۃ مخوفۃ لا یقف فیہا الاخ علی اخیہ من الخوف فی طریق نیسابور وقال خوارزم فلما حملنا الاجمال من اوائل اللیل فقدت اربعۃ اجمالٍ محملۃ سکرًا فطلبتہا فلم اجدہا ودخلت القافلۃ وانقطعت عنہا اطلب الجمال وتعصّب لی الجمّال ووقف معی طلبناہا فلم نجدہا فلما انشق الفجر ذکرت قول الشیخ یعنی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ اذ وقعت فی شدۃٍ فنادنی فانہا تنکشف عنک فقلت یا شیخ عبد القادر جمالی فقدت ثم التفتُّ الی مطلع الفجر فرأیتُ فی ضوء الفجر اول ما انشق رجلًا علی رابیۃٍ علیہ ثیابٌ شدیدۃ البیاض وہو یشیر الیّ بکمہ ای تعالَ قال فلما صعدنا علی الرابیۃ لم نرَ احدًا ثم رأیتُ الاربعۃ الاجمال تحت الرابیۃ بارکۃ فی الوادی فاخذناہا ولحقنا القافلۃ **قال ابو المعالی** فاتیت الشیخ ابا الحسن علیا بن الخباز رحمۃ اللہ علیہ وحدثتہ بہذہ الحکایۃ فقال سمعت الشیخ ابا القاسم عمر البزاز یقول سمعت سیدی الشیخ **محی الدین عبد القادر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ یقول من استغاث

بی فی کُربۃٍ کُشِفَتْ عنہ ومن نادیٰ باسمی فی شدۃٍ فُرِّجَتْ عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجۃٍ قُضِیَتْ لہ ومن صلیٰ رکعتین یَقرأُ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم یصلی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسلم علیہ ویذکرہ ثم یخطو الیٰ جہۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تُقضیٰ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض اصحاب سے مروی ہے کہا ہم ایک ایسے خوفناک بیابان مین اوترے جس مین بہائی اپنے بہائی پر نہ ٹہیرے مارے خوف کے نیساپور کی راہ مین یا کہا خوارزم کی راہ مین پہر جب ہم نے اول شب مین اونٹ لادے تو مین نے چار اونٹ شکر کے لدے ہوئے گم پائے پہر مینے اونکو تلاش کیا تو نپایا اور قافلہ داخل ہوگیا اور مین اوس سے منقطع رہ گیا اس حال مین کہ اونٹون کو تلاش کر رہا تہا اور اونٹ والے نے مجہسے خصوصیت کی اور میری ہمراہ ٹہیر گیا اور ہمنے اونکو تلاش کیا تو اونکو نپایا پہر جب فجر پہٹی تو مینے حضرت شیخ کا قول یاد کیا یعنی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کا کہ اگر تو کسی سختی مین پڑہ جاوے تو تو مجہے پکارنا پس بیشک وہ تجہسے کہل جائیگی پس مین نے کہا یا شیخ عبدالقادر میرے اونٹ مفقود ہوگئے پہر مینے فجر کی جائے طلوع کی طرف التفات کیا تو فجر کی روشنی مین پہلے پہل جو وہ شق ہوئی مینے ایک مرد کو دیکہا ایک ٹیلے پر اوسپر بہت ہی سپید کپڑے تہے اور وہ اپنی آستین سے میری طرف اشارہ کر رہا ہے یعنی تو آجا کہا پہر جب ہم اوس ٹیلے پر چڑہے تو ہمنے کسیکو نہ دیکہا پہر مینے اون چارون اونٹون کو دیکہا کہ وہ ٹیلے کے نیچے وادی مین اپنی زانوئن پر بیٹہے ہوئے ہین پس ہم نے اونکو پکڑ لیا اور قافلے سے آملے ابوالمعالی نے کہا پہر مین شیخ ابوالحسن علی خباز رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آیا اور اونسے یہ حکایت بیان کی تو اونہون نے کہا کہ مینے شیخ ابوالقاسم عمر بزار کو سنا وہ کہتے تہے کہ مینے سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کو سنا وہ فرماتے تہے کہ جو کوئی مجہسے فریاد رسی چاہے کسی سختی مین تو وہ اوس سے کہول دیجاوے اور جو کوئی میرے نام کیساتہ ندا کرے کسی سختی مین تو وہ اوس سے کہول دی جائے اور جو کوئی میرے ساتہہ توسل کرے طرف اللہ عزوجل کے کسی حاجت مین تو وہ اوسکے واسطے پوری کیجاوے اور جو کوئی دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ اخلاص گیارہ بار پڑہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجے اور آپ پر سلام بہیجے اور آپکا ذکر کرے اور جہت عراق کیطرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام ذکر کرے اور اپنی حاجت ذکر کرے پس بیشک وہ حاجت روا کیجائیگی یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے

الحکایۃ الخامسۃ والخمسون - بعد الستّ المئین عن الشیخ المعمر ابی المظفر منصور بن المبارک الواسطی الواعظ المعروف بجرادۃ رحمہ اللہ تعالیٰ قال ما رأت عینای احسن خُلقًا ولا اوسع صدرًا ولا اکرم نفسًا ولا اعطف قلبًا ولا احفظ عہدًا وودًّا من الشیخ

لہ خطوۃ بالعشر [illegible] ۱۱ ص

سے زبدۃ الاسرار کا لفظ یہ ہے فانہا تقضی بفضل اللہ وکرمہ ۱۲ منہ

محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ ولقد کان مع جلالۃ قدرہ وعلو منزلتہ
وسعۃ علمہ یقف مع الصغیر ویوقر الکبیر ویبدأ بالسلام ویجالس الضعفاء ویتواضع للفقراء
وما قام لاحد من العظماء ولا الاعیان ولا الم بباب وزیر قط ولا سلطان ولقد کنت عندہ یوما فی
دارہ وھو جالس یکتب[ع۲] فسقط علیہ من السقف تراب فنفضہ[ع۳] ثلاث مرات یسقط علیہ وھو ینفضہ
ثم رفع راسہ فی الرابعۃ الی السقف فرأی فارۃ[ع۴] تبعثر[ع۵] فقال لہا راسک فسقطت جثتہا ناحیۃ
وراسہا ناحیۃ فترک الشیخ النسخ وبکی فقلت لہ یا سیدی وما یبکیک قال اخشی ان یتاذی
قلبی من رجل مسلم فیصیبہ مثل ما اصاب ھذہ الفارۃ وعن الشیخ ابی القاسم عمر بن مسعود البزاز
قال کان سیدی الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ یوما یتوضأ فی المدرسۃ
فبال علیہ عصفور فرفع راسہ الیہ وھو طائر فسقط میتا فلما اتم وضوءہ غسل موضع البول من
الثوب وخلعہ واعطانیہ وامرنی ان ابیعہ واتصدق بثمنہ وقال ھذا بھذا شیخ معمر ابو المظفر
منصور بن مبارک واسطی واعظ معروف بجرادہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ نہین دیکھا میری آنکھون نے خوب تر
خلق مین اور نہ واسع تر سینہ مین اور نہ کریم تر نفس مین اور نہ اعطف قلب مین اور نہ حافظ تر عہد ودوستی مین
حضرت شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ سے اور البتہ مقرر باوجود اپنی جلالت قدر وعلو
منزلت ووسعت علم کے ٹھیرجاتے ساتھ چھوٹے بچے کے اور توقیر کرتے تھے بڑے کی اور ابتدا کرتے تھے ساتھ
سلام کے اور ہمنشینی کرتے تھے ضعیفون کی اور تواضع وفروتنی کرتے تھے واسطے فقیرون کے اور
عظما واعیان مین سے کسی کیواسطے کھڑے نہین ہوتے اور نہ کبھی کسی وزیر وسلطان کے دروازے
پر ٹھیرے اور البتہ مقرر مین ایکدن اونکے گھر مین تھا اور وہ بیٹھے ہوئے لکھ رہے تھے پس اوپر چھت سے
اونپر خاک گر پڑی تو تین بار اوسکو جھاڑا وہ اونپر گرتی اور وہ اسکو جھاڑ دیتے تھے پھر چوتھی بار مین اپنا سر اوٹھایا طرف
چھت کے تو ایک چوہا دیکھا کہ وہ خاک نکال رہا ہے پس فرمایا کہ تیرا سر اوڑ گیا تو اوسکا دھڑ تو ایک طرف گر پڑا
اور اوسکا سر ایک طرف پس حضرت شیخ نے لکھنا تو چھوڑا اور روے تو مین نے اونسے عرض کیا یا سیدی
آپکو کون شے رولاتی ہے فرمایا مین ڈرتا ہون کہ میرا دل کسی مرد مسلم سے ایذا پائے تو اوسے پہونچ
جائے مثل اوس شے کی جو اس چوہے کو پہونچ گئی شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود بزاز رحمہ اللہ تعالی
سے مروی ہے کہا کہ ایکدن سیدی شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ مدرسہ مین وضو کر
رہے تھے پس ایک چڑیا نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے اوسکی طرف اپنا سر اوٹھایا اور وہ اوڑ رہی تھی
پھر وہ مردہ ہو کر گر پڑی پھر جب آپ اپنا وضو پورا کر چکے تو کپڑے سے پیشاب کی جگہہ دھو ڈالی اور اوس

ع۱ اوپر فرود آمدن کوئی ۱۲
ع۲ نسخ نبشتن ۱۲ ص
ع۳ نفض فشاندن ۱۲ ص
ع۴ فارۃ موش ۱۲ ص
ع۵ بعثر پرشور اندن ۱۲
مقدمہ قولہ تعالی بعثر ما فی القبور ای اثیر ۱۲ ص
بعثر الرجل متاعہ ای فرقہ واستخرجہ ۱۲ ص
بیان کرامات شیخ

کپڑے ... کرا دنا ڈالو اور مجھو دیا اور مجھو یہ امر فرمایا کہ مین اوسے بیچ ڈالون اور اوسکی قیمت خیرات کر دون اور فرمایا کہ یہ عوض

ایک ہے **الحکایۃ السادسۃ والخمسون** بعد الستّ المئین عن قاضی القضاۃ ابی صالح

نصر قال اخبرنا والدی عبد الرزاق رحمهما الله تعالیٰ قال لم یحج والدی رضی الله تعالیٰ عنه

وارضاه بعد ان اشتهر امره الا حجة واحدة وکنت فیها قائد زمام راحلته فی الطَّلعة والرَّجعة

فلما کنا فی الحِلّة قال انظروا افقر بیتٍ هنا فوجدنا خَرِبَةً فیها بیتٌ من شعرٍ فیه شیخ وعجوز

وصَبِیّة فاستاذنه والدی فی النزول عنده فاذِنَ فنزل هو ومن معه فی تلک الخربة وجاء

مشائخ الحلة یومئذ ورؤساؤها واعیانها الیه وسألوه ان یتحول الی منازلهم او الی غیرها فابی

وساق اهل البلد الیه من الغنم والبقر والطعام والذهب والفضة والقماش شیئاً کثیرا

ورحلوا له رواحل لاجل السفر واهرع الناس الیه من کل جانب فقال الشیخ لمن معه انا قد

خرجت عن نصیبی من جمیع ما هنا لاهل هذا البیت فقالوا ونحن کذلک فامر بجمیع ما هنا لک

فاعطی لذالک الشیخ وصبیته وبات وارتحل فی السَّحر قال فاخبرت بالحلة بعد سنین واذا

ذلک الشیخ من اکثر اهلها مالاً فقال لی جمیع ما ترٰی هو من برکة تلک اللیلة وان تلک الماشیة

نتجت ونمت وهذا کله منها **قلت** الحِلّة فی هذه الحکایة نقطها فی الاصل جیما وما اعلم هل

ذلک صحیح ام هی بالحاء المهملة والمراد به الحلة المشهورة التی هی مسکن الروافض ویحتمل انه کان

اهلها او بعضهم من اهل السنة فی زمن سیدنا الشیخ محیی الدین عبد القادر قدس الله سره

ورضی عنه **قاضی القضاۃ ابو صالح نصر** رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین ہمکو خبر دی میرے والد عبد الرزاق

نے کہا کہ میرے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے بعد اسکے کہ اونکا امر مشتہر ہوا حج نہین کیا مگر ایک اور مین

اوس حج مین اونکی سواری کے مہار کہینچنے والا تہا جانے مین اور لوٹنے مین پس جب ہم حلّہ مین پہونچے تو ہمسے

فرمایا سب سے بڑہکر محتاج گہر کو دیکہو یہان ہو پس ہمنے اوس مین ایک ویرانہ پایا جس مین ایک گہر بالون کا

تہا اوس مین ایک بوڑہا اور ایک بڑہیا اور ایک لڑکی تہی تو میرے والد نے اوس بوڑہے کے پاس اوترنے

مین اوس سے اذن طلب کیا تو اسنے اذن دیا پہر وہ اوترے اور جو لوگ اونکے ہمراہ تہے اوس ویرانے

مین اور اوسوقت مین جو بلدۂ حلّہ کے مشائخ و رؤسا و اعیان تہے وہ سب آپکی طرف آئے اور آپسے

درخواست کی کہ اونکے مکانون کی طرف یا اونکے غیر کی طرف اوٹہ آئین تو آپنے اس سے انکار کیا اور

شہر کے لوگ بکریون اور گایون اور کہانا اور سونے چاندی اور لباس و سامان مین سے بہت کچہ آپکی

طرف ہانک لائے اور سفر کے واسطے سواریان آپکے واسطے کسکر تیار کین اور ہر جانب سے لوگ آپ کی

طرف دوڑے پس حضرت شیخ نے اون لوگون سے فرمایا جو آپ کی ہمراہ تھے کہ جو کچھ اس جگہہ ہے اوس سب مین کے اپنے حصہ سے ہین اس گھروالون کے واسطے نکل چکا ہون تو آپ کے ہمراہیون نے عرض کیا کہ ہم بھی اسیطرح ہین یعنی ہم بھی اپنے اپنے حصے سے انکے لیئے نکل چکے پھر اوس سب شئے کا حکم دیا جو اوس جگہہ تھی تو اوس بوڑھے کو اور اوسکے لڑکی کو دیدی گئی اور آپ نے رات بسر کی اور سحر کے وقت مین کوچ کردیا راوی نے کہا پھر مین بعد کئی برس کے حلّہ پر گزرا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہی بوڑھا اوسکے سارے لوگون سے مال مین زیادہ تر ہے پس اوسنے مجھسے کہا کہ یہ سب جو تو دیکھہ رہا ہے اوسی رات کی برکت سے ہے اور بیشک اون مواشی کے بچے ہوے اور وہ بڑہ گیئن اور یہ سب اونہین مین سے ہے حضرت امام یافعی رحمہ اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ حلّہ اس حکایت مین اصل مین اوسکے نیچے جیم کا نقطہ دیا ہے اور مین نہین جانتا ہون کہ آیا وہ صحیح ہے یا بجاے جہلہ ہے اور مراد اوس سے وہی حلّہ مشہور ہے جو کہ روافض کا مسکن ہے اور احتمال ہے کہ اوسکے رہنے والے یا اونکے بعض حضرت سیدنا شیخ محیی الدین عبدالقادر قدس اللہ روحہ ورضی عنہ کے زمانے مین اہل سنت سے ہون

الحکایۃ السابعۃ والخمسون بعد الست المائین ۲۵۷

عن الشیخ ابی محمد بن ابی طلحۃ بن مظفر قال قال شیخنا الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ اقمت ببغداد فی بداءِ امری عشرین یوما ما اجد ما اقتات بہ ولا اجد مباحا فخرجت الی خراب ایوان کسریٰ اتطلب مباحا فوجدت ھناک سبعین رجلا من الاولیاء کلھم یطلب ما اطلب فقلت لیس من المروءۃ ان ازاحمھم فرجعت الی بغداد فلقینی رجل اعرفہ من بلدی اھلی فاعطانی قراضۃ وقال ھذہ بعثت بھا امک الیک معی فاخذت منھا قطعۃ ترکتھا لنفسی واسرعت بالباقی الی خراب الایوان وفرقت القراضۃ کلھا علی اولئک السبعین فقالوا الی ما ھذا فقلت انہ قد جاءنی ھذا من عند امی وما رایت ان اتخصص بہ دونکم ثم رجعت الی بغداد واشتریت بالقطعۃ التی معی طعاما ونادیت الفقراء واکلنا جمیعا ولم یبق معی من القراضۃ شیء

شیخ **ابو محمد بن ابو طلحہ بن مظفر** رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ ہمارے شیخ حضرت شیخ محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے فرمایا کہ مین نے اپنی ابتداے حال مین بیس دن بغداد مین اقامت کی وہ شئے نہین پاتا تھا جس سے قوت بسری کرون اور نہ مباح پاتا تھا پھر مین ویران ایوان کسریٰ کیطرف نکلا کوئی مباح شئے تلاش کرتا پھرتا تھا تو وہان بیٹنے اولیاء مین کے ستر مردون کو پایا کہ وہ سب ہی شئے

طلب کرتے تھے جو مین طلب کرتا تھا پس مینے کہا یہ مروت سے نہین ہے کہ مین اونکی مزاحمت کرون تو مین بغداد کیطرف لوٹ آیا پس ایک شخص میرے گھر والون کے شہر کا مجھے ملا جسکو مین پہچانتا تھا تو اوسنے مجھے سونے کے ریزے دیئے اور کہا یہ تیری ماں نے میرے ہاتھ تجھے بھیجے ہین تو اونمین سے مین نے ایک ٹکڑا لیا اوسکو اپنے واسطے رکھ چھوڑا اور باقی کو لیکر ویرانہ ایوان کیطرف جلد چلا اور اون سب ریزون کو ستر آدمیون پر تقسیم کردیا تو اونہون نے مجھسے کہا کہ یہ کیا ہے مینے کہا کہ بیشک یہ میرے پاس آیا ہے میری ماں کے نزدیک سے اور میری یہ رائے نہوئی کہ تمکو چھوڑکر مین خود ہی اسکے ساتھ خاص ہوجاؤن پھر مین بغداد کی طرف لوٹ آیا اور جو ٹکڑا میرے پاس تھا مینے اوسکا کہانا خریدا اور فقرا کو پکارا اور ہم سب نے ملکر کہایا اور اون ریزون مین سے کسی شے نے میرے پاس رات بسر نہین کی یعنی اونمین کا میرے پاس کچھ بھی نرہا

الحکایۃ الثامنۃ والخمسون بعد الستمائین عن الشیخ ابی العباس احمد بن اسمعیل المعروف بابن الطبال رحمہ اللہ تعالی بسندہ ان الشیخ **محیی الدین عبد القادر** رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کان اذا جاءہ احد بذہب یقول لہ ضعہ تحت السجادۃ و لایمسہ بیدہ فاذا جاء خادمہ قال لہ خذ ماتحت السجادۃ واعطہ الخباز والبقال و کان غلامہ مظفر یقف عند باب دار الشیخ والطبق فیہ الخبز وکان اذا جاء خلعۃ من الخلیفۃ یقول اعطوہا لابی الفتح الطحان[1] وکان یاخذ منہ الدقیق بالقرض لاجل خبز الفقہاء والاضیاف وکان لہ حنطۃ مرباۃ من الحلال بید بعض اصحابہ من الرستاقیۃ[2] یزرعہا لہ کل سنۃ وکان بعض اصحابہ یطحنہا[3] ویخبزہ[4] لہ منہا کل یوم اربعۃ ارغفۃ[5] او خمسۃ یاتی بہا فی اخر النہار الی الشیخ فکان الشیخ یفرق منہا علی من حضر کسرۃ[6] کسرۃ والباقی یدخرہ لنفسہ وکان اذا اہدیت لہ ہدیۃ فرق کلہا علی من حضر فی ذلک الوقت وکان یقبل الہدیۃ ویکافی علیہا ویقبل النذر ویاکل منہا رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ **شیخ ابو العباس احمد بن اسمعیل المعروف بابن طبال** رحمہ اللہ تعالی اپنی سند سے راوی ہین کہ حضرت شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے پاس جسوقت کوئی سونا لاتا تو آپ اوس سے فرماتے کہ مصلے کے نیچے رکھدے اور اپنے ہاتھ سے اوسکو نہین چھوتے پھر جب آپکا خادم آتا تو اوس سے فرماتے کہ اوس شے کو لیلے جو کہ مصلے کے نیچے ہے اور اوسکو نان پز اور نرہ فروش کے تئین دیدے اور آپ کا غلام مظفر

---

[1] طحان آسیابان ۱۲ ص
[2] رستاقیہ یعنی مزارع ۱۲
[3] طحن آرد کردن ۱۲
[4] خبز الخبز پخت نان را ۱۲ مقدمہ
[5] خبز بالفتح مصدر ۱۲ رغیف نان گردہ ارغفۃ جماعۃ ۱۲ ص
[6] کسرہ پارہ نان شکستہ ۱۲

آپکے گھر کے دروازے کے پاس کھڑا رہتا تھا اور طباق مین روٹی ہوتی تھی اور جب خلیفہ کیطرف سے خلعت آتا تو فرماتے کہ اسکو ابو الفتح آٹا پیسنے والے کے تئین دیدو اور آپ فقہا اور مہمانون کی روٹی کیواسطے آٹا اوس سے قرض لیا کرتے تھے اور خاص آپ کیواسطے گیہون تھے جنکی تربیت و پرورش حلال سے کیجاتی تھی آپکے بعض اصحاب کے ہاتھہ سے جو کہ کاشتکارون مین سے تھے وہ ہر سال آپ کیواسطے اونکی کھیتی کیا کرتے تھے اور آپکے بعض اصحاب اونکو پیستے اور ہر روز اوسمین سے آپ کیواسطے چار یا پانچ روٹیان پکایا کرتے تھے اور آخر دن مین حضرت شیخ کیطرف اونکو لایا کرتے تھے پھر حضرت شیخ اون مین سے حاضرین پر ٹکڑا ٹکڑا تقسیم کرتے اور باقی کو اپنی ذات کیواسطے رکھہ چھوڑتے تھے اور جب آپکے واسطے ہدیہ بھیجا جاتا تو جو لوگ اوسوقت حاضر ہوتے اونپر اوس سب کو تقسیم فرمادیا کرتے تھے اور آپ ہدیہ قبول کرتے اور اوسپر مکافات فرماتے اور نذرین قبول کرتے اور اوسمین سے کھاتے تھے رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ **الحکایۃ التاسعۃ والخمسون** بعد الستّ المئین **عن** الشریف ابی عبد اللہ محمد بن الخضر الحسینی رحمہ اللہ تعالی قال اخبرنا ابی قال کنت مع سیدی الشیخ **عبد القادر** رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ فی الجامع یوم جمعۃ فاتاہ تاجر فقال لہ ان معی مالا ارید ان اعطیہ الفقراء والمساکین من غیر الزکوۃ وما وجدت لہ مستحقا فمرنی ان اعطیہ لمن ترید فقال لہ الشیخ اعطہ لمن یستحق ولمن لا یستحق اعطاک اللہ ما تستحق وما لا تستحق **قال** ورأی یوما فقیرا مکسور القلب فقال لہ ما شانک قال مررت الیوم بالشط وسالت ملاحا ان یحملنی الی الجانب الاخر فابی فانکسر قلبی لفقری فلم یتم کلام الفقیر حتی دخل رجل معہ صرۃ فیہا ثلاثون دینارا نذرا للشیخ فقال الشیخ لذلک الفقیر خذ ہذہ الصرۃ واذہب بہا الی الملاح واعطہا لہ وقل لہ لا ترد فقیرا ابدا وخلع الشیخ قمیصہ واعطاہ للفقیر فاشتری منہ بعشرین دینارا شریف ابو عبد اللہ محمد بن خضر حسینی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین ہمکو خبر دی میرے والد نے کہا مین ساتھہ تھا سیدی حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے مسجد جامع مین جمعے کے دن پس اونکے پاس ایک تاجر آیا تو اوس نے آپ سے عرض کیا کہ میرے ساتھہ کچھہ مال ہے مین یہ ارادہ کرتا ہون کہ اوسکو فقرا و مساکین کے تئین دون غیر زکوۃ سے اور نہین اوسکے واسطے کوئی مستحق نہین پایا پس آپ مجھے امر فرمائین کہ مین اوسکو دون اوس شخص کے تئین جس کا آپ ارادہ رکھتے ہون تو حضرت شیخ نے اوس سے فرمایا کہ تو اوسے دیڈال اوس شخص کو

فانکر

جو استحقاق رکھتا ہے اور اوسکو جو استحقاق نہین رکھتا ہے اللہ تعالی تجھے وہ شے عطا فرماے گا
جسکا تو استحقاق رکھتا ہے اور وہ شے جسکا تو استحقاق نہین رکھتا ہے۔ راوی نے کہا اور ایکدن
آپنے ایک فقیر شکستہ دل دیکھا تو اوس سے فرمایا تیرا کیا حال ہے کہا مین آج کنارہ دریا پر
گزرا اور مینے ملاح سے سوال کیا کہ مجھے دوسری جانب تک سوار کرلے تو اوسنے نہ مانا پس میرا دل
اپنے فقر کے باعث ٹوٹ گیا پھر اوس فقیر کی بات پوری نہ ہونے پائی تھی یہانتک کہ ایک مرد داخل
ہوا اوسکے ساتھ ایک ہمیانی تھی اوس مین تیس دینار تھے حضرت شیخ کی نذر کیواسطے تو آپ نے اوس
فقیر سے فرمایا کہ تو یہ ہمیانی لیلے اور اسکو اوس ملاح کیطرف لیجا اور یہ اوسکو دیڈال اور اوس سے
کہدے کہ کبھی کسی فقیر کو واپس مت پھیرنا اور آپنے اپنا کرتا اوتارا اور اوس فقیر کو دیڈالا پھر اوسی سے
بیس دینار کو خرید لیا **الحکایۃ الستون بعد الست المئین** عن ابی عبد اللہ
الحسین بن بدران بن علی البغدادی بسندہ الی الشیخ ابی محمد عبد اللطیف بن احمد
رحمہ اللہ تعالی قال کان شیخنا الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی
عنہ وارضاہ یوما یتکلم فدخل الناس فترۃ فنظر الی السماء وقال **شعر** لا تسقنی وحدی
فما عودتنی * انی اشح بہا علی جلاسی * انت الکریم وھل یلیق تکرما * ان یعبر
الندماء دور الکاس **قلت** ھکذا بعدم رایتہ اصلح من تعبر الذی وجدتہ فی
الاصل **قال** فاضطرب الناس اضطرابا شدیدا فدخلھم امر عظیم ومات فی المجلس واحد
او اثنان شک احد الرواۃ **وعن الشیخ** ابی القاسم البزاز قال کانت الاوقات التی جالسنا فیہا
الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کانہا المنام فلما استیقظنا فقدناھا کان
اخلاقہ رضیۃ واوصافہ زکیۃ ونفسہ ابیۃ وکفہ سخیۃ وکان یامر کل لیلۃ بمد السماط و
یاکل مع الاضیاف ویجالس الضعفاء ویصبر علی طلبۃ العلم ویتفقد من غاب من اصحابہ ویسال
عن شئونہم ویحفظ ودھم ویعفو عن سیاتہم ویصدق من حلف لہ ویخفی علمہ فیہ
ولا یظن جلیسہ ان احدا اکرم علیہ منہ وما رایت اشد حیاء منہ وکان الشیخ عمر المذکور
اذا ذکر الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ ینشد **شعر** الحمد للہ انی فی جوار فتی
حامی الحقیقۃ نفاع وضرار * لم یرفع الطرف الا عند مکرمۃ * من الحیاء ولم یغضض علی عار *
وما رایت اشد حیاء منہ ابو عبد اللہ حسین بن بدران بن علی بغدادی اپنی سند سے شیخ ابو محمد
عبد اللطیف بن احمد رحمہ اللہ تعالی تک پہونچا کر کہتے ہین کہ شیخ ابو محمد نے کہا کہ ایکدن

ہمارے شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کلام کررہے تھے کہ لوگون مین سستی داخل ہوگئی یعنی جوش وخروش مین کچھہ فتور آگیا تو آپنے آسمانکی طرف نظر کی اور یہ شعر پڑہے یعنی تو مجھے تنہا شراب مت پلا اسلئے کہ تونے مجھے اس بات کا خوگر نہین کیا ہے کہ مین شراب کیسا تھہ اپنی ہمنشینوپر بخل کرون تو تو کریم ہے اور کیا جوانمردی ومردمی کی راہ سے یہ لائق ہے کہ ہم نشین لوگ پیالہ شراب کو معدوم کرین حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے اسی طرح کلمہ یعدم کو زیادہ تر لائق ومناسب دیکھا لفظ تغتر سے جسکو مینے اصل کتاب مین پایا ہے انتہیٰ راوی نے کہا پس لوگ سخت مضطرب وبیقرار ہوگئے پہر اون مین ایک امر عظیم داخل ہوا یعنی ان شعرون کے پڑہنے سے اون مین خوب جوش وخروش پیدا ہوگیا اور اوس مجلس مین ایک یا دو آدمی مرگئے راویون مین سے کسی ایک نے شک کیا ہے شیخ ابو القاسم بزاز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہا کہ جن وقتون مین ہم حضرت شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی مجالست کرتے تہے گویا وہ خواب تہی پہر جب ہم بیدار ہوئے تو اونکو گم پایا آپکے عادات پسندیدہ اور اوصاف زکی وپاک تہے اور آپکا نفس ابیہ تہا یعنی آپ شریف النفس تہے امور ناپسندیدہ سے عار وننگ رکہتے تہے اور آپکے کفدست سخی تہی سرات دسترخوان بچہاتے کا امر فرماتے اور مہمانونکے ساتہہ کہانا کہاتے تہے اور ضعیف وکمزور لوگونکو ہمنشینی ومجالست سے مشرف کرتے تہے اور طلبۂ علم پر صبر فرماتے اور جو کوئی آپکے اصحاب مین سے غائب ہوتا اوسکا تفقد وتفحص کرتے اور اونکی حالات پوچہتے اور اونکی دوستی کو نگاہ رکہتے اور اونکی برائیون سے درگذر فرماتے تہے اور جو کوئی آپکے واسطے قسم کہا بیٹہتا تو اوسکی تصدیق کرتے اور اپنا علم جو اوسمین ہوتا اوسکو چہپاتے تہے اور آپکا جلیس یہ گمان نہین کرتا تہا کہ اوس سے بڑہکر آپکے نزدیک کوئی کریم اور عزیز ہو اور آپسے بڑہکر حیا وشرم کرنیوالا مینے نہین دیکہا شیخ عمر مذکور جسوقت حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کا ذکر کرتے تو یہ شعر پڑہتے تہے یعنی ساری حمد وستایش واسطے اللہ کے ہے بیشک مین ایک ایسی جوانمرد کے ہمسائیگی وپناہ مین ہون جو کہ حقیقت کا حمایت وحفاظت کرنیوالا ہے نفع رسان ہے دوستون کو اور بڑا ضرر وایذا رسان ہے دشمنونکو نگاہ نہین اوٹہاتا ہے مارے حیا کے مگر کسی مکرمت وبزرگی کیوقت اور چشم پوشی نہین کرتا ہے کسی عار وننگ پر اور مینے اوسسے بڑہکر سخت حیادار نہین دیکہا الحکایۃ الحادیۃ والستون بعد المائتین عن ابی سعد عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن علی بن ابی عصرون التمیمی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ قال رحلت وانا شاب الی بغداد فی طلب العلم وکان ابن السقاء یومئذ رفیقی فی الاشتغال بالنظامیۃ وکنا نتعبد ونزور الصالحین وکان حینئذ ببغداد رجل یقال انہ الغوث کان یقال انہ یظہر اذا شاء

ویختفی اذا شاء فقصدت انا وابن السقاء والشیخ عبد القادر وهو شابٌ یومئذ الی زیارته
فقال ابن السقاء ونحن فی الطریق الیوم اسأله عن مسئلة لا یدری لها جوابها قال الراوی انا فقلت
اسأله مسئلةً فانظر ما یقول فیها وقال الشیخ عبد القادر معاذ الله ان اسأله شیئاً وانا
بین یدیه انتظر برکات رؤیته فلما دخلنا علیه لم نره فی مکانه فمکثنا ساعةً فاذا هو
جالسٌ فنظر الی ابن السقاء مغضباً فقال ویلك یا ابن السقاء تسألنی عن مسئلة لا ادری لها
جواباً هی کذا وجوابها کذا انی اری نار الکفر تتلهب[١] فیك ثم نظر الی فقال یا عبد الله اتسألنی
عن مسئلة لتنظر ما اقول لها فیها هی کذا وجوابها کذا لیسحرنّ علیك الدنیا الی شحمة اذنیك باساءة
ادبك ثم نظر الی الشیخ عبد القادر وادناه منه واکرمه وقال له یا عبد القادر لقد رضیت الله
ورسوله بادبك کانی اراك ببغداد وقد صعدت علی الکرسی متکلماً علی الملأ وقلت قدمی هذه
علی رقبة کل ولی الله وکانی اری الاولیاء فی وقتك وقد حنوا رقابهم[٢] اجلالاً لك ثم غاب عنا لوقته
فلم نره بعد قال فاما الشیخ عبد القادر فانه ظهرت علیه امارات قربه من الله عز وجل واجمع علیه
الخاص والعام وقال قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله واقرّ الاولیاء بفضله فی وقته فاما ابن السقاء
فانه اشتغل بالعلوم الشرعیة حتی برع فیها وفاق بها کثیراً من اهل زمانه واشتهر بقطع من یناظره فی
جمیع العلوم وکان ذا لسان فصیح وسمتٍ بهی[٣] فادناه الخلیفة منه وبعثه رسولاً الی ملك الروم فرآه
الملك ذا فنون وفصاحة وسمتٍ فاعجب به وجمع له القسیسین[٤] والعلماء بدین النصرانیة فناظروه
فافحمهم[٥] وعجزوا عنه وعظم عند الملك ثم رای بنتاً للملك حسناء ففتن بها وسال اباها ان یزوجها به فابی
الا ان یتنصر فاجابه وتزوج بها فذکر ابن السقاء کلام الغوث وعلم انه اصیب بسببه قال واما انا
فجئت الی دمشق واحضرنی السلطان نور الدین الشهید واکرهنی علی ولایة الاوقاف فولیتها[٦] واقبلت
علی الدنیا اقبالاً کثیراً فقد صدق قول الغوث رضی الله تعالی عنه فینا کلنا شیخ ابو سعد عبد الله
بن محمد بن عبد الله بن علی بن ابی عصرون تمیمی شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ میں نے رحلت کی اور
میں جوان تھا طرف بغداد کے طلب علم میں اور ابن السقا اوس وقت مدرسہ نظامیہ میں علم کے شغل کرنے میں
میرا رفیق تھا اور ہم عبادت میں خوب سعی کرتے تھے اور صالحین کی زیارت کیا کرتے تھے اور اسوقت
بغداد میں ایک مرد تھا کہا جاتا تھا کہ وہ غوث ہے اور کہا جاتا تھا کہ وہ ظاہر ہو جاتا ہے جسوقت چاہتا ہے
اور چھپ جاتا ہے جب چاہتا ہے پس میں اور ابن السقا اور شیخ عبد القادر نے اوسکی زیارت کا قصد کیا اور شیخ
عبد القادر اوسوقت جوان تھے پھر ابن السقا نے تو کہا اور ہم راہ میں تھے کہ آج میں اوس سے ایک ایسا

[١] تلہب اشتعال النار زبانہ زدن آتش ١٢ منتخب
[٢] خناہ بجانہ ابدیش ١٢
[٣] منتخب سمت روش
[٤] قسیس مہتر ترسایان ١٢ ص
[٥] افحمہ خاموش کرد اورا بہ تبکیت خصومت ١٢
[٦] تولیہ کار داردادن کسے را کردن ١٢ ص

مسئلہ پوچھونگا جسکا جواب وہ نہین جانتا ہے راوی نے کہا اور مین اوس سے ایک مسئلہ پوچھونگا پھر دیکھونگا کروہ اوس مین کیا کہتا ہے اور شیخ عبدالقادر بولے کہ خدا کی پناہ کہ مین اوس سے کچھہ پوچھون اور مین تو اوسکے آگے اسوقت اوسکے دیدار کی برکات کا انتظار کرونگا پھر جب ہم اوسپر داخل ہوے تو ہمنے اوسکو اوسکی جگہ مین نہ دیکھا پھر ہم گھڑی بہر ٹہہرے تو ناگاہ وہ بیٹھا ہوا ہے پس اوسنے ابن السقا کی طرف خشمناک ہوکر نظر کی پھر کہا او ابن السقا تیری خرابی ہو تو مجھسے ایسا مسئلہ پوچھیگا جسکا جواب مین نہین جانتا ہون وہ مسئلہ یون ہے اور اوسکا جواب ایسا ہی ہے مین کفر کی آگ دیکھہ رہا ہون کہ وہ تجھہ مین شعلہ مار رہی ہے پھر میری طرف نظر کی تو کہا او عبداللہ تو مجھسے ایک مسئلہ پوچھیگا تاکہ تو نظر کرے کہ مین اوس مین کیا کہتا ہون وہ مسئلہ ایسا ہے اور اوسکا جواب یون ہے البتہ مسخر کیجائیگی تجھپر دنیا تیری دونون کانون کی لو تک بسبب تیری اسارت ادب کے پھر شیخ عبدالقادر کیطرف نظر کی اور اونکو اپنے قریب بلایا اور اونکا اکرام کیا اور اوسنے کہا او عبدالقادر البتہ مقرر تو نے راضی کیا اللہ کو اور اوسکے رسول کو بسبب اپنے ادب کے گویا مین تجھکو دیکھہ رہا ہون بغداد مین اور مقرر تو چڑہا ہے کرسی پر اس حال مین کہ تو کلام کرنیوالا ہے جماعت پر اور تو نے کہا ہے کہ یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اور گویا مین دیکھہ رہا ہون اولیا کو تیرے وقت مین اور مقرر اونہون نے اپنی گردنین تیرے اجلال کیواسطے جھکالی ہین پھر وہ اوسیوقت ہمارے پاس سے غائب ہوگیا پھر بعد اسکے ہمنے اوسکو نہین دیکھا راوی نے کہا پس شیخ عبدالقادر پر تو اونکی قرب کی نشانیان ظاہر ہوگئین اللہ عزوجل سے اور خاص و عام نے اونپر اجماع و اتفاق کیا اور اونہون نے کہا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اور اولیا نے اقرار کیا اونکے فضل کا اونکے وقت مین اب رہا ابن السقا سو اوسنے علوم شرعیہ مین اشتغال کیا یہانتک کہ اون مین بارع ہوا اور اپنے وقت کے بہت سے لوگون پر اون مین فائق ہوگیا اور اوسکی اس بات کے ساتھہ شہرت ہوگئی کہ جو کوئی اوس سے ساری علوم مین مناظرہ کرتا ہے تو وہ اوسکو قطع کردیتا ہے اور وہ صاحب زبان فصیح و روش نیک و خوب تہا پس خلیفہ نے اوسکو اپنا مقرب بنایا اور پیامبر کرکے بادشاہ روم کی طرف اوسکو بہیجا تو بادشاہ نے اوسکو صاحب فنون و فصاحت و روش نیکو خیال کیا پس وہ اوسکو پسند آیا اور اوسکے لیے قسّیس لوگ اور دین نصرانیت کی علما جمع کیے پھر اونہون نے اوس سے مناظرہ کیا تو اوسنے عاجز کرکے اونکو ساکت کردیا پس وہ بادشاہ کے نزدیک عظیم و بزرگ ہوا پھر اوسنے بادشاہ کی ایک خوبصورت بیٹی دیکھی تو اوسپر مفتون ہوگیا اور اوسکی باپ سے سوال کیا کہ اوس سے اوسکا نکاح کردے پس اوسنے انکار کیا مگر یہ کہ وہ نصرانی ہوجاے تو اوسنے بادشاہ کا کہا مان لیا اوس سے بیاہ کیا پھر ابن السقا نے غوث کی بات یاد کی

اور جان لیا کہ اوسکے سبب سے اوسکو مصیبت پہونچی راوی نے کہا اب رہا مین سو دمشق کی طرف آیا اور
سلطان نور الدین شہید نے مجھکو حضوری مین بلایا اور اوقاف کی حکومت پر مجھے زبردستی مقرر کر دیا پس
مین اوسکا والی بنایا گیا اور دنیا نے مجھپر خوب توجہ کی پس غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہم سبکے حق مین
سچا ہوا۔ **الحکایۃ الثانیۃ والستون** بعد الست المئین حکی مسنداً من ثلث طرق
عن جماعۃ من الشیوخ قالوا قال الشیخ ابو محمد عبد الرحمن الطفسونجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو
علی الکرسی بطفسونج انا بین الاولیاء کالکرکی بین الطیور اطولھم عنقاً فقام الشیخ ابو الحسن علی
بن احمد الحسینی وکان ذا حال فاخر ونزع دلقاً کان علیہ قال لہ دعنی اصارعک فسکت الشیخ
عبد الرحمن وقال لاصحابہ ما رایت فیہ شعرۃ خالیۃ من عنایۃ اللہ تعالیٰ وامرہ ان یلبس دلقہ
فقال لا اعود فیھا خرجت عنہ ثم التفت الی جھۃ الجنۃ ونادی باسم زوجتہ یا فاطمۃ ایتنی بما البسہ
فسمعتہ وھی فی الجنۃ وتلقیہ فی الطریق بما یلبس فقال لہ الشیخ عبد الرحمن من شیخک قال شیخی
الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ قال انی لم اسمع بذکر الشیخ عبد القادر
الا فی الارض وان لی اربعین سنۃ فی درکات المقدرۃ فما رایتہ ثم قال لجماعۃ من اصحابہ اذھبوا
الی بغداد وقولوا للشیخ عبد القادر یسلم علیک عبد الرحمن الطفسونجی ویقول لک ان لہ اربعین
سنۃ فی درکات باب القدرۃ فما اراک ثم لا داخلا ولا خارجا فقال الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ وارضاہ فی ذلک الوقت لجماعۃ من اصحابہ اذھبوا الی الشیخ عبد الرحمن الطفسونجی وستجدون
فی طریقکم جماعۃ من اصحابہ بعثھم الی بکذا وکذا فاذا لقیتموھم فردوھم معکم فاذا اتیتموہ فقولوا
لہ یسلم علیک عبد القادر ویقول لک انت فی الدرکات ومن ھو فی الدرکات لا یری من ھو فی
الحضرۃ ومن ھو فی الحضرۃ لا یری من ھو فی المخدع وانا فی المخدع ادخل واخرج من باب السر من حیث لا ترانی بامارۃ
ان خرجت لک الخلعۃ الفلانیۃ فی الوقت الفلانی علی یدی خرجت لک وھی خلعۃ الرضا وبامارۃ
خروج التشریف الفلانی فی اللیلۃ الفلانیۃ لک علی یدی خرج وھو تشریف الفتح وبامارۃ ان خلع علیک
فی الدرکات بمحضر اثنی عشر الف ولی اللہ تعالیٰ خلعۃ الولایۃ وھی فرجیۃ خضراء طرازھا سورۃ
الاخلاص علی یدی خرجت لک فانتھوا الی نصف الطریق فوجدوا اصحاب الشیخ عبد الرحمن فردوھم
واتوا الیہ بلغوا رسالۃ الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ فقال صدق الشیخ عبد القادر
سلطان الوقت وصاحب التصریف فیہ بطور مسند بسہ طریق شیوخ کی ایک جماعت سے حکایت
کیا گیا ہے وہ سب کہتی ہین کہ شیخ ابو محمد عبد الرحمن طفسونجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اور وہ کرسی پر تھے

[Left margin notes:]
عنقاً کرکی بالضم ایک مرغ ہے گردن دراز اونچی بطرز سارس ۱۲ منہ
سہ دلق بالفتح گدری جو صوفی لوگ پہنتے ہین ۱۲ منہ
سے اصارع کشتی ...
سے حاشیہ ...
شہ ...
ھ مصارعۃ کشتی کرنا ۱۲ منہ
ھ بکذا فی الاصل ۱۲ منہ
ھ مخدع بالضم گنجینہ کذا فی الاصل ولکن لا یظہر معناہ واللہ اعلم ۱۲ منہ
ھ مخدع بالضم والکسر گنجینہ کذا فی الصراح وقال فی اصطلاحات الصوفیۃ الواردۃ فی الفتوحات المکیۃ المخدع موضع ستر القطب عن الافراد الواصلین ۱۲ منہ

بلدۂ طفسونج مین کہ مین درمیان اولیا کے ایسا ہون جیسا کہ کلنگ درمیان پرندون کے ہوتا ہو دراز ترہ
اونکا از روے گردن کے پس شیخ ابو الحسن علی بن احمد حسینی اوٹھہ کہڑے ہوے اور یہ صاحب
حال فاخر تھے اور اپنا پوستین اوتار اجوا وپر تہا اور اونسے کہا کہ تم مجھے چہوڑو کہ مین نے کشتی لڑی اپنا
شیخ عبد الرحمن نے سکوت کیا اور اپنے اصحاب سے کہا کہ مین اس مین کوئی بال نہین دیکھتا ہون جو کہ
اللہ تعالی کی عنایت سے خالی ہوا اور اونکو حکم دیا کہ اپنا پوستین پہن لین تو وہ بولے کہ مین اوس کو
نہ کرونگا یعنی اوسکو پہر نہ پہنونگا مین تو اوس سے نکل چکا ہون پہر ناگہان جنت کی طرف التفات کیا اور
اپنی بی بی کا نام لیکر پکارا کہ او فاطمہ میرے پاس وہ لباس لا جسکو مین پہنون پس اونسے اس بات کو سن لیا
حالانکہ جنت مین ہے اور ڈال رہی ہے راہ مین وہ شے جسکو وہ پہنین پہر شیخ عبد الرحمن نے اون سے
کہا کہ تمہارا شیخ کون ہے اونہون نے کہا کہ میرے شیخ حضرت شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ
وارضاہ ہین شیخ عبد الرحمن نے کہا کہ مین نے تو شیخ عبد القادر کا ذکر نہین سنا مگر یہ ہین مین اور مجھکو
تو چالیس برس ہوئین درکات قدرت مین سو مین نے اونکو وہان نہین دیکھا اور اپنے اصحاب کی ایک
جماعت سے کہا کہ تم بغداد کی طرف چلے جاؤ اور شیخ عبد القادر سے کہو کہ عبد الرحمن طفسونجی تمکو سلام کہتا ہی
اور تمسے یہ بات کہتا ہی کہ اوسکو تو چالیس برس ہوئین درکات باب قدرت مین پس مین تمکو وہان نہین
دیکھتا ہون نہ تو داخل ہوتے اور نہ نکلتے پس حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے
اوسیوقت اپنے اصحاب کی ایک جماعت سے کہا کہ تم شیخ عبد الرحمن طفسونجی کی طرف چلے جاؤ اور تم ابہی
اپنی راہ مین اونکے اصحاب کی ایک جماعت کو پاؤگے اونہون فلان فلان بات کہکر اونکو میری طرف
بہیجا ہے پہر جب تم اونسے ملو تو اونکو اپنے ہمراہ واپس لئے جانا پہر جب تم شیخ عبد الرحمن کے پاس آؤ
تو اونسے کہنا کہ شیخ عبد القادر تمکو سلام کہتا ہے اور تمسے کہتا ہے کہ تم تو درکات مین ہو اور جو شخص
درکات مین ہو وہ اوس شخص کو نہین دیکھتا ہے جو کہ حضرت مین ہے اور جو شخص حضرت مین ہو وہ نہین دیکھتا
ہی اوس شخص کو جو کہ مخدع مین ہے اور مین مخدع مین ہون داخل ہوتا ہون اور نکلتا ہون باب سر
سے جہان کہ تم مجھے نہین دیکھتے ہو باین نشانی کہ فلان خلعت فلان وقت مین تمہارے واسطے نکلا وہ
میرے ہاتہہ پر تمہارے واسطے نکلا ہی اور وہ خلعت رضا ہی اور بعلامت نکلنے فلان خلعت کے فلان
رات مین واسطے تمہارے وہ میرے ہاتہہ پر نکلا ہے اور وہ تشریف فتح ہی اور بان علامت کہ درکات مین
بارہ ہزار اولیا کے روبرو تمکو خلعت ولایت پہنایا گیا اور وہ ایک سبز فرجیہ ہے جسکا طراز سورہ اخلاص ہے
وہ میرے ہاتہہ پر تمہارے واسطے نکلا ہی پہر آپکے اصحاب نصف راہ تک پہونچے تو اونہون نے شیخ عبد الرحمن کے

اصحاب کو پایا پس اونکو واپس لیگئے اور شیخ عبد الرحمن کی طرف آئے اور حضرت شیخ عبد القادر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی رسالت پہونچائی تو وہ بولے کہ شیخ عبد القادر نے سچ کہا وہ سلطان
وقت ہین اور اوس مین صاحب تصریف ہین **الحکایۃ الثالثۃ والستون** بعد الست
المئین عن الشیخ ابی القاسم البطائحی نزیل الشام رحمۃ اللہ تعالیٰ قال اتیتُ الی جبلِ لبنانَ لِازورَ
مَن فیہ من الصالحین فی سنۃِ تسعٍ وسبعین وخمسمائۃٍ وکان فیہ یومئذ رجلٌ من الصالحین
من اصبھان یقال لہ الشیخ الجبلی سُمی بالجبلی لطولِ اقامتہ فی جبل لبنان فاتیتُہ وجلستُ الیہ
وقلتُ یا سیدی کم لکَ ھنا قال ستون سنۃً قلتُ ایَّ شیءٍ مرّ بکَ ھنا من العجائب قال کنت ھنا
سنۃ تسع وخمسین وخمسمائۃ فرایت اھلَ الجبلِ فی لیلۃٍ مُقمِرۃٍ یجتمع بعضھم الی بعض ویطیرون
فی الھواء الی جھۃ العراق جماعۃ بعدَ اخری فقلت لصاحب لی منھم الی این تذھبون قال امرنا
الخضر سلام اللہ علیہ ان ناتیَ بغدادَ فنحضر بین یدی القطبِ قلتُ من ھو قال الشیخ عبد القادر
فاستاذنتُہ فی المسیرِ معہ قال نعم فسرنا فی الھواء فلم یکن الا یسیراً حتی اتینا بغداد فاذا ھم بین
یدیہ صفوف واکابرھم یقولون لہ سیدنا وھو یامرھم بالامر فیبتدرون لامتثالہ[1] ثم امرھم بالانصراف
فرجعوا من بین یدیہ القھقری[2] حتی استقلوا فی الھواء سائرین وانا مع صاحبی فلما رجعنا الی الجبل
قلت لہ ما رایتُ کاللیلۃ فی ادبکم بین یدیہ واسراعکم الی امتثال امرہ فقال لی یا اخی وکیف لا
وھو الذی قال قدمی ھذہ علی رقبۃِ کل ولی اللہ وقد اُمرنا بطاعتہ واحترامہ شیخ ابو القاسم
بطائحی نزیل شام رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ مین کوہ لبنان کی طرف آیا تاکہ زیارت کرون اون صالحین
کی جو اوس مین ہین ۵۷۹ھ پانسو اوناسی مین اور اوسوقت اوس پہاڑ مین صالحین مین سے ایک
شخص اصبہان کا تہا اوسکو شیخ جبلی کہا جاتا تہا اوسکا نام جبلی رکہا گیا بسبب اوسکے درازی اقامت
کے کوہ لبنان مین پس مین اوسکے پاس آیا اور اوسکی طرف بیٹہا اور کہا کہ یا سیدی تمکو یہان کتنی برسین ہوئین
اوسنے کہا ساٹھہ برس مینے کہا کہ عجائب مین سے یہان تمپر کونسی شے گذری کہا کہ ۵۵۹ھ پانسو انسٹھہ
مین یہان میں تہا پس مینے چاندنی رات مین اس پہاڑ والون کو دیکہا کہ اونکے بعض لوگ بعض کیطرف جمع ہورہے
ہین اور جہت عراق کی طرف ایک جماعت بعد دوسری کے ہوا مین اوڑرہی ہین تو مینے اپنے دوست سے
کہا جو اون مین سے تہا کہ تم کدہر جاتے ہو اوسنے کہا کہ ہمکو خضر سلام اللہ علیہ نے یہ امر کیا ہے کہ ہم
بغداد مین آئین پہر قطب کے سامنے حاضر ہون مینے کہا وہ کون ہے کہا کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ہین پس مینے اوسکے ہمراہ چلنے مین اوس سے اذن مانگا اوسنے کہا ہان

[1] فرمان تبردارے کردن ۱۲ ص
[2] الرجوع الی خلف الصحیح رجع القہقری برگردید باز پس بازگشت ۱۲ از ۱۲ ق
اسم است برای نوع بازگشت را ۱۲ صراح

پس ہم ہوا مین چلے پہر نہین ہوئی مگر ذرا دیر یہانتک کہ ہم بغداد کو آگئے تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ لوگ اونکے
آگے صفین باندہکر کہڑے ہین اور اونکے اکابر لوگ اونسے کہہ رہے ہین سیدنا یعنی آپ ہمارے
سردار ہین اور وہ اونکو کام کا حکم دے رہی ہین پہر وہ اونکے حکم کی بجا آوری کیواسطے جہپٹ رہے ہین
پہر اونہون نے اونکو لوٹ جانیکا حکم دیا تو وہ اونکے آگے سے پچ پاؤن ہوکر لوٹے یہان تک
کہ ہوا مین چلتے ہوسے سیدہے کہڑے ہوگئے اور مین اپنے دوست کیساتہہ تہا پہر جب ہم اوس پہاڑ
کی طرف لوٹ آئے تو مینے اوس سے کہا کہ نہین دیکہا مینے مثل آجکی رات کے تمہارا ادب مین اونکے
آگے اور تمہاری سرعت کرنے مین طرف بجا آوری اونکے حکم کی تو اوسنے مجہسے کہا کہ اے میرے بہائی
کیونکر نہ کرین حالانکہ یہ وہ شخص ہین جنہون نے کہا ہی کہ یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اور مقرر
ہمکو اونکی طاعت و احترام کا حکم کیا گیا ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ونفعنا بہ فی الدنیا والآخرۃ آمین +

الحکایۃ الرابعۃ والستون بعد الستّ المئین عن الشیخ ابی محمد عبد اللہ البطائحی

رحمۃ اللہ علیہ قال دخلت علی شیخنا محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ
بیتہ یوما فوجدت عندہ اربعۃ نفر ما رایتہم قبل فوقفت مکانی فلما قاموا من عندہ قال
لی الشیخ الحقہم وسلہم یدعوا لک فلحقتہم فی صحن المدرسۃ قبل ان یخرجوا وسألتہم
الدعاء وقال لی احدہم لک البشری انت خادم رجل ببرکتہ یحرس اللہ تعالیٰ الارض سہلہا
وجبلہا وبرّہا وبحرہا وبدعوتہ یرحم الخلیقۃ برّہا وفاجرہا ونحن وسائر الاولیاء فی خفارۃ انفاسہ
وتحت ظل قدمہ وفی دائرۃ امرہ ثم خرجوا من باب المدرسۃ فلم ارہم فرجعت الی الشیخ متعجبا
فقال لی قبل ان اخبرہ بشئی یا عبد اللہ لا تعلم احدا بما قالوا لک وانا حیّ قلت یا سیدی من
ھؤلاء قال رؤساء رجال جبل قاف ھم الان فی مواضعہم من جبل قاف شیخ ابو محمد عبد اللہ
بطائحی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین ایکدن داخل ہوا ہمارے شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ وارضاہ پر اونکے گہر مین پس مین نے اونکے پاس چار آدمی پائے اس سے قبل مین نے اونکو نہین دیکہا تہا
تو مین اپنی جگہ مین ٹہیر گیا پہر جب وہ اونکے پاس سے اوٹہ کہڑے ہوئے تو حضرت شیخ نے مجہسے فرمایا کہ تو
اونسے جا مل اور اونسے سوال کر کہ وہ تیرے واسطے دعا کرین پس مین مدرسہ کے صحن مین اونسے جا ملا
اس سے قبل کہ وہ نکلین اور اونسے مین نے دعا کا سوال کیا اور اون مین سے ایک نے مجہسے کہا کہ تجہکو
بشارت ہو تو ایک ایسے مرد کا خادم ہے جسکی برکت سے اللہ تعالیٰ حراست کرتا ہی زمین کی اوسکے
نرم کی اور اوسکے پہاڑ کی اور اوسکے جنگل و بیابان کی اور اوسکے دریا کی اور اوسکی دعا سے

رحم کرتا ہے خلق پر اوسکے نیکوکار پر اور اوسکے بدکار پر اور وہ اور سارے اولیاء اوسکے انفاس کے عہد و پیمان مین ہین اور اوسکے قدم کے سایہ کے نیچے اور اوسکے امر کے دائرہ مین ہین پھر وہ مدرسے کے دروازے سے نکل گئے پھر مینے اونکو نہین دیکھا پھر مین تعجب کرتا ہوا حضرت شیخ کی طرف لوٹ کر آیا تو مجھسے فرمایا قبل اسکے کہ مین اونکو کسی شئے کی خبر دون اوعبداللہ تو کسیکو خبر مت دینا اوس بات کی جو اونہون نے تجھسے کہی اور مین زندہ ہون مینے عرض کیا یا سیدی یہ کون لوگ ہین فرمایا کہ مردان کوہ قاف کے رؤسا ہین اور وہ ابھی اپنے مواضع مین ہین جبل قاف سے

الحکایۃ الخامسۃ والستون بعد الست المئین عن الشیخ الکبیر العارف باللہ الشہیر علی بن الہیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ قال دخلتُ بغداد مرۃ لزیارۃ الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ فوافیتہ فوق سطح مدرستہ یصلی الضحیٰ فنظرت الی الفضاء فوجدتُ فیہ اربعین صفا من رجال الغیب واقفین فی کل صف سبعون رجلا فقلت لھم الا تجاسون فقالوا حتی تنقضی صلوٰتہ ویاذن لنا فان یدہ فوق ایدینا وقدمہ علی رقابنا وامرہ علینا کلنا فلما سلم اقبلوا الیہ مبادرین یسلمون علیہ ویقبلون یدہ او قال یدیہ قال الشیخ علی بن الہیتی فکنا اذا راینا الشیخ عبد القادر راینا الخیر کلہ **شیخ کبیر عارف باللہ شہیر علی بن الہیتی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ مین ایکبار بغداد مین داخل ہوا واسطے زیارت حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے تو مینے اونکو پایا کہ اپنے مدرسہ کے چھت پر ضحی کی نماز پڑھ رہے ہین پس مینے فضا[1] کی طرف نظر کی تو اوس مین چالیس صفین مردان غیب کی پائین کہ وہ ٹھیری ہوئی ہین ہر صف مین ستر مرد ہین پس مین نے اونسے کہا کہ تم کیون نہین بیٹھ جاتے ہو تو وہ بولے یہان تک کہ اونکی نماز تمام ہوجائے یا وہ اپنی نماز کو پورا کرلین اور ہمکو اذن دین اسلئے کہ بیشک اونکا ہاتھ ہمارے ہاتھون کے اوپر ہے اور اونکا قدم ہماری گردنون پر ہے اور اونکا حکم ہم سب پر ہے پھر جب اونہون نے سلام پھیرا تو وہ سب جلدی کرتے ہوے اونکی طرف آئے اونکو سلام کرتے تھے اور اونکے ہاتھ یا کہا اونکے دونون ہاتھ چومتے تھے شیخ علی بن ہیتی نے کہا پس ہمارا یہ حال تھا کہ جسوقت ہمنے حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لیا تو ہمنے کل خیر دیکھ لی۔ **الحکایۃ السادسۃ والستون** بعد الست المئین عن الشیخ عبد الرزاق بن شیخ الاسلام السید محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ قال قیل للشیخ عبد القادر متے علمت انک ولی اللہ تعالیٰ قال کنت وانا ابن عشر سنین فی بلدنا اخرج من دارنا واذھب الی المکتب فاری الملائکۃ تمشی حولی فاذا وصلت المکتب سمعت الملائکۃ تقول للصبیان

یقضی

[1] فضا کشادگی فراخی زمین و زمین فراخ ۱۲

افسحوا لولي الله حتى يجلس فمر بنا يوماً رجل ما عرفته يومئذ فسمع الملائكة تقول ذلك فقال
لاحدهم ما هذا الصبي ثم قال لهذا الصبي سيكون له شأن عظيم هذا يعطى فلا يمنع ويمكن
فلا يحجب ويقرب فلا يمكر به ثم عرفت ذلك الرجل بعد اربعين سنة فاذا هو من ابدال ذلك
الوقت **قال** وكنت صغيراً في بلد اهلي كلما هممت ان العب مع الصبيان سمعت قائلا يقول
لي الي يا مبارك فاهرب والقي نفسي في حجر امي واني لاسمع الآن هذا في خلوتي **قال** وكنت في
زمن مجاهدتي اذا اخذتني سنة اسمع قائلا يقول لي يا عبد القادر ما خلقت للنوم قد
احييناك ولم تك شيئاً فلا تغفل وانت شيء **وعن** الشيخين الجليلين الشيخ ابي سعود احمد بن
ابي بكر الحريمي العطاري والشيخ ابي عبد الله محمد بن قائد قالا تكلم الشيخ صدقة البغدادي رضي
الله تعالى عنه بكلام انكر عليه بطريق الشرع فطولع به الخليفة فامر باحضاره وتعزيره فلما حضر
وكشف راسه صاح خادمه واشيخاه فشلت يد الذي هم بضربه والقى الله سبحانه وتعالى الهيبة
في قلب المتولي فطالع الوزير بذلك فالقى الله تعالى الهيبة في قلب الوزير فطالع الخليفة فالقى الله تعالى الهيبة
في قلب الخليفة فامر باطلاقه فدخل رباط الشيخ عبد القادر رضي الله تعالى عنه وارضاه
فوجد المشائخ والناس جلوساً ينتظرون خروج الشيخ ليتكلم عليهم فجاء فجلس بين المشائخ فلما
صعد الشيخ الكرسي لم يتكلم ولم يامر القاري بالقراءة فاخذ الناس وجد عظيم وداخلهم امر جليل
فقال الشيخ صدقة في نفسه الشيخ لم يتكلم والقاري لم يقرأ فمم هذا الوجد فالتفت الشيخ الى جهته
وقال يا هذا جاء مريد لي من البيت المقدس الى هنا في خطوة وتاب على يدي والحاضرون اليوم
في ضيافته فقال الشيخ صدقة في نفسه من يكون خطوته من البيت المقدس الى بغداد فمم يتوب
وما احتياجه الى الشيخ فالتفت الشيخ الى جهته وقال يا هذا يتوب من الخطو في الهواء فلا يرجع
اليه ويحتاج ان اعلمه الطريق الى محبة الله تعالى عز وجل **ثم قال** اما سيفي مشهور وقوسي
موتور ونبالي مفوقة وسهامي صائبة ورمحي مصوب وفرسي مسرج انا نار الله الموقدة انا
سلاب الاحوال انا بحر بلا ساحل انا المحفوظ انا الملحوظ انا المحظوظ يا صوام يا قوام يا اهل
الجبال دكت جبالكم يا اهل الصوامع هدمت صوامعكم اقبلوا الى امر من الله انا امر من الله يا
بنيات الطريق يا رجال يا ابطال يا ابدال يا اطفال هلموا وخذوا عن البحر الذي لا ساحل له يا
عزيزي انت واحد في السماء وانا واحد في الارض لا اله الا انت يقال لي بين الليل والنهار
سبعين مرة وانا اخترتك لنفسي ولتصنع على عيني يقال لي يا عبد القادر تكلم نسمع منك يا

عبد القادر بحقی علیک کل بحقی علیک اِشْرَبْ بحقی علیک تکلم واٰمنتک من الردّ و یقول علی
رؤس الاشہاد ماتطلع الشمس حتی تُسلّم علی وتجئ السنة الی وتسلم علی وتخبرنی بمایجری فیہا
ویجئ الشہر الی ویسلم علی ویخبرنی بمایجری فیہ ویجئ الاسبوع الی ویسلم علی ویخبرنی بمایجری
فیہ ویجئ الیوم الی ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ وعزة ربی ان السعداء والاشقیاء یعرضون
علی وان عینی ترنو فی اللوح المحفوظ وانا غائص فی بحار علم اللہ ومشاہدتہ حجة اللہ علیکم
جمیعکم انا نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ووارثہ فی الارض **شیخ عبد الرزاق بن شیخ**
الاسلام حضرت محیی الدین سید عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کہتے ہین کہ حضرت شیخ عبد القادر سے
کہا گیا کہ آپنے یہ کب جانا کہ آپ اللہ تعالی کے ولی ہین فرمایا کہ مین اپنے شہر مین دس برس کی عمر کا تہا اپنی
گہر سے نکلتا اور مکتب کیطرف جایا کرتا تہا تو مین فرشتون کو دیکہتا تہا کہ وہ میری گرد اگرد چل رہے ہین پہر جب
مین مدرسہ کو پہونچتا تو فرشتون کو سنتا کہ وہ لڑکون سے کہتے ہین کہ گنجائش کرو واسطے ولی اللہ کے
تاکہ وہ بیٹہہ جائے پہر ایک دن ہمپر ایک شخص گذرا مین اوسوقت اوسکو پہچانتا نہ تہا تو اوسنے فرشتون کو
یہ بات کہتی سن لیا تو اوسنے اون لڑکون مین کے ایک سے کہا کہ یہ کیا لڑکا ہے پہر کہا کہ عنقریب البتہ اس
لڑکے کے واسطے ایک بڑی شان ہوگی اسکو دیا جائیگا پہر منع نہ کیا جائیگا اور اسکو تمکین دیجائیگی پہر یہ حجاب
نہ کیا جائیگا اور یہ مقرب بنایا جائیگا پہر اسکے ساتہہ مکر نہ کیا جائیگا پہر بعد چالیس برس کے اوس شخص کو
مین نے پہچان لیا تو ناگاہ وہ اوسوقت کے ابدال مین سے تہا فرمایا اور مین اپنے شہر مین چہوٹا ساتہا جب کبہی مین نے
یہ قصد کیا کہ لڑکون کے ساتہہ کہیلون تو ایک کہنے والے کو سنا کہ وہ مجہسے کہہ رہا ہے او مبارک تو میری
طرف آ پس مین ڈرتا ہوا بہاگ آتا اور اپنی نفس کو اپنی ماں کی گود مین ڈالدیتا تہا اور بیشک مین اب اس بات کو
اپنی خلوت مین سنا کرتا ہون فرمایا اور جسوقت میرے مجاہدے کے زمانے مین مجہے اونگہہ آ پکڑتی تہی
تو مین ایک قائل کو سنتا تہا کہ وہ مجہسے کہہ رہا ہے او عبد القادر تو نیند کے واسطے مخلوق نہین ہوا ہے مقرر
ہمنے تجہکو زندہ کیا حالانکہ تو کوئی شئے نہ تہا پس اب تو ہمسے غافل مت ہو اس حال مین کہ تو ایک شئے ہے
شیخین جلیلین شیخ ابو سعود احمد بن ابی بکر حریمی عطار وشیخ ابو عبد اللہ محمد بن قائد کہتے ہین کہ **شیخ صدقہ**
بغدادی رضی اللہ تعالی عنہ نے کوئی ایسی بات کہدی جسکا بطریق شرع اونپر انکار کیا گیا پہر وہ بات لکہہ کر
خلیفہ کو پہونچائی گئی تو اوسنے اونکے حاضر کرنے کا اور اونکی تعزیر کا حکم دیا پہر وہ جب حاضر ہوے اور اونکا
سر کہولا گیا تو اونکا خادم واشیخاہ کہکر چلایا پس جس شخص نے اونکے مارنے کا قصد کیا تہا اوسکا ہاتہہ
شل ہوگیا اور اللہ سبحانہ وتعالی نے متولی کے دل مین ہیبت ڈالدی پہر وزیر کو اسکی خبر دی تو اللہ تعالی

نے وزیر کے دل مین ہیبت ڈالدی پہر خلیفہ کو اطلاع دی تو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کے دل مین ہیبت ڈالی
پس اوسنے اوسکے رہا کر دینے کا حکم دیدیا تو وہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی رباط
کے اندر گئے پس مشائخ کو اور لوگون کو بیٹھا ہوا پایا کہ حضرت شیخ کی برآمد ہونے کا انتظار کر رہے ہین تاکہ
آپ اونپر کلام کرین پہر حضرت شیخ آئے تو مشائخ کے درمیان مین بیٹھے پہر جب آپ کرسی پر چڑھے تو کلام
نہ کیا اور نہ قاری کو قرارت کا حکم دیا پہر لوگون کو ایک وجد عظیم نے پکڑا اور ایک امر جلیل اون مین داخل
ہوا پس شیخ صدقہ نے اپنے جی مین کہا کہ نہ تو حضرت شیخ نے کلام کیا اور نہ قاری نے پڑہا پہر یہ وجد کس
شے سے ہوا پس حضرت شیخ نے اونکی جہت کی طرف التفات کیا اور فرمایا اے شخص میرا ایک مرید بیت
المقدس سے یہانتک ایک قدم مین آیا اور اوسنے میرے ہاتہہ پر توبہ کی اور حاضرین آج اوسکی ضیافت
مین ہین پہر شیخ صدقہ نے اپنے جی مین کہا کہ جسکا قدم بیت المقدس سے بغداد تک ہو تو وہ کس شئے
سے توبہ کریگا اور شیخ کی طرف اوسکی کیا احتیاج ہے تو حضرت شیخ نے اونکے جہت کیطرف التفات کیا اور
فرمایا اے شخص وہ ہوا مین چلنے سے توبہ کرتا ہے پہر وہ اوسکی طرف رجوع نہین ہو ویگا اور وہ اس کا
محتاج ہے کہ مین اوسکو راہ کی تعلیم کرون طرف محبت اللہ عز وجل کے پہر فرمایا کیا نہین ہے میری تلوار سونتی ہوئی
اور میری کمان تانت چڑہائی ہوئی اور میرے تیر سوفار لگائے ہوئے اور میرے تیر نشانہ پر ٹہیک پہونچنے
والے اور میرا نیزہ سیدہا کیا ہوا اور میرا گہوڑا زین کسا ہوا مین ہون اللہ کی آگ سلگائی ہوئی مین برا
چہین لینے والا ہون احوال کا مین ایک دریاے ناپیدا کنار ہون مین نگاہ کہا گیا لحظوں مین لحاظ کیا گیا ہون
مین بہرہ مند ہون اور روزہ رکہنے والو اور رات کو کہڑے ہونے والو (یعنی نماز ین) او پہاڑون والو توڑے
گئے تمہاری پہاڑ او صوامع والو تمہارے صوامع ویران کئے گئے متوجہ ہو طرف ایک امر کے اللہ سے یعنی
ایک امر ہون اللہ کے امر سے او راہ کے کوچون والو او مردو او دلیر و بہادرو او ابدال او اطفال آؤ اور
لو اوس دریا سے جسکا کوئی کنارہ نہین ہے او میرے عزیز تو ایک ہی آسمان مین اور مین ایک ہون نہین
مین نہین کوئی معبود مگر تو مجہسے کہا جاتا ہے درمیان رات اور دن کے ستر بار اور مینے تجہکو برگزیدہ کیا
واسطے اپنی نفس کے اور تاکہ تو پرورش کیا جاے میری آنکہہ پر مجہسے کہا جاتا ہے او عبد القادر تو کلام کر تجہسے ہم
سنین گے او عبد القادر قسم ہے میرے حق کی تجہپر کہ تو کہا قسم ہے میرے حق کی تجہپر کہ تو پی قسم ہے میرے حق
کی تجہپر کہ تو کلام کر اور مینے تجہکو بے خوف کر دیا رد سے اور آپ فرماتے تھے سب کے روبرو کہ نہین
طلوع ہوتا ہے سورج یہانتک کہ وہ مجہپر سلام کرتا ہے اور آتی ہے برس طرف میرے اور سلام کرتی ہے
مجہپر اور خبر دیتی ہے مجہکو اوس شے کی جو اوس مین جاری ہوتی ہے اور آتا ہے مہینا طرف میرے اور

سلام کرتا ہے مجھپر اور خبر دیتا ہے مجھکو اوس شئے کی جو اوس مین جاری ہوتی ہے اور آتا ہے ہفتہ طرف
میرے اور سلام کرتا ہے مجھپر اور خبر دیتا ہے مجھکو اوس شئے کی جو اوس مین جاری ہوتی ہے اور آتا ہے
دن طرف میرے اور سلام کرتا ہے مجھپر اور خبر دیتا ہے مجھکو اوس شئے کی جو اوس مین جاری ہوتی ہو
قسم ہے میرے رب کی عزت کی بیشک نیکبخت اور بدبخت لوگ مجھپر پیش کئے جاتے ہین اور بیشک میری آنکھ ہمیشہ دیکھتی ہے
لوح محفوظ مین اور مین غوطہ مارنیوالا ہون اللہ کے علم کے دریاؤن مین اور اوسکی مشاہدہ کے دریاؤن مین مین اللہ کی حجت ہون تمہاری سب پر مین نائب ہون رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اونکا وارث ہون زمین مین **الحکایۃ السابعۃ والستون بعد**
السِتِّ المئین عن الشیخ ابی القاسم بن احمد بن محمد البغدادی الحریمی قال کنت انا والشیخ
ابو سعود الحریمی والشیخ ابو الخیر بن محفوظ والشیخ ابو حفص الکیمانی والشیخ ابو العباس
الاسکاف والشیخ سیف الدین عبد الوہاب بن الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلوسا
عند شیخنا محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ اخر یوم الجمعۃ سلخ جمادی الاخرۃ
من سنۃ ستین وخمسمایۃ وھو یتکلم علینا فجاء شاب حسن الصورۃ وجلس الی الشیخ وقال لہ
السلام علیک یا ولی اللہ انا شھر رجب جئتک اھنئک وما قدر ان یکون فی سوءٌ عامٌّ علی
الناس قال فلم یر الناس فی شھر رجب ذلک الاخیرا فلما کان یوم الاحد سلخہ جاء شخص کریہ
المنظر ونحن ایضا عندہ فقال لہ السلام علیک یا ولی اللہ انا شھر شعبان جئتک اھنئک وقد
قدر ان یکون فی وباء ببغداد وغلاءٌ بالحجاز وسیفٌ بخراسان قال فوقع فیہ فناءٌ ببغداد
وجاء الخبر بالغلاء الشدید بارض الحجاز وبالسیف فی خراسان ومرض الشیخ فی شعبان ایاما
فلما کان یوم الاثنین التاسع والعشرین منہ نحن ایضا عندہ وکان یومئذ حاضرا عندہ الشیخ علی
بن الھیتی والشیخ ابو النجیب السھروردی والشیخ ابو الحسن الجوسقی والقاضی ابو یعلی محمد بن
محمد بن الفراء فجاء شخص بھی السمت علیہ وقار فقال لہ السلام علیک یا ولی اللہ انا شھر
رمضان جئتک اعتذر الیک بما قدر علیک فی واودعک فھذا اخر اجتماعی بک ثم انصرف
قال فمات الشیخ فی ربیع الاخر من السنۃ الثانیۃ ولم یدرک رمضانا اٰخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وارضاہ **قال** وسمعت غیر مرۃ یقول علی الکرسی للہ تعالیٰ عبادٌ یاتی الیھم شھر رمضان فیعتذر
الیھم ان کانوا مرضوا فی ایامہ واصابتھم فاقۃ یقول لھم کیف انتم مما قضی علیکم فی **قال ولدہ**
الشیخ سیف الدین عبد الوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ ما من شھر الا یاتی الیہ قبل ان یھل فان
کان مما قدر فیہ سوءٌ وشدۃ جاء فی صورۃ منکرۃ وان قدر فیہ خیر ولطف جاءہ فی صورۃ

عقیدہ نفس سر [illegible]
الاسکاف ۹ [illegible]
فناء

جمیلۃ شیخ ابوالقاسم بن احمد بن محمد بغدادی حریمی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ مین اور شیخ ابوسعود حریمی و شیخ ابوالخیر بن محفوظ و شیخ ابوحفص کیمانی و شیخ ابوالعباس اسکاف و شیخ سیف الدین عبدالوہاب بن شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے شیخ محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے پاس بیٹھے ہوے تہے آخر روز جمعہ سلخ ماہ جمادی الآخرۃ سنہ ۵۶۰ پانسو ساٹھہ ہجری مین اور وہ ہمپر کلام کررہے تہے پس ایک جوان خوبصورت آیا اور حضرت شیخ کیطرف بیٹھہ گیا اور اوسنے کہا سلام ہو تمپر اے اللہ کے ولی مین ماہ رجب ہون تمہارے پاس آیا ہون تمکو مبارک باد دیتا ہون اور مقدر نہین کیا گیا ہے یہ کہ مجہہ مین کوئی برائی عام لوگون پر ہو راوی نے کہا پہر اوس ماہ رجب مین لوگون نے سواے خیر وخوبی کے اور کچہہ نہین دیکہا پہر جب روز یکشنبہ اوسکا سلخ ہوا تو ایک شخص کریہ صورت آیا اور ہم بہی اونکے پاس تہے تو اوسنے اوسنے کہا سلام ہو تمپر اے اللہ کے ولی مین ماہ شعبان ہون تمہارے پاس آیا ہون تمکو مبارکباد دیتا ہون مقرر یہ مقدر ہوچکا ہے یہ کہ مجہہ مین فنا ہو بغداد مین اور گرانی ہو حجاز مین اور زلزلہ ہو خراسان مین راوی نے کہا کہ بغداد مین تو فنا واقع ہوئی اور سخت گرانی کی خبر آئی ارض حجاز مین اور زلزلہ کی خراسان مین اور حضرت شیخ ماہ شعبان مین کئی دن بیمار رہے پہر جب روز دوشنبہ انتیسوین تاریخ اوسکی ہوئی اور ہم بہی اونکے پاس تہے اور اوس دن آپکے پاس شیخ علی بن ہیتی و شیخ ابوالنجیب سہروردی و شیخ ابوالحسن جوسقی و قاضی ابویعلی محمد بن محمد بن فراء حاضر تہے تو ایک شخص نیک روش آیا اوسپر وقار وسکون تہا پہر اوسنے آپسے کہا کہ آپ پر سلام ہو اے اللہ کے ولی مین ماہ رمضان ہون مین آپکے پاس آیا ہون آپسے عذر کرتا ہون اوس شئے کا جو کہ مجہہ مین آپ پر مقدر ہوچکی ہے اور مین آپکو رخصت کرتا ہون پس یہ آخر ملنا میرا ہے آپسے پہر وہ چلا گیا راوی نے کہا پس حضرت شیخ نے دوسری سال کے ماہ ربیع الآخر مین انتقال کیا اور آپنے دوسرا رمضان نپایا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ راوی نے کہا اور مین نے بہت بار سنا کہ آپ کرسی پر فرماتے تہے واسطے اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہین کہ ماہ رمضان اونکی طرف آتا ہے پہر اوسنے عذر کرتا ہے اگر اوسکے دنون مین بیمار ہون یا اونکو فاقہ پہونچے اوسنے کہتا ہے کہ تم کیسے ہو اوس شئے سے جو مجہہ مین تمپر جاری کیجا چکی ہے آپکے فرزند شیخ سیف الدین عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہین ہے کوئی مہینا مگر وہ آپکی طرف آتا ہے قبل اسکے کہ اوسکا چاند دکہائی دے پہر اگر وہ اوس قسم سے ہے کہ اوس مین کوئی برائی وسختی مقدر کی گئی ہے تو وہ بُری صورت مین آتا اور اگر اوسمین خیر ولطف مقدر کیا گیا ہے تو صورت خوب مین اونکے پاس آتا تہا

الحکایۃ الثامنۃ والستون بعد الستۃ المئین عن الشیخ الامام شہاب الدین عمر بن محمد السہروردی

رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ قال سمعت الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ یقول علی الکرسی بمدرسۃ کل ولی علی قدم نبی وانا علی قدم جدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما رفع المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قدما الا وضعت قدمی فی الموضع الذی رفع منہ قدمہ الا ان یکون قدما من اقدام النبوۃ فانہ لا سبیل الی ان ینالہ غیر نبی **شیخ امام شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہین کہ مینے سنا حضرت شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کو اپنے مدرسہ مین کرسی پر فرماتے تھے کہ ہر ولی اوپر قدم ایک نبی کے ہے اور مین اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر ہون اور حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین اوٹھایا کوئی قدم مگر مینے رکھا اپنا قدم اوس جگہہ مین جس سے آپنے اپنا قدم اوٹھایا مگر یہ کہ وہ قدم کوئی قدم ہو نبوت کے قدمون سے اسلئے کہ کوئی راہ نہین ہے طرف اسکے کہ غیر نبی اوسکو پہونچے **الحکایۃ التاسعۃ والستون** بعد الست المئین **عن الشیخ** ابی محمد علی بن ادریس الیعقوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ قال سمعت الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ یقول الانس لھم مشائخ والجن لھم مشائخ والملائکۃ لھم مشائخ وانا شیخ الکل **قال** وسمعتہ فی مرض موتہ یقول لاولادہ بینی وبینکم وبین الخلق کلھم بعد ما بین السماء والارض فلا تقیسونی باحد ولا تقیسوا علی احدا **قال ایضا** وسمعتہ یقول لولدہ عبد الجبار انت نائم امنتبہ او متوفی وقد انتبہتم **وقال ولداہ** الشیخان عبد الوہاب وعبد الرزاق کان من الناس من اذا اقبل الیہ وراہ من بعید یقول بحیث لا یسمع مرحبا بحبیب اللہ ان کان سعیدا ومنہم من اذا راہ من بعید یقول بحیث لا یسمع لا مرحبا بطرید اللہ فیری علی کل واحد منہما من العلامات ما یناسب ما اشار الیہ فی قولہ مرحبا وفی قولہ لا مرحبا **شیخ ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی** رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ مین نے سنا کہ حضرت عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کو فرماتے تھے کہ آدمیون کیواسطے مشائخ ہین اور جنون کے لئے مشائخ ہین اور فرشتون کے واسطے مشائخ ہین اور مین کل کا شیخ ہون **راوی** نے کہا اور مین نے اونکو سنا اونکے مرض موت مین اپنی اولاد سے فرماتے تھے کہ درمیان میرے اور تمہارے اور ساری خلق کے مابین آسمان اور زمین کے دوری ہے پس تم میرا کسی پر قیاس مت کرو اور نہ مجھپر کسیکو قیاس کرو راوی نے یہ بھی کہا اور مین نے اونکو سنا کہ اپنے فرزند عبد الجبار رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرماتے تھے کہ تو سونے والا ہے یا جاگنے والا یا وفات پاگیا اور مقرر تم بیدار ہوگئے **اور اونکے** دونون فرزند

ف: انتباہ سے بیدار ہونا ۱۲
ف: قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی ملفوظہ الشریف صوفی وفی منتہی...
ف: ای ان کان شقیا ۱۲
ف: ...

شیخ عبدالوہاب اور شیخ عبدالرزاق نے کہا کہ لوگون مین سے وہ شخص تہا کہ جسوقت وہ اونکی طرف متوجہ ہوتا اور وہ اوسکو دور سے دیکہہ لیتے تو ایسے طور پر فرماتے کہ وہ نہ سنتا مرحبا ہی اللہ کے دوست کو اگر وہ سعید ہوتا اور اون مین سے وہ شخص تہا کہ جب اوسکو دور سے دیکہتے تو ایسے طور سے فرماتے کہ وہ نہ سنتا مرحبا نہو اللہ کے راندے ہوے کو پہر اون مین سے ہر ایک پر علامتون مین سے وہ علامت دیکہی جاتی تہی جو کہ اوس بات کی مناسب ہوتی جسکی طرف آپنے اپنے قول مرحبا و لا مرحبا مین اشارہ فرمایا تہا

الحکایۃ السبعون بعد الست المئین عن الحافظ ابی محمد عبد الغنی

بن عبد الواحد المقدسی والحافظ ابی محمد عبد العزیز بن ابی نصر البغدادی المعروف بابن الاخضر قالا سمعنا الشیخ ابا محمد عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ یقول انا من وراء امور الخلق انا من وراء عقولکم کل رجال الحق اذا وصلوا الی القدر امسکوا الا انا وصلت الیہ وفتح لی فیہ روزنۃ[1] فولجت فیہا ونازعت اقدار الحق بالحق للحق قلت وہذا بعض کلامہ المروی عنہ فی القدر ومعناہ غامض لا یوصل الیہ بغوص عقل بل نوکل تاویلہ الی من اطلعہ اللہ علی ذلک السر اللہم الا ان یکون من القدر الذی قال اللہ تعالی فیہ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت فیکون قولہ محمولا علی مراجعتہ فیہ للحق سبحانہ بطریق الشفاعۃ والاول للوجاہۃ وعلی ہذا یکون قولہ بعد ذلک فالرجل ہو المنازع للقدر لا الموافق لہ محمولا علی ما ذکرت من مراجعۃ الحق تعالی فی ظواہر الامور التی یحتمل مصالح العباد کما راجع عمر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی قولہ دعہم یعملون الحدیث المشہور فوافقہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال دعہم یعملون **قلت** واما قدر اللہ السابق فی علمہ وقوعہ فلا بد من وقوعہ لاستحالۃ تغیر علم اللہ الذی ہو من صفاتہ جل وعلا حافظ ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی وحافظ ابو محمد عبد العزیز بن ابی نصر بغدادی معروف بابن آخر رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ ہمنے حضرت شیخ ابو محمد عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کو فرماتے سنا ہی کہ مین امور خلق کے ورے ہون مین تمہاری عقلون سے ورے ہون کل مردان حق جسوقت قدر تک پہونچے تو رک گئے مگر مین اوس تک پہونچا اور میرے لئے اوس مین ایک روزن کہولا گیا تو مین اوس مین گہس گیا اور مین نے اقدار حق کی منازعت کی ساتہہ حق کے واسطے حق کے حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ یہ آپکا بعض کلام ہے جو کہ قدر کے باب مین آپسے مروی ہے اور معنی اسکے غامض و باریک ہین عقل کے غوطہ لگانے سے اس تک وصول نہین ہوتا ہے بلکہ ہم اسکی تاویل کو اوس شخص کی طرف سپرد کرتے ہین جسکو اللہ تعالی نے

[1] روزنہ بالضم روزن خانہ فارسی معرب ۱۲ ص

اوس سرّ پر مطلع کیا ہے اللہم مگر یہ کہ وہ قدر منجملہ اوس قدر کے ہو جسکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے
کہ یمحوا اللّٰہ مایشاء ویثبت یعنی مٹا دیتا ہے اللہ جو کچھ چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے پس آپکا قول
اس بات پر محمول ہوگا کہ آپ نے قدر مین مراجعت کی حق سبحانہ وتعالی سے بطریق شفاعت کی اور
اول واسطے وجاہت کے اور اس بنیاد پر آپ کا قول جو بعد اسکے ہے کہ پس مرد وہی ہے جو کہ نزاع کرنیوالا
ہی واسطے قدر کے نہ وہ کہ موافق ہے واسطے اوسکے محمول ہوگا اوس بات پر جو مینے ذکر کی ہی کہ مراجعت
وتکرار کرنا حق تعالی سے اون ظواہر امور مین ہے جو کہ بندون کے مصالح کا احتمال رکھتے ہین جسطرح کہ حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ آلہ وسلم سے مراجعت وتکرار کی تہی اس قول مین کہ دعہم یعملون
الحدیث المشہور پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکی موافقت کی اور فرمایا کہ دعہم یعملون یعنی بندونکو چہوڑ دو کہ عمل صالح کرین حضرت
امام یافعی رضی اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اب یہی وہ قدر اللہ تعالی کی جسکا وقوع اوسکے علم مین سابق ہوچکا ہے سو اوسکا وقوع
لابدی وضروری ہے اسلئے کہ اللہ جلّ وعلا کے علم کا متغیر ہونا جو کہ اوسکی صفات مین سے ہے مستحیل ہے

الحکایۃ الحادیۃ والسبعون بعد الست المئین عن الشیخ القدوۃ ابی الحسن

علی بن الهیتی رضی اللہ تعالی عنہ قال زرت مع الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ
قبر الشیخ معروف الکرخی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وعن الجمیع فقال السلام علیک یا شیخ معروف
عبرتنا بدرجۃ قال ثم زارہ بعد مدۃ وانا معہ فقال السلام علیک یا شیخ معروف عبرناک
بدرجتین فقال لہ من القبر وعلیک السلام یا سید اهل زمانہ قال وکان قد قال لاصحابہ انّہ قد
سلمت الی العراق ثم بعد مدۃ قال لهم کنت عهدت الیکم ان قد سلمت الی العراق والآن
قد سلمت الی الارض شرقها وغربها وقفرها وعمرانها وبرّها وبحرها وسهلها وجبلها قال ولم
یبق احد من الاولیاء فی ذلک الوقت الا واتاہ وسلم علیہ بالقطبیۃ رضوان اللہ تعالی علی روحہ
الزکیۃ شیخ قدوہ ابو الحسن علی بن ہیتی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ مینے زیارت کی ہمراہ حضرت
شیخ عبد القادر کے حضرت شیخ معروف کرخی کی قبر کی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وعن الجمیع تو آپنے فرمایا
السلام علیک یا شیخ معروف عبرتنا بدرجۃ یعنی سلام ہو تمپر اے شیخ معروف تم عبور کر گئے ہمسے ساتھہ ایک
درجہ کے راوی نے کہا پہر آپنے اونکی زیارت کی بعد ایک مدت کے اور مین آپکے ہمراہ تہا تو فرمایا السلام
علیک یا شیخ معروف عبرناک بدرجتین یعنی سلام ہو تمپر اے شیخ معروف ہم عبور کر گئے تمسے ساتھہ دو درجون
کے پس حضرت معروف نے قبر مین سے کہا وعلیک السلام یا سید اہل زمانہ یعنی تمپر بہی سلام ہو اے سردار
اپنے وقت کے لوگون کے راوی نے کہا اور آپنے مقرر اپنے اصحاب سے یہ کہا تہا کہ مقرر عراق مجھکو سپرد کیا گیا ہے

پہر بعد ایک مدت کے اوسنے کہا کہ مین نے تمہاری طرف یہ عہد کیا تہا کہ مقرر عراق مجہکو سپرد کیا گیا ہے اور اب مقرر سونپی گئی مجہکو زمین اوسکا شرق و غرب اور اوسکی ویرانی و آبادی اور اوسکا خشک اور اوسکا دریا اور اوسکا نرم اور اوسکا پہاڑ راوی نے کہا اوسوقت مین اولیا زمین سے کوئی باقی نہ رہا مگر حال یہ ہے کہ وہ اونکی پاس آیا اور اونکو قطبیت کا سلام کیا رضوان اللہ تعالی علی روحہ الزکیۃ

الحکایۃ الثانیۃ والسبعون بعد الست المئین عن الشیخ ابی محمد عبد اللطیف بن ابی طاہر البغدادی الصوفی رحمہ اللہ تعالی قال کان شیخنا محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ اذا تکلم بالکلام العظیم یقول عقیبہ باللہ علیکم قولوا صدقت انما اتکلم عن یقین لاشک فیہ انطق فانطق واعطی فافرق وامر فافعل والعھدۃ علی من امرنی والدیۃ علی العاقلۃ تکذیبکم لی سم ساعۃ لادیانکم وسبب لذھاب دنیاکم واخراکم انا سیاف انا قتال ویحذرکم اللہ نفسہ ولولا لجام الشریعۃ علی لسانی لاخبرتکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقواریر اری ما فی بطونکم وظواھرکم لولا لجام الحکم علی لسانی لنطق صاع یوسف بما فیہ لکن العلم مستجیر بدلیل او قال بذیل العالم کی لایبدی مکنونہ شیخ ابو محمد عبد اللطیف بن ابی طاہر بغدادی صوفی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ ہمارے شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ جسوقت کلام عظیم کی ساتہہ تکلم کرتے تو اوسکے بعد فرماتے مین تمکو اللہ کی قسم دیتا ہون تم کہو کہ تو نے سچ کہا مین تو صرف یقین سے کلام کرتا ہون اوسمین کسی طرحکا شک نہین ہی مین بلوایا جاتا ہون تو بولتا ہون اور مین عطا کیا جاتا ہون تو تفریق کرتا ہون اور امر کیا جاتا ہون تو کرتا ہون اور ذمہ اوس شخص پر ہے جسنے مجہکو امر کیا اور دیت عاقلہ پر ہے تمہارا جہٹلانا مجہکو سم ساعہ ہے واسطے تمہارے دینون کے اور سبب ہے واسطے جاتے رہنے تمہاری دنیا و آخرت کے مین بہت بڑا دریا ہون مین بڑا قتل کرنے والا ہون اور ڈراتا ہی تمکو اللہ اپنے نفس سے اور اگر نہ ہوتی شریعت کی لگام میری زبان پر تو البتہ مین تمکو خبر دیتا اوس شئے کی جو تم کہاتے ہو اور اوس شئے کی جسکو رکہہ چہوڑتے ہو اپنے گہرون مین تم میرے آگے شیشون کی طرح ہو مین دیکہتا ہون اوس شئے کو جو تمہارے شکمون مین اور تمہارے ظواہر مین ہی اگر نہ ہوتی حکم کی لگام میری زبان پر تو البتہ بول دیتا یوسف کا صاع اوس شئے کو جو اوسمین ہے لیکن علم پناہ چاہنے والا ہے ساتہہ دلیل کے یا فرمایا ساتہہ دامن عالم کے تا کہ ظاہر نہ کرے اپنے مکنون و مستور شئے کو

الحکایۃ الثالثۃ والسبعون بعد الست المئین عن الشیخ عمر الکیمانی البزاز والشیخین الاصیلین السیدین الجلیلین عبد الرزاق وعبد الوہاب

قائل

ساعہ انطاق بسخن آوردن ۱۲
ساعہ نطق سخن گفتن ۱۲
ساعہ سیتجیر پناہ گیرندہ و امستگار اسے عاذ ۱۲
ساعہ عقیب بعد در پس ۱۲
ساعہ یعنی باشر زہر کشندہ
ساعہ یعنی ایک ساعت ہی مین
مار ڈالنے والا ۱۲ منہ

ابنی شیخ الوجود وتاج المفاخر الشیخ محیی الدین ابی محمد عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وارضاہ قالوا سمعنا الشیخ محیی الدین رضی اللہ تعالی عنہ یقول علی الکرسی رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل الظہر من یوم الثلثاء السادس عشر من شوال سنۃ احدی
وعشرین وخمسمائۃ فقال لی یا بُنیّ لِمَ لا تتکلم قلتُ یا اَبتاہ انا رجل اعجمی کیف اتکلم علی فصحاء
بغداد فقال افتح فاک ففتحتہ فتفل فیہ سبعا وقال لی تکلم علی الناس وادع الی سبیل
ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ فصلیتُ الظہر وجلستُ وحضرنی خلق کثیر فارتج علی
فرایتُ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ قائما بازائی فی المجلس فقال لی یا بنی لِمَ لا تتکلم
فقلتُ یا ابتاہ قد اُرتج علی فقال افتح فاک ففتحتہ فتفل فیہ ستا فقلت لِمَ لم تکملها سبعا قال
اَدَبًا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم تواری عنی فقلت غواص الفکر یغوص فی بحر
القلب علی دُرَرِ المعارف فیستخرجها الی ساحل الصدر فینادی علیها سمسار ترجمان اللسان
فیشتری بنفائس اثمان حسن الطاعۃ فی بیوتٍ اذن اللہ ان ترفع فقالوا فہذا اول کلام تکلم
علی الناس علی الکرسی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ شیخ عمر کیمیانی بزاز وشیخین اصیلین سیدین
جلیلین عبد الرزاق وعبد الوہاب فرزندان شیخ وجود وتاج المفاخر حضرت شیخ محیی الدین ابو محمد
عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کہتے ہین کہ ہمنے سنا حضرت شیخ محیی الدین عبد القادر رضی
اللہ تعالی عنہ وارضاہ کو کہ کرسی پر فرما رہے تھے مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قبل
ظہر روز سہ شنبہ شانزدہم ماہ شوال ۵۲۱ھ پانسو اکیس مین پس آپنے مجھسے فرمایا اے میرے بیٹے
تو کیون نہین کلام کرتا ہے مینے عرض کیا اے میرے والد مین ایک مرد غیر فصیح ہون کیونکر کلام کرون
فصحاے بغداد پر تو آپ نے فرمایا تو اپنا مونہہ کہول پس مینے اوسکو کہولا تو آپنے سات بار اوسمین
تہوکا اور مجھسے فرمایا کہ تو لوگون پر کلام کر اور بلا طرف راہ اپنے رب کے ساتہہ حکمت کے اور نصیحت نیک کے
پہر مینے ظہر کی نماز پڑہی اور بیٹہہ گیا اور ایک خلق کثیر میرے پاس حاضر ہوئی پس مجھپر زبان بستگی کیگئی
پہر مینے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ آپ میرے مقابلے مین مجلس مین کہڑے
ہوے ہین پہر مجھسے فرمایا ہے اے میرے بیٹے تو کیون نہین کلام کرتا ہی تو مینے عرض کیا کہ اے
میری والد مقرر مجھپر بستگی کی گئی ہے تو فرمایا کہ تو اپنا مونہہ کہول پس مینے اوسکو کہولا تو آپ نے
چہہ بار اوس مین تہوکا پس مینے عرض کیا کہ آپ نے انکو سات بار کامل کیون نہین کیا تو فرمایا کہ واسطے
ادب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہر آپ مجھسے پوشیدہ ہوگئے پس مینے کہا کہ فکر کا

غوطہ لگانی والا دریا سے قلب مین معارف کے موتیون پر غوطہ لگاتا ہے پہر اونکو سینے کے کنارہ کیطرف
نکال لاتا ہے پہر زبان کے ترجمان کا دلّال اونپر ندا کرتا ہے پہر وہ بعوض نفائس اثمان حسن طاعت کے
خریدی جاتی ہین فی بیوتٍ اذن اللہ ان ترفع پہر اویون نے کہا پس یہ پہلا کلام ہے جسکے ساتہہ آپنے
لوگون پر کرسی کے اوپر کلام کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ **الحکایۃ الرابعۃ والسبعون**
بعد الست المئتین عن الشیخ الشریف ابی عبد اللہ محمد بن ابی الغنائم ازھر بن ابی المفاخر
الحسینی البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ قال حضرتُ مجلس شیخنا محیی الدین السید عبد القادر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ فی سنۃ خمسین وخمسمائۃ وکان فی المجلس یومئذ نحو من عشرۃ
آلاف رجل وکان الشیخ علی بن الھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جالسًا تجاہ[1] الشیخ تحت دکۃ المقری
فاخذتہ سنۃ فقال الشیخ للناس اسکتوا فسکتوا حتی یقول القائل انھم لا یسمع منھم الا انفاسھم
ثم نزل من علی الکرسی ووقف بین یدی الشیخ علی متادبًا وجعل یحدق الیہ ثم استیقظ
الشیخ علی فقال لہ الشیخ ارأیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام قال نعم قال من اجلہ تادّبتُ[2]
فبم اوصاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال بملازمتک قال فسئل الشیخ علی عن معنی قول الشیخ من
اجلہ تادّبتُ قال الذی رأیتہ فی المنام رآہ ھو فی الیقظۃ **وقال الراوی** ومات ذلک
الیوم بسبب ذلک سبعۃ رجال منھم من مات فی مکانہ فی المجلس ومنھم من حمل الی دارہ مغشیا
علیہ ثم مات من یومہ **شیخ شریف ابو عبد اللہ محمد بن ابی الغنائم** ازہر بن ابی المفاخر حسینی
بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ مین حاضر ہوا مجلس مین ہمارے شیخ سید محیی الدین عبد القادر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے ۵۵۰ھ پانسو پچاس مین اور اوس دن اوس مجلس مین دس ہزار آدمیون
کے قریب تہے اور علی بن ہیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت شیخ کے سامنے چبوترہ مُقری کے نیچے بیٹھے ہوے
تہے پس اونکو اونگہہ نے آپکڑا تو شیخ نے لوگون سے فرمایا کہ چپ ہوجاؤ پس وہ یہانتک چپ ہوے
کہ کہنے والا یون کہے کہ سنی نہین جاتی ہین انسے مگر اونکی سانسین پہر حضرت شیخ کرسی کے اوپر سے اوترے
اور شیخ علی کے آگے باادب ہوکر کہڑے ہوگئے اور اونکی طرف تیز نظر کرنا شروع کیا پہر شیخ علی
جاگ اوٹہے تو حضرت شیخ نے اونسے فرمایا کہ کیا تمنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا
کہا ہان فرمایا کہ اونہین کے سبب سے مین متادب ہوگیا پہر تمکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس
شے کے ساتہہ وصیت فرمائی کہا تمہاری ملازمت کے ساتہہ راوی نے کہا پہر شیخ علی قول حضرت
شیخ کے معنی سے پوچہے گئے کہ اونہین کے سبب سے مین متادب ہوگیا کہا کہ جس شے کو مین نے

[1] تجاہ بالضم و بالکسر اصلہ وجاہ بالکسر والضم اے بمقابلک یعنی روبرو ۱۲ ص
[2] تادب باادب باشد ۱۲ مقدمہ

خواب مین دیکھا اونھون نے اوسکو بیداری مین دیکھا راوی نے کہا کہ اوسدن اوسکے سبب سے
سات آدمی مرگئے کوئی تو اون مین سے مجلس مین اپنی جگھہ مرگیا اور کوئی اون مین کا غش کہایا ہوا اپنے
گہر کی طرف اوٹھا کر لایا گیا پہر اوسی دن مرگیا **الحکایة الخامسة والسبعون**
بعد الست المئین عن السادة الثلاثة اولاد السید محیی الدین عبد القادر المذکور عبد
الرزاق وعبد الوهاب و ابراهیم وابوی الحسن العمر بن الکیمانی والبزاز رحمهم الله تعالی قالوا
حضرنا عند الشیخ محیی الدین رضی الله تعالی عنه وارضاه بمنزله بمدرسة بباب الازج سنة
سبع وخمسین وخمسمائة وهو یاکل لبنا فترک الاکل وسها[له] سهوة طویلة ثم قال قد فتح لقلبی
الان سبعون بابا من ابواب العلم اللدنی سعة کل باب کسعة ما بین السماء والارض ثم تکلم فی
معارف اهل الخصوص کلاما طویلا ادهش[عه] له الحاضرون وقلنا ما نظن ان احدا یتکلم بمثل
هذا الکلام من بعد الشیخ رضی الله تعالی عنه وارضاه **تینون سید اولاد حضرت سید
محیی الدین عبد القادر** رضی الله تعالی عنه وارضاه سید عبد الرزاق وسید عبد الوهاب وسید
ابراهیم وشیخ ابو الحسن عمر کیمانی وشیخ ابو الحسن عمر بزاز رحمهم الله تعالی کہتے ہین کہ ہم حاضر ہوی حضرت
شیخ محیی الدین رضی الله عنه وارضاه کے پاس اونکے گہر مین اونکے مدرسہ مین جو کہ باب ازج مین ہی ۵۵۷
پانسو ستاون مین اور آپ دودہ کہا رہے تہی پہر آپنے کہانا چہوڑ دیا اور دیر تک مستغرق رہی پہر فرمایا
مقرر کہولے گئے ابہی میرے دل کیواسطے ستر دروازے علم لدنی کے دروازون مین سے فراخی
ہر دروازے کی مثل فراخی اوس شئے کے ہی جو کہ درمیان آسمان وزمین کے ہی پہر آپنے اہل خصوص کے
معارف مین ایک کلام طویل کیا جسکے باعث حاضرین دہشت وحیرت مین ڈالے گئے اور ہمنے کہا کہ
ہم یہ نہین خیال کرتے ہین کہ حضرت شیخ کے بعد کوئی ایسا کلام کرے رضی الله تعالی عنه وارضاه
الحکایة السادسة والسبعون بعد الست المئین عن الشیخین الشیخ العارف
ابی عمرو عثمان الصریفینی والشیخ الصالح ابی محمد عبد الحق الحریمی قالا سمعنا الشیخ عبد القادر
رضی الله تعالی عنه وارضاه یقول علی الکرسی یا اهل الارض شرقا وغربا ویا اهل السماء
قال الله تعالی ویخلق ما لا تعلمون انا مما لا تعلمون یا اهل الارض شرقا وغربا تعالوا تعلموا
منی یا اهل العراق الاحوال عندی کثیاب معلقة فی بیت ایها شئت لبست فعلیکم
السلامة او لاتینکم بجنود لا قبل لکم بها یا غلام سافر الف عام لتسمع منی کلمة واحدة یا غلام
الولایة ههنا الدرجات ههنا فی مجلسی تفرق الخلع وما من نبی خلقه الله تعالی ولا ولی

[له] سہا سہوة ای استغرق استغراقا
[عه] ادهش ای از ادهاش بمعنی در حیرت افکندن

الاوقد حضر مجلسی ھذا الاحیاء بابدانھم والاموات بارواحھم یاغلام اسأل عنی منکرا و نکیرا عند مجیئھما الی قبرک یخبراک عنی **وعن غیر واحد** من الشیوخ بالسند المتصل انہ کان لایشاء احد ان یری من الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کرامۃ فی ای وقت شاء الا رأھا وکانت الخارقۃ تظھر احیانا منہ واحیانا بہ واحیانا فیہ **شیخ عارف ابو عمرو عثمان صریفینی** و شیخ صالح ابو محمد عبد الحق حریمی رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین ہمنے سنا حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کو کہ کرسی پر فرماتے تھے اور زمین کے مشرق ومغرب والو آو آسمان والو اللہ تعالی نے فرمایا ہے ویخلق ما لا تعلمون یعنی وہ پیدا کرتا ہے جو تم نہین جانتے ہومین اوس مین سے ہون جسکو تم نہین جانتے ہوا ور زمین کے مشرق ومغرب والو آو مجھسے سیکھو آو عراق والو احوال میرے نزدیک ایسے ہین جیسے کسی گہر مین کپڑے لٹکے ہوے ہون جو اون مین کا مینے چاہا پہن لیا پس تم سلامتی کو اپنے اوپر لازم کرو ورنہ مین تمہارے پاس ایسے لشکر لے آونگا جنکے مقابلے کی تمکو طاقت نہوگی اُو غلام تو سفر کر ہزار برس تاکہ تو مجھسے ایک کلمہ سن لے اُو غلام ولایت اس جگہہ ہے درجات اس جگہہ ہین میری مجلس مین خلعتین بانٹی جاتی ہین اور نہین ہے کوئی نبی جسکو اللہ تعالی نے پیدا کیا اور نہ کوئی ولی مگر حال یہ ہے کہ وہ میری مجلس مین حاضر ہوا جیتے ہوئے تو اپنے بدنون سے اور مرے ہوئے اپنی روحون سے اُو غلام تو منکر ونکیر سے میرا پوچھنا وقت آنے اونکی طرف تیری قبر کے وہ تجھے میری خبر دینگے **بہت شیوخ** سے بسند متصل مروی ہے کہ نہین چاہتا کوئی کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ سے کوئی کرامت دیکھے کسی وقت مین چاہے مگر وہ اوسکو دیکھہ لیتا اور خارق عادت امر کبھی تو ظاہر ہوتا تہا اونسے اور کبھی اونکے سبب سے اور کبھی خود اون مین **الحکایۃ السابعۃ والسبعون** بعد الست المئین

عن الشیخین الجلیلین العارفین الشیخ ابی السعود احمد بن ابی بکر الحریمی والشیخ ابی عمرو عثمان الصریفینی رحمہما اللہ تعالی قالا واللہ ما اظھر اللہ تعالی ولا یظھر فی الوجود من اولیاءہ مثل الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کانت کراماتہ کالعقد المنضد بالجواہر یتبع بعضہا بعضا وکان الرجل منا لو اراد ان یعد منہا کل یوم اشیاء لفعل **قال** الراویان عنہما وھما الشیخان ابو الحسن البغدادی المعروف بالخفاف وابو محمد عبد اللطیف البغدادی المعروف بالمطرز کان مشائخ العراق یستعظمون قولھما ثم قال لھما وغیرھما من اھل العلم ولا یظھر لانھما لو لم یطلعا علی المستقبل لم یخبرا عنہ انتھی **قلت** قولہ لو لم یطلعا علی المستقبل

لم یخبر اعنہ لیس وافیا ولا کافیا فضلا ان یکون شافیا لانہ وان سلم ذلک فی المستقبل مثلا فلیس بمسلم
فی الماضی فان جمیع اهل السنۃ مجمعون علی تفضیل ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ علی سائر الاولیاء و
الشیعۃ مجمعون علی تفضیل علی رضی اللہ تعالی عنہ و قد اطلق ائمتنا القول بتفضیل الصحابۃ رضی
اللہ تعالی عنہم علی من بعدهم اللھم الا ان یرید بالاولیاء غیر الصحابۃ فلا یرد ماذکرتہ ولکن
اخراجہم عن الاولیاء فی التسمیۃ یوهم انہم لیسوا من جملۃ الاولیاء ولیس کذلک بل اکابر الاولیاء
انہم بحسب الاصطلاح خاصۃ خصوا باسم هو اخص من اسم الاولیاء وهو اسم الصحابۃ فبهذا الوجہ یمکن الاعتذار
عن اخراجہم فی التسمیۃ عن الاولیاء لاختصاصہم باسم هو اخص ومما یدلک علی هذا ما سیاذکرہ ان شاء اللہ تعالی فی الحکایۃ
الثالثۃ والثمانین اعنی افرادہم للصحابۃ واخراجہم عن الاولیاء فی التسمیۃ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم شیخین جلیلین عارفین
شیخ ابو السعود احمد بن ابی بکر حریمی و شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین قسم ہے اللہ کی
نہین ظاہر کیا اللہ تعالی نے اور نہ ظاہر کریگا وجود مین اولیاء مین سے مثل حضرت شیخ عبد القادر رضی
اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے اونکی کرامتین ایسی نہین جیسے ہار کہ جواہر سے ایک پر ایک پرویا ہوا ہو ایک
دوسرے کے پیچھے لگی چلی آتی تہین اور ہم مین کا آدمی اگر یہ ارادہ کرتا کہ ہر روز اون مین سے کئی چیزون کا
شمار کرے تو البتہ کرسکتا تھا عارفین مذکورین سے جو دو شخص راوی ہین یعنی شیخ ابو الحسن بغدادی
معروف بخفاف و شیخ ابو محمد عبد اللطیف بغدادی معروف بمطرز رحمہما اللہ تعالی یہ دونون کہتے ہین
کہ عراق کے مشائخ عارفین مذکورین کے قول کو عظیم و بزرگ سمجھتے تھے پھر شیخین مذکورین نے یا انکے
غیر نے اہل علم مین سے عارفین مذکورین کیطرف سے کہا کہ اونکا یہ کہنا کہ اللہ تعالی ظاہر نکریگا وجود مین مثل حضرت
شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے اولیاء مین سے سو یہ اسلئے ہے کہ اگر وہ زمانہ مستقبل پر
مطلع نہوتے تو اسکی خبر نہ دیتے انتہی یعنی اونکو ضرور اس بات پر اطلاع ہوئی ہو گی جب تو اونہون
نے کہی ورنہ ہرگز نہ کہتے حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ قائل کا یہ قول کہ اگر وہ
مستقبل پر مطلع نہوتے تو اوسکی خبر نہ دیتے نہ تو وافی ہے اور نہ کافی ہے شافی ہونیکا کیا ذکر ہے
اسلئے کہ اگر یہ قول مثلاً مستقبل مین مان بھی لیا جائے تو زمانہ ماضی مین تو نہین مانا جا سکتا ہے
کیونکہ اہل سنت مین کی ساری امت اس بات پر اجماع کرنیوالی ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ
تعالی عنہ کو سارے اولیاء پر تفضیل ہے اور شیعہ اجماع کرنے والے ہین حضرت علی رضی اللہ تعالی
عنہ کی تفضیل پر اور ہمارے ائمہ یعنی شافعیہ مطلقاً اس کے قائل ہین کہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کو تفضیل
ہے اون لوگون پر جو اونکے بعد ہین اللھم مگر یہ کہ اولیاء سے غیر صحابہ مراد ہون تو اب جو بات مین نے

ذکر کی ہے وہ وارد نہ ہو گی لیکن صحابہ کا نکالنا اولیا سے تسمیہ مین اس بات کا موہم ہے کہ وہ اولیاء کے جملے سے نہین ہین حالانکہ ایسا نہین ہے بلکہ وہ تو اکابر اولیا ہین سوا اس بات کے کہ بحسب اصطلاح خاصۃً وہ ایک ایسے نام کے ساتھ خاص کیئے گئے ہین کہ وہ خاص تر ہے اسم اولیا سے اور وہ اسم صحابہ ہے پس باین وجہ عذر اونکے نکالنے کا تسمیہ مین اولیا سے ممکن ہے بسبب اونکے خاص ہونیکے ایک ایسے نام کے ساتھ کہ وہ خاص تر ہے اور جو امور تمکو اس بات پر راہنما ہوئے ہون اون مین سے وہ امر ہے جسکا ذکر حکایت تراسی مین عنقریب ان شاء اللہ تعالی آئیگا یعنی افراد اونکا واسطے صحابہ کے اور نکالنا اونکا اولیا سے تسمیہ مین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم الحکایۃ

الثامنة والسبعون بعد الستّ المئين عن الشيخ ابی السعود المتقدم ذكره

والشيخ ابی العباس احمد بن علی الصرصری رحمهما الله تعالی قالا جاء ابو المظفر الحسن بن تميم البغدادی التاجر الی الشيخ حماد الدباس رضی الله تعالی عنه فی سنة احدی وعشرين وخمسمائة و قال له يا سيدي قد جهزت لی قافلة الی الشام فيها بضاعةٌ[1] سبعمائة دينار فقال له ان سافرت فی هذه السنة قُتلتَ واخذ مالك فخرج من عنده مغموماً فوجد الشيخ عبد القادر رضی الله تعالی عنه وارضاه وهو شابٌّ يومئذ فقال له ما قال الشيخ حماد فقال له سافر تذهب سالماً وترجع غانماً والضمان فی ذلك عليّ فسافر الی الشام وباع بضاعته بالف دينار ودخل يوماً الی سقاية فی حلب لقضاء حاجة الانسان ووضع الالف علی زقٍّ[3] فی السقاية وخرج وتركه نسياناً واتی الی منزل سكناه فالقی عليه النعاس فنام فرأی فی منامه كانه فی قافلة وقد خرجت عليه العرب[2] وانتهبوا وقتلوا من فيها واتاه احدهم فضربه بحربة[4] فقتله فاستيقظ فزعاً فوجد اثر الدم فی عنقه والحسّ بالم الضربة فذكر ماله فقام مسرعاً فوجده فی مكانه فاخذه وسافر راجعاً الی بغداد فلما دخلها قال فی نفسه ان بدأتُ بالشيخ حماد فهو الاسنّ وان بدأتُ بالشيخ عبد القادر فهو الذي صح كلامه فلقيه الشيخ حماد فی سوق السلطان فقال يا ابا المظفر ابدأ بالشيخ عبد القادر فانه محبوبٌ لقد سأل الله تعالی فيك سبع عشر مرة حتی جعل ما قدّره عليك من القتل يقظةً فی المنام وما قدّره من ذهاب مالك وفقدك منه نسياناً فجاء الی الشيخ عبد القادر رضی الله تعالی عنه وارضاه فقال له ابتداءً قال لك الشيخ حماد انی سألتُ الله تعالی فيك سبع عشر مرة بعزة المعبود لقد سألتُ الله تعالی سبع عشر مرة وسبع عشر مرة وسبع عشر مرة الی تمام تسعين مرة حتی جعل ما قدّره عليك من القتل يقظةً مناماً وما قدّره من ذهاب مالك نسياناً

له بضاعت پارہ کالا بفروختن فرستی ۱۲

عه عرب گروہی مردم تازی شهر باشند ۱۲

عه زق بمعنی مشک زیب ست واین نسخہ ایست ... کہ ارادت ... اطلاق ... بحیلہ ... طرف الفاء البیت ... فی القاموس واین مناسب مقام است

سه ... یعنی ... ۱۲ منه

شیخ ابو السعود جن کا ذکر اول ہو چکا ہے اور شیخ ابو العباس احمد بن علی صرصری رحمہما اللہ تعالی سے کہتے ہین کہ ابو المظفر حسن بن تمیم بغدادی تاجر رحمہ اللہ تعالی حضرت شیخ حماد دباس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ۱۲۱ ھ پانسو اکیس مین آیا اور اوسنے عرض کیا کہ یاسیدی میرے واسطے ایک قافلہ تیار کیا گیا ہے طرف شام کے اور اوس مین سات سو دینار کا سرمایہ ہے تو آپنے اوس سے فرمایا کہ اگر تو اس سال مین سفر کریگا تو تو مارا جائیگا اور تیرا مال لے لیا جائیگا پس وہ اونکے پاس سے مغموم ہو کر نکلا تو اوسنے حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کو پایا اور وہ اوسوقت جوان تھے پس اوسنے اونسے وہ بات کہی جو حضرت شیخ حماد نے فرمائی تھی تو حضرت شیخ نے اوس سے فرمایا کہ تو سفر کر تو سالم ہو کر جائیگا اور غانم ہو کر لوٹ آئیگا اور ضمان اس مین مجھپر ہے پھر اوسنے شام کیطرف سفر کیا اور اپنا سامان بیچا ہزار دینار مین اور ایکدن حلب مین کسی سقایہ کی طرف داخل ہوا واسطے قضای حاجت انسانی کے اور وہ ہزار دینار طاق پر رکھدیئے جو اوس سقایہ مین تھا اور بھول کر اونکو چھوڑ دیا اور اپنی منزل سکونت کی طرف آ گیا پھر اوسپر اونگھ ڈالی گئی تو سو رہا پس اپنے خواب مین دیکھا کہ وہ ایک قافلے مین ہے اور اوسپر عرب نکلے اور لوٹا اور قتل کیا اون لوگون کو جو اوس مین تھے اور ایک ان مین کا اوسکے پاس آیا پھر اسکو ایک برچھی ماری پھر اوسکو مار ڈالا پھر یہ گھبراتا ہوا جاگ اوٹھا تو اوس خون کا اثر اپنی گردن مین پایا اور اوس مار کے درد کا احساس کیا پھر اوسنے اپنا مال یاد کیا تو جلدی کرتا ہوا کھڑا ہوا پھر اوسکو اوسکی جگہہ مین پایا تو اوسکو لے لیا اور سفر کیا بغداد کی طرف لوٹتا ہوا پھر جب بغداد مین داخل ہوا تو اپنے جی مین کہا کہ اگر مین پہلے شیخ حماد کے پاس جاؤن تو وہ عمر مین بڑے ہین اور اگر شیخ عبد القادر سے ابتدا کرون تو بات اونہین کی ٹھیک ہوئی ہے پس سوق سلطان مین شیخ حماد اوسکو ملگئے تو فرمایا اے ابو المظفر تو شیخ عبد القادر سے ابتدا کر کیونکہ بیشک وہ محبوب ہین البتہ مقرر اونہون نے اللہ تعالی سے سترہ بار تیرے حق مین سوال کیا یہانتک کہ اوسنے جو قتل بیداری مین تجھپر مقدر کیا تھا اوسکو خواب مین کر دیا اور تیرے مال کا جانا اور اوسکا گم کرنا جو اوسنے مقدر کیا تھا اوسکو نسیان کر دیا پھر وہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کی طرف آیا تو آپنے اوس سے ابتدا ہی فرمایا کہ شیخ حماد نے تجھسے یہ کہا کہ مین نے اللہ تعالی سے تیرے حق مین سترہ بار سوال کیا قسم ہے عزت معبود کی کہ مین اللہ تعالی سے سترہ بار سوال کیا اور سترہ بار اور سترہ بار ستر بار کی تمامی تک یہانتک کہ جو قتل بیداری مین اوسنے تجھپر مقدر کیا تھا اوسکو خواب مین کر دیا اور جو تیرے مال کا جانا اوسنے مقدر کیا تھا اوس کو نسیان کر دیا

الحکایۃ التاسعۃ وسبعون بعد الست المائین عن الشیخ

العارف باللہ ابی الخیر بشیر بن محفوظ قال کنت انا والشیخ ابو السعود الحریمی والشیخ محمد
بن قائد والشیخ عمر بن مسعود البزار والشیخ ابو محمد الحسن الفارسی والشیخ جمیل صاحب الخطوۃ
والسرعۃ والشیخ ابو حفص عمر الغزال والشیخ الخلیل بن الشیخ احمد الصرصری والشیخ ابو البرکات
عیسی بن غنائم البطائحی الھمامی والشیخ ابو الفتح نصر بن ابی الفرج البغدادی وابو عبد اللہ
محمد بن الوزیر ابی المظفر بن ھبیرۃ وابو الفتوح عبد اللہ بن ھبۃ اللہ وابو القاسم علی بن محمد
بن الصاحب حاضرین عند شیخنا محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ بمدرستہ فقال
لیطلب کل منکم حاجۃ اعطھا لہ فقال الشیخ ابو السعود اُرید ترک الاختیار وقال الشیخ محمد
بن قائد اُرید القوۃ علی المجاھدۃ وقال الشیخ عمر البزار اُرید الخوف من اللہ تعالی وقال الشیخ
حسن الفارسی لی مع اللہ تعالی حال اُرید زیادتہ علی وقال الشیخ جمیل اُرید حفظ الوقت وقال
الشیخ عمر الغزال اُرید الازدیاد من العلم وقال الشیخ خلیل الصرصری اُرید ان لا اموت حتی انال
مقام القطبیۃ وقال الشیخ ابو البرکات الھمامی اُرید الاستغراق فی محبۃ اللہ تعالی وقال الشیخ
ابو الفتوح اُرید حفظ القرآن والحدیث وقال الراوی وھو ابو الخیر قلت انا اُرید معرفۃ اللہ تعالی
افرق بھا بین الواردات الربانیۃ وغیرھا وقال ابو عبد اللہ بن ھبیرۃ اُرید نیابۃ الوزارۃ وقال ابو
الفتوح بن ھبۃ اللہ اُرید ان اکون استاذ الدار وقال ابو القاسم بن الصاحب اُرید ان اکون حاجب
العزیز فقال الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَاۤءِ وَهٰۤؤُلَاۤءِ مِنْ عَطَآءِ
رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا قال ابو الخیر فواللہ لقد نالوا کلھم ما طلبوا ورایت کل واحد
منھم فی الحالۃ التی ارادھا الا الشیخ خلیل الصرصری فانہ لم یات الوقت الذی وعدہ فیہ بالقطبیۃ
شیخ عارف باللہ ابو الخیر بشیر بن محفوظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین اور شیخ ابو السعود
حریمی و شیخ محمد بن قائد و شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود بزاز و شیخ ابو محمد حسن فارسی و شیخ جمیل صاحب
خطوہ و سرعہ و شیخ ابو حفص عمر غزال و شیخ خلیل بن شیخ احمد صرصری و شیخ ابو البرکات عیسی بن
غنائم بطائحی ہمامی و شیخ ابو الفتح نصر بن ابو الفرج بغدادی و ابو عبد اللہ محمد بن وزیر ابو المظفر بن
ہبیرہ و ابو الفتوح عبد اللہ بن ہبۃ اللہ و ابو القاسم علی بن محمد بن صاحب حاضر تھے نزدیک ہمارے
شیخ حضرت **محیی الدین عبد القادر** رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے اونکے مدرسے مین پس
آپ نے فرمایا چاہیئے کہ طلب کرے ہر ایک تم مین کا کوئی حاجت مین وہ اوسکو عطا کرونگا تو شیخ
ابو السعود بولے مین ارادہ کرتا ہون ترک اختیار کا اور شیخ محمد بن قائد نے کہا مین مجاہدے پر قوت

چاہتا ہون اور شیخ عمر بزار بولے مین ارادہ کرتا ہون خوف کا اللہ تعالی سے اور شیخ حسن فارسی بولے کہ میرے لئے ایک حال ہے ساتھ اللہ تعالی کے مین اپنے اوپر اوسکی زیادتی چاہتا ہون اور شیخ جمیل نے کہا کہ مین حفظ وقت چاہتا ہون اور شیخ عمر غزال نے کہا کہ مین علم کا ازدیاد چاہتا ہون اور شیخ خلیل صرصری نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ نہ مرون یہانتک کہ مقام قطبیت پالون اور شیخ ابو البرکات ہمامی بولے کہ مین استغراق چاہتا ہون اللہ تعالی کی محبت مین اور شیخ ابوالفتوح نے کہا کہ مین قرآن وحدیث کا حفظ چاہتا ہون راوی نے کہا یعنی شیخ ابوالخیر اور مین نے کہا کہ مین اللہ تعالی کی معرفت چاہتا ہون کہ جس سے مین فرق کرلون درمیان واردات ربانیہ کے اور اوسکے غیر کے اور ابو عبد اللہ بن ہبیرہ نے کہا کہ مین وزارت کی نیابت چاہتا ہون اور شیخ ابوالفتوح بن ہبۃ اللہ نے کہا مین چاہتا ہون کہ استاذ دار[1] ہو جاؤن اور ابو القاسم بن صاحب نے کہا مین چاہتا ہون کہ باب عزیز کا حاجب یعنی دربان ہو جاؤن پس حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے فرمایا كُلًّا نُمِدُّ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا یعنی ہم ہر ایک کی امداد کرتے ہین انکی اور انکی تیرے رب کی عطا سے اور نہین ہے عطا تیرے رب کی منع کی ہوئی شیخ ابوالخیر نے فرمایا پس قسم ہے اللہ کی البتہ مقرر پائی اون سب نے وہ شے جو طلب کی اور مینے دیکھا اون مین کے ہر ایک کو اوس حالت مین جسکا اوسنے ارادہ کیا تھا مگر شیخ خلیل صرصری اسلئے کہ وہ وقت نہین آیا تھا جس مین اونکو قطبیت کا وعدہ دیا تھا

الحکایۃ الثمانون بعد الست المئین عن الشیخ العالم الربانی الشیخ شہاب الدین السہروردی رضی اللہ تعالی عنہ قال اشتغلت بعلم الکلام وانا شاب وحفظت فیہ کتبا وصرت فیہ فقیہا وکان عمی یزجرنی[2] عنہ ولا ازدجر[3] فاتی یوما وانا معہ الی زیارۃ الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی وارضاہ وقال[4] لی یا عمر قال اللہ تعالی یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً وها نحن داخلون علی رجل یخبر قلبہ عن اللہ عز وجل فانظر کیف تکون بین یدیہ لتنظر برکات رویتہ فلما جلسنا الیہ قال لہ عمی یا سیدی ھذا ابن اخی عمر مستغل بعلم الکلام وقد نہیتہ عنہ فلم ینتہ فقال لی یا عمر ای کتاب حفظتہ فیہ قلت الکتاب الفلانی والکتاب الفلانی فامر یدہ علی صدری فواللہ ما نزعہا وانا احفظ من تلک الکتب لفظۃ وانسانی اللہ تعالی جمیع مسائلہا لکن وقر اللہ تعالی صدری العلم اللدنی فی الوقت العاجل وقمت بین یدیہ[5] وانا انطق بالحکم وقال لی یا عمر انت اخر المشہورین بالعراق وقال وکان الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ سلطان

[1] شاید دار سے مراد دار السلطنت ہو یعنی بادشاہی کا استاد ہو جاؤن واللہ اعلم ۱۲
[2] زجر بازداشتن ۱۲
[3] معتد بہ ازدجار باز ایستادن ۱۲
[4] کذا فی الاصل ولکن الاصح فقال ۱۲ منہ
[5] کذا فی الاصل لکن الانسب من بین یدیہ واللہ اعلم ۱۲ منہ

علی التحقیق

الطریق والمتصرف فی الوجود بالتحقیق شیخ عالم ربانی حضرت شیخ شہاب الدین سُہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ مین مشتغل ہوا علم کلام مین اور مین جوان تہا اور مین نے اوس مین کئی کتابین حفظ کین اور مین اوس مین فقیہہ ہوگیا اور میرے چچا اوس سے مجہکو باز رکہتے تہے اور مین باز نہین آتا تہا پہر ایکدن وہ آئے اور مین اونکے ہمراہ تہا طرف زیارت حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے اور مجہسے فرمایا اُو عمر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے جب سرگوشی کرو تم رسول سے تو آگے دہرلو اپنی سرگوشی کے صدقہ اور سنتا ہی ہم داخل ہونیوالے ہین ایک ایسے مرد پر جسکا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دیتا ہے پس تو خوب سوچ کہ تو اوسکے آگے کیونکر ہوتا ہے تاکہ تو اوسکے دیکہنے کی برکتون کو نظر کرے پہر جب ہم جاکر اونکی طرف بیٹہے تو میرے چچا نے اونسے عرض کیا یا سیدی یہ میرا بہتیجا عمر علم کلام مین مشتغل ہی اور مینے اوسکو اوس سے منع کیا سو وہ اوس سے باز نہ آیا پہر آپنے مجہسے فرمایا اُو عمر تو نے اوس مین کون کتاب حفظ کی ہے مینے عرض کیا کہ فلان کتاب و فلان کتاب پہر آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر پہیرا انکو قسم ہی اللہ کی آپنے اوسکو نہین کہینچا اور مین اون کتابون مین سے ایک لفظ بہی یاد رکہتا ہون مطلب یہ ہی کہ آپکے ہاتہہ کہینچنے سے پہلے ہی اون کتابون مین کا ایک لفظ بہی مجہے یاد نرہا اور اللہ تعالیٰ نے اونکے سارے مسائل مجہی بہلا دیے لیکن اللہ تعالیٰ نے اوسی وقت جلد میرے سینے کو علم لدنی سے گران بار فرمادیا اور مین اونکے آگے سے اس حال مین کہڑا ہوا کہ حکمتون کے ساتہہ نطق کرتا تہا اور مجہسے فرمادیا کہ تو عراق مین کے مشہور لوگون کا آخر ہے حضرت شیخ شہاب الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ سلطان طریق تہے اور بالتحقیق وجود مین متصرف تہے

الحکایۃ الحادیۃ والثمانون بعد الست المائتین

عن الشیخ نجم الدین رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب الشیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جلستُ فی خلوۃ عند شیخنا اربعین یوماً فاشہدت فی الیوم الاربعین الشیخ شہاب الدین علی جبلٍ عالٍ وعندہ جواہرُ کثیرۃ وتحتَ الجبل خلقٌ کثیر وبیدہ صاع یملأہ من تلک الجواہر ویبثّہا علی الناس فیبتدرون الیہا وکلما قلّت الجواہر نمّت کانہا تنبع من عین فخرجتُ من الخلوۃ فی آخر یومی ذلک واتیتہ لاخبرہ بما شہدتُ فقال لی قبل ان اخبرہ الذی رایت حق وقال ان الذی رایتہ لحق وامثالہ معہ وہو من مادۃ الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ لی مما عوضنی بہ عن علم الکلام

۲۸۱ ہ سہروردی
۱۲ منقدمہ
نجم الدین
۱۲ منقدمہ

فانہ کانت لہ الید المبسوطۃ من اللہ تعالی فی التصریف النافذ والفعل الخارق الدائم
شیخ نجم الدین رحمہ اللہ تعالی صاحب حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالی عنہ
کہتے ہین کہ مین اپنے شیخ کے پاس چالیس دن خلوت مین بیٹھا پس چالیسوین دن مین حضرت شیخ
شہاب الدین مجھے مشاہدہ کرا سے گئے ایک بلند پہاڑ پر اور اونکے پاس بہت سے جواہر ہین اور اوس
پہاڑ کے نیچے ایک خلق کثیر ہے اور اونکے ہاتھ مین ایک صاع ہے جسکو وہ اوس جواہر سے بھر رہے
ہین اور اوسکو لوگون پر پراگندہ کر رہے ہین پس وہ اونکی طرف جھپٹ رہے ہین اور جب کبھی وہ جواہر کم
ہو جاتے ہین تو بڑھنے لگتے ہین گویا وہ کسی چشمے سے اوبل رہے ہین پھر مین اپنے اوس ورد کے آخر مین
خلوت سے نکلا اور اونکے پاس آیا تاکہ اونکو خبر دون اوس شے کی جو مینے مشاہدہ کی تھی تو پہلے اس سے
کہ مین اونکو خبر دون مجھسے فرمایا کہ جو شے تو نے دیکھی حق ہے یا یون فرمایا کہ بیشک جس شے کو تو نے دیکھا
البتہ حق ہے اور اوسکے امثال اوسکے ساتھ اور وہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ
وارضاہ کے مادے سے ہے اون چیزون مین سے جو اونہونے علم کلام کی عوض مین مجھے دی ہین پس بیشک
اونکے واسطے دست مبسوط تھا اللہ تعالی کی طرف سے تصریف نافذ و فعل خارق دائم ہین

الحکایۃ الثانیۃ والثمانون بعد الست المئین عن الشیخ العارف محمد مُفرّج بن نبہان
الشیبانی النیسانی نسبتہ فی الاول الی بنی شیبان وفی الثانیۃ الی نیسان والبلد المعروف
بالسین المہملۃ قبل الالف قال کان الشیخ عطاء العوفی یعدی فی الشریعۃ من بلدتہ الی نیسان کل
جمعۃ واصحابہ حولہ وکانوا اصحاب احوال فیہم من یرکب الاسد فحصل فی نفسی من ذلک شئی فسافرت
الی بغداد واجتمعت بسیدی الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ فذکرت لہ حال الشیخ
عطاء فامسک عنی ایاما فلما اخذت منہ دستور السفر قال لی عند فراقی لہ اذا وصلت الی الشریعۃ
قف عند المخاضۃ وقل عبد القادر یقول لک لا تترکی الشیخ عطاء ولا اصحابہ یعدونک قال
فلما رجعت وقفت عند المخاضۃ وقلت کما قال لی الشیخ فلما کان یوم الجمعۃ جاء الشیخ عطاء و
اصحابہ علی عادتہم وارادوا الخوض وکان بینہم وبین الماء عقبۃ عالیۃ فزاد الماء حتی انتہی الی
العقبۃ ولا یقدروا علی الخوض وامتنعوا العبور فقال الشیخ عطاء لاصحابہ ارجعوا ہذا امر قد حدث
ثم قال لہم اکشفوا رؤسکم لنمضی کلنا الی بغداد نستغفر للشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ
وارضاہ فقال لہ ولدہ ابراہیم لا بل نمضی الی الشیخ مفرج نستغفرہ فلما عزموا علی ذلک ہبط الماء
الی حدہ اولا وعبروا الی نیسان واستغفروا للشیخ مفرج وکانوا یحضرون متواضعین وکان یوم

استغفارهم یوماعظیما شیخ عارف ابو محمد مفرح بن نبهان شیبانی نیسانی رحمہ اللہ تعالے
کہتے ہین کہ شیخ عطا رعوفی پار کئے جاتے تھے گہاٹ مین اپنے شہر سے طرف نیسان کے ہر جمعہ کو اور
اونکے اصحاب اونکے گرد ہوتے اور وہ لوگ اصحاب احوال تھے اور اون مین سے وہ شخص تہا جو کہ شیر پہ
سوار ہوتا تہا پس میرے جی مین اس سے کوئی شے حاصل ہوئی تو مین نے بغداد کی طرف سفر کیا اور سیدی
حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ سے ملا پہر اونسے شیخ عطا کے حال کا ذکر کیا تو وہ کئی دن مجہسے
رکے رہے پہر جب مینے سفر کی اجازت اونسے لی تو وقت فراق کے مجہسے فرمایا کہ جسوقت تو اوس
گہاٹ کی طرف پہونچے تو پایاب ہونے کی جگہہ کے پاس ٹہیرنا اور کہنا کہ عبد القادر تجہسے کہتا ہے کہ
تو شیخ عطا کو اور اونکے اصحاب کو نہ چہوڑ کہ وہ تجہسے پار ہوجائین کہا پہر جب مین لوٹا تو پایاب ہونیکی
جگہہ کے پاس ٹہیر گیا اور مینے کہا جب کہ حضرت شیخ نے مجہسے فرمایا تہا پہر جب جمعہ کا دن ہوا تو شیخ عطا
اور اونکے اصحاب اپنی عادت پر آئے اور پانی مین جانیکا ارادہ کیا اور درمیان اونکے اور پانی کے ایک بلند
گہاٹی تہی پس پانی بڑہ گیا یہانتک کہ اوس گہاٹی تک پہونچ گیا اور وہ پانی مین گہسنے پر قادر نہ ہوسے اور
پار اوترنے سے باز رہ گئے۔ تو شیخ عطا نے اپنے اصحاب سے کہا کہ لوٹ چلو یہ ایک امر ہے کہ مقرر نیا
پیدا ہوا ہے پہر اونہون نے اونسے کہا کہ اپنے سر کہولو تاکہ ہم سب چلین طرف بغداد کے اور حضرت شیخ
عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ سے معافی چاہین پس اونکے فرزند ابراہیم نے اونسے کہا کہ نہین بلکہ
ہم شیخ مفرح کی طرف چلین اونسے معافی مانگین پہر جب اونہون نے اس بات پر عزم کرلیا تو پانی اپنی حد
تک اوتر آیا اور نیسان کی طرف عبور کر گئے اور شیخ مفرح سے معافی چاہی اور یہ لوگ تواضع کرتے ہوئے
حاضر ہوا کرتے تہے اور انکی معافی مانگنے کا دن ایک بڑا دن تہا

الحكاية الثالثة والثمانون

بعد الست المئين عن الشيخ الجليل العارف ابی عبد الله محمد بن احمد البلخی رحمه الله تعالی
قال هاجرت من بلخ الی بغداد وانا شاب لاری الشیخ عبد القادر رضی الله تعالی عنه وارضاه
فوافیته یصلی العصر بمدرسته وماکنت رأیته ولا رآنی قبل ذلك فلما سلم واهرع الناس للسلام
علیه تقدمت الیه وصافحته فامسك بیدی ونظر الی متبسما وقال مرحبا بك یا بلخی یا محمد قد رأی الله
مکانك وعلم نیتك قال فکان کلامه کان دواء الجریح وشفاء العلیل فذرفت عیناي خشیة
وارتعدت فرائصی هیبة وتقطعت احشائی شوقا ومحبة واوحشت نفسی من الخلق ووجدت
فی قلبی امرا لا احسن ان اعبر عنه ثم مازال ذلك ینمو ویقوی وانا اغالبه فلما کان ذات لیلة مظلمة
قمت الی وردی فبرز لی من قبلی شخصان وبید احدهما کاس وبید الآخر خلعة فقال لی صاحب الخلعة انا علی بن ابی طالب

۱ پہنت بر طرف شیبان کی اور دوسری بہنت بر طرف نیسان کے اور بلد معروف ہین ۲ موافقت بالفتح موافقہ رسیدن ۱۲ صراح ۳ ذرفت ذرف رفتن اشک از چشم ۱۲ ص ۴ ارتعاد لرزیدن ۵ فریصہ گوشت میانہ شانہ و پہلو از بیم برزد ۱۲

۶ تقطع پارہ پارہ شدن ۱۲ ص ۷ احشا اندرون شکم ۸ احسن بالکسر نیکو دانستن

وهذا احد الملائكة المقربين وهذا كأس من شراب المحبة وهذه خلعة حلل الرضا ثم البسني تلك الخلعة وناولني صاحبه الكاس فاضاء بنوره المشرق والمغرب فلما شربته كشف لي عن اسرار الغيوب ومقامات اولياء الله تعالى وغير ذلك من العجائب **وكان مما رايت مقام** تزل اقدام العقول على سره وتضل افهام الافكار في جلاله وتخضع رقاب الالباب لهيبته وتذهل اسرار السرائر في بهائه وتدهش ابصار البصائر لاشعة انواره ولا تشاهده طائفة من الملائكة الكروبيين والروحانيين الاحنت ظهورها على هيئة الراكع تعظيما لقدر ذلك المقام وسبحت الله تعالى بانواع التقديس التنزيه وسلمت على اهل ذلك المقام ويقول القائل انه ليس فوقه الا عرش الرحمن ويحقق الناظر اليه ان كل مقام لواصل وحال لمجذوب وسر لمحبوب او علم لعارف وتصريف لولي او تمكين لمقرب فمبدؤه ومؤئله او قال مآله وجملته وتفصيله وكله وبعضه واوله واخره فيه مستقر ومنه نشأ وعنه صدر وبه كمل **قال** وكنت مدة لا استطيع النظر اليه ثم طوقت النظر اليه ومكثت مدة لا استطيع ان اسامته ثم طوقت مسامتة ومكثت مدة لا استطيع اعلم من فيه ثم بعد مدة علمت من فيه فاذا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن يمينه ادم وابراهيم وجبريل وعن شماله نوح وموسى وعيسى صلوات الله عليهم اجمعين وبين يديه اكابر الصحابة رضوان الله عليهم اجمعين والاولياء رضي الله تعالى عنهم قيام على هيئة الخدم وكان على رؤسهم الطير من هيبته صلى الله عليه وآله وسلم وكان ممن عرفت من الصحابة ابو بكر وعمر وعثمان وعلي وحمزة والعباس رضي الله تعالى عنهم وكان ممن عرفت من الاولياء معروف الكرخي والسري السقطي والجنيد وسهل التستري وتاج العارفين ابو الوفاء والشيخ عبد القادر والشيخ عدي والشيخ احمد الرفاعي رضي الله تعالى عنهم وكان من اقرب الصحابة الى المصطفى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ابو بكر الصديق رضي الله تعالى عنه وكان من اقرب اولياء الله تعالى اليه الشيخ عبد القادر رضي الله تعالى عنه سمعت قائلا يقول اذا اشتاق الملائكة المقربون والانبياء المرسلون والاولياء المحبوبون الى رؤية محمد صلى الله عليه وسلم ينزل من مقامه الاعلى عند ربه تعالى الى هذا المقام فيضاعف انوارهم برؤيته وتزكوا احوالهم بمشاهدته ويعلو مكانهم ومقامهم ببركته ثم يعود الى الرفيق الاعلى فسمعت الكل يقولون سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ **قال** ثم بدت لي بارقة من النور القدس الاعظم فغيبتني عن كل مشهود واختطفتني من كل موجود واسقطت مني التمييز بين كل مختلفين واقمت على هذه ثلث سنين فلم اشعر بنفسي الا واناتي سامر بكسر

افاضة روحانی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ

۸۵ سامر الثانی ہم من الاولی ۱۲ ق

المیم وتشدید الراء والشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ واضعاً علی صدری واحدی رجلیہ عندی والاخری ببغداد وقد عاد الی تمیزی وملکت امری فقال لی الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ یا بلخی قد امرت ان اردک الی وجودک واملکک حالک واسلب منک ما قہرک ثم اخبرنی بجمیع مشاہداتی واحوالی من اول امری الی ذلک الوقت اخباراً یدل علی اطلاعہ علیّ فی کل نفس وقال لقد سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبع مرات فیک حتی طوقت النظر الی ذلک المقام وسبع مرات حتی طوقت مسامتتہ وسبع مرات حتی اطلعت علی من فیہ وسبع مرات حتی سمعت المنادی ولقد سالت اللہ تعالیٰ فیک سبع مرات وسبع مرات وسبع مرات حتی لاح لک تلک البارقۃ وکنت من قبل سالتہ فیک سبعین مرۃ حتی سقاک اللہ کاساً من محبتہ والبسک خلعۃ رضوانہ یا بنی اقض ما فاتک من الفرائض + **شیخ جلیل عارف**

ابو عبد اللہ محمد بن احمد البلخی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ مینے بلخ سے بغداد کی طرف ہجرت کی اور مین جوان تہا تاکہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کو دیکہون پس مینے اونکو پایا کہ وہ اپنے مدرسہ مین عصر کی نماز پڑہ رہے تہے اور اس سے قبل نہ مینے اونکو دیکہا تہا نہ اونہون نے مجہکو دیکہا تہا پہر جب اونہون نے سلام پہیرا اور لوگ اونپر سلام کرنیکے واسطے دوڑے تو مین اونکی طرف آگے بڑہا اور اونسے مصافحہ کیا پس اونہون نے میرا ہاتہ پکڑ لیا اور مسکراتے ہوے میری طرف نظر کی اور فرمایا او بلخی او محمد تجہے مرحبا ہو مقرر اللہ تعالیٰ نے تیرا مکان دیکہہ لیا اور تیری نیت جان لی کہا گویا اونکا کلام زخمی کی دوا اور بیمار کی شفا تہا پس مارے خوف کے میری آنکہین جاری ہوگئین اور ہیبت کے مارے میرے شانہ وپہلو کے درمیان کا گوشت کانپنے لگا اور شوق ومحبت کے مارے میرے اندرونی اعضا پاش پاش ہوگئے اور میرا نفس خلق سے وحشی ہوگیا اور مینے اپنے دل مین ایک ایسا امر پایا کہ نہین جانتا تہا کہ اوسکی تعبیر کرون یعنی اوسکو بیان کرسکون پہر یہ بات بڑہتی اور قوی ہوتی رہی اور مین اوسکو دباتا تہا پہر جب ایک اندہیاری رات ہوئی تو مین اپنے ورد کیطرف کہڑا ہوا پس میرے سامنے سے دو شخص میرے واسطے ظاہر ہوئے اون مین سے ایک کی ہاتہ مین تو ایک پیالہ تہا اور دوسرے کے ہاتہ مین ایک خلعت تہی پہر خلعت والے نے مجہسے کہا کہ مین علی بن ابی طالب ہون اور یہ ایک فرشتہ ہے مقرب فرشتون مین کا اور یہ ایک پیالہ ہے شراب محبت سے اور یہ ایک خلعت ہے رضا کے حلّون سے پہر وہ خلعت مجہے پہنائی اور اونکے ساتہی نے وہ پیالہ مجہو دیا پس اوسکے نور سے مشرق ومغرب روشن ہوگئے پہر جب مینے اوسکو پیا تو غیوب کے اسرار اور اولیاء اللہ کے

لہ قابضاً لعلہ کذا فی الاصل والصحیح بعضلہ ولیحرر واللہ اعلم ۱۲ منہ

مقامات مجھے مکشوف ہو گئے اور انکے سوا اور عجائب اور جو چیزین مین نے دیکھین اون مین سے ایک ایسا مقام تہا جسکے سر پر عقول کے قدم پہسلتے ہین اور جسکے جلال مین افکار کے افہام گم ہوتے ہین اور جسکی ہیبت کے مارے عقول کی گردنین پست ہوتی ہین اور جسکی روشنی مین سرائر کے اسرار غافل ہوتی ہین اور جسکے انوار کے شعاعون کے سامنے بصیرتون کی بینائیان متحیر ہوتی ہین اور ملائکہ کروبین و روحانیین و مقربین مین کا جو کوئی گروہ اوسکا مشاہدہ کرتا ہے تو رکوع کرنیوالے کی ہیئت پر اوسکی پشتین جہک جاتی ہین واسطے تعظیم قدر اوسی مقام کے اور انواع تقدیس و تنزیہ کے ساتہہ اللہ تعالی کی تسبیح کرتے ہین اور اوس مقام کے لوگون پر سلام کرتے ہین اور کہنے والا کہتا ہے کہ اوسکا اوپر نہین ہے مگر عرش الرحمن اور اوسکی طرف نظر کرنیوالا التحقیق یہ جان لیتا ہے کہ ہر مقام واسطے کسی واصل کے یا کوئی حال کسی مجذوب کے لئے یا کوئی سر کسی محبوب کے واسطے یا کوئی علم کسی عارف کیلئے یا کوئی تصریف کسی ولی کیواسطے یا کوئی تمکین کسی مقرب کیلئے سو مبداو موئل اس سبکا یا کہا مآل اسکا اور جملہ تفصیل اسکا اور کل و بعض اسکا اور اول و آخر اسکا اوسی مقام مین مستقر ہوا ہے اور اوسی سے پیدا ہوا ہے اور اوسی سے کامل ہوا ہے راوی نے کہا اور مین ایک مدت تک اوسکی طرف نظر کرنیکی طاقت نہین رکھتا تہا پہر مجھے اوسکی طرف نظر کرنیکی طاقت دیگیئی اور ایک مدت تک ٹہیرا رہا اس حال مین کہ اوسکی سمت مین آنیکی مجہو طاقت نہ تہی پہر اوسکی سمت مین آنیکی مجھے طاقت دیگیئی اور ایک مدت تک ٹہیرا رہا اس حال مین کہ مین جان نہین سکتا تہا اوس شخص کو جو اوس مین ہے پہر ایک مدت کے بعد مین نے اوس شخص کو جان لیا جو کہ اوس مین ہے پس کیا دیکھتا ہون کہ اوس مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور آپکے داہنی طرف حضرت آدم؈ وحضرت ابراہیم؈ وحضرت جبریل؈ ہین اور آپکے بائین جانب حضرت نوح؈ وحضرت موسی؈ وحضرت عیسی ہین صلوات اللہ علیہم اجمعین اور آپکے روبرو اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہین اور اولیا رضی اللہ تعالی عنہم خادمون کی ہیئت پر کہڑے ہوئے ہین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت سے گویا اونکے سرون پر پرندے ہین اور منجملہ صحابہ جنکو مین نے پہچانا یہ ہین حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی و حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور منجملہ اولیا جنکو مین نے پہچانا یہ ہین حضرت معروف کرخی و حضرت سری سقطی و حضرت جنید و حضرت سہل تستری و تاج العارفین حضرت ابوالوفا و حضرت شیخ عبدالقادر و حضرت شیخ عدی و حضرت شیخ احمد رفاعی رضی اللہ تعالی عنہم اور قریب تر صحابہ مین کے طرف مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تہے اور قریب تر اولیاء اللہ مین کے آپ کی طرف حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ تہے مین نے ایک کہنے والے کو سنا وہ کہہ رہا ہے کہ ملائکہ مقربین و انبیاء مرسلین و اولیاء محبین جسوقت حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار فائض الانوار کی طرف مشتاق ہوتے ہین تو آپ اپنے مقام اعلیٰ سے جوکہ آپکے رب تعالیٰ کے پاس ہے اس مقام کیطرف اوتر آتے ہین پس آپکے دیدار سے اونکے انوار مضاعف ہوجاتے ہین اور آپ کے مشاہدہ سے اونکے احوال زکی وصاف وپاک ہوجاتے ہین اور آپکی برکت سماوات کا مکان ومقام بلند ہوجاتا ہے پھر آپ رفیق اعلیٰ کیطرف عود فرماتے ہین پس مین نے اون سبکو سنا کہ وہ یون کہہ رہے ہین سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ کہا پھر میرے واسطے ایک بارقہ یعنی چمک نور قدس اعظم سے ظاہر ہوئی تو اوسنے مجھکو ہر شئے مشہود سے غائب کردیا اور پھر موجود سے مجھکو جھپٹ لیا اور پھر وہ مختلف چیزون کے درمیان تمیز کرنے کو مجھسے ساقط کردیا اور تین برس تک اس حالت پر مین قائم رہا پھر مین اپنے نفس کا شعور نہین رکھتا تھا مگر حال یہ ہے کہ مین سامرہ[ف] مین ہون اور حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ میرے سینے پر پاؤن کہڑے ہوئے ہین اور آپ کا ایک پاؤن تو میرے پاس ہے اور دوسرا بغداد مین ہے اور مقر میر اتمیز میری طرف عود کر آیا اور مین اپنے امر کا مالک ہوگیا پس حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے مجھسے فرمایا او نجمی مقرر مجھے امر کیا گیا ہے کہ مین تجھے تیرے وجود کی طرف پہیر لاؤن اور تجھی تیرے حال کا مالک کردون اور اوس چیز کو تجھسے سلب کرلون جسنے تجھے دبالیا تہا پھر مجھے میرے ساری مشاہدات واحوال کی خبر دی میرے اول امر سے اوسوقت تک ایسی خبر جوکہ دال تھی اس بات پر کہ وہ سرم مین مجھپر مطلع تہی اور فرمایا البتہ مقرر مین نے سات بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا یہان تک کہ اوس مقام کی طرف نظر کرنیکی تجھے طاقت دیگئی اور سات بار یہانتک کہ اوسکی سمت مین آنیکی تجھی طاقت دیگئی اور سات بار یہانتک کہ تو مطلع ہوا اوس شخص پر جو اوس مین ہے اور سات بار یہانتک کہ تو نے منادی کو سنا اور البتہ مقرر اللہ تعالیٰ سے سات بار اور سات اور سات بار مین نے تیری حق مین سوال کیا یہانتک کہ وہ چمک تیرے واسطے ظاہر ہوئی اور اس سے قبل ستر بار مین نے تیرے بارہ مین اوس سے سوال کیا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت سے ایک پیالہ تجھے پلایا اور اپنی رضوان کا خلعت تجھے پہنایا اے میرے بیٹے اور اون فرائض کو قضا کر جو تجھسے فوت ہوگئی ہین

الحکایۃ الرابعۃ والثمانون بعد الست المئین

عن ابی عبد اللہ محمد بن کامل النیسانی رحمہ اللہ تعالیٰ قال سمعت الشیخ العارف ابا محمد شاور المحلی یقول دخلت بغداد لزیارۃ شیخنا محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ واقمت عندہ مدۃ فلما عزمت علی الرجوع الی مصر علی قدم التجرید من الخلق ومن المعلوم استاذنتہ فاوصانی ان لا اسأل احدا شیئا ووضع اصبعیہ فی فمی وامرنی

ف یعنی سُرَّ مَنْ رَّاٰی یہ ایک شہر کا نام ہے قریب بغداد کے ۱۲ منہ

ان امصہا ففعلت فقال انصرف راشداً امهد یا فسرت من بغداد الی مصر وانا لا اکل و لا اشرب وقوتی فی زیادۃ **شیخ ابو عبداللہ محمد بن کامل نبیانی** رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین نے شیخ عارف ابو محمد شاور محلی رضی اللہ تعالی عنہ کو سنا وہ کہتے تہے کہ مین بغداد مین داخل ہوا واسطے زیارت شیخنا محیی الدین حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے اور ایک مدت انکے پاس مقیم رہا پہر جب مین نے مصر کیطرف رجوع ہونیکا عزم کیا بر طریق تجرید کے خلق و روپیہ سے تو مین نے اونسے اذن چاہا پس اونہون نے مجہے یہ وصیت کی مین کسی سے کچہہ نہ مانگون اور اپنی دو انگلیان میرے مونہہ مین کہدین اور مجہے امر کیا کہ مین اونکو چوسون پس مین نے اونکو چوس لیا پہر مجہسے فرمایا اب تو راشد و مہدی ہوکر چلا جا پہر مین بغداد سے مصر کیطرف چلا اور مین نہ کہانا کہاتا تہا اور نہ پیتا تہا حالانکہ میری قوت زیادتی مین تہی ✤ ✤

الحکایۃ الخامسۃ والثمانون بعد الست المائتین عن الشیخ الاصیل عبد الرزاق

بن الشیخ ذی المجد الاثیل قطب الاولیاء الدلیل محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ قال خرج والدی یوما الی صلوۃ الجمعۃ وانا واخوای عبد الوہاب وعیسی معہ فمر بنا فی الطریق ثلثۃ احمال خمر للسلطان قد فاحت رائحتہا واشتدت ومعہا صاحب الشرطۃ[1] واعوان الدیوان فقال لہم الشیخ قفوا فلم یفعلوا واسرعوا فی سوق الدواب فقال الشیخ للدواب قفی فوقفت مکانہا کانہا جمادات[2] فضربوہا ضربا عنیفا فلم تتحرک من مواضعہا واخذہم کلہم القولنج وجعلوا ینقلبون علی الارض یمینا وشمالا من شدۃ المہم وضجوا بالشیخ واعلنوا بالتوبۃ والاستغفار وزال عنہم المہم فی الوقت وانقلبت رائحۃ الخمر رائحۃ الخل ففتحوا الاوانی فاذا ہی خل ومشت الدواب فعلت اصوات الناس بالضجیج وذہب الشیخ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ الی الجامع وانتہی الخبر الی السلطان فبکی رعبا وارتدع[3] عن فعل کثیر من المحرمات واتی الی زیارۃ الشیخ وکان یجلس بین یدیہ متواضعا متصاغرا **شیخ اصیل عبد الرزاق** بن شیخ جلیل ذی المجد الاثیل قطب الاولیاء الدلیل مولانا حضرت سید عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کہتے ہین کہ ایکدن میرے والد نماز جمعہ کیطرف نکلے اور مین اور میرے دونون بہائی عبدالوہاب و عیسی اونکے ہمراہ تہے پس راہ مین تین بوجہ شراب کے ہمپر گذرے جنکو بادشاہ کیواسطے لئے جاتے تہے اونکی بو اڑی اور بشدت ہوئی اور اونکے ساتہہ کوتوال کا سپاہی اور دیوان کے اعوان تہے پس حضرت شیخ نے اونسے فرمایا کہ ٹہیر جاؤ تو وہ نہ ٹہیرے اور دواب کے چلانے مین جلدی کی پس حضرت شیخ نے دواب کو فرمایا کہ ٹہیر جاؤ تو وہ اپنی اپنی جگہ ایسی ٹہیر گئی گویا جماد ہین پہر لوگون نے اونکو سخت مارا تو بہی وہ اپنی جگہ سے نہ ہلے اور اون سب کو درد قولنج نے پکڑا اور اپنے درد کی شدت سے داہنے بائین طرف زمین پر

[1] له جمع شرطی سپاہی و اعوان ۱۲ [2] سنگی بالاصل ۱۲ بیابون ... سنگ ... ۱۲ص [3] ع ارتدع باز ایستادن ۱۲

لوٹنے لگے اور حضرت شیخ سے فریاد وزاری کی اور توبہ و استغفار کا اعلان کیا اور اوسی وقت اونکا
درد اونسے زائل ہو گیا اور شراب کی بو بدلکر سرکے کی بو ہو گئی تو اونہوں نے وہ برتن کھولے پس کیا
دیکھتے ہیں کہ وہ شراب ہے اور وہ چوپایے چلنے لگے پھر لوگوں کی آوازیں فریاد و شور کے ساتھ بلند ہوئیں
اور حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ مسجد جامع کیطرف چلے گئے اور یہ خبر بادشاہ کی طرف پہونچی تو وہ
رعب کے مارے رویا اور بہت سے محرمات کے کرنیسے باز آیا اور حضرت شیخ کی زیارت کو آیا اور وہ آپ کے
آگے متواضع و متصاغر ہو کر بیٹھا کرتا تھا۔

الحکایۃ السادسۃ والثمانون

بعد السِتّ المئین عن الشیخ العارف ابی عمرو عثمان الصریفینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
کانت بدایۃ امری کنتُ لیلۃ بصریفین مستلقیا علی ظہری تحت السماء فمرّت فی الفضاء خمس
حمامات فسمعتُ احدٰھن تقول بلسان فصیح کنطق الآدمیین سبحان من عندہ خزائن کل شیئ
وما ننزلہ الا بقدر معلوم وسمعت الاخریٰ تقول سبحان من بعث الانبیاء حجۃ علی خلقہ وفضّل
علیھم محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسمعتُ الاخریٰ تقول سبحان من اعطی کل شیئ خلقہ ثم ھدیٰ
وسمعتُ الاخریٰ تقول کل ما فی الدنیا باطل الا ما کان للہ ورسولہ وسمعت الاخریٰ تقول یا اھل
الغفلۃ عن مولاکم قوموا الی ربکم رب کریم یعطی الجزیل ویغفر الذنب العظیم قال فغشی علی ووفقت
وقد نزع من قلبی حبّ الدنیا وما فیھا فلما اصبحتُ عاھدتُ اللہ تعالیٰ ان اسلّم نفسی لشیخ
یدلّنی[له] علی ربی عز وجل فسرتُ لا ادری این اجد فاستقبلنی شیخ وافر الھیبۃ ظاھر الوضاءۃ[۲ه]
فقال لی السلام علیک یا عثمان فرددتُ علیہ السلام واقسمت علیہ من انت وکیف عرفت
اسمی وما رایتک قطّ فقال انا الخضر وکنت الساعۃ عند الشیخ عبد القادر فقال لی یا ابا العباس
قد جذب البارحۃ[۳ه] رجل بصریفین من اھل صریفین اسمہ عثمان وقد قُبل واُقبل علیہ ونودی
مرحبا بک یا عبدی وقد عاھد اللہ تعالیٰ ان یسلّم نفسہ لمن یدلہ علی ربہ عز وجل فاذھب الیہ
تجدہ فی الطریق فاتنی بہ ثم قال لی یا عثمان الشیخ عبد القادر سید العارفین فی ھذا العصر وقبلۃ
الوافدین فی ھذا الوقت فعلیک بملازمۃ خدمتہ وتعظیم حرمتہ قال فما شعرت بنفسی الا وانا
بغداد فی اسرع وقت وغاب عنی الخضر علیہ السلام فما رایتہ بعد ذلک الی سبع سنین قد خلت
علی الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ فقال مرحبا لمن جذبہ مولاہ الیہ بالسنۃ الطیر
وجمع لہ کثیرا من الخیر یا عثمان سیھبُ اللہ ھریدا اسمہ عبد الغنی بن نقطۃ یعلو علی کثیر من الاولیاء
یباھی[۴ه] اللہ تعالیٰ بہ الملائکۃ ثم وضع علی راسی طاقیۃ فلما لمست راسی وجدت فی یافوخی[۵ه] بردا

[۱ه] یعنی رہنمائی کرے ۱۲ منہ
[۲ه] نورانی و پاکیزہ رو [?] و روشن و صفا (?)
[۳ه] گذشتہ رات ۱۲ منہ
[۴ه] افتخار و ناز کرے ۱۲ منہ
[۵ه] یافوخ [تالو] سر ۱۲ منہ

اتصل بفوادي واثلج قلبي فكشف لي عن الملكوت وسمعت العوالم وما فيها تسبح الله تعالى باختلاف
اللغات وانواع التقديس وكاد عقلي يذهب فرماني الشيخ يقطينة كانت بيده فثبت الله تعالى
على عقلي وزادني تمكينا ثم اجلسني في خلوة فمكثت فيها اشهرا والله ما وجدت امرا ظاهرا
ولا باطنا الا واخبرني به قبل ان اقوم به ولا وصلت الى مقام ولا حال ولا شاهدت مشهدا اولا
كوشفت بعالم من الغيب الا واخبرني به قبل ان اناله فيفصل لي احكامه ويحل مشكلاته و
يبين اصله وفرعه وما زال ينزلني منزلة بعد منزلة الى ما شاء الله من علمه واخبرني بامور وقعت
لي كما اخبر بعد اخباره بثلاثين سنة وكان بين لبسي منه وبين لبس ابن نقطة مني خمس وعشرون
سنة وهو كما وصف رضي الله تعالى عنه وارضاه **شیخ عارف ابو عمرو عثمان صریفینی** رضی الله
تعالی عنہ کہتے ہین کہ میرا ابتدائے امر تہا مین ایک رات صریفین مین آسمان کے نیچے اپنی پشت پر
چت لیٹا ہوا تہا پس پانچ کبوتر فضاء مین گذرے تو مینے اون مین کے ایک کو سنا کہ وہ بزبان فصیح مثل
نطق آدمیون کے یون کہہ رہا ہی کہ پاک ہی وہ جسکے پاس ہر شے کے خزانے ہین اور نہین اوتارتے ہین ہم
اوسکو مگر ساتہہ ایک اندازۂ معلوم کے اور دوسرے کو سنا کہ وہ یہ کہہ رہا ہی پاک ہی وہ جسنے اپنی خلق پر پیغمبرون
کو حجت بہیجا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونپر فضیلت دی اور کو سنا کہ وہ یون کہہ رہا ہی پاک ہی وہ جسنے
ہر شے کو اوسکی پیدائش عطا کی پہر راہ بتائی اور کو سنا کہ وہ یون کہہ رہا ہے ہر وہ شے جو دنیا مین ہے
باطل ہی مگر وہ شے جو کہ واسطے اللہ کے ہے اور اوسکے رسول کے اور کو سنا کہ وہ یہ کہہ رہا ہی او
غفلت والو اپنے مولی سے اوٹھ کہڑے ہو طرف اپنے رب کے ایسا رب کہ کریم ہی دیتا ہے بہت اور بخشتا ہی
بڑا گناہ راوی نے کہا پس مجہپر بیہوشی کی گئی اور مجہے ہوش آیا اس حال مین کہ دنیا وما فیہا کی جب میری
دل سی کہینچ لیگئی تہی پہر جب مین صبح کو اوٹہا تو مین نے اللہ تعالی سے یہ معاہدہ کیا کہ مین اپنا نفس ایسے شیخ کو
سپرد کر دون جو کہ مجہے میرے رب عزوجل کی راہ بتائے پہر مین چلا نہین جانتا تہا کہ کہان پاؤنگا پس میرے
سامنے ایک ایسا شیخ آیا جسکی ہیبت وافر اور خوبی وپاکیزگی ظاہر تہی تو اوسنے کہا السلام علیک یا عثمان
پس مین نے اوسکو سلام کا جواب دیا اور اوسکو قسم دی کہ تو کون ہے اور تو نے میرا نام کیونکر جانا حالانکہ
مینے تجہے کبہی نہین دیکہا ہے تو اوسنے کہا کہ مین خضر ہون اور مین ابہی شیخ عبد القادر کے پاس تہا پس
اونہون نے مجہسے کہا کہ او ابو العباس مقرر آجکی رات ایک مرد صریفین مین صریفین والون مین کا جذب
کیا گیا جسکا نام عثمان ہے اور مقرر وہ قبول کر لیا گیا اور اوسپر متوجہ ہوا اور اوسکو ندا کی گئی کہ مرحبا ہو تجہکو
میرے بندی اور مقرر اوسنے اللہ تعالی سے یہ معاہدہ کیا ہے کہ اپنا نفس اوس شخص کے سپرد کردی

له یقطینہ کدو ۱۲ س

جوکہ اوسے اوسکے رب عزوجل کی راہ بتاوے سوتو اوسکی طرف چلا جا اور تو اوسے راہ مین پائیگا سوتو اوسکو میرے پاس لے آپہر اونہون نے مجھسے کہا اُو عثمان شیخ عبدالقادر اس عصر مین عارفون کے سردار اور اسوقت مین وافدون کے قبلہ ہین پس تو اونکی خدمت کی ملازمت کو اور اونکی حرمت کی تعظیم کو اپنے اوپر لازم کرلے کہا پہر مجھے اپنے نفس کا شعور نہوا مگر اس حال مین کہ مین سیرع ترووقت مین بغداد مین تہا اور خضر علیہ السلام مجھسے غائب ہوگئے پہر بعد اسکے سات برس تک مینے اونکو نہین دیکھا پہر مین حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ پر داخل ہوا تو مجھسے فرمایا مرحبا ہے اوس شخص کو جسے اوسکے مولیٰ نے طیر کی زبانون سے اپنی طرف کہینچا اور بہت سی خیر اوسکے واسطے جمع کی اُو عثمان زمانہ آئندہ مین اللہ تعالیٰ تجھے ایک مرید بخشیگا جسکا نام عبدالغنی بن نقطہ ہوگا وہ بہت سے اولیا سے عالی رتبہ ہوگا اللہ تعالیٰ اوسکے ساتہہ فرشتون سے فخر کریگا پہر اونہون نے ایک طاقیہ یعنی ٹوپی میرے سر پر رکہی پس جب مین نے اپنا سر چہوا تو اپنے تارک سر مین ایک ایسی سردی پائی جوکہ میرے دلسے متصل ہوگئی اور میرے قلب کو سرد کردیا پہر میرے واسطے ملکوت کا کشف کیا گیا اور مین نے عالمون کو اور مافیہا کو سناکہ باختلاف لغات وانواع تقدیس اللہ تعالیٰ کی تسبیح کررہے ہین پس قریب تہا کہ میری عقل جاتی رہے تو حضرت شیخ نے مجھپر ایک کدو پہینک مارا جوکہ اونکے ہاتہہ مین تہا پس اللہ تعالیٰ نے میری عقل مجھپر ثابت رہنے دی اور تمکین مجھے زیادہ عطا کی پہر اونہون نے مجھکو خلوت مین بٹھایا تو کئی مہینے اوس مین ٹھہرا رہا پس قسم ہے اللہ کی نہین پایا مینے کوئی امر ظاہر اور باطن مگر اونہون نے اوسکی مجھے خبر دی قبل اسکے کہ مین اوسکو کہون اور نہین پہونچا مین طرف کسی مقام کے اور کسی حال کے اور نہین مشاہدہ کیا مینے کسی مشہد کا اور نہین کشف کیا گیا مجھپر کوئی عالم غیب سے مگر اونہون نے اوسکی مجھے خبر دیدی قبل اسکے کہ مین اوسکو پاؤن پہر وہ میرے واسطے اوسکے احکام کی تفصیل کرتے اور اوسکے مشکلات میرے لئے حل فرماتے اور اوسکی اصل وفرع کا بیان کرتے تہے اور وہ ہمیشہ ایک منزلت مین بعد ایک منزلت کے مجھکو اوتارتے رہے اوس شے کے علم تک جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور کئے امور کی مجھے خبر دی جوکہ مجھے واقع ہوئی جیسے اونہون نے خبر دی تہی تیس برس بعد اونکی خبر دینے سے اور درمیان اسکے کہ مینے اونسے خرقہ پہنا اور ابن نقطہ نے مجھسے خرقہ پہنا پچیس برس کی مدت تہی اور وہ ویسا ہی تہا جیسا کہ اونہون نے وصف کیا تہا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ

الحکایۃ السابعۃ والثمانون

بعد الست المئین عن الجلیل العارف باللہ مکارم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت یوما بین یدی الشیخ عبدالقادر قدس اللہ روحہ ببدرستہ فمر بنا دراج طائر

في الجوّ فخطر في نفسي شهوة اكله بكشكٍ فنظر الشيخ اليّ متبسما ونظر الى الجوّ فسقط الدرّاج
الى ارض المدرسة وسعى حتى وقف على فخذي ساعة فقال الشيخ يا مكارم دونك وما اشتهيت
او ليغرّن عنّ الله تعالى منك شهوة بالكشك فبغض الى الدرّاج من وقتي ذلك الى الآن وانه
ليوضع بين يديّ مشويًّا ومطبوخًا فلا استطيع شمّ رائحته كراهة له وقد كنت قبل ذلك
من احبّ الناس فيه قال وحضرت مجلسه مرةً وهو يتكلم في مقامات الواصلين ومشاهدة
العارفين حتى اشتاق كل من كان حاضرا الى الله عز وجل فوقع في خاطري كيف الطريق الى
نيل المراد فقطع كلامه والتفت الى جهتي وقال يا مكارم بينك وبين مرادك قدمان تقطع
باحدهما الدنيا وبالاخرى نفسك ثم ها انت وربك - شیخ جلیل عارف مکارم رضی اللہ
تعالی عنہ کہتے ہین کہ مین ایکدن حضرت شیخ عبد القادر قدس اللہ روحہ کے روبرو تہا اونکے مدرسہ مین
پس ایک دراج درمیان آسمان وزمین کے اوڑتا ہوا ہمپر گذرا تو میرے جی مین اوسکے کہانے کی خواہش
جو کے ساتھہ گذری پس شیخ نے مسکراتے ہوئے میری طرف نظر کی اور جو کی طرف دیکہا تو وہ دراج
زمین مدرسہ کی طرف گر پڑا اور دوڑا یہانتک کہ گہڑی بہر تک میری ران پر ٹہیرا رہا پس حضرت شیخ نے
فرمایا او مکارم لیلی اوس شے کو جسکی تونے خواہش کی تہی یا البتہ اللہ تعالی اوسکے کہانے کی خواہش
جو کے ساتھہ تجہسے کہینچ لیگا پس میرا اوسوقت سے ابتک دراج مجہے مبغوض ہوگیا اور وہ بہنا ہوا اور
پکا ہوا میرے آگے رکہا جاتا ہی تو مین اوسکی کراہت کے مارے اوسکی بو سونگہنے کی طاقت نہین رکہتا ہون
حالانکہ اس سی قبل سب لوگونسے ٹرہکر وہ مجہے محبوب تہا کہا اور ایک بار مین اونکی مجلس مین تہا اور وہ
مقامات واصلین ومشاہدہ عارفین مین کلام کر رہے تہی یہانتک کہ ہر ایک جو حاضر تہا وہ اللہ تعالی کی طرف
مشتاق ہوگیا پس میری دل مین یہ بات پڑی کہ مراد پانے کی طرف راہ کیونکر ہے تو اونہون نی اپنا کلام
قطع کیا اور میری طرف التفات کیا اور فرمایا او مکارم درمیان تیرے اور تیری مراد کے دو قدم ہین ایک
قدم سے تو تو دنیا کو قطع کرے اور دوسرے سے اپنے نفس کو پہر تو ہے اور تیرا رب ہے **الحکایۃ**
الثامنة والثمانون بعد الست المئين عن الشيخ الصالح ابي المظفر اسمعيل بن علي الحميري
رحمه الله تعالى قال كان سيدي الشيخ علي بن الهيتي رضي الله تعالى عنه اذا مرض ربما ياتي الى
مكان لي يتمرّض فيه اياما فمرض مرة فاتاه سيدي الشيخ عبد القادر رضي الله تعالى عنه وارضاه
من بغداد عائدا واجتمعا في المكان المذكور وكان فيه نخلتان قد يبستا لهما اربع سنين
لم تثمرا وكنا قد عزمنا على قطعهما فقام الشيخ عبد القادر رضي الله تعالى عنه فتوضأ تحت

جو درمیان آسمان ۱۲
فوز بین ۱۲
تعریض بیمار داری کردن ۱۲

احدٰہما وصلی رکعتین تحت الاخری فاینعا واورقا واثمرا فی اسبوعہا ذٰلک وکان اوان حمل النخل فاحضرت شیئا من تمرہا فی ذلک المکان فاکل منہ وقال لی بارک اللہ لک فی ارضک ودرہمک وصاعک وضرعک قال فغلت لی ارضی منذ تلک السنۃ اضعاف خراجہا المعتاد وصرت کلما وضعت درہما فی جہۃ لیاتی لی منہا اضعافا مضاعفۃ واذا ترکت مائۃ کارۃ بر الی مکان ما وتصدقت منہا بخمس کارۃ وکلت الباقی لوجدتہ مائۃ کارۃ وانتجت ماشیتی حتی تاہ منی عددہا والحالۃ ھٰذہ الی الاٰن ببرکۃ دعوتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ صالح ابو المظفر اسمٰعیل بن علی حمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ سیدی شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیمار ہوتے تو بسا اوقات میرے ایک مکان کی طرف آتے اوس مین کئی دن اونکی تیمارداری کی جاتی تہی پس وہ ایک بار بیمار ہوئی تو سیدی حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ اونکی عیادت کرنے کو بغداد سے اونکے پاس آئے اور دونون مکان مذکور مین جمع ہوئے اوس مین کہجور کے دو درخت سوکہہ گئی تہے چار برس سے وہ بارور نہین ہوئے تہے ہمنے اونکی کاٹ ڈالنے پر عزم کرلیا تہا پس حضرت شیخ عبد القادر کہڑے ہوئے پہر اونہون نے ایک درخت کے نیچے تو وضو کیا اور دوسرے کے نیچے دو رکعت نماز پڑہی پس وہ دونون تر و تازہ ہوگئے اور اون مین پتے آگئے اور اوسی ہفتے مین بارور ہوگئے اور وہ وقت کہجورون کے بارور ہونیکا تہا تو میری کہجورین جو اوس مکان مین تہین اونمین سے کچہہ مینے حاضر کین پس آپنے اون مین سے کہائین اور مجہسے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے واسطے برکت دے تیری زمین مین اور تیرے درہم مین اور تیرے صاع مین اور تیری مواشی مین کہا پہر اوسی برس سے میری زمین نے اپنے خراج معتاد کا کئی گنا مجہے دیا اور مین ایسا ہوگیا کہ جب کبہی کوئی درہم کسی جہت مین رکہتا تو وہ درہم اوس جہت سے دونا دون ہوکر میرے واسطے آتا اور جب مین گیہون کے سَو کارہ کسی مکان کیطرف چہوڑ دیتا پہر اگر اون مین سے پانچ کارہ خیرات کردیتا اور باقی کو ناپتا تو اونکو سو کارہ پاتا تہا اور میری ماشیہ کے بہانتک ولادہوئی کہ اونکی گنتی مجہسے جاتی رہی یعنی اتنی کثرت ہوئی کہ شمار نہین کرسکتا تہا اور اونکی دعا کی برکت سے ابتک یہی حالت ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ

الحکایۃ التاسعۃ والثمانون بعد الست المئین عن الشیخ ابی الحسن الجوسقی رحمہ اللہ تعالیٰ قال ورد علی وارد عظیم فی زمن شیبتی اشکل علی کثیر من امورہ فجئت الی سیدی الشیخ علی بن الہیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاسألہ عنہ فقال لی ابتداء یا ابا الحسن واردک من افضال القدرۃ لا تنحل مشکلاتہ بالاقوال بل بالافعال اذہب الی الشیخ عبد القادر

فانه ملك علماء العارفين ومالك ازمة افعال المتصرفين في وقته هذا قال فجئت الى بغداد و
دخلت على سيدي الشيخ عبد القادر رضوان الله عليه فوافيته جالسا في قبة مدرسة
وبين يديه جماعة فلما جلست بين يديه نظر الي ففهمت عنه جميع ما في باطني وما جئت بسببه
واخرج من تحت سجادته خيطا ملويا على خمس طاقات فاعطاني طرفه وامسك طرفه الآخر
بيده وحل منه ليلة فانضح لي من واردي طرف عظيم وشاهدت فيه امرا جليلا ثم حل
منه ليلة اخرى فانضح لي منه طرف عظيم وشاهدت فيه امرا جليلا وكلما حل ليلة انضح لي من وارد
طرف عظيم لا حد له عندي وشاهدت في ضمنه امرا جليلا لا يدرك كنهه حتى حل الليالي الخمس فانكشف لي
جميع احكام واردي وتبينت لي خفيات امورها من مكامن اسرارها ونهضت بصيرتي بقوى الروحانية
حتى خرقت الحجب فنظر الي الشيخ وقال خذها بقوة وامر قومك يأخذوا باحسنها فقمت بين
يديه ووالله ما كلمته بكلمة ولا علم الحاضرون شيئا من امري ورجعت الى الموضع الذي
جئت منه فلما جلست بين يدي الشيخ علي بن الهيتي قال لي قبل ان انطق الم اقل لك ان الشيخ
عبد القادر ملك علماء العارفين ومالك ازمة افعال المتصرفين يا ابا الحسن لم يكن من احكام
واردك مشاهدات لك لكن لما زج نظر الشيخ عبد القادر واردك انبحل لك هذه المشاهدات وفوادها تفني الاعمار
ولو لا قوله لك خذها بقوة لانفصل عنك عقلك وحشرت في زمرة المولهين بل اخبرك ممن يقتدي بك بقوله
وامر قومك يأخذوا باحسنها شیخ ابو الحسن جوسقی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ میرے
زمانہ پیری میں ایک ایسا وارد عظیم مجھپر وارد ہوا جسکے بہت سے امر مجھپر مشکل ہوئے پس میں سیدی
شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف آیا تاکہ اونسے اوس وارد کا حال پوچھوں تو انہوں نے ابتدا
ہی مجھسے فرمایا اے ابو الحسن تیرا وارد افعال قدرت میں سے ہے اوسکے مشکلات اقوال سے حل نہونگے
بلکہ افعال سے تو شیخ عبد القادر کی طرف چلا جا اسلیئے کہ وہ علمای عارفین کے بادشاہ ہیں اور اپنے اس
وقت میں افعال متصرفین کی باگوں کے مالک ہیں کہا پھر میں بغداد کی طرف آیا اور سیدی حضرت
شیخ عبد القادر رضوان اللہ تعالی علیہ پر داخل ہوا تو میں نے اونکو اپنے مدرسہ کے قبے میں بیٹھا ہوا پایا
اور اونکے آگے ایک جماعت تھی پھر جب میں اونکے آگے بیٹھا تو انہوں نے میری طرف نظر کی
پس جو شے میری باطن میں تھی اور جسکے سبب سے میں اونکے پاس آیا تھا وہ سب میں نے اونسے
سمجھ لی اونہوں نے اپنے مصلے کے نیچے سے ایک تاگا پانچ تار کا بٹا ہوا نکالا پھر اوسکا ایک سرا
توجھکو دیا اور دوسرا سرا اپنے ہاتھ میں پکڑا اور اوس میں سے ایک پیچ کھولا تو میری وارد

ع ازمۃ جمع زمام بمعنی مہار ۱۲
ع فوافیتہ موافاۃ رسیدن ۱۲
ع ملویا لی یلوی تافتن رسن و آمدن ۱۲
ع انضح لاح یلوح پیدا شدن و آن ۱۲ ص
ع طاقات جمع طاقۃ بالضم ریسمان پیچیدہ ۱۲ ق
ع لیلۃ یعنی پیچ تار ۱۲
ع زج نبین الشیخ پیداشتن خبر ۱۲ المقدمہ

بہ

ع اصل میں لفظ شیبی تھا جسکا ترجمہ پیری ہوا لیکن شاید شیبتی یعنی جوانی ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ

مین سے ایک بڑا حصہ میرے لئے واضح ہوگیا اور مین نے اوس مین ایک امر جلیل مشاہدہ کیا پھر اوس مین سے اور پیچ کھولا تو اوس مین سے ایک بڑا حصہ میرے واسطے واضح ہوگیا اور مین نے اوس مین ایک امر جلیل مشاہدہ کیا اور یہ حال ہوگیا کہ جب مَین کوئی پیچ کھولتے تو میرے وارد مین سے ایک ایسا حصہ عظیم مجھے واضح ہوتا جاتا تھا جسکی میرے نزدیک کوئی حد نہین ہے اور اوسکے ضمن مین ایک ایسی امر جلیل کا مشاہدہ کرتا جاتا تھا جسکے کُنہ کا ادراک نہین کیا جا سکتا تھا یہانتک کہ پانچون پیچ کھولڈالے تو میرے وارد کے سارے احکام مجھپر منکشف ہوگئے اور اوسکے خفی امور اور اوسکی پوشیدہ اسرار سے میرے لئے ظاہر ہوگئے اور میری بصیرت قواے روحانیہ کے ساتھہ اوٹھہ کھڑی ہوئی یہانتک کہ حجابون کو پہاڑ ڈالا پھر حضرت شیخ نے میریطرف نظر کی اور فرمایا خُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا یعنی پکڑ تو اوسکو ساتھہ قوت کے اور حکم کر اپنی قوم کو کہ وہ اخذ کرین اوسکے خوب تر کو پھر مین اونکے آگے کھڑا ہوگیا۔ واللہ نہ تو مین نے اونسے کوئی بات کی اور نہ حاضرین نے میرے امر مین سے کوئی شے جانی اور مین اوس جگہہ کی طرف لوٹ آیا جس سے آیا تھا پھر جب مین شیخ علی بن ہیتی کے آگے بیٹھا تو قبل اسکے کہ مین بولون اونہون نے مجھسے فرمایا کیون مین نے مجھسے نہین کہدیا تھا کہ شیخ عبدالقادر ملک علماے عارفین و مالک ازمۂ افعال متصرفین ہین اور ابوالحسن تیرے وارد کے احکام مین سے مشاہدات نہ تھے واسطے تیرے لیکن جبکہ شیخ عبدالقادر کی نظر تیری وارد سے ممزوج ہوئی تو اوسنے تیرے واسطے ان مشاہدات کا نتیجہ دیا اور اونکی ادنی مین عمرین فنا کی جاتی ہین اور اگر اونکا قول خُذْهَا بقوۃ تیرے واسطے نہ ہوتا تو تیری عقل تجھسے جدا ہو جاتی اور تو زمرۂ مولہین مین محشور ہوتا اور اونہون نے اپنے قول وامر قومک یاخذوا باحسنها سے تجھے یہ خبر دی ہے کہ تو اون لوگون مین سے ہے جنکے ساتھہ اقتدا کیا جاتا ہے

الحکایۃ التسعون

بعد الست المائین عن الشیخ القدوۃ ابی محمّد علی بن ابی بکر البعقوبی رحمہ اللہ تعالیٰ قال اخذ سیدی الشیخ ابو الحسن علی بن الهیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدی واتانی الی سیدی الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وقال لہ هذا غلامی فخلع ثوبا کان علیہ والبسنی ایاہ وقال لی لبست قمیص العافیۃ قال فلی منذ البستہ خمس وستون سنۃ ما وجدت لی فیها الما اشکوہ قال وانی بی الیہ ایضا وقال لہ اطلب منک لہ خلعۃ باطنۃ فاطرق ملیا فرایت بارقۃ من نور صدرت عنہ واتصلت بی فرایت فی الوقت الحاضر اصحاب القبور واحوالهم والملائکۃ فی مقاماتهم وسمعت تسبیحهم باختلاف لغاتهم وقرأت المکتوب

علی جبین کل انسان وکُشِفَ لی عن امورٍ جلیلۃ وقال لی خذھا ولا تخف فقال سیدی
الشیخ علی اخاف علیہ زوال العقل فضرب بیدہٖ فی صدری فوجدتُ فی باطنی شیئاً علی ھیئۃ
السندان فلم ارتع بشیئ مما رایت و سمعت و انا الی الاٰن استضیئ بنوزاتٖ البارقۃ فی طرق
الملکوت **قال** ودخلت بغداد اوّل دخولی الیھا وانا لا اعرف فیھا احداً ولا مکاناً والجأت الیٰ
مدرسۃٍ حسنۃٍ وھی مدرسۃ الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ولم یکن فیھا
حینئذٍ غیری فسمعت قائلاً یقول من داخل دارٍ فیھا یاعبد الرزاق اخرج وانظر من ثَمَّ فخرج
ودخل وقال ماثَمَّ الا صبیٌّ سوادیٌّ قال لھذا الصبی شان عظیم ثم خرج الشیخ الی ومعہ
خُبزٌ وطعام وماکنت رایتہ قبل فقمتُ اجلالاً لہ فقال علی ائت ھُنا ووضع الطعام قُدّامی و
قال لی نفع اللہ بک نفع اللہ بک نفع اللہ بک سیاتی زمان یفتقر فیہ الیک وتصیر علیا
قال فانا فی دعوۃ الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ **شیخ قدوہ ابو محمد علی
بن ابی بکر یعقوبی** رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ سیدی شیخ ابو الحسن علی بن ہیتی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے نے میرا ہاتھ پکڑا اور سیدی شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کیطرف مجھکو
لائے اور اونسے کہا کہ یہ میرا غلام ہے تو اونہون نے ایک کپڑا اوتارا جو اونپر تہا اور وہ مجھے پہنا دیا
اور مجھسے فرمایا کہ تونے عافیت کا کُرتا پہن لیا کہا پس جب سے مینے اوسے پہنا ہے جسکو پینسٹھ برس
ہوئین اس مدت مین میرے لئے کوئی ایسا درد حادث نہین ہوا جسکی مین شکایت کرون کہا ایک بار
اور مجھکو اونکے پاس لائے اور اونسے کہا کہ مین آپسے اسکے واسطے ایک باطنی خلعت طلب
کرتا ہون پس اونہون نے ایک زمانہ تک اپنا سر نیچے کیا تو مینے نور کی ایک چمک دیکھی کہ وہ اونسے
صادر ہوئی اور میرے ساتھ متصل ہوگئی پس مینے اوسیوقت مین اصحاب قبور کو اور اونکے احوال کو
دیکھا اور فرشتون کو اونکے مقامات مین اور اونکی تسبیح سنی اونکی مختلف زبانون مین اور جو کچھہ
ہر انسان کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے اوسکو پڑہ لیا اور امور جلیلہ میرے لئے کشف کئے گئے اور مجھسے
فرمایا کہ انکو لیلے اور مت ڈر پس سیدی شیخ علی نے کہا کہ مین عقل کے زائل ہونے سے اسپر ڈرتا ہون
تو اونہون نے اپنا ہاتھ میرے سینے مین مارا پس مین نے اپنے باطن مین ایک شے سندان کی
ہیئت پر پائی پہر مین کسی شے سے نہین ڈرا منجملہ اون اشیاء کے جنکو مینے دیکھا اور سنا اور مین
ابتک ملکوت کی راہون مین اوسی چمک کے نور سے روشنی لے رہا ہون کہا مین پہلے پہل بغداد
کی طرف داخل ہوا اور مین وہان نہ کسی شخص کو پہچانتا تہا نہ کسی مکان کو مینے ایک خوبصورت مدرسے کی

طرف پناہ پکڑی وہ مدرسہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کا تہا اور اوسوقت میرے سوا اوس مین کوئی نہ تہا پس مینے ایک کہنے والے کو سنا کہ اوس مدرسے مین کے ایک گہر کے اندر سے یون کہہ رہا ہی اوعبد الرزاق باہر نکل اور دیکھہ وہان کون ہی پس وہ باہر نکلے اور اندر گئے اور کہا وہان تو کوئی نہین ہے مگر ایک لڑکا گانوٗن کا ہی فرمایا کہ اس لڑکے کیواسطے تو ایک شان عظیم ہی پہر حضرت شیخ میری طرف نکلے اور اونکے ساتہہ روٹی اور طعام تہا مین نے اس سے قبل اونکو نہین دیکہا تہا تو مین اونکے اجلال کیواسطے کہڑا ہوگیا پس فرمایا علی یہان آ اور وہ طعام میرے آگے رکہدیا اور مجہسے فرمایا کہ اللہ تجہسے نفع دے اس کلمے کو تین بار فرمایا عنقریب ایک ایسا زمانہ آئیگا جس مین تیری طرف افتقار کیا جائیگا اور تو علی ہو جائیگا کہا پس مین حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی دعا مین ہون **الحکایۃ الحادیۃ والتسعون**

بعد الست المئین عن الشیخ ابی عبد اللہ محمد الجیلی القزوینی اصلاً و داراً والشیخ ابی اسحٰق ابراھیم بن ابی عبد اللہ الطبری رحمہما اللہ تعالیٰ قالا لما اشتھر امر الشیخ محیی الدین فی البلاد قصد الی زیارتہ ثلاثۃ من مشائخ جیلان فلما دخلوا بغداد اوتوا الی مدرسۃ استاذنوا علیہ فوجدوہ جالساً بیدہ کتاب ورأوا ابریقہ متوجھا الی غیر جھۃ القبلۃ والخادم واقفاً بین یدیہ فنظر بعضہم الی بعض کالمنکرین علی الشیخ بسبب الابریق وتفریط الخادم فیہ فوضع الکتاب من یدہ ونظر الیہم نظرۃ ونظر الی الخادم نظرۃ فوقع میتا ونظر الی الابریق نظرۃ فدار بنفسہ الی القبلۃ **قالا** وحضر عندہ بمدرسۃ الشیخ بقا والشیخ علی بن ھیتی والشیخ ابو سعد القیلوی والشیخ ماجد الکردی فامر الشیخ خادمہ ان یمد السماط فلما ھیأہ واخذوا فی الاکل قال لخادمہ اقعد وکل قال انا صائم قال کل ولک اجر صوم ثلاث قال انا صائم قال کل ولک اجر صوم اسبوع قال انا صائم قال کل ولک اجر صوم شھر قال انا صائم قال کل ولک اجر صوم سنۃ قال انا صائم قال کل ولک اجر صوم الدھر قال انا صائم فنظر الیہ مغضبا فسقط الی الارض وانتفخ جسدہ ویقطر قیحا ودما فشفع فیہ المشائخ الحاضرون وسکن غضبہ علیہ حتی رضی عنہ فعاد کما کان کان لم یکن بہ شیئ **شیخ ابو عبد اللہ محمد جیلی قزوینی وشیخ** ابو اسحٰق ابراہیم بن ابو عبد اللہ طبری رحمہما اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ جب حضرت شیخ محیی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امر شہرون مین مشتہر ہوا تو مشائخ جیلان مین سے تین شخصون نے اونکی زیارت کی طرف قصد کیا پس جب وہ بغداد مین داخل ہوے اور اونکے مدرسہ کیطرف آئے تو اونکی پاس

حاضر ہونے کا اذن چاہا پس اونکو پایا کہ بیٹھے ہوئے ہین اونکے ہاتھہ مین ایک کتاب ہے اور اونکے
لوٹے کو دیکھا کہ غیر جہت قبلہ کیطرف متوجہ ہے اور اونکے خادم کو دیکھا کہ اونکے آگے کھڑا ہے
پس اون مین کے بعض نے بعض کی طرف نظر کی مثل انکار کرنیوالون کے حضرت شیخ پر بسبب اوس
لوٹے کے اور بوجہ قصور کرنے خادم کے اوسکی باری مین پس حضرت شیخ نے وہ کتاب تو اپنے
دست مبارک سے رکھدی اور اونکی طرف ایک نظر کی اور اوسی خادم کی طرف بہی ایک نظر تو وہ مردہ
ہوکر گر پڑا اور اوس لوٹے کیطرف ایک نظر کی تو وہ خود قبلے کیطرف پہر گیا ہے دونون راوی
کہتے ہین کہ حاضر ہوئے آپکے پاس آپکے مدرسہ مین شیخ بقا و شیخ علی بن ہیتی و شیخ ابو سعد قیلوی
و شیخ ماجد کردی پس حضرت شیخ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ دسترخوان بچھاوے پہر جب اوسنے اوسکو مہیا کر دیا
اور وہ لوگ کہانے مین لگے تو حضرت شیخ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ تو بہی بیٹھہ جا اور کہا اوسنے کہا مین
روزے سے ہون فرمایا کہا اور تیرے لئے تیرے روزے کا اجر ہے اوسنے عرض کی کہ مین روزہ دار
ہون فرمایا کہا اور تیرے واسطے ایک ہفتے کے روزے کا اجر ہے اوسنے کہا مین صائم ہون فرمایا
کہا اور تیرے لئے مہینے بہر کے روزونکا ثواب ہے اوسنے کہا میرا روزہ ہے فرمایا کہا اور تیرے واسطے
سال بہر کے روزون کا اجر ہے اوسنے عرض کیا کہ مین روزہ دار ہون فرمایا کہا اور تیرے لئے ہمیشہ کے
روزون کا ثواب ہے اوسنے کہا کہ میرا روزہ ہے پس حضرت شیخ نے غضبناک ہوکر اوسکی طرف نظر کی
تو وہ زمین کی طرف گر پڑا اور اوسکا جسم پہول گیا اور پیپ اور خون ہوکر ٹپکنے لگا پس مشائخ حاضرین
نے اوسکے حق مین سفارش کی اور آپکا غصہ جو اوسپر تہا وہ تہم گیا یہانتک کہ آپ اوس سے راضی
ہوگئے تو وہ ویسا ہی ہوگیا جیسا کہ تہا گویا اوسکو کچہہ ہوا ہی نہ تہا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ ولا حرمنا
من برکات قربہ عند مولاہ آمین **الحکایۃ الثانیۃ والتسعون** بعد الست

المئین عن الشیخ ابی القاسم عمر بن مسعود البزار رحمہ اللہ تعالیٰ قال قال الشیخ محیی الدین
عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ لمؤذن مدرسہ نصف للیلۃ المسفرۃ عن صباح یوم
الجمعۃ المبارکۃ مستہل شہر رمضان المعظم سنۃ خمس و اربعین و خمسمائۃ اصعد الی المنارۃ و ناد
الاولۃ ففعل ثم قال لہ فی اول الثلث الاخیر اصعد و ناد الثانیۃ ففعل ثم قال لہ فی اول السحر
اصعد و ناد الثالثۃ ففعل ثم قال لہ بعد ساعۃ اصعد و ناد بالسحور ففعل فلما کان من الغد
سألہ خواص اصحابہ عن معنی ذلک فقال ان العرش اہتز عند ما قلت لہ ناد الاولۃ
اہتزازۃ عظیمۃ و نادی مناد من تحت العرش لیقیم المقربون الاخیار و عند ما قلت لہ

صفوۃ براہین ۱۲ ص

ناد الثانیۃ اهتزاهتزازۃ دون الاولیٰ ونادیٰ منادٍ من تحت العرش لیقم الاولیاء الابرار وعند ماقلت له ناد الثالثۃ اهتزاهتزازۃ دونهما ونادی منادٍ من تحت العرش لیقم المستغفرون بالاسحار ناشرتُ الی ذوی المرتبۃ الاولۃ ان هٰذا الوقت وقتکم والی اصحاب المرتبۃ الثانیۃ ان هٰذا الوقت وقتکم والی اصحاب المرتبۃ الثالثۃ ان هٰذا الوقت وقتکم شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزّار رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت شیخ محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ نے اپنے مدرسہ کے مؤذن سے فرمایا اوس نصف شب کوجسکی صبح کو روز مبارک جمعہ تہا اور وہ شب شہر رمضان معظم کی چاند رات تہی ۵۴۵ھ ہجری کی کہ تو منارہ کی طرف چڑہ جا اور پہلی اذان پکار دے پس اوسنے حکم کی بجاآوری کی پہر اول ثلث اخیر شب مین اوس سے فرمایا کہ چڑہ جا اور دوبارہ اذان دے پس اوسنے دیدی پہر اول سحر مین اوس سے فرمایا کہ چڑہ جا او تیسری بار اذان دیدے پس اوسنے حکم کی تعمیل کی پہر بعد گہڑی بہر کے اوس سے فرمایا کہ چڑہ جا اور سحری کی ندا کردے پس اوسنے کردی پہر جب کل کا دن ہوا تو آپکے خواص اصحاب نے آپسے اسکے معنی کا سوال کیا تو فرمایا کہ جس وقت مین نے اوس سے کہا تہا کہ اول ندا کر تو عرش نے ایک عظیم حرکت کی اور عرش کے نیچے سے ایک ندا کرنیوالے نے ندا کی کہ چاہیئے کہڑے ہوجائین مقربین اخیار اور جب مین نے اوس سے کہا تہا کہ دوسری ندا کر تو عرش نے ایک حرکت کی پہلے بار سے کم اونیز عرش سے ایک منادی نے ندا کی چاہیئے کہ کہڑے ہوجائین اولیاء ابرار اور جب مین نے اوس سے کہا تہا کہ تیسری بار ندا کر تو عرش نے ایک حرکت کی اول ودوسری بار سے کم اور اوسکے نیچے سے ایک منادی نے ندا کی چاہیئے کہ کہڑے ہوجائین مستغفرین بالاسحار یعنی وہ لوگ جوکہ سحر کیوقت مغفرت مانگا کرتے ہین پس مین نے اول مرتبہ والون کیطرف اشارہ کیا کہ یہ وقت تمہارا وقت ہی اور دوسرے رتبے والون کی طرف کہ یہ وقت تمہارا وقت ہی اور تیسرے مرتبے والون کی طرف کہ یہ وقت تمہارا وقت ہے۔

الحکایۃ الثالثۃ والتسعون

بعد الست المئتین عن الشیخین الجلیلین السیدین الاصلین عبدالوہاب وعبدالرزاق ابنی قطب الزمان وصفوۃ الرحمٰن حامل رایۃ الشرف والمفاخر الشیخ محیی الدین عبدالقادر رضوان اللہ علیہ وعلی محبیہ وقالا ابکر الشیخ بقا رضی اللہ تعالی عنہ سحر یوم الجمعۃ الخامس عشر من شہر رجب سنۃ ثلاث واربعین وخمسمائۃ الی مدرسۃ والدنا الشیخ محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وقال لنا الا سالتمونی عن سبب بکوری الیوم انی رایت اللیلۃ نورا اضاءت بہ الافاق وعم اقطار الوجود ورایت اسرار ذوی الاسرار تتب الیہ فمنہا ؟

ہمیشہ ہم... [illegible] حکایت [illegible] ہاتی

ما یتصل بہ ومنہا ما یمنعہ مانع من الاتصال ہو وما اتصل بہ سر منہا الا تضاعف نورہ فتطلبت ینبوع ذلک النور فاذا ھو صادر عن الشیخ عبد القادر فاردت الکشف عن حقیقۃ فاذا نور شہودہ قابل نور قلبہ وتقادح ھذان النوران فانعکس ضیاءھما علی مرأۃ حالہ و اتصلت اشعۃ المتقادحات من لحظ جمعہ الی وصف تفرقتہ فاشرق بہ الکون ولم یبق ملک الانزل اللیلۃ الی الارض الا اتاہ وصافحہ واسمہ عندھم الشاھد المشھود قالا فاتیناہ وقلنا لہ اصلیت اللیلۃ صلوۃ الرغائب فانشد شعر اذا نظرت عینی وجوہ احبتی ✤ فتلک صلوتی فی لیالی الرغائب ✤ وجوہ اذا ما اسفرت عن جمالھا ✤ اضاءت لھا الاکوان من کل جانب ✤ حرمت الرضا ان لم اکن یاذ الادمی ✤ ازاحم شجعان الوغا بالمناکب ✤ اشق صفوف العارفین بعزمۃ ✤ تعلی المجدی فوق تلک المراتب ✤ ومن لم یوف الحب ما یستحقہ ✤ فذلک الذی لم یات قط بواجب ✤ شیخین جلیلین سیدین اصیلین شیخ عبد الوہاب وشیخ عبد الرزاق رضی اللہ تعالی عنہما فرزندان قطب زمان وبرگزیدہ رحمن حامل رایت شرف مفاخر حضرت شیخ محیی الدین عبد القادر رضوان اللہ علیہ وعلی محبیہ کہتے ہین کہ شیخ بقا رضی اللہ تعالی عنہ صبح سویرے روز جمعہ کے سحر کیوقت پندرہوین ماہ رجب سنہ ۵۴۳ ہجری کو ہمارے والد رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے مدرسہ کیطرف آئے اور ہمسے کہا تم مجھسے کیون نہین پوچھتے ہو آج میرے سویرے آنیکا سبب بیشک مینے آجکی رات ایک ایسا نور دیکھا جس سے آفاق روشن ہوگیا اور اقطار وجود کو عام شامل ہوا اور مین نے اسرار والون کے اسرار کو دیکھا کہ وہ اوسکی طرف دوڑتے جستجو کرتے جارہے ہین پھر اون مین سے وہ ہے کہ اوسکے ساتھ متصل ہورہا ہے اور اون مین سے وہ ہے کہ کوئی مانع اوسکی ساتھ متصل ہونے سے اوسکو روک رہا ہے اور جو کوئی سر اوسکے ساتھ متصل ہوا تو اوسکا نور مضاعف ہوگیا پس مینے اوس نور کا منبع تلاش کیا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ شیخ عبد القادر سے صادر ہو رہا ہے پھر مینے اوسکی حقیقت کے کشف کا ارادہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ اونکے شہود کا نور ہے کہ اونکے قلب کے نور سے مقابل ہوا ہے اور یہ دونون نور باہم چقماق کی طرح جھڑے ہین پھر اونکی روشنی اونکے حال کے آئینہ پر منعکس ہوئی ہے اور متصل ہوگئین شعاعین انوار باہم جھڑنیوالون کے اونکے لحظ جمع سے طرف اونکی وصف تفرقہ کے پس جہان اونسے روشن ہوگیا اور باقی نہین رہا کوئی فرشتہ مگروہ نازل ہوا آجکی رات طرف زمین کے اور اونکے پاس آیا اور اونسے مصافحہ کیا اور اونکا نام اونکے نزدیک شاہد مشہود ہے پھر وہ دونون کہتے ہین کہ ہم اونکے پاس آئے اور اونسے کہا کہ کیا آپنے آجکی رات صلوۃ الرغائب پڑھی ہے

تو اونہون نے یہ شعر پڑہے جنکا مضمون یہ ہے کہ جسوقت میری آنکہہ نے نظر کی طرف چہرون میرے
دوستون کے تو یہی میری نماز ہے رغائب کی راتون مین وہ ایسے چہرے ہین کہ جب وہ اپنے جلال سے
پردہ اوٹہا دیتے ہین تو سارا جہان ہر طرف سے اونکی وجہ سے روشن ہوجاتا ہے رضائے محبوب سے محروم کہا
جاؤن اگر مین اپنے خون کا بدل کرنیوالا نہ ہون اس حال مین کہ شجاعان جنگ کی اپنے مونڈہون سے مزاحمت
کرون عارفین کی صفین پہاڑون ایک عزم سے پہر وہ عزم میرے مجد کے ساتہہ اون مراتب کے اوپر بلند ہوا اور جس
شخص نے کہ حب کا پورا حق ادا کیا جسکے وہ مستحق ہے تو بیہودہ شخص ہے کہ کبہی کسی واجب کو ادا نہ کیا **الحکایۃ**
الرابعۃ والتسعون بعد الستمائین **عن** الشیخ القدوۃ ابی الحسن علی القرشی
والفقیہ ابی القاسم محمد بن عبادۃ الانصاری قالا قیل للشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ
تعالی عنہ وارضاہ ونحن حاضران نسمع فی سنۃ ثلاث وخمسین وخمسمائۃ صف لنا شیئا مما
وجدتہ من احوال البدایۃ والنہایۃ من ہذا الامر لنقتدی بک فانشد یقول **شعرا** انا راغب
فیمن تقرب وصفہ ۞ ومناسب لفتی تلاطف لطفہ ۞ ومفاوض العشاق فی اسرارہم ۞
من کل معنی لم یسعنی کشفہ ۞ قد کان یسکرنی مزاج شرابہ ۞ والیوم یصحینی لدیہ صرفہ ۞ وایغیب
عن رشدی باول نظرۃ ۞ والیوم استجلیہ ثم ازفہ ۞ فقالوا لہ انا نصوم مثلما تصوم ونصلی مثلما
تصلی ونجتہد مثلما تجتہد وما نری من احوالک شیئا فقال زاحمتمونا فی الاعمال اتزاحمونا فی
المواہب واللہ ما اکلت حتی قیل لی بحقی علیک کل ولا شربت حتی قیل لی بحقی علیک اشرب
وما فعلت شیئا حتی امرت بفعلہ قال ابو حفص الصینی کان الشیخ عسکر یتمثل بہذہ الابیات
کثیرا ولفظہ فی البیت الرابع ویغیب رشدی عند اول نظرۃ شیخ قدوہ ابو الحسن علی قرشی
وفقیہ ابو القاسم محمد بن عبادہ انصاری رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ حضرت شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ
تعالی عنہ وارضاہ سے کہا گیا اور ہم حاضر تہے سن رہے تہے ۵۵۳ہجری مین کہ آپ نے اس امر کے جو
احوال بدایت ونہایت پاے ہین اون مین سے کچہہ آپ ہم سے بیان فرمائین تاکہ ہم آپ کی پیروی کرین
پس آپ نے یہ شعر پڑہے جنکا مضمون یہ ہے کہ مین راغب ہون اوس شخص مین جو کہ اپنے نفس کو
قریب کرتا رہتا ہے یا جس کا وصف غریب ونادر ہے اور نسبت رکہنے والا ہون اوس
جوان سے جس کا لطف نرم وپاک وصاف ہے اور برابری کرنے والا ہون عشاق سے اون کے
اسرار مین ہر ایک معنی سے جسکے کشف کی مجہے گنجائش نہین ہے اول تو محبوب کی پانی ملی ہوئی شراب
مجہے مست ومدہوش کردیتی تہی اور آج اوس کی شراب صرف اوسکے پاس مجہی ہوش مین

عسکری ابن عبد الرحیم ... نصیبنی ... ابو حفص ... ۵

رکہتی ہے اور پہلے یہ حال تہا کہ اول ہی نظر مین اپنے ہوش و حواس سے غائب ہوجاتا تہا اور
آج اوسکا جلوہ چاہتا ہون اور اوسکو رخصت بہی کردیتا ہون پس لوگون نے آپ سے عرض کیا
کہ ہم روزے رکہتے ہین جیسے آپ رکہتے ہین اور ہم نماز پڑہتے ہین جیسے آپ پڑہتے ہین اور ہم اجتہاد و
کوشش کرتے ہین جیسے آپ کرتے ہین اور ہم آپکے احوال مین سے کچہہ بہی نہین دیکہتے پس آپنے فرمایا
کہ تمنے اعمال مین تو میری مزاحمت کری کیا اب مواہب مین بہی میری مزاحمت کیا چاہتے ہو واللہ مین نے
نہین کہایا یہانتک کہ مجہسے کہا گیا قسم ہے میرے حق کی جو تجہہ پر ہے کہ تو کہا اور نہین پیا مینے یہانتک کہ مجہہ
سے کہا گیا قسم ہے میرے حق کی جو تجہہ پر ہے کہ تو پی اور نہین کی مینے کوئی شے یہانتک کہ اوسکی کرنیکا مجہے امر ہوا ابوحفص نصیبنی کہتے
ہین کہ شیخ عسکر ان بیتونکو بہت پڑہا کرتے تہے اور لفظ وکتابت آخیر بیت ہیہے اور غائب ہوجاتا ہے میرا رشد نزدیک اول نظر کے ؏

الحکایۃ الخامسۃ والتسعون بعد الست المئین عن الشیخ الصالح ابی العباس

احمد بن محمد القرشی رکبدار الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ
قال رکب الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ واتی الی جامع المنصور
ثم رجع الی المدرسۃ وکشف عن وجہہ المبارک والقی بیدہ من علی جبینہ عقربا فسعت
علی الارض فقال لہا موتی فماتت مکانہا ثم قال لی یا احمد ان ھذہ ضربتنی من الجامع الی ھنا
ستین مرۃ قال وشکوت الیہ الفاقۃ والعیال فی غلاء نزل ببغداد فاخرج الی وقیۃ من بر وقال
لی ضعہ فی کوزۃ وسد راسہا وافتح فی جنبہا فتحا واخرجوا واطحنوا ولا تغیروہ قال فاکلنا
منہ خمس سنین ثم فتحتہ زوجتی فوجدتہ علی حالہ اول مرۃ ونفد فی سبعۃ ایام
فذکرت ذلک للشیخ فقال لو ترکتموہ لاکلتم الی ان تموتوا۔ شیخ صالح ابو العباس احمد بن محمد
قرشی رکابدار حضرت شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کے کہتے ہین کہ حضرت
شیخ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ جامع منصور کی طرف آئے پہر مدرسہ کی طرف لوٹ گئے اور اپنا
چہرۂ مبارک کہولا اور اپنے دست مبارک سے اپنی پیشانی مبارک سے ایک بچہو ڈالدیا تو وہ زمین پر
دوڑا پس آپ نے اوس سے فرمایا کہ مرجا تو وہ اپنی جگہہ مین مرگیا پہر مجہسے فرمایا اَو احمد بیشک اسنے
جامع سے یہانتک ساٹہہ بار مجہے ڈنگ مارا راوی کہتے ہین کہ مین نے اونسے فاقہ وعیال کی شکایت
کی اوس گرانی مین جو کہ بغداد پر نازل ہوئی تہی تو اونہون نے ایک وقیہ گندم نکالکر مجہے دیے
اور مجہسے فرمایا کہ تو انکو ایک برتن مین رکہہ چہوڑ اور اوسکا سر بند کردے اور اوسکے پہلو مین
ایک سوراخ کردے اور نکالتے جاؤ اور پیستے رہو اور اوسکو تغیر مت دینا کہتے ہین کہ پہر ہم اون کو

پانچ برس کہاتے رہی پہر اوسکو میری بی بی نے کہولا تو اوسکو اول بار کے حال پر پایا اور سات دن مین تمام ہوگیا پہر مینے حضرت شیخ سے اسکا ذکر کیا تو فرمایا کہ اگر تم اوسکو چہوڑ رکہتے تو تم بہاننک کہاتی رہتے کہ مرجاتے

الحکایۃ السادسۃ والتسعون بعد الست المئین

عن الشیخین الکبیرین ابی الحسن والشیخ ماجد الکردی قالا کان تاج العارفین ابو الوفا رضی اللہ تعالی عنہ یوما یتکلم علی الناس فوق الکرسی فدخل الشیخ عبد القادر الی مجلسہ وھو یومئذ شاب اول ما دخل بغداد فقطع تاج العارفین کلامہ وامر باخراج الشیخ عبد القادر فاخرج ثم تکلم تاج العارفین فدخل الشیخ عبد القادر المجلس ثانیا فقطع تاج العارفین کلامہ وامر باخراجہ فاخرج ثم تکلم تاج العارفین فدخل الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ المجلس ثالثۃ فنزل تاج العارفین واعتنقہ وقبل بین عینیہ وقال قوموا لولی اللہ تعالی یا اھل بغداد ما امرت باخراجہ اھانۃ لہ بل لتعرفوہ وعزۃ المعبود ان علی راسہ ضیاء حق قد تجاوزت ذوائبہا[91] المشرق والمغرب ثم قال لہ یا عبد القادر الوقت الآن لنا فیصیر لک یا عبد القادر کل دیک یصیح ویسکت الا دیکک فانہ یصیح الی یوم القیامۃ واعطاہ سجادتہ وقمیصہ ومسبحتہ وقصعتہ وعکازہ[92] فقیل لہ خذ علیہ العھد فقال علی جبینہ داعی المخرمی قلت یعنی بذلک الشیخ الذی یلبس الخرقۃ من یدہ وھو الشیخ ابو سعید المبارک بن علی المخرمی وقد ذکرت نسبۃ لبس الخرقۃ وشیوخہا فی کتاب نشر الریحان قال فلما انقضی المجلس ونزل تاج العارفین عن علی الکرسی جلس علی اخر مرقاۃ وامسک بید الشیخ عبد القادر وقال لہ یا عبد القادر لک وقت فاذا جاء اذکر ھذہ الشیبۃ وقبض علی کریمتہ[93] قال الشیخ عمر البزار وکانت مسبحۃ تاج العارفین التی اعطاھا الشیخ عبد القادر اذا وضعہا الشیخ محیی الدین علی الارض تدور حبۃ حبۃ ولما مات وجدت فی تکۃ[94] سراویلہ فاخذھا بعدہ الشیخ علی بن الھیتی واخذھا بعدہ الشیخ محمد بن قائد وکانت القصعۃ التی اعطاھا لہ لا یمسہا احد بیدہ الا ورجفت[95] الی کفہ

شیخین کبیرین ابو الحسن و شیخ ماجد کردی رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ تاج العارفین حضرت ابو الوفا رضی اللہ تعالی عنہ ایکدن کرسی کے اوپر بیٹہے ہوئے لوگونپر کلام کر رہے تہے یعنی وعظ ونصیحت وبیان معارف پس حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ اونکی مجلس کی طرف داخل ہوئے اور وہ اوسوقت جوان تہے اول ہی بغداد مین داخل ہوئے تہے تو تاج العارفین نے اپنا کلام قطع کیا اور حضرت شیخ عبد القادر کے نکالدینے کا حکم دیا تو وہ نکالدیے گئے

---

[91] ذوابہ الناصیہ او منتہاہا من الراس وشعر فی اعلی ناصیۃ الفرس جمع ذوائب ۱۲ ق
[92] عکازہ بضم یعنی ... مشدودہ ... کوتاہ ... مقدار عصا ۱۲
[93] الکریمۃ کل جارحۃ ... ۱۲
[94] تکہ یعنی کیسہ ۱۲
[95] ورکب وتحرک ۱۲ ق

پھر تاج العارفین نے کلام کیا تو حضرت شیخ عبدالقادر اوسی مجلس مین دوبارہ داخل ہوئے پس تاج العارفین نے اپنا کلام قطع کیا اور اونکے اخراج کا حکم دیا تو وہ نکالدیے گئے پھر تاج العارفین نے کلام کیا پس شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیسری بار اوس مجلس مین داخل ہوئے تو تاج العارفین اوترے اور اونسے معانقہ کیا اور اونکی آنکھون کے درمیان کا بوسہ لیا اور فرمایا او بغداد والو اللہ تعالیٰ کے ولی کے واسطے کھڑے ہو جاؤ مینے جو اونکے نکالدینے کا حکم دیا تھا سو کچھ اونکی اہانت کیواسطے نہ تھا بلکہ اسلیے تھا کہ تم اونکو پہچان لو قسم ہے معبود کی عزت کی کہ بیشک اونکے سر پر حق کی روشنی ہے جسکے گیسو مشرق و مغرب سے تجاوز کر گئے ہین پھر اونسے فرمایا اے عبدالقادر وقت اب ہماری واسطے ہی پھر وہ تمہارے واسطے ہو جائیگا اے عبدالقادر ہر مرغ چیخنا ہے اور چپ ہو جاتا ہی مگر تمہارا مرغ کہ بیشک وہ روز قیامت تک چیختا رہیگا اور اپنا سجادہ و قمیص و تسبیح و پیالہ و برچھی اونکو عطا کر دیا پھر اونسے کہا گیا کہ آپ او نپر عہد لیتے تو فرمایا کہ اون کی پیشانی پر مخرمی کا داغ ہے امام یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین مراد اس سے وہ شیخ ہین جنکے ہاتھ سے حضرت شیخ خرقہ پہنیں گے اور وہ شیخ ابو سعید مبارک بن علی مخرمی ہین مینے نسبت خرقہ پہننے کی اور اوسکے شیوخ کی کتاب نشر الریحان مین ذکر کی ہے انتہی۔ راوی کہتے ہین پھر جب وہ مجلس پوری ہو چکی۔ اور تاج العارفین کرسی کے اوپر سے اوترے تو اوسکی آخر زینے پر بیٹھے اور حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کا ہاتھ پکڑا اور اونسے کہا اے عبدالقادر تیرے واسطے ایکوقت ہی پس جب وہ آوے تو تو اس بوڑھے کو یاد رکھنا اور اپنی ڈاڑھی پکڑی شیخ عمر بزار کہتے ہین اور وہ تسبیح تاج العارفین کی جو اونہون نے حضرت شیخ عبدالقادر کو عطا کی تھی جب حضرت شیخ اوسکو زمین پر رکھتے تو وہ ایک ایک دانہ کر کے گردش کرتی تھی اور جب حضرت شیخ کا انتقال ہوا تو وہ اونکے پاجامے کے تکہ مین پائی گئی پس وہ بعد آپکے شیخ علی بن ہیتی نے لیلی اور اونکے بعد شیخ محمد بن قائد نے اوسکو لیلیا اور وہ قصعہ یعنی پیالہ جو اونکو عطا کیا تھا نہین چھوتا اوسکو کوئی اپنے ہاتھ سے مگر حال یہ ہے کہ وہ اوسکی ہتیلی کی طرف حرکت کرتا تھا **الحکایۃ السابعۃ والتسعون** بعد الست المائین **عن** الشیخ الکبیر العارف باللہ تعالیٰ حماد الدباس انہ ذکر عندہ الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وھو یومئذ شاب فقال رایت علی راسہ علمین وقد نصبا لہ من البھموت[۱] الا سفل الی الملکوت الاعلی وسمعت الشاؤش یصیح لہ فی الافق الاعلی بالقاب الصدیقین **وعن** الشیخ الکبیر یوسف بن ایوب الہمدانی

[۱] البھموت ای الارض والبھموت الاسفل ای تحت الثری ۱۲

رحمه الله تعالى قال للشيخ محيي الدين عبد القادر وهو شاب تكلم على الناس فقال ياسيدي انا رجل اعجمي كيف اتكلم على فصحاء بغداد فقال انت حفظت الفقه واصول الفقه والخلاف والنحو واللغة وتفسير القرآن فكيف لا يصلح لك ان تتكلم على الناس اصعد على الكرسي وتكلم فاني ارى فيك عرقا سيصير نخلة **وعن** الشيخ الكبير العارف بالله تعالى ابي النجيب السهروردي رضى الله تعالى عنه انه قال في الشيخ عبد القادر رضى الله تعالى عنه صرف في الوجود الملك ويوهي به في وجود الملكوت وانفرد في عالم الكون في هذا الوقت وصرف في قلوب الاولياء واحوالهم

الحكاية الثامنة والتسعون بعد الست المئين

عن الشيخ الكبير العارف بالله الشهير سيدي احمد بن ابي الحسن الرفاعي انه قال الشيخ عبد القادر بحر الشريعة عن يمينه وبحر الحقيقة عن يساره من ايهما شاء اغترف وانه قال اذا دخلتم بغداد فلا تتقدموا على زيارة الشيخ عبد القادر شيئا حيا وميتا ومن فعل فقدم شيئا عليه فقد اخذ له العهد ايما رجل من اصحاب الاحوال دخل بغداد فلم يزره سلب حاله **وعن** الشيخ ابي عمرو عثمان الصريفيني قال كان الشيخ بقا والشيخ علي بن الهيتي والشيخ ابو سعد القيلوي رضى الله تعالى عنهم ياتون الى مدرسة الشيخ عبد القادر رضى الله تعالى عنه وارضاه يكنسون بابها ويرشونه ولا يدخلون الا باذن واذا دخلوا عليه يقول لهم اجلسوا ويقولون ولنا الامان فيقول ولكم الامان فيجلسون متادبين وكان من حضر منهم رفع الغاشية بين يديه واذا ركب ويمشي بها خطوات وهو ينهاهم عن ذلك وهم يقولون بمثل هذا نتقرب الى الله عز وجل **قال** وكنت ارى كثيرا من مشائخ العراق الذين عاصروا الشيخ عبد القادر رضى الله تعالى عنه وارضاه اذا وصلوا الى باب مدرسته او رباطه قبلوا العتبة ومما سمعت اعيان بغداد ينشدون في هذا المعنى **شعر** تزاحم تيجان الملوك ببابه ويكثر في وقت السلام ازدحامها اذا عاينته من بعيد ترجلت وان هي لم تفعل ترجل هامها رضى الله تعالى عنهم اجمعين

الحكاية التاسعة والتسعون بعد الست المئين

عن الشيخ الكبير العارف بالله خليفة بن موسى العراقي رضى الله تعالى عنه قال جزت مرة ببلاد السواد فرايت شيخا جالسا في الهواء وسلمت عليه فرد علي السلام فقلت له بم جلست في الهواء قال يا خليفة خالفت الهوى فاسكنت في الهواء جالسا في قبة في الهواء قال ثم اتيت الى زيارة الشيخ عبد القادر برباطه فرايته وذلك الرجل الذي رايته

فی الھواء جالس بین یدیہ متواضعا فکلمہ الرجل وسالہ عن احکام فی الحقائق ثم تکلما فی المعارف بکلام ما فھمت منہ شیئا ثم قام الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وخلوت بالرجل فقلت لہ اراک ھنا فقال وھل للہ تعالیٰ ولی مصطفی اوحبیب مقرب الا ولہ الی ھنا تردد واستمداد فقلت لہ ما فھمت من کلامکما شیئا فقال ان لکل مقام احکاما وان لکل حکم معانی ولکل معنی عبارۃ یعبر بھا عنہ ولا یفھم العبارۃ الا من فھم معناھا ولا یدرک المعنی الا من تحقق بحکمہ ولا یتحقق بالحکم الا من وصل المقام المشار الیہ فقال لہ ما رایت کتواضعک الیوم بین یدی الشیخ فقال کیف لا اتواضع بین یدی من ولانی وصرفنی فقلت ما ولاک وفیم صرفک فقال ولانی التقدمۃ علی مأتہ رجل من العینیین الذین لا یراھم الا من شاء اللہ وصرفنی فی احوالھم ثم قال الشیخ خلیفۃ الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قد قلد الامر فیمن دونہ من اھل زمانہ تقلید اللہ اعم احوالھم واسرارھم **وعن** الشیخ الکبیر العارف باللہ ابی عبد اللہ القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الشیخ عبد القادر سید اھل زمانہ اما الاولیاء فھو اعلاھم واکملھم واما العلماء فھو اورعھم وازھدھم واما العارفون فھو اعلمھم واتمھم واما المشائخ فھو امکنھم واقربھم **وعن** الشیخ الکبیر العارف باللہ ابراھیم الاعزب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا وشیخ المحققین وامام الصدیقین وحجۃ العارفین وقدوۃ السالکین الی رب العالمین **وعن** الشیخ الکبیر العارف باللہ الشھیر ابی یعزی المغربی قال فی الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان المشرق لیفضل بہ علی المغرب ان علمہ ونسبہ قد میزاہ علی الاولیاء تمییزا واضحا کثیرا **وعن** الشیخ الکبیر العارف باللہ الشھیر ابی مدین المغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیما روی عنہ تلمیذہ الشیخ ابو محمد الصالح الدکالی رحمہ اللہ تعالیٰ قال لقیت الخضر علیہ السلام فسألتہ عن مشائخ المشرق والمغرب فی عصرنا فسألتہ عن الشیخ عبد القادر قال ھو امام الصدیقین وحجۃ علی العارفین وھو روح فی المعرفۃ وشانہ الغربۃ بین الاولیاء وانا اصرف مراتب الاولیاء من وراء اشاراتہ ؛ **حکایت ۹۷**

شیخ کبیر عارف باللہ تعالیٰ حضرت **حماد دباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اونکے پاس حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کا ذکر کیا گیا اور وہ اوسوقت جوان تھے تو فرمایا کہ مینے اونکے سرپر دو عَلَم دیکھے ہین اور بیشک وہ اونکے واسطے نصب کئے گئے ہین

بھموت اسفل یعنی تحت الثریٰ سے ملکوت اعلیٰ تک اور مین نے نقیب کو سنا ہی کہ وہ افق
اعلیٰ مین باالقاب صدیقین اونکے واسطے چیخ رہا ہے **شیخ کبیر یوسف بن ایوب ہمدانی**
رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہی کہ اونہون نے حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اور وہ جوان تہے کہ تو لوگون پر کلام
کریں اونہون نے کہا یا سیدی مین ایک عجمی آدمی ہون فصحاے بغداد پر کیونکر کلام کرون تو اونہون نے فرمایا کہ
تو نے تو فقہ واصول فقہ وخلاف ونحو ولغت وتفسیر قرآن حفظ کرلی ہی پہر کیونکر تجہے یہ لائق نہین ہی کہ تو لوگون پر کلام کرے تو کرسی پر
چڑہ اور کلام کرنا شروع کریں بیشک مین تجہہ مین ایک خرابن دیکہہ رہا ہون کہ وہ عنقریب
ایک درخت خرما کا ہوجائیگا **شیخ کبیر** عارف باللہ حضرت **ابو النجیب** سہروردی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین فرمایا کہ وہ
تصرف دیے گئے ہین وجود ملک مین اور اونکے ساتہہ فخر کیا گیا ہے وجود ملکوت مین اور وہ اس
وقت مین منفرد ہین عالم کون مین اور قلوب واحوال اولیاء اللہ مین تصرف دیے گئے ہین

حکایت ۹۸ شیخ کبیر عارف باللہ شہیر سیدی حضرت **شیخ احمد بن ابی الحسن الرفاعی**
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ شیخ عبد القادر کے داہنی طرف تو دریاے
شریعت ہی اور اونکی بائین جانب دریاے حقیقت ہی جس مین سے چاہتے ہین چلو بہر لیتے ہین
اور یہ **بہی** فرمایا کہ جسوقت تم بغداد مین داخل ہو تو مت مقدم کرو شیخ عبد القادر کی زیارت پر کسی
شے کو اونکی زندگی مین اور اونکی وفات کے بعد اور جسنے کیا اور مقدم کیا اوسپر کسی شے کو مقرر
اونکے واسطے عہد لیلیا گیا ہے کہ جو کوئی مرد اصحاب احوال مین سے بغداد مین داخل ہو پہر اونکی
زیارت نہ کرے تو اوسکا حال سلب کیا جاے **شیخ ابو عمرو عثمان** صریفینی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین
ہین کہ شیخ بقا و شیخ علی بن ہیتی و شیخ ابو سعد قیلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وارضاہ کے مدرسہ کی طرف آتے تو اوسکے دروازہ کی جہاڑو دیتے اور اوسپر چہڑکاو کرتے
اور داخل نہین ہوتے مگر اذن سے اور جب یہ سب ونپر داخل ہوتے تو وہ انسے فرماتے کہ بیٹہہ جاؤ
اور یہ کہتے کہ ہمکو امان ہے تو وہ فرماتے کہ تم کو امان ہے پہر یہ متادب ہوکر بیٹہہ جاتے تہے اور
جو کوئی اون مین سے حاضر ہوتا تو آپکے آگے غاشیہ اوٹہاتا تہا جبکہ آپ سوار ہوتے اور اوسکو
لیکر چند قدم چلتا تہا اور آپ اونکو اس سے منع کرتے تہے اور وہ یون کہتے کہ ایسی ہی بات سے
اللہ عزوجل کی طرف تقرب کیا جاتا ہے **راوی** کہتے ہین اور مین بہت سے مشائخ عراق کو دیکہا
کرتا تہا جو کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے معاصر تہے کہ جسوقت وہ آپکے

مدرسہ یا رباط کے دروازے تک پہونچتے تو وہ پاشنۂ در کا بوسہ لیا کرتے تھے اور مینے جو اعیان بغداد کو اس معنی مین پڑہتے سنا ہی اوس مین سے یہ شعر ہین جنکا مضمون یہ ہے کہ بادشاہون کے تاج اونکے دروازے پر مزاحمت کرتے ہین اور سلام کے وقت مین اونکا ازدحام بہت ہوتا ہے اور جب وہ دور سے آپکا معائنہ کرتے ہین تو پیادہ پا ہوجاتے ہین اور اگر وہ ایسا نہ کرین تو اونکی کہوپر یان پیادہ ہوجائین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین آمین *

حکایت ۹۹- شیخ کبیر عارف باللہ خلیفہ بن موسیٰ عراقی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ مین ایک بار بلاد سواد پر سے گزرا تو مینے ایک شیخ کو ہوا مین بیٹھا ہوا دیکھا اور مینے اونکو سلام کیا تو اونہون نے مجھے سلام کا جواب دیا پہر مینے اونسے کہا کہ آپ کس وجہ سے ہوا مین بیٹھی ہین کہا او خلیفہ مینے ہوا کی مخالفت کی تو مین ساکن کیا گیا ہون ہوا مین ایک قبہ کے اندر ہوا مین بیٹھا ہوا ہون راوی کہتے ہین پہر مین حضرت شیخ عبد القادر کی زیارت کو آیا اونکی رباط مین پس مینے اونکو دیکھا اور اوس شخص کو جسکو مین نے ہوا مین دیکھا تہا کہ وہ اونکے سامنے تواضع کرتا ہوا بیٹھا ہے پس اوس شخص نے اونسے باتین کین اور اونسے کچھ احکام کا سوال کیا حقائق مین پہر اون دونون نے معارف مین باتین کین ایسے کلام کے ساتھ کہ مین اوس مین سے کچھ نہ سمجھا پہر حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ اوٹھ کھڑے ہوئے اور مین اوس شخص کے ساتھ تنہا ہوا تو مین نے اوس سے کہا کہ مین تجھے یہان دیکھ رہا ہون تو اوسنے کہا کہ اللہ تعالی کا کوئی ولی برگزیدہ یا حبیب مقرب نہین ہے مگر اوسکے یہان آمد و رفت اور استمداد ہی پس مینے اوس سے کہا کہ مینے تمہارے کلام سے کچھ نہین سمجھا تو اوسنے کہا کہ ہر مقام کے واسطے احکام ہین اور ہر حکم کے واسطے معانی ہین اور معنی کے واسطے ایک عبارت ہی کہ جسکے ساتھ اوسکی تعبیر کیجاتی ہے اور اوس عبارت کو نہین سمجھتا ہے مگر وہی جسنے اوسکے معنی کو سمجھا ہے اور اوس معنی کا ادراک نہین کرتا ہے مگر وہ جو اوسکے حکم کے ساتھ متحقق ہوا ہے اور اوس حکم کے ساتھ متحقق نہین ہوتا ہے مگر وہی جو کچھ اوس مقام تک پہنچا ہے جسکی طرف اشارہ کیا گیا پس راوی نے اوس سے کہا نہین دیکھی مینے کوئی تواضع وانکساری مثل تیری تواضع کے آج کے دن روبرو شیخ کے تو اوسنے کہا کیونکر مین تواضع نکرون روبرو اوس شخص کے جسنے مجھکو والی بنایا اور مجھے متصرف کیا تو مینے کہا کس چیز کا تجھو والی بنایا اور کس چیز مین تجھکو متصرف کیا پس اوسنے کہا اونہون نے مجھکو والی بنایا مقدم ہونیکا اوپر سو مردون کے عینین سے جنکو نہین دیکھتا ہے مگر وہ شخص جس کو اللہ چاہے اور تصرف دیا مجھکو اونکے احوال مین پہر کہا شیخ خلیفہ نے

کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ تقلید کئے گئے ہین امر کے اون لوگون مین جو اونسے
کم درجہ کے ہین اپنے اہل زمانہ سے ایسی تقلید کہ عام ہوا اونکے احوال کو اور اونکے اسرار کو شیخ کبیر عارف
باللہ ابو عبد اللہ قرشی سے مروی ہے کہ شیخ عبد القادر اپنے اہل زمانہ کے سرور امام ہین لیکن اولیا پس وہ
اونکے اعلیٰ واکمل اور علما سو وہ اونکے اورع وازہد ہین اور عارفین سو وہ اونکے اعلم واتم ہین اور مشائخ
سو وہ اونکے امکن واقرب ہین شیخ کبیر عارف باللہ ابراہیم عازب سے مروی ہے کہ شیخ عبد القادر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سردار ہین اور محققین کے شیخ ہین اور صادقین کے امام ہین اور عارفین کے
محب ہین اور سالکین الی رب العالمین کے قدوہ وپیشوا ہین شیخ کبیر عارف باللہ الشہیر ابو یعزا مغربی سے
مروی ہے کہ اونہون نے حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین کہا کہ تحقیق مشرق البتہ
فاضل ہوتا ہی اونکے سبب سے مغرب پر اور بیشک اونکی علم اور اونکے نسب نے اونکو ممیز کردیا ہی اولیا پر تمیز
واضح اور کثیر شیخ کبیر عارف باللہ الشہیر ابو مدین مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بروایت اونکے تلمیذ
شیخ ابو محمد صالح دکالی کے مروی ہے کہا مین حضرت خضر علیہ السلام سے ملا تو مینے اونسے مشائخ مشرق
ومغرب کا پوچھا جو ہمارے عصر مین ہین پہر مینے اونسے شیخ عبد القادر کا پوچھا کہا وہ صدیقین کے امام ہین
اور عارفون پر حجت ہین اور وہ معرفت مین روح ہین اور شان اونکی غریب ہے درمیان اولیا کے اور مین تصرف
کرتا ہون مراتب اولیا کا اونکے اشارات کے ورے سے +

الحکایۃ الموفیۃ سبعمائۃ

بعد الست المئین عن الشیخ ابی الرضا محمد بن احمد البغدادی المعروف بالمفید رحمہ
اللہ تعالی قال کنت کثیرا ما اتوقع ممن اسألہ عن شئ من صفات القطب فدخلت انا والشیخ
ابو الخلیل احمد بن اسعد بن وہب بن علی المقری البغدادی فی جامع الرصافۃ فوجدنا فیہ
الشیخ ابا سعد القیلوی والشیخ ابا الحسن علی بن الہیتی رضی اللہ تعالی عنہما فسالت الشیخ
ابا سعد القیلوی عن ذلک فقال الی القطب انتہت ریاسۃ ہذا الامر فی وقتہ وعندہ
تحط رجال جلالۃ ہذا الشان والیہ یلقی امر ہذا الکون واہلہ فی عصرہ قلت فمن ہو فی وقتنا
قال ہو الشیخ عبد القادر فلم اتمالک ان وثبت ووثبوا کلہم لنحضر مجلس الشیخ عبد القادر
رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وما تقدم منا احد ولا تاخر ولا تفرقنا وما منا الا من یشتہی ان
یسمع منہ شیئا فی ہذا المعنی فوافیناہ یتکلم فلما استقرنا المجلس قطع کلامہ وقال انی
للواصفان یبلغ وصف القطب ولا مسلک فی الحقیقہ الا ولہ فیہ ماخذ مکین ولا
درجۃ فی الولایۃ الا ولہ فیہا موطئ ثابت ولا مقام فی النہایۃ الا ولہ فیہ قدم راسخ

القطبیۃ

ولا منازل فى المشاهدة الا وله فيها مشرب هنيئ ولا معراج الى مراقى الحضرة الا وله فيه
مسرى علىّ ولا امر فى كونى الملك والملكوت الا وله فيه كشف خارق ولا سرّ فى عالمى
الغيب والشهادة الا وله فيه مطالعة ولا مظهر لوجود الا وله فيه مشاركة ولا فعل لقوىّ
الا وله فيه مباطنة ولا نور الا وله منه قبس ولا معرفة الا وله فيها نفس ولا مجرى لسابق
الا وهو اخذ بغاية ولا بداء لواصل الا وهو مالك لنهايته ولا مكرمة الا وهو اليها
مخطوب ولا مرتبة الا وهو اليها مجذوب ولا نفس الا وهو فيها محبوب وهو حامل
لواء العز ومنتضى سيف القدرة وحاكم دست الوقت وسلطان جيوش الحب وولى
عهد التولية والعزل ولا يشقى به جليسه ولا يغيب عنه مشهوده ولا يتوارى عنه حاله
ولا مرمى للاولياء فوق مرماه ولا معنى فوق مبناه او قال ولا معنى فوق معناه ولا وجود اتم من
وجوده ولا شهود اشهد من شهوده ولا اقتفاء للشرع اشد من اقتفائه الا انه كائن
بائن متصل منفصل ارضى سماوى قدسى غيبى واسطة خالصة ليس لبشر نازع له حدّ
ينتهى اليه ووصف ينحصر فيه وتكليف يجب عليه الا انه مستتر باتصاله عند جمع
فى مواقع نظرات الازل عن عين التفرقة بين الهيبة والانس بارز بانفصاله عند تفرقة
فى شعاب المشاهدات لتباين الصفات بين اضعاف الجلال وانعاش الجمال مع لزوم
وصف المقام وزوال نعت الحال فحاجب انفراده بالاسرار بادٍ على غرة ظهوره بالايات
فى خفاء اقتران حكمه بالامر والّا لما استطاع ظهوره بالبسط منزلا فى حيز الاين من بطش
القبض ولولا ان عالم الملك والحكمة لا يظهر فيه شيئ من عالم الغيب والقدرة الا فى قشرة
الحجاب واشارة الرمز وقيد الحصر لشاهد اهل الكون من هذا الامر عجبا ولولا ان جملته
وتفصيله واوله وآخره منطو من حواشى تمكين المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم وممزوج
رحيقه بتسنيم نسمات رعايته ومحصور محصله فى قبضة امره اقبالا وادبارا وجمعا وتفرقة
لخرق سهم القدر سباح الحكم ولو خلق لهذا الامر الذى اشير اليه لسان لسمعتم ورايتم
عجائب ثم انشد رضى الله تعالى عنه وارضاه من غير ريم والحان شعر ما فى الصبابة منهل
مستعذب * الا ولى فيه الالذ واطيب * او فى الوصال مكانة مخصوصة * الا ومنزلتى
اعز واقرب * وهبت لى الايام رونق صفوها * فحلا مناهلها وطاب المشرب * وغدوت
مخطوبا لكل كريمة * لا يهتدى فيها اللبيب ويخطب * انا من رجال لا يخاف جليسهم *

رَيبَ الزمان ولا يرى ما يرهب ٭ قوم لهم في كل مجد رتبة علوية وبكل جيش مركب ٭
انا بلبل الافراح أملأ دوحها ٭ طربا وفي العلياء باز أشهب ٭ اضحت جيوش الحب تحت
مشيئتي ٭ طوعا ومهما رمته لا يعزب ٭ اصبحت لا املا ولا امنية ٭ ارجو ولا موعودة اترقب
ما زلت ارتع في ميادين العلى ٭ حتى بلغت مكانة لا توهب ٭ اضحى الزمان كحلة مرقومة ٭ الرضا وهب
تزهو ونحن لها الطراز المذهب ٭ افلت شموس الاولين وشمسنا ٭ ابدا على فلك العلى
لا تغرب ٭ ثم قال كل الطيور تقول ولا تفعل والبازي يفعل ولا يقول ولاجل هذا صار كف
الملوك مسندته او قال مقره فقام اليه الشيخ ابو المظفر منصور بن المبارك الواعظ المعروف سلالته
بجرادة وانشد يقول **شعر** بك الشهور تهنى والمواقيت ٭ يا من بالفاظه تغلو اليواقيت
البازانت فان تفخر فلا عجب ٭ وسائر الناس في عيني فواخيت ٭ اشم من قدميك الصدق
مجتهدا ٭ لانه قدم في نعله الصيت ٭ **قلت** كانه اشار بهذا البيت الى قول الشيخ عبد القادر
رضي الله تعالى عنه وارضاه قدمي هذه على رقبة كل ولي لله تعالى المعنى انه صادق
في قوله ذلك محق فيه قاله عن وارد حق ولهذا وضعت الشيوخ الاكابر رقابهم عند
قوله ذلك في الشرق والغرب سوى واحد في اصبهان فعزل لعدم الانقياد وما
تواضع لمن شرف الله تعالى قدره ورفع عليه وحكمه فيه وفي سائر اولياء زمانه وقد ذكر
بعض المشائخ الكبار انه امر ان يقول ذلك واخبر بعضهم قبل ان يولد بنحو مائة سنة انه
سيقول ذلك وقال بعض المشائخ الجلة رايت الشيخ عبد القادر وكان كبير الدعوى
بحق وقد تكلمت في كتاب نشر المحاسن على بعض الفاظه في هذه الابيات قال واما
قوله في العلياء باز اشهب فقد روى بعض اهل العلم بسنده الى الشيخ العالم العارف
ابي سليمان داود بن يوسف المنبجي قال له كنت يوما عند الشيخ عقيل المنبجي رضي الله
تعالى عنه فقيل له قد اشتهر ببغداد امر شاب عجمي شريف اسمه عبد القادر فقال
وان امره في السماء اشهر منه في الارض وذلك الفتى الرفيع العلي المدعو في الملكوت بالباز
الاشهب سينفرد في وقته ويرد اليه الامر ويصدر عنه في عصره انتهى **قلت** وقد اثنى
عليه ثناء عظيما ووصفه وصفا كريما خلائق من مشائخ زمانه وغيرهم ممن هم مطالع الانوار
وخزائن الاسرار ومن جملتهم الذين ذكرت في مناقبهم عنهم المائة الحكاية الاولى من المائتين
المودعتين في هذا الجزء والمائة الاخيرة في مناقب الشيخ عبد القادر رضي الله تعالى

عنه وارضاه وذكرت ثناءهم عليه في غير هذا الكتاب وهم قريب من اربعين شيخا الشيخ ابو بكر بن هوار البطائحي والشيخ ابو محمد الشنبكي والشيخ عزاز البطائحي والشيخ منصور البطائحي والشيخ تاج العارفين ابو الوفا والشيخ حماد بن مسلم الدباس والشيخ ابو يعقوب يوسف بن ايوب الهمداني والشيخ عقيل المنبجي والشيخ ابو يعزى المغربي والشيخ عدي بن المسافر الاموي والشيخ علي بن وهب السنجاري والشيخ موسى بن ماهين الزولي والشيخ ابو النجيب عبد القاهر السهروردي والشيخ احمد بن ابي الحسن الرفاعي والشيخ علي الهيتي والشيخ عبد الرحمن الطفسونجي والشيخ بقا بن بطو بفتح الباء الموحدة وضم الطاء المهملة المشددة والشيخ ابو سعد القيلوي والشيخ مطر الباذرائي بالموحدة والذال المعجمة والراء والشيخ ماجد الكردي والشيخ جاگير بالجيم والمثناة من تحت بعد الكاف والشيخ ابو محمد القاسم بن عبد البصري والشيخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق والشيخ سويد السنجاري والشيخ حياة بن قيس الحراني بالحاء المهملة والراء والنون بين الالف والياء والشيخ رسلان الدمشقي والشيخ ابو مدين المغربي والشيخ ابو محمد عبد الرحيم القيلوي المغربي والشيخ ابو عمرو عثمان بن مرورة والشيخ قضيب البان الموصلي والشيخ مكارم النهرخاصي بالنون قبل الهاء والراء بعدها ثم الخاء المعجمة والصاد المهملة بين الالف والياء والشيخ خليفة بن موسى النهرملكي والشيخ ابو الحسن الجوسقي والشيخ ابو عبد الله القرشي والشيخ ابو البركات بن صخر الاموي والشيخ ابو اسحق بن ابراهيم بن علي الاعزب والشيخ الغوث رضوان الله تعالى عليهم اجمعين فهؤلاء سبعة وثلاثون شيخا وقد ذكرت في غير هذا الكتاب انه حضره نيف وخمسون شيخا حين قال قدمي هذه على رقبة كل ولي لله وقد ذكرت شيئا من كلام الشيوخ المذكورين عقيب الحكايات وها انا ذاكر هنا شيئا من كلام الشيخ محيي الدين عبد القادر رضي الله تعالى عنه وارضاه

ذكر شيء من نفيس مقاله الذي لم ينسج غيره على منواله قال رضي الله تعالى عنه وارضاه في الذكر

اعذب مورد وردته عطاش العقول مورد الذكر والتوحيد واطيب نسيم هب على مشام القلوب نسيم الانس بالله عز وجل التلذذ بحلاوة مناجاة الله تعالى كوس راح الارواح وذكر الله تعالى جلاء رمد عيون العقول ودر رحمة الله تعالى لا يرضع بها الا نجباء مفارق

ماخذ الحكاية بهجة الاسرار ومعدن الانوار اخبرنا ابو الخير... [margin note, partly illegible]

راحات

الاسرار ومسك شكره لا يفتق الا في جيوب ثياب الارواح وورد الثناء عليه لا يطلع
الا على شجر السن عباده المؤمنين ان ذكرت ربك بالسن حسن صنعه فتح اقفال قلبك
وان ذكرته بالسن لطائف اسرار امره فانت ذاكر على الحقيقة وان ذكرته بقلبك قربك
من جناب الرحمة وان ذكرته بسرك ادناك من مواطن القدس وان صدقته في حبه
حملك بجناح لطفه الى مقعد صدق ما عرف قدر جلاله من فتر لحظة عن ذكره ولا لاحظ
ازليته وحدانيته من التفت بعين سره الى غيره الذكر روح جناب الرحمة يهب نسيمه
على مشام ارواح الذاكرين فتهتز من نشواته اعطاف الارواح في اقفاص الاشباح
فتقوم العقول راقصة في بساتين الصوب وتخرج الاسرار هائمة في براز الوجد وتنطق
بلابل السكر بما في خبايا الضمائر ويحترق المحب بنيران التلهف ويغيب المشتاق عن
نظر ذاته لشدة التاسف ويقول لسان الوجد طربا بقرب الوجد اني لاجد ريح يوسف
فتبرز مواشط القدم تجلو عرائس صفات المحبوب على اعين الالباب في قصور الافكار تحت
قباب الاسرار ثم يحلل عليها الاجلال ستور الغيرة فتحتجب برداء العظمة وترمد عيون
البصائر من حرميس العشق وتسقط قوادم اقدام شوقها لطول سفرها في هجير بر الهجر فسل
اليها سفير الكرم طبيب القدر فيداوي رمداها بكحل بسم الله الرحمن الرحيم لما اطلعت طلائع
هذا الاسم في جبروت الجلال وسعة سطوة العز تحت خفقان رايات جنود الكبرياء بهتت
عيون العقول ودهشت نواظر الافهام ووقفت اطيار الافكار وطمست سطور كتابة الكائنات
وقال لسان هيبة الاحدية وخشعت الاصوات للرحمن فتزلزلت جبال عصم الالباب
ودكت لبهاء تجلى ارض نعوت البشرية وقصت اجنحة الارواح فلا مطار لها في فضاء
علو التفريد وتيمت القلوب باشواق عشقه وهامت الاسرار بوله حبه وتبلبلت الافكار
في برازي بعده وقربه حكمه مبثوثة في كل ذات واثار صنعه لائحة في كل مصنوع وعجائب
قدرته ظاهرة في كل كائن وبراهين وحدانيته قائمة على كل موجود وانوار اقتداره باهرة لعين
كل عقل والسن حسن صنعه تخاطب اهل الوجود باشارات شواهد الالهية قابل مرايا العقول
باشخاص بيان عجائبه وجلا على عيون قلوب عباده عرائس اسرار الغيب ذلكم الله ربكم له
الملك والذين تدعون من دونه ما يملكون من قطمير **وقال رضي الله تعالى**
عنه وارضاه في الشريعة المطهرة الايمان طائر غيبي ينزل من افق يختص

برحمته من يشاء يسقط على شجرة قلب العبد يزنم له بلذايذ لحون يبشر هو ديهم يطير من
تقفص صدر صاحبه الى مقعد صدق الشريعة المطهرة المحمدية ثمرة شجرة الملة الاسلامية
شمس اضاءت بنورها ظلمة الكون اتباع شرعه يعطى سعادة الدارين احذر ان
تخرج من دائرته اياك ان تفارق اجماع اهله فى قلب صاحب الشرع الاعظم ودائع بدائع
الحكمة فى اسرار صاحب الناموس[٥١] الاكبر خزائن جواهر الغيب اجعل قبول امره طريقك الى
الله تعالى صيّر كعبة عقلك مهبط املاك كلمات احكامه من ماء غمام افواهه تشرب
عطاش الارواح فى عيون حياة الفاظه يغتسل خضر العقول نادي منادي الطلب الارواح
الكامنة فى القوالب آثار ساكن عزمها الى العلا طارت باجنحة العزام فى فضاء المحبة وقعت
بعد التعب على اغصان الشوق وتناغمت فى شجره بلابلها بمطربات الحان الحنين الى
جمال واشهدهم ازعجها هبوب نسيم الغرام الى اعادة لذاذة الست بربكم خرجت بعض
تلك الطيور من اقفاص الصدور تتلمح اثرا من مطارها القديم تستنشق[٥٢] نسمة من مهب الكليم
تتذكر عيشها فى ظل اثل الوصل تشكو[٥٣] جواها بعد بعاد الاحباب فسمعت داعى الله يدعو
بلسان انسان عين الوجود انتقش دعاؤه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فى صفحات الواح
الارواح صارت دعوته ريحا تهز[٥٤] اغصان اشجار القلوب اضطربت فرسان العقول فى
ميادين الصدور غراما بما سمعت اهتزت الالباب بايدى الوجد طربا بذلك العهد
صار عيشها له سرا من اسرار القدم واصبح ولهها به لطيفة من لطائف القدر اذا اشرقت على النفوس
الحرية انوار الغيب حفظت الاسرار وارتفعت الحجب الظاهرة عن عيون بصائرها
لاحظت جمال صاحب الكون شاهدته بصفاء مرايا الاسرار كعبة كل عارف موضع نظرات
الحق منه اقرب الطرق الى الله تعالى لزوم قانون العبودية والاستمساك بعروة[٥٥] الشريعة
الاسلامية والاستقامة على جادة التقوى[٥٦] انسك بالله عز وجل على قدر وحشتك من غيره
ثقتك به على قدر معرفتك له الكدر[٥٧] فى الاعمال نوع من الحرمان الانغماس[٥٨] فى طلب الدنيا
يثنى العقل عن طلب الله تعالى الرياء فى المطالب كسوف فى شموس الطلب النفاق فى
المقاصد خدش[٥٩] فى وجوه القصد عزم المطلوب عذاب القلوب فرقة الاحباب عذاب
العقول علائق زهرة[٦٠] الدنيا حجاب يمنع من الوصول الى الملكوت العلى اقبالك على الله عز وجل
بوجه عبادتك فى الدنيا سبب اقباله عليك بوجه الرحمة لو بلغ طفل عقلك الاشد

فوجر التاديب ما التفت الى الدنيا لكن هو بعد فى مهد شغلتنا اموالنا واهلونا الارواح
الطاهرة قناديل هيا كل الاجساد العقول الصافية ملوك قصور الصدور **يا غلام** افتح
عين قلبك لترى عرائس اسرار الازل وانتشق لتشم روحك هبوب نسيم لطائف القدم
ان الله تعالى وضع تماثيل الوجود على ساحل بحر الدنيا لاكتحال عيون اهل البصيرة
وتسلم من الالتفات الى زخرفها اطفال ارواح اقيمت فى مهود الشبات وربيت فى حجور
العصمة وارخيت عليها اكناف ايات الامر ولو كشفت بلطائف محبات القدم وجليت
عليها عرائس الغيب وردت الى كهف الكرم بلبل اسرار العارفين هيم افكار الوالهين
زلزل جبال عصم العقول اطلع على محبات الاسرار ارواح المؤمنين طيري اليه باجنحة
الشوق صدق العشق اطوى فى صدق قصدك اليه اذيال بساط البسيطة صيرى حول
شمعة طلبه فراشاتها فت حول النور حومى حول حماه بقوادم اقدام الوله اطلبى منه ما
طلب ادم صلوات الله عليه وسلامه رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ
مِنَ الْخَاسِرِينَ انتهى كلامه فى ذلك مختصرا **وقال ايضا** رضى الله تعالى عنه وارضاه
نسمات اسمار الوصال اذا اجتازت بربوع المطرودين حنوا وطيف ليالى الاتصال اذا طرق
مضاجع المهجورين انوا دار الشوق اذا ركبت على عيدان المشاهدة فى مجلس الانس
على ندماء عشاق الازل ورضعاء انداء المحبة اهتزت شجرة العقول فى بساتين القلوب
وتمايلت اغصان النفوس فى دوح الهياكل ورقصت جواهر الخواطر طربا فى قصور الصدور
وتواجدت الباب الاحباب سرورا فى معانى المبانى وقدح زند الكشف فى حراق الاكباد
شرر نار العشق واحترقت بصواعق الهيبة الذات اجزاء ذرات وباح الكون باهله وجرح
رامى الغرام اسرار المحبين بنبله وتزلزلت قواعد اركان السرائر وهامت بسكر توق
مقها البصائر وقامت الارواح على اقدام اقدام سوال ما الخبر واشتغلت الاعين
بسح سحب العبرات عن النظر ووقف ادم الاحوال على قدم الاعتراف بالاقتراف وقام
ابراهيم الهم على باب الطمع ان يغفر لى خطيئتى وخر موسى العزم صعقا على قمة طور تبت
اليك واشار ايوب الوله بيد مسنى الضر ومر سليمان الهيمان على بساط انبساط صولة دولة
محمولا بريح ان لربكم فى ايام دهركم نفحات وقالت نملة القلب لرعايا الخواطر عند انتشار عساكر
سلطان الجلال واستيلاء جيوش ملك الكمال يا ايها النمل ادخلوا مساكنكم فبدت اضلاع

القرب وانبسطت أشعة الدنو ومدورات اللقاء وفرش بساط الحضرة على ارائك بسيط
القدس وعقد مجالس الخلوة تحت لواء الملك فى ارض المشاهدة ونصبت اسرة الجلوة
بين سرادقات الجمال فى حرم الامن وانتظم حال العاشق واجتمع المحب مع المحبوب ودارت
كؤس المسار فى اقداح الافراح وعطر الوقت وسعد البخت وارتفع المقت وتجلت اسرار
غيب القدم من بين اكناف مسالك اوصاف الازل يا لها من مسالك وقفت فقل الوهم
دهشا عن معرفة كيفيتها ومعانٍ راقت فضاقت هواجس الفكر عن علم ماهيتها فهى كالبروق
لامعة تحرق الخواطر من سجف الابد وكالشموس طالعة من مدارات بروج الكمال وتالله لقد
تاهت البروق عند بروزها وميضا وغموضا وخجلت الشموس عند ظهورها تلويحا وتعريضا
حين اسفرت يد الارادة لابصار خطابها عن جبين جمالها نقاب الحجاب فى نصها مواشط
الازل على سرير الاستجلاء على سرائر عشاق الطلاب واظهرتها اللوح النورانى من اقاصى
مكامنها واوانيها وكشف الوصف لوجدان نعوت معاليها ومغانيها وتمامت لحظات
جمالها صبابات التواقين المشتاقين وغازلت نظرات مسبحاتها حيرة الشاخصين العاشقين
فلما قدموا لنظر جلائها وحضروا المشاهدة بهائها اهتز تاج جمالها فى مجلس كمالها فنثر
على روسهم جواهر القبول ودرر الرضوان ثم توارت باستار العزة ورداء الكبرياء وازار
العظمة فتقطعت القلوب وجدا واشتياقا وهامت الارواح عطشا واحتراقا وتمايلت
اغصان الغرام تغازل نسائم الوجد وتناثرت اوراق الصبر تشكو قلق الفراق * * *
يا ركائب الارواح جدِّي فى طلب هذه المنازل ويا نجائب القلوب اسرعى
الى نيل هذه الدرجات وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وقال
رضى الله تعالى عنه وارضاه تفقه ثم اعتزل من عبد الله من غير علم كان ما يفسده اكثر
مما يصلحه خذ معك مصباح شرع ربك من عمل بما يعلم اورثه الله علم ما لم يعلم اقطع
الاسباب عنك فارق الاخوان والاقسام اعطها ظهر قلبك تزهد تكلف ان ربك جلدك
حسّن ادبك كن مقاطعا لمن سواه منفصلا عن الاغيار والاسباب خائفا على انطفاء
مصباحك اخلص لربك اربعين يوما تتفجر ينابيع الحكم من قلبك على لسانك بينا هو كذلك
اذرأى نار الحق عز وجل كما رأى موسى عليه الصلوٰة والسلام يرى نارا من شجرة قلبه يقول
لنفسه وهواه ولشيطانه وطبعه واسبابه ووجوده امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا نودى القلب من

من السر انا رب انا الله فاعبدنی لا تذل لغیری و اطلبنی و اعرض عن غیری و لا تشتغل بغیری اعرفنی
واجهل غیری اتصل بی وانقطع عن غیری الی علمی الی قربی الی ملکی الی سلطانی حتی
اذا تم هذا لك تم اللقاء جری ما جری وَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِهٖ مَآ اَوْحیٰ زالت الحجب انالت الکدورة
سکنت النفس وجاءت الالطاف جاء الخطاب اِذْهَبْ اِلیٰ فِرْعَوْنَ **یا قلب** ارجع الی النفس
والهوی والشیطان طرّقهم الی اهدهم الی قل لهم اتبعونی اهدکم سبیل الرشاد اتصل ثم
انقطع ثم اوصل **وقال** رضی الله تعالی عنه وارضاه طارت نحل الارواح قبل وجود الاشباح
من اوکار کوارة کن کن فی فضاء روض التوحید لترعی من زهر اشجار الانس وتاکل من ثمار
اغصان المعرفة وتتخذ بیوتا فی مواطن القدس من فوق قمم جبال العز وتسلك سبیل لدنونی
ربها فی حضرة العلو فی مقام قربها وتجنی ثمرات الحضور بایدی الهمم العالیة فاصطادها صیاد
القدر بشباك التکلیف وحصرها بید الامر فی اقفاص الاشباح فالفتها من الهیاکل بهجة
حسن الصنعة والفت مساکن البشریة فنسیت مواطنها من القدس الاشرف فاوحی ربك
الی نحل الارواح اَنِ اسْلُکِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا فی مسالك الاشباح وکلی من کل ثمرات الشریعة
وارعی من انهار انوار الحقیقة فلما طار طائرها یرعی حب الحب من حدائق المجاهدة وقع
فی شرك المحبة ورأی ماء البلاء فی غدیر الولاء فقال کیف الخلاص وض اینق لکن ثمرة مرّو
منهل عذاب لکن کم فیه من غریق فناداها حادی مطایا صدق الطلب بلسان النصح +
یا ارباب الوله فی حب معشوق الارواح ویا اصحاب الحرق فی غایة امانی العارفین ما
بینکم وبین مطلوبکم سوی ارتفاع استار الصون ولا یحجبکم عنه الا حجب الهیاکل فطیروا الیه
یا جنحة الغرام واطلبوها عنده الحیاة الابدیة وموتوا عن شهوات ارادتکم لیحییکم به عنده
فی مقعد صدق فالبلاء ریحان ارواح العارفین والعناء نعیم اسرار الواصلین البلاء والولاء نجمان
طلعا فی فلك السعادة والمحنة والمحبة وردتان لمعتا فی غصن القرب البلاء الاعظم فقد
المحبوب والعناء الاکبر عدم المطلوب **معاشر العارفین** ما البراءة من الحول والقوة
الا به حقیقة التوحید ومحو کل متلوح لعین العقل محض التفرید والقاء کل ما فی الوجود من
ید الطمع عین التجرید قال الله تعالی قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ **لما نظرت
الملائکة** فی نحل الارواح کامنة فی مکامن اسرار الغیب ساکنة فی ظل ازل الوصل مستقرة
فی مهد اللطف یهب علیها نسیم سحر القرب ویعبق فی نادیها ریحان روح الانس وتتالق

لہابروق نور المعارف ویہز اعطافہا نشوات سکر شراب المشاہدۃ وینادمہا حدیث
مسامرۃ المخاطبۃ یفوح اریج الملکوت الاعلی بعطر اعجاب جا لھم وتھتز اشباح النور الی سطوع
انوارھم فی اطوارھم فقال القدس یا اصحاب صوامع الشوق طیر والی درجۃ ھذا الشرف
انظر والی طائر یطیر بین وکر شجرۃ الشرف الاعظم یقال لہ احمد مطارہ فضاء جو قاب قوسین
بجناح شرفہ طار والی اوکارھذا العز الشرعی بنور ھدایتہ نزلوا علی اغصان شجر ھذا
الوصف باتباع شرعہ اشرق لعیون عقولھم ھذا النور بخفارۃ برکتہ وصلوا الی ھذا المقام
ھو ھذا ھذا یعوم من بلاد بلقیس الغیب الی سلیمان العقول بنبأ یقین بکتاب لا یاتیہ الباطل من
بین یدیہ ولا من خلفہ یقول اذا وردت علیہ واردات محبوبہ لست کاحدکم تمیز علی الانبیاء
برتبۃ اظل عند ربی ترعی نخلۃ روحہ لیلۃ اسری بہ زھرۃ شجرۃ فاوحی نثر علی تاج راس مجدہ
نثار درلقد رای من ایت ربہ الکبری فی مجلس او ادنی من اجلہ نشر رداء بھاء الزمان
علی مناکب بھجۃ المکان للہ در عبد لا یجعل بین اذن سرہ وبین سماع ھذا الکلام حجابا من
غفلۃ طبعہ وعمل بقولہ تعالی تذکروا فاذاھم مبصرون وقال رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ اسم
اللہ الاعظم ھو اللہ وانما یستجاب لک اذا قلت اللہ ولیس فی قلبک غیرہ بسم اللہ من العارفین
کلمۃ من اللہ عزوجل ھذہ کلمۃ تزیل الھم ھذہ کلمۃ تکشف الغم ھذہ کلمۃ تبطل السم ھذہ
کلمۃ نورھا یعم اللہ یغلب کل غالب اللہ مظھر العجائب اللہ سلطانہ رفیع اللہ جنابہ منیع اللہ مطلع
علی العباد اللہ رقیب علی القلوب الفؤاد اللہ قاھر الجبابرۃ اللہ قاصم الاکاسرۃ اللہ عالم السر و
العلانیۃ اللہ لا یخفی عنہ خافیۃ من کان للہ کان فی حفظ اللہ من احب اللہ لا یری غیر اللہ من
سلک طریق اللہ وصل الی اللہ ومن وصل الی اللہ عاش فی کنف اللہ من اشتاق الی اللہ انس
باللہ من ترک الاغیار صفا وقتہ مع اللہ اقرع باب اللہ الجأ الی جناب اللہ توکل علی اللہ یا معرضا
عن اللہ ارجع الی اللہ ھذا سماع اسمہ فی دار الشقاء فکیف عند اللقاء ھذا فی دار المحنۃ فکیف
فی دار النعمۃ ھذا اسمہ وانت علی الباب فکیف اذا کشف الحجاب ھذا وقد نادیت فکیف
اذا تجلت القوم فی المشاھدۃ وانجز الفضل علیھم واردۃ المحب کالطیر لا ینام فی الاسحار
یناجی حبیبہ فی خلوات الاشجار تھب ریح القرب علی قلوبھم فیشتاقون الی ربھم وقال
رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ الخرقۃ عبارۃ عن تلھب قلب عرف ما الخرف وعلی قدم الاخلاص
وقف سریر الاسرار لا ینصب الا فی سرادق حق الیقین وحق الیقین نقطۃ دائرۃ التوحید

لطائف شعر ومعانی ۱۲ منہ
طیر و شیم کرنکی شوق ۱۲
قاب قوسین کی فضا ۱۲
بلقیس غیب کی سلیمان ۱۲
فضا میں ۱۲
ربی بشاشت ۱۲
مکان کی بہجت ۱۲
خفیہ
الکاسرہ بادشاہ ۱۲
ھادی ۱۲
قصد
الہام
الیاب

والتوحيد قاعدة بناء الوجود الهوية الاحدية مغناطيس حديد قلوب العارفين في الروضة الابدية مراتع اسرار المكاشفين كاشف الارواح ليلة الست باسرار قدمه لا لطف العقول في مقام واذ اخذ بانطاق تقرير عقدة ياسط الخواطر في حضرة السرمدية بمباسطة و اشهدهم تقرب الى الاسرار فجاب الازل بمخاطبة الست سقاهم كاس حبه بايدي سقاة قربه خرجوا الى الدنيا وفي رؤسهم نشوات ذلك الخمار وفي عيون عشقهم بقايا رسوم ذلك الجمال وفي احداق قلوبهم برقات ذلك الجناب واحرقاه عليكم كيف تموتون واعرفتم ربكم الشجاعة صبر ساعة يا عجمي الفطنة الفطنة سافروا الى بلاد العرب يا موالي الطبيعة سافروا الى بلاد الهند الهداية سقى بعض العارفين من هذا الشراب قطرة وافرغ سافي القدرله منه بقية فقامت روحه ترقص طربا بين ندمائه واهتز جبل موسى شوقا عند لمع برق التجلي فنظر سر المحبوب فقال من غلبة طفحات عشقه انا الحق سكر نديمه الاخر فقال سبحاني فارقت جماعة من طيور الارواح اقفاص الاشباح فطارت باجنحة الشوق في فضاء الغرام مرومة امتّ من نجد الوجد بوادي منادي الازل وطمعت ان ترعى من طل القدم حب المشاهدة فانقضت على حمائم طلبها بزاة العظمة فصعق من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله لاحت لاسرار العارفين بهجة جلال الديمومة واشرق لعيون العارفين نور كمال الاحدية من مشكوة نور غيب القدم وسقطت قوادم اقدام الخلائق في مفاوز وما قدروا الله حق قدره وانقطع العاصون في تيه نسوا الله **معاشر المريدين** لقد اودعت صوت الادمي سرا من الغيب ودفن في ترابها كنز من العلا فرامت التسبب الى معرفته والاطلاع في دفنيه فمنعها حاجز النفوس وما وجدت سبيلا فسل سبيلا ترد سلسبيلا **معاشر العارفين** احذروا من سراق الاماني وخداع لصوص الامل وجدوا فان الامر جل ليس المحبوب وغائبا عنكم الا حجاب الاهوية والله ان هوى النفس قيد ارجل العقول وان مواطئ الشهوات مزالق اقدام الافهام يا اخواني سافروا بالهمم المحبوب اخرجوا من جيوش الصور الى طلب نظر المصور واطلبوا حياة الابد تحت جبل قاف القرب وتزودوا فان خير الزاد التقوى **وقال** رضي الله تعالى عنه وارضاه في الحلاج طار واحد من العارفين الى افق الدعوى باجنحة انا الحق رأى روض الابدية خاليا من الجليس والانيس صفر بغير لغته تعرضا لحتفه ظهر عليه عقاب الملك من مكمن ان الله لغني عن العلمين انشب في اهابه مخلب كل نفس ذائقة

(حاشیہ) ۱۰۰ مراتع چرنے کی جگہیں ۱۲ ‌ لطف ۱۲ ‌ توفیق و العصمة ۱۲ ‌ الطف ۱۲ ‌ عقدہ گرہ ۱۲ ‌ باقی رہنا ۱۲ ‌ نشوات ۱۲ ‌ فرع ۱۲ ‌ قطرۃ ۱۲ ‌ الاشباح ۱۲ ‌ امتنت ۱۲ ‌ انقضت ۱۲ ‌ سلسبیل ۱۲ ‌ نظر ۱۲ ‌ صفر ۱۲

۱۰۴ وفی حجبۃ الاسرار الہویۃ ولکنہ لضعیف ۱۲ ذو الفقار احمد

الموات قال له شرع سليمان الزمان لم تكلمت بغير نعتك لم ترنمت بلحن غير معهود ومن
مثلك ادخل الآن في قفص وجودك ارجع من طريق عزة القدم الى مضيق ذلة الحدث قل
بلسان اعترافك ليستمعك ارباب الدعاوي حسب الواجد افراد الواحد مناط حفظ الطريقة
اقامة وظائف خدمة الشرع **وقال** رضي الله تعالى عنه وارضاه في الحلاج ايضا طار طائر
عقل بعض العارفين من وكر شجرة صورته وعلا الى السماء خارق صفوف الملائكة كان
بازيا من بزاة الملك مخيط العينين بخيط وخلق الانسان ضعيفا فلم يجد في السماء ما يحاول
من الصيد فلما لاحت له فريسة رايت ربي ازداد تحيره في قول معلومه أينما تولوا فثم وجه الله
عاد هابطا الى حضيرة خطة الارض طلب ما هو اعز من وجود النار في قعور البحار تلفت بعين
عقله فما شاهد سوى الآثار فكر فلم يجد في الدارين مطلوبا سوى محبوبه فطرب فقال بلسان سكر
قلبه انا الحق ترنم بلحن غير معهود من البشر صفر في روضة الوجود صفيرا لا يليق ببني آدم لحن
بصوته لحنا عرضه لحتفه ونودي في سره يا حلاج اعتقدت ان قوتك بك قل الآن نيابة عن
جميع العارفين حسب الواجد افراد الواحد قال يا محمد انت سلطان الحقيقة انت انسان عين الوجود على عتبة باب
معرفتك تخضع اعناق العارفين في حمى جلالتك توضع جباه الخلائق اجمعين **وقال** رضي الله تعالى عنه وارضاه الخواطر خطاب
يرد على الضمائر اذا كان من قبل الملك فهو الالهام واذا كان من قبل الشيطان فهو الوسواس
واذا كان من قبل النفس فهو الهواجس واذا كان من قبل الله سبحانه وتعالى والقاه في القلب
فهو خاطر حق **فعلامة الالهام** انه يرد بموافقة العلم وكل الهام لا يشهد له ظاهر فهو باطل
وعلامة الهواجس اللجاج في طلب وصف من خصائص صفات النفس ولا يزال يعاود
ولو بعد حين حتى ياتي الرجل ذلك الوصف **وعلامة** الوسواس انه اذا دعا الى زلة فخولف
فيها وسوس بزلة اخرى لان المخالفات عنده سواء كما قال الله عز وجل انما يدعو حزبه
ليكونوا من اصحاب السعير **وعلامة** خاطر الحق انه لا يؤدي الى حيرة ولا يجذب الى
سواه بل يرد بزيادة علم وبيان يعرف بنعته عند وجدانه واذا ورد على القلب خاطر حق
بعده خاطر حق فقال الجنيد الاول اقوى لانه اذا بقي رجع صاحبه الى التأمل وهذا مكان العلم
وقال ابن عطاء الثاني اقوى لانه ازداد بالاول قوة وقال ابن خفيف هما سواء لان كليهما من
الحق ولا مزية لاحدهما الا بمرجح في وصف خاص واذا اختلفت الخواطر على القلب فقل سبحان
الملك الخلاق ان يشأ يذهبكم ويأت بخلق جديد وما ذلك على الله بعزيز واجمعوا

على انه من كان اكله الحرام لم يستطع ان يفرق[41] بين الخواطر وقال رضي الله تعالى عنه وارضاه اول ما يطلع
في قلب المؤمن نجم الحكم ثم قمر العلم ثم شمس المعرفة فبضوء نجم الحكم ينظر الى الدنيا وبضوء قمر
العلم ينظر الى الاخرى وبضوء شمس المعرفة ينظر الى المولى النفس المطمئنة نجم والقلب السليم
قمر والسر الصافي شمس مقام النفس في الباب ومقام القلب في الحضرة ومقام السر في المخدع[42] قائم
بين يدي الله سبحانه يلقن القلب والقلب يلقن النفس المطمئنة والنفس تملي على اللسان
واللسان يملي على الخلق ووجود النفس مظنة التهمة ووجود القلب مقام الشبهة وعند صفاء
السر تاتي العجائب **ما دمت تاخذ بالنفس** فانت تاكل الحرام وما دمت تاخذ
بقلب متقلب فانت تاكل الشبهة فاذا صفا سرك دخلت دار الفضل واكلت من طعام الفتح وشرابه من اكلة الحلال
المطلق الرضا بالقضاء سبب تقريب القلب ودخوله دار الفضل واكله من طعام الفتح وشرابه من شراب الانس[43] اسرار القوم رواسي
الارض واوتاد الوجود يناجيهم منادم الانس باحاديث احلى في النفوس من المن يقول لهم
بعد هذا الضيق سعة وبعد هذا التشتت[44] جمع وبعد هذه المرارة حلاوة وبعد هذا
الذل عز وبعد هذا الفناء وجود فحينئذ[45] يستقبل وجه القرب صاحب هذا المقام ويجعل
بينه وبين الخلق حاجزا ويجمع في قلبه بين الحكم والعلم والقرب نور صنعة وخرق عادة فقلوب
القوم تنظر بنور الله الى ما سواه يدخلهم خبة النظر اليه فاذا نظروا الى الاكوان صاحوا يا
دليل المتحيرين دلنا الى اقرب الطرق اليك فيهيمون فيها ولا يصغون الى زجل مسبحها ولا يلتفتون
الى عوالمها فتاتيهم يد الرافة والمحبة فتاخذ بايدي قلوبهم وتضعها في حجر اللطف في كنف الانس
ولذة القرب وتنزع عنها ثياب السفر وتنزل منازلها وتمكنها من حضرته وتجعل لقلوب كل منهم
ابوابا يرى من كلها ملكه وسلطانه وجلاله وجماله فقلوبهم مجاري ارادته وخزائن علمه
ومستقر سره وكلما دارت اسرارهم في مناكب دار القدر الفت العلوم والاسرار
فصاروا جلساء ذلك البيت ورأوا ما ثم من الخزائن والمرافق وجاءهم البسط من كل جانب
وقوي جناحهم فطاروا الى سرادقات ذلك الجناب وصارت برهم وان سقطوا سقطوا
في صحن الدار ينقلبون بين يدي الرب الملك الجبار دعاة حجابون محبوبون مجذوبون فالقلب
مع الرب والسر مع السر اذا انفتح القلب رأى بعين السر جمال الرب قطع الحجب **يا هذا**
صدور الصديقين قبور اسرار رب العارفين فيها نجوم العلم وشموس المعارف وبهذه
الانوار تستضيئ الملائكة **وقال** رضي الله تعالى عنه وارضاه في خلق الآدمي ما عجب

[41] فرق بين الاشياء [illegible] ١٢
[42] مخدع بالضم [illegible]
[43] [illegible] ١٢ ص
[44] جماعة [illegible] ١٢ ص
[45] [illegible] البادي الشادي ١٢

خلق هذا البشری وما اغرب حکما و فنها الصانع تبارك و تعالیٰ فیه ملك بعقله لولا اتباع
هواه لطیف المعنی لولا کثافة طبعه کنزا استودع غرائب اسرار الغیب و جوامع اصناف العلم
وعاء ملئ نورا وظلمة اهاب ستر عروس الروح فیه باستار الصور عن عیون الاغیار عجیبة
جلاجمالها القدر علی عیون الملائکة فی حلل ولقد کرمنا بنی آدم فی مجلس و فضلنا هم
بالعقل فیه اشارة الی کونه من عالم الشهادة حملت اصداف الهیا کل درر الارواح فی بحر
الوجود علی سفن العلم لیکمل به ضیاء نور الیقین فسارت بریح الروح الی جزائر المجاهدة
ووقف سلطان العقل فیه بازاء سلطان الهوی وتقابلا وتقاتلا فی سعة فضاء صدره وکانت
النفس من اخص جنود سلطان الهوی والروح من اشرف جنود سلطان العقل فاذن مؤذن الحکم
بینهم یا خیل الله ارکبی و یا کتائب الحق انزوی و یا جنود الهوی تقدمی فکل یرید نصرة حزبه
وکل یحاول قهر خصمه فقال التوفیق لهما بلسان سابق الغیب من نصرته کانت الغلبة
معقودة برایاته ومن اعنته کانت السعید فی الدنیا والآخرة ومن کنت معه لا افارقه حتی
اوصله الی مقعد صدق التوفیق هو حسن نظر الحق سبحانه لولیه بعین رعایته یا غلام
اتبع العقل وقد وقف بك علی محجة طریق السعادة الکبری وفارق نفسك وهواك وقد
وقف بك تحت رایة العجب الروح سماویة غیبیة والنفس ترابیة ارضیة طار الطائر اللطیف
من وکر الکثیف بجناح العنایة الی شجرة العلا وا وکر فی غصن القرب غرد بتلحین لسان الشوق
وناغاه ندیم الانس والتقط جواهر الحقائق من بین اکناف المعارف وبقی الکثیف محصورا
فی قفص ظلمة وجوده اذا افنیت القوالب بقیة اسرار القلوب نظر الی قلبك نظرة اقامه مقام عرشه
واودعه حقائق العلوم وجعله خزانة اسرار المعرفة فحینئذ تیراءی لعین عقلك جمال الازل
وتعرض عن کل شیئ تصف بصفات الحدوث وتقابل بصیرة سرك اشخاص عوالم الملکوت
فی مراة القرب و یجلی علی عین سرك عرائس الفتح فی مجلس الکشف عن حقائق الآیات فاذا آثار
ملونات الاکوان ممحوة من لوح همتك یا هذا العقول المنورة سرج الفحول فی کل ظلمة
والافکار الصافیة ادلة ارباب المعارف والعنایة السابقة تکشف عن وجه خرد الیقین نقاب
الشك اذا تزاحمت الظنون والارادة لله حقة تقطع افکار الباطل بید الحق اذا تقاصرت
الادلة وقال رضی الله تعالیٰ عنه ارضنا انفرادك فی طریق طلبه امارة صحة المحبة لحظة عین قلبك الی سواه امارة بعده
نطقك بغیر ذکره این علی صفاء مراة قلبك ما ذاق حلاوة وصله من اشتغل بغیره ما قرب من جناب حضرته من مال

لئلا یکمل المال بن بشر ۱۲
۱۲ مقدمہ
حبل سوار ایان ۱۲ ص
ٹیلہ ۱۲ ص
۱۲ ص
العطایب
الاسرار
الغیب و
والمرد
الحاجم
الاتقاء النعیم
ابن اعلام للاخوان
والف

الى سواه طرفة العين للطريق ثلثة اركان الحق والصدق والعدل فالعدل على الجوارح
والحق على العقول والصدق على القلوب من طلب ربه بحقيقة صدق قلبه صار صدقته
فى قلبه مرآة تريه عجائب الدنيا والآخرة حفظ قوانين الحياة السرمدية خير من حفظ قوانين
الحياة الفانية الوحدة باب الفكرة وكثرة الفكرة علامة حضور القلب وحضور القلب مع الله
تعالى علامة التوفيق وحصول التوفيق دليل الى حضرة القدس اكل الشبهة كدر عليك صفاء
منبع الطاعة اعراضك عن اقامة وظائف الخدمة سبب اعراضه عنك يا غلام لا تكن
كبلبل يهوي صوته وقت الربيع يعف مع ترجيع اسجاعه[52] انه يقضى وقته بالتلذذ صوته لا يحصل الا على
مجرد شكاية الجوى[53] لكن كن كبازي لا يلتفت الى خفارة اصوات البلابل فى رياضها ولا يطرب على
لذة انغام الهواتف تعويلا على علو غرة الفعل طلب موسى صلى الله على نبينا وعليه وسلم عين
الحياة الحقيقة فى ارض ارنى قيل له انها من وراء جبل لن ويحتاج اسكندر طالبها ان يقطع
اليها سد ياجوج الوجود ويخرق ردم ماجوج وجوده بصحة التوحيد الذي هو محو كل متلوح لعين
العقل فى الاكوان ويخرج بخضر عقله الى خير الآخرة من دائرة الدنيا فانه يجدها تحت ظل شجرة
وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ تلك الشجرة نبتت فى جناب القدس فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ
مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ لا شرقية فتطلع من مشرق افق الدنيا الا فى مشارق سموات الاسرار ولا غربية
فتلوح فى مغرب جو الكون الا فى مغارب معانى القلوب وطلب عيسى صلى الله على نبينا وعليه
عين الحياة الحقيقة فى الارض قيل له لا تجدها الا بعد تعب[54] إِنِّي مُتَوَفِّيكَ تحت ظل ارائك
مقام ورافعك الي والمحبوب الكلى احمد صلى الله تعالى عليه وآله وسلم وجد عين الحياة الحقيقة
فى معارج[55] المعراج ليلة اسرى بعبده فى مجلس مَا زَاغَ الْبَصَرُ قيل له اغتسل منها بماء مَا كَذَبَ
الْفُؤَادُ فخذ من دررها عقدا ينظم لك ناظم الشوق فى سلك لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ
وقال رضى الله تعالى عنه وارضاه يا غلام عليك بالصدق والصفا فلولاهما لم يتقرب بشر الى
الله عز وجل يا غلام لو ضرب بحر قلبك بعصا موسى الاخلاص لتفجرت[56] منه ينابيع الحكم بجناح
الاخلاص يطير العارف فى ظلمة قفص الكون الى فسحة[57] نور اليقين وينزل بعد الطيران فى ظل
روض مقعد صدق يا غلام ما اشرق نور اليقين[58] فى قلب عبد الا ظهر على اساريره وجه صاحبه
ضياء نور رضى الله عنهم ونوهت[59] الملائكة باسمه فى الملكوت الاعلى وجاء يوم القيامة فى زمرة
الصالحين يا غلام الاعراض عن مشتهيات النفوس تجريدا بل توحيد هو صفاء بوارق

شوق عشقه لخواطر العارفين حتى لا يتلذذون بوصل غيره هو هيم قلوب الوالهين حتى وقفت
في اودية حبه الطريق الى الله عز وجل لا يسافر فيها الا الابرار الصدق والحضور معا لا يحصل
بغير تخريب القوالب والافطار في الاخرة على شراب النظر لا يوصل اليه الا بعد الصيام عن
الدنيا وما فيها ما نظرة منه اليك غالية بترك الوجود وما لحظة منه لك كثيرة بالخروج عن
الاكوان اذا اصفت النفوس من الاكدار البشرية امتثلت الاوامر واذا قوي نظر عقل العارف
سطعت على سره انوار بارية الاولياء هم خواص حضرة السلطان والعارفون ندماء مجلس الملك
وذوق حلاوة شهد لولاء يحسم مرارة صبر البلاء **يا غلام** عيون عقول الفحول لم تلتفت الى
الدنيا ولم يخدعهم خلب برقها اللامع بل فهموا قول المحبوب عنها انما الحيوة الدنيا لعب ولهو
يا غلام من ثلم اللذات يدخل الشيطان الى القلوب ومن منافذ الشهوات يعبر الى الصدور
ويخدع حب الدنيا يزرع في النفوس بغض الاخرة طوبى لمن تنبه من رقدة غفلة عقله
وصفى مورد حاله بطلب قرب مولاه وبادر بالخروج الى ما لا بد له من الخروج منه وحاسب نفسه
قبل محاسبة اسرع الحاسبين وشمر للسباق الى الاخرة فان الدنيا ميدان السابقين والاعمال حلبة
سبق الفائزين وعلى جسر القيامة الممر والساعة ادهى وامر **وقال** رضي الله تعالى عنه وارضاه
ينكشف للاولياء والابدال من افعال الله عز وجل ما يبهر العقول فيخرق العادات والرسوم
والكشف على قسمين جلالي وجمالي **كشف الجلال** والعظمة يورث الخوف المقلق والوجل
المزعج وامر اعظمها يحدث في القلب ويظهر على الجوارح كما روي ان النبي صلى الله عليه واله
وسلم كان يسمع من صدره الشريف الكريم ازيز كازيز المرجل من الصلوة من شدة الخوف
لما يرى من جلال الله عز وجل وينكشف له من عظمته ونقل مثل ذلك عن ابراهيم الخليل
على نبينا وعليه افضل الصلوة والتسليم وعن امير المؤمنين عمر الفاروق رضي الله تعالى عنه
واما مشاهدة الجمال فهي التجلي للقلوب بالانوار والسرور والالطاف والكلام
اللذيذ والحديث الانيس والبشارة بالمواهب الجسام والمنازل العالية والقرب منه
عز وجل بما سيؤل امرهم اليها وجف به القلم من اقسامهم في سابق الدهور فضلا منه
ورحمة وتثبيتا منه لهم في الدنيا الى بلوغ الاجال للوقت المقدر لئلا تفرط بهم المحبة
من شدة الشوق اليه عز وجل فينفطر سرائرهم فيهلكون او يضعفون عن القيام
بالعبودية الى ان ياتيهم اليقين الذي هو الموت فيقول ذلك بهم لطفا منه ورحمة

ومداواةً وتربيةً اقلبهم ومداواة لها انه حكيم عليم لطيف بهم رؤف رحيم **ولهذا** روى
عن النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم انه كان يقول لبلال المؤذن ارحنا يا بلال يعنى بالاقامة
لندخل فى الصلوة لمشاهدة ما ذكرناه من الجمال ولهذا قال النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم
وجُعلت قُرّة عينى فى الصلوة **وقال** رضى الله تعالى عنه وارضاهُ يا هذا كن مع الله عز وجل
كان لا خلق ومع الخلق كان لا نفس فاذا كنتَ مع الله عز وجل كان لا خلق وحّدتَ وعن الكل
فنيتَ واذا كنتَ مع الخلق كان لا نفس عدلتُ التقيت **اترك الكل** عن باب خلوتك
وادخل وحدك ترى مونسك فى خلوتك بعين سرك وتشاهد ما وراء العيان وتزول النفس
ويأتى مكانها امر الله وقربه فاذاً جهلك علم وبعدك قرب وصمتك ذكر ووحشتك انس **يا هذا**
ماثمّ الا خلق وخالق فاذا اخترتَ الخالق فقل فانهم عدوّ لى الا ربّ العالمين ثم قال من ذاق
فقد عرفه **فقيل له** من غلب عليه مرارة الصفراء كيف يجد حلاوة الذوق فقال يتعمد فى
قطع الشهوات من قلبه **يا هذا** المؤمن اذا عمل صالحا انقلبت نفسه قلبا ثم انقلب قلبه سرا ثم انقلب السر
فصار فناءً ثم انقلب الفناء فصار وجوداً ثم قال ليس كل الاحباب يسعهم كلُّ باب **يا هذا** الفناء
اعدام الخلائق وانقلاب طبعك الى طبع الملائكة ثم الفناء عن طبع الملائكة ولحوقك بالمنهاج
الاول فحينئذ يسقيك ربك ما يسقيك ويزرع فيك ما يزرع اذا اردت هذا فعليك بالاسلام ثم
الاستسلام ثم العلم بالله عز وجل ثم المعرفة به ثم الوجود به واذا كان وجودك به كان كلك له **الزهد**
عمل ساعة والورع عمل ساعتين والمعرفة عمل الابد **وقال** رضى الله تعالى عنه وارضاه ينبغى
للفقير ان يتزيا بالعفة ويتزر بالقناعة حتى يصل الى الحق عز وجل ويسعى بقدم الصدق
الى باب القرب مهرولا عن الدنيا والآخرة والخلق والوجود يحتاج ان يموت الف مرة ويفنى
الف مرة تستقبله او قال حتى يستقبله عناية الحق عز وجل ورأفته ورحمته وشوقه اليه وجذباته
ونظراته ومباهاته ومواكب ارواح النبيين والمرسلين والصديقين والملائكة تصحبه وتزفه
الى الحق عز وجل ويتفرغ قلبه ويصفو سره من كل محدث ويدنو الى الحق عز وجل ويقرء
سابقته فيقف على سطر سطر وكل كلمة وكل حرف ويقف على اوقاته وازمانه وساعاته
ولحظاته ويتيسر له امره وما يؤل اليه كلما جذبه الخوف اليه جذبه القرب
عنه ثم لا يزال ينقل من شئ الى شئ حتى يجعل حاجبا بين يديه منفردا عنده مطلعا على اسراره
يعطى خلعة وطوقا ومنطقة وتاجا ويشهد الملك له على نفسه ان لا يغيّر عليه يوقّع له بصحبته

٥١ ارحنا آسائش دادن ۱۲
٥٢ ثم یعنی نیست اینجا ۱۲
٥٣ تعمد قصد ۱۲
٥٤ المنهاج الاول ای الطریق الخاص والاعلی ۱۲
٥٥ من التزی در پوشیدن اللباس ۱۲
٥٦ هرول شتاب رفت ۱۲ مقدمه
٥٧ منطقه کمربند ۱۲

دائمة وولاية مستمرة فلا يبقى زهدة فى المعرفة **ياموتى القلوب** طلبكم الجنة قيدكم
عن الحق سبحانه وتعالى **وقال** رضى الله تعالى عنه وارضاه اعلم والاك الله بجميل حمايته
وصانك بلطيف رعايته ان قدام الصدق اذا طلبت وجدت ويد الشوق اذا جذبت
ملكت وجنود الحب اذا سرت[1] قتلت وصفات الحر اذا فنيت بقيت وعروس الوصل اذا
انبتت تثبت واصول القرب اذا رسخت بذخت[2] ورياض القدس اذا ظهرت بهرت ورياح
الانس اذا هبت بسطت وعيون الالباب اذا شهدت دهشت وقلوب الاحباب اذا رمقت[3]
عشقت واسماع الارواح اذا قربت سمعت وابصار الاسرار اذا حضرت نظرت والسن القوم
اذا امرت نطقت **ولله در عباد** ناداهم مولاهم فى سابق القدم بلسان الكرم ودعاهم
منادى الفضل الى نادى الوصل فبدا لهم من معانى الحب بادى وحداهم فى جناب القرب حادى
وشاهدوا مجد الجمال من مطالع الازل وعاينوا عز الكمال فى طالع الحلل وسمت بصائرهم
الى مطالعة عوالم الغيب ومعالم التوحيد وسرت سرائرهم فى مشاهدة القدس ومعارج
التفريد وشخصت[3] ابصارهم الى رقوم الفتح فى ذيول الكشف عن مخبا ذلك الجناب وا
اتكات افئدتهم على ارائك الانس فى مقاصير القدس بين تلك القباب وجلت سرائرهم
على بساط البسط وارتاحت ارواحهم برياحين الخطاب فان صمت صامتهم فبشهود حق
اليقين وان نطق ناطقهم فلورود امر يقين وان خامر[4] نفس مريدهم خوف افامنوا مكر الله
او باشر[6] قلبه زجر ويحذركم الله نفسه ناجاه[5] مخاطب لا تخافا اننى معكما ونطقت شواهد
السعادة قائلة بشراكم اليوم وقال سفيان الجودي واما بنعمة ربك فحدث وان اخرج
لمرادهم مرسوم ائتونى به استخلصه لنفسى من ديوان يختص برحمته من يشاء جذبته
يد اصطفينا من عبادنا الى حضرة سلام قولا من رب رحيم وقدم الى مجلس وسقهم
ربهم شرابا طهورا فاستقبله وجه نحن ما اتيتك فمد باع[7] رب اشرح لى صدرى فهتف به
مجيب نبئ عبادى فاخبر لسان صدقه ما قلت لهم الا ما امرتنى به ان ثبت قطبهم على طريق
من يطع الله استقام على سبيل وما اتكم الرسول فخذوه واستمسك بعروة ان كنتم
تحبون الله اتصل بنسبة من تبعنى فانه منى وسقى عرق حاله صاحب قاب قوسين
وامده بفيض من بحر وما ينطق عن الهوى وان قرأت مكتوب سعدهم فيحبهم ويحبونه و
ان نظرت منشور مجدهم فرضى الله عنهم وان سألت عن مقامهم فعند مليك مقتدر

[1] سرى اسپ راندن شبانه ۱۲
[2] بذخ بلند گشتن ۱۲
[3] شخوص چشم باز ماندن ۱۲
[4] خامر مخالط ۱۲ آمیخت
[5] ناجاه راز گفت ۱۲
[6] باشر الامر وليه بنفسه ۱۲
[7] باع بازو ۱۲

وان وحدت وصفهم غار اثار اعظم درجة عند الله وان كبرت ماظهر منهم فما تخفى صدورهم
اكبر وان علمت نفس ما احضرت لهم العناية فلا تعلم نفس ما اخفى لهم كيف وقد ورد
ان الله تعالى اوحى الى نبي من انبياء بني اسرائيل ان لي عبادا يحبونني واحبهم ويشتاقون
الي واشتاق اليهم ويذكرونني واذكرهم وينظرون الي وانظر اليهم قال يا رب ما علامتهم
قال يحنون الى غروب الشمس كما تحن الطير الى اوكارها فاذا جنهم الليل واختلط
الظلام وفرشت الفرش ونصبت الاسرة وخلا كل حبيب بحبيبه نصبوا الي اقدامهم
وافترشوا الي وجوههم وناجوني بكلامي فبين صارخ وباك وبين متأوه وشاك وبين
قائم وقاعد وبين راكع وساجد فبعيني ما يتحملون من اجلي وبسمعي ما يشكون من حبي اول
ما اعطيهم ان اقذف في قلوبهم من نوري فيخبرون عني كما اخبر عنهم والثاني ان لو كانت السموات
السبع والارض في ميزان احدهم لاستقللتها له والثالث ان اقبل بوجهي الكريم عليهم افترى
من اقبلت بوجهي الكريم عليه يعلم احد ما اريد ان اعطيه **فعليك يا اخي** باتباعهم
لعلك ان تكون من اتباعهم وسلم لهم ما ترى وما تسمع تنل من السعادة منزلا ارفع نسأل
الله ان يكحل ابصار بصائرنا بنور هداية وتسديد قواعد عقائدنا بحسن عنايته و
قال رضي الله تعالى عنه وارضاه لما قضى موسى الاجل خرج باهله وقد استبان وضع الحمل
والليل كسواد حدق حور الجنة والريح تنثر عبرات عيون السحب وسيوف البرق تسل من
غمد الغمائم واسود الرعود تزمجر في غابات الديم فطلب قطرا باوي اليه من القطر ليقدح
فروجه من زند الظلام شررا ويطلب في اكناف الوادي المقدس نارا اهله والغرام غريم سره
والوجد نديم روحه والشوق سمير قلبه والتوق جليس فؤاده والهوى حشو صدره فلاح
له النور من معرض النار بنصب لاصطياد طائر روحه شباك اني انا الله رأى سطرا من سطور
لوح القدر تجلت لفراسة روحه شمعة الطور وقعت رجل عقله في شرك انس انس افرغ
في كاس سمعه صرف شراب انا الله لا اله الا انا اسكره بادامة شرب مدام كلمه دبت
فيه نشوات الشوق وطاحت به طوائح امواج بحار الوله غلب على قلبه هيمان العشق خرقت
لذة التكليم منافذ سمعه حتى وصلت الى بصره فطلب البصر نصيبه من النظر ووافقه توق القلب
فقال رب ارني انظر اليك قال يا موسى انظر اولا الى مرآة الجبل وحدث ذهب ثباتك على محك
فان استقر مكانه فاعتبر سكونك عند حركة الصخور لهيبة تجلي فمادت به اجزاء الطور عند

اشراق لمعان ذلك النور وتعطرت اشجار الوادي المقدس بنسيم القرب وأرجت رياض البقعة
المباركة بهجة وتمت الوصل وصارت هضبات الطور حدائق لاجل تجلى وامتلأت جنباته
بالملائكة استعظاما لقوله ارنى انظر وقامت ارواح الانبياء تترصد ما يكون بعد ذلك سمع
كلاما لا ككلام البشر خطابه ليس من جنس الحدثان نودى من جميع آفاق جهات الوجود وصارت
جملة سمعا وبصرا فتلفت بعين سره الى الطور ووقع شعاع نور عين عقله على لموع نور مرآة الجبل
انعكست اشعة المتقادحات برق بصر الحس ذهلت عين الفكر خرس لسان الطبع انقطعت
اسباب الحواس قرأ لسان حال موسى وخشعت الاصوات للرحمن **قال المخبر** عن صدق طلبه و
خر موسى صعقا **قيل** يا موسى معدة طبعك ضعيفة عن تناول شراب تجلى شق عينيك
ضيق عن مقابلة انوار سبحات ارنى انظر اليك عين الحدث لا تنفتح فى شعاع شمس القدم
ورد النظر لا يطلع فى شجر كانون هذا الكون انكم لن تروا ربكم حتى تموتوا خلعة النظر فى الدنيا
مدخرة فى خزائن الغيب لصاحب قاب قوسين هذا الشرف لا يناله من الخلائق سوى سيد ولد
آدم ويتيمة عقد البشر ولا تقربوا مال اليتيم الا بالتى هى احسن حتى يبلغ اشده **قلت**
فهذا ما اختصرته من نفيس جواهر نظامه المودعات فى خزائن لطائف معارف كلامه باسلوب
غريب لم ينسج غيره على منوال مرامه **وههنا** خطر لى انشاء ابيات مشيرة الى ذلك وان
كانت غير لائقة بامتداح حمى مقامه وخيامه وهى شعر يا مادحا نسجا وشاه ابن جوزى
جلاه باسلوب بعينك فاخر + كانك لم تنظر بنسج معارف + واسرار زاهى حكمة وسرائر +
باظرف اسلوب واطرف حلة + واشرف نسج باهج الحسن زاهر + لذى حضرة انشاه اشرف صانع
واعرف استاذ دعى عبد قادر + به شرف الاكوان قطب زمانه + ردا مجده فيه طراز المفاخر +
له قدم تسمو بعليا فخارها + لها خضعت طوعا رقاب الاكابر + وما نسج فتح من نفيس مواهب
كنسج طباع من قريحة خاطر + وابن الثريا فى علاها من الثرى + وبل الندى فى الفضل من بل ماطر +
كذا ابن من بازى العلا وما كث يرى + على جيفة ولا واقف المتناثر + فما طائر تلقاه للباز صائدا +
وللباز تلقى صائدا كل طائر + واين بعيد الدار من ساكن الحمى + نديم هوى فى حضرة القدس حاضر +
يسقى من الراح التى نم ريحها + بوح ذاك فضلا عز نداف داثر + شريف معلى بل مولى على الورى +
وتصريفه قد عمهم غير قاصر + على روحه رضوان ربى مقدسا + مدى الدهر زاكى النشر من غير آخر +
له فى الوجود الجاه والحكم نافذ + خفير الورى فى عصره غير خافر + له الجن والاملاك والانس كلهم

٥١ ارجت الريحان توهجت ١٢ تاسرت ... منه ٥٢ هضبة هضبات وهضبات جمع كسرة فى الصراح و فى القاموس الهضبة الجبل المنبسط ١٢ ٥٣ ترصد ... ٥٤ ... ٥٥ ... ٥٦ ... سبحات ... ١٢

يخافون لا شخص يرى غير حاذر * لقد حضر الاكوان شرقا ومغربا * وما في صبا احفرت او باخر *
به اسأل فان ايقنت قولي صادقا * والا كذبن اليافعي في المحاضر * وختمي لها حمدي لربي مصليا *
على المصطفى من قبل خير العناصر * محمد السامي على ذروة العلى * غيات الورى عند الله واهل الله واعز *

ذكر نسبه ومولده وصفته رضي الله تعالى عنه وارضاه **فاما نسبه** فهو الشيخ محيي الدين ابو محمد عبد القادر بن ابي صالح موسى جنكي دوست بن ابي عبد الله الجيلي بن يحيى الزاهد بن محمد بن داود بن موسى بن عبد الله بن موسى الجون بن عبد الله المحض و ينعت ايضا بالمجل بضم الميم وتشديد اللام من الاجلال ابن الحسن المثنى بن الحسن بن علي بن ابي طالب رضوان الله تعالى عليهم اجمعين **سبط** ابي عبد الله الصومعي الزاهد و به كان يعرف حين كان بجيلان **واما مولده** رضي الله تعالى عنه وارضاه فسئل قدس الله روحه العزيز عنه فقال لا اعلمه حقيقة لكني قدمت بغداد في السنة التي مات فيها التميمي وعمري اذ ذاك ثمان عشرة سنة **قال** بعض اهل العلم والتميمي المذكور هو ابو محمد رزق الله بن عبد الوهاب توفي سنة ثمان وثمانين واربعمائة فيكون مولده رضي الله تعالى عنه وارضاه على هذا سنة سبعين واربعمائة **وذكر ابو الفضل** احمد بن صالح بن شافع الجيلي رحمه الله تعالى ان مولد الشيخ محيي الدين عبد القادر رضي الله تعالى عنه وارضاه سنة احدى وسبعين واربعمائة بجيلان وانه دخل بغداد سنة ثمان وثمانين واربعمائة وله ثماني عشرة سنة **وقال بعضهم** منسوب الى جيل بكسر الجيم وسكون الياء المثناة من تحت وهي بلاد وراء طبرستان ويقال لها ايضا جيلان وكيلان وكيل **وقيل** جيلاني منسوب الى جده جيلان والله تعالى اعلم **وامه** رضي الله تعالى عنهما **ام الخير امة الجبار فاطمة** بنت ابي عبد الله الصومعي وكان لها رضي الله تعالى عنها حظ وافر من الخير والصلاح والصومعي من جلة مشائخ جيلان ورؤساء زهادهم له الاحوال السنية والكرامات الجلية لقي جماعة من عظماء مشائخ العجم رضي الله عنهم **واخوه** الشيخ ابو احمد عبد الله سنه دون سنه نشأ نشوءا صالحا في العلم والخير ومات بجيلان شابا **وعمته** المرأة الصالحة **ام محمد عائشة** بنت عبد الله ذات الكرامات الظاهرة **روي** ان بلاد جيلان اجدبت مرة واستسقى اهلها فلم يسقوا فاتى المشائخ الى دار الشيخة عائشة المذكورة وسألوها الاستسقاء لهم فقامت الى رحبة دارها وكنست الارض وقالت يا رب انا كنست فرش انت فلم يلبثوا ان امطرت

السماء كأفواه القرب فرجعوا الى بيوتهم يخوضون فى الماء وعمرت وماتت بجيلان رضى الله
تعالى عنها **والجون** بضم الجيم لقب لموسى وهو من اسماء الاضداد يطلق على الابيض والاسود
وهو الاكثر فى استعماله والمراد به هنا لان موسى كان ادم اللون **والمحض** لقب له ايضا وهو الخالص
من كل شيئ لقب به عبد الله لان اباه الحسن بن الحسن بن على وامه فاطمة بنت الحسين
بن على رضى الله تعالى عنهم وهى نسبة خالصة سالمة من الموالى **قلت هكذا** قيل وكان
ينبغى ان يقال خالصة فى الشرف وفاطمة المذكورة هى التى خلف عليها بعد الحسن بن الحسين
عبد الله المطرف بن عمرو بن عثمان بن عفان رضى الله تعالى عنه وولدت له محمدا
الديباج لقب به لحسنه ولقب ابوه عبد الله بالمطرف لجماله ولما نشأ عبد الله بن عمرو قال
الناس هذا منح حسن مُطَرَّف بعد عبد الله بن الزبير وكان عبد الله بن الزبير فائق الجمال
وام المطرف ترجع فى نسبها الى عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه وعن
الجميع **والمطرف** بضم الميم وفتح الراء اسم المفعول من اطرفته بكذا **والمثنى** المتقدم ذكره
وهو نعت للحسن لانه الحسن بن الحسن وهو بضم الميم وفتح النون وتشديدها اسم
مفعول من ثنيت الشيئ اذا صرت تكرره **قلت هكذا** قيل فى تفسيره **ولو قيل**
لانه ثنى اسم الحسن فذكر مرتين فى تسمية ابيه لكان اوضح **واما صفة** الشيخ محيى الدين
عبد القادر رضى الله تعالى عنه وارضاه فقال الشيخ العلامة الامام ابو محمد عبد الله بن
احمد بن محمد بن قدامة كان شيخنا شيخ الاسلام محيى الدين عبد القادر الجيلى رضى الله
تعالى عنه وارضاه نحيف الجسم رَبع القامة عريض الصدر عريض اللحية طويلها اسمر
مقرون الحاجبين ذا صوت جهوري وسمت بهي وقدر علي وعلم وفي رضى الله تعالى عنه
وارضاه **ومن دعائه** رضى الله تعالى عنه وارضاه اللهم اصلح الامام والامة والراعي و
الرعية والف بين قلوبهم فى الخيرات وادفع شر بعضهم عن بعض اللهم انت اعلم بسرائرنا
فاصلحها وانت العالم بذنوبنا فاغفرها وانت اعلم بحوائجنا فاقضها وانت العالم بعيوبنا
فاسترها لا ترنا حيث نهيتنا ولا تفقدنا من حيث امرتنا اعزنا بالطاعة ولا تذلنا بالمعصية
اشغلنا بك عمن سواك اقطع عنا كل قاطع يقطعنا عنك الهمنا ذكرك وشكرك وحسن عبادتك
لا اله الا الله ما شاء الله كان لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم لا تخيبنا فى غفلة ولا تاخذنا
على غرة ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من

له يعنى لعبد الله ١٢
له بن حفصة بنت عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه ١٢
له ربع القامة يعنى ميانه قد ١٢
له تفعال بالحسن [illegible] اى بهية ١٢
له بها و خوبى و بى نوب ١٢
له غره يعنى غفلت ١٢

قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰىنا فانصرنا على القوم الكفرين **هكذا روى عنه** في مناقبه ابو الخير سعد الله بن ابي غالب الازجي قال اخبرنا الشيخ ابو عبد الله محمد بن حمزة الازجي قال اخبرنا الشيخ الجليل ابو الفرج عبد الجبار بن شيخ الاسلام محيى الدين عبد القادر رضي الله تعالى عنه قال سمعت والدي غير مرة يقول وذكر الدعاء المذكور وغيره **قلت** فاستمع ايها الواقف على هذه الكتاب من كل بادٍ[1] وحاضر[2] دعاء قطب الاولياء واستاذ الشيوخ الاكابر الذي خضعت لقدمه رقاب الاولياء محيى الدين عبد القادر رضى الله تعالى عنه وارضاه **وقوله** فيه ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطأنا الى اٰخر الاية الكريمة واسمع الى قول **القرافي** ان كنت وقفت عليه وما ذهب اليه من انّ هٰذا الدعاء و اشباهه حرام وانت بعد ذلك مخير بين ان تاخذ بقول تاج العارفين ركن الشريعة وبحر الحقيقة محيى الدين رضي الله تعالى عنه وارضاه الذي شهد له جميع الاولياء بالتقدم والمقام الارفع وكل منهم لشرف مرتبته العليا خضع وانطقته العناية بالمعارف والاسرار والحكم بعد ما تفل في فمه سبع مرات جده صلى الله عليه وآله وسلم وبين ان تاخذ بقول فقيه من علماء الظاهر الجامدين مع كونه مخالفا في ذلك لاقوال الائمة من العلماء المشهورين والجامدين فلم يزالوا لاستحباب الدعاء المذكور معتقدين وبه داعين وقد نصّ من الائمة الجلة غير واحد على ان افضل الدعاء ما ورد في الكتاب العزيز من كلام الرب الماجد وكذلك انفرد الشخص المذكور بما يقول بتحريمه قول الداعي اللهم افعل بنا ما انت اهله وعلّل تحريم ذلك بكونه تعالى كما انه اهل للانعام والثواب بالفضل فهو اهل للانتقام والعقاب بالعدل بعبارة غير هٰذه العبارة فواعجبًا منه كيف لم يخطر الى ما يبادر اليه اعتقاد الداعي من اتصاف الباري بنهاية الجود والكرم في حال دعائه وانه لا يطلب منه الا ما يتعلق بجانب الفضل من احسانه وعطائه دون ما يتعلق بجانب العدل من عقابه وقضائه **وايضا** فان السيد الكبير في العرف والاصطلاح اذا وصف بالاوصاف الملاح واقتصر على بعض الاوصاف وُصِف بما يتعلق بالندىٰ والسّماح ومن ذٰلك قول سيد السادات ومالك الدنيا والاخرة وما يذكرون الا ان يشاء الله هو اهل التقوىٰ واهل المغفرة **ومن دعائه** رضي الله تعالى عنه وارضاه في افتتاح المواعظ اللهم انا نسالك ايمانا

[1] قال حاضر بموضع كذا اى مقيم وهو خلاف البادي ١٢

[2] بادٍ بادية بالفتح و الكسر بادية مقيم شد خلاف حضارة ١٢

ایماناً یصلح للعرض علیک وایقاناً نقف بہ فی القیامة بین یدیک وعصمة تنقذنا
بہا من ورطات الذنوب ورحمة تطہرنا بہا من دنس العیوب وعلماً نفقہ بہ
اوامرک ونواہیک وفہماً نعلم بہ کیف نناجیک واجعلنا فی الدنیا والاٰخرة من
اہل ولایتک واملأ قلوبنا بنور معرفتک وکحل عیون عقولنا باثمد ہدایتک
واحرس اقدام افکارنا من مزالق مواطئ الشبہات وامنع طیور نفوسنا من الوقوع
فی شباک موبقات الشہوات واعنا علی النفس الامّارة بالسوٓء بالقربات وامح سطور
سیاٰتنا عن جرائد اعمالنا بایدی الحسنات کن حیث ینقطع الرجاء منا اذا اعرض اہل
الوجود بوجوہہم عنا ویحصل فی ظلم اللحود رہائن افعالنا الی الیوم المشہود اجر عبدک
الضعیف علی ما الف من العصمة من الزلل ووفقہ والحاضرین لصالح القول والعمل واجر
علی لسانہ ما ینتفع بہ السامع ویذرف لہ المدامع ویلین لہ القلب الخاشع فاغفر لہ
وللحاضرین ولجمیع المسلمین **ذکر شیٔ من علمہ وتسمیة بعض شیوخہ**
رضی اللہ تعالیٰ عنہم مختصراً فاعلم ان طلب العلم وشفاء الانفس المریضة لداءہا واوضح
فہاہیم التقویٰ سبیلاً وابلغہا حجة واظہرہا دلیلاً وارفع معارج الیقین واعلی مدارج
المتقین واعظم مناصب الدین وافخر مراتب المہتدین وہو المرقاة الی مقامات القرب
والمعرفة والوسیلة الی المتولی فی الحضرة المشرفة شمر عن ساق الاجتہاد فی تحصیلہ وسارع
فی طلب فروعہ واصولہ قصد الاشیاخ الائمة اعلام الہدیٰ علماء الامة فاشتغل بالقراٰن
العظیم حتی اتقنہ وعم بدراستہ سرہ وعلنہ **وتفقہ** بابی الوفا علی بن عقیل وابی الخطاب
محفوظ بن احمد وابی الحسین محمد بن القاضی ابی یعلی وابی سعد المبارک بن علی المخرمی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذہباً وخلافاً وفروعاً واصولاً **وسمع الحدیث** من جماعة
منہم ابو غالب محمد بن الحسن الباقلانی وابو سعید محمد بن عبد الکریم وابو الغنائم
محمد بن علی بن میمون وابو بکر احمد بن مظفر وابو محمد جعفر بن احمد القاری وابو القاسم
علی بن احمد الکرخی وابو عثمان اسمٰعیل بن محمد الاصفہانی وابو طالب عبد القادر بن محمد
وابن عمہ ابو طاہر عبد الرحمن بن احمد وابو البرکات ہبة اللہ بن مبارک وابو العز محمد
بن المختار الہاشمی وابو نصر وابو غالب وابو عبد اللہ ابناء الامام ابی الحسن البناء وابو
الحسین المبارک عبد الجبار وابو منصور عبد الرحمن ابی غالب وابو البرکات طلحة بن احمد

لہ اتقنہ من الاتقان ۱۲ بالکل پختہ کر لیا ۱۲ منقدیم
لہ ذریعہ وبہان ۱۲ ارشاد بابرکت ۱۲
منقدیم لہ اشغول بالتعلیم والتدریس ۱۲ لہ استادوں ۱۲

العاقولي وغيرهم رحمة الله تعالى عليهم **وقرأ الادب** على ابى زكريا يحيى بن على
التبريزي رحمه الله تعالى **وصحب** الشيخ العارف قدوة المحققين وامام السالكين
وحجة العارفين ابا الخير حماد بن مسلم الدباس واخذ عنه علم الطريقة وتأدب به ؛
واخذ الخرقة الشريفة من يد الامام رفيع المقام القاضى ابى سعد المبارك
المخرمي ولقي جماعة من اعيان شيوخ الزمان واكابر المشائخ اولى العرفان اكرم بهم
مجدا وسؤددا وشرفا وفخرا مؤيدا فهم حماة الملة وروادها وانصار الشريعة واعضادها
واعلام الاسلام واركانه وسبق الحق وسنانه **فقام** رضى الله تعالى عنه فى اخذ العلوم
الشرعية عنهم دائبا وفى تلقى الفنون الدينية منهم مواظبا حتى فاق اهل زمانه وتميز
بين اقرانه **ثم ان الله سبحانه وتعالى** اظهره للخلق واوقع له القبول العظيم التام
عند الخاص منهم والعام والهيبة والجلالة الوافرة والمناقب الشريفة الفاخرة واظهر الله
تعالى الحكم من قلبه على لسانه وظهرت علامات قربه من الله تعالى ودلالة ولاية مع قدم راسخ
فى المجاهدة والعبادة وتجرد خالص من دواعى الهوى وشوائب الركون الى العادة ومقاطعة
دائمة لجميع الخلائق وصبر جميل فى طلب مولاه يقطع العلائق وتجرع الغصص من الشدائد
والبلوى ورفض كلى لجميع الاشغال اشتغالا بالمولى **ثم لما اراد الله تعالى** به نفع الخلائق
بعد ما تضلع من العلوم الظاهرة واسرار الحقائق اضيف الى مدرسة استاذه ابى سعد
المبارك المخرمي رحمه الله تعالى وما حولها من المنازل والاماكن ما زيد على مثلها و
بذل الاغنياء اموالهم فى عمارتها وعمل الفقراء بانفسهم فكملت المدرسة المنسوبة اليه الآن
وكان الفراغ منها فى سنة ثمان وعشرين وخمسمائة **وتصدر** للتدريس فيها و
الفتوى والوعظ وقصدت بالزيارات والنذور **واجتمع عنده** بها من العلماء
والصلحاء جماعة كثيرون انتفعوا بكلامه وصحبته ومجالسته وخدمته **وقصد اليه**
طلبة العلم من الآفاق فحملوا عنه وسمعوا منه **وانتهت اليه تربية المريدين**
بالعراق يؤتى به خزانة الاسرار واوتى مقاليد الحقائق وسلمت اليه ازمة المعارف وصرف
فى الجو المغارب منه والمشارق **فاصبح قطب الوقت** مرجعا اليه حكما وعلما وقام بالنظر
والفتيا نقضا وبرما وبرهن على العلم فرعا واصلا وبين الحكم نقلا وعقلا وانتصر للحق عز وجل قولا
وفعلا **وصنف كتبا مفيدة** واملا فوائد مزيدة فتحدث بذكره الرفاق وسارت بفضله

سؤدد بزرگی شرف ۱۲
رواد نگاہبانان ۱۲
دائب دوڑ دوڑ ۱۲
رکون میل ۱۲
تجرع گھونٹ گھونٹ پینا ۱۲
تضلع سیراب شدن ۱۲
برہن بیان ای اقام البرہان ۱۲

الركبان وانتشرت اخباره فی الافاق واعملت المطی الیه ومدت الیه الاعناق وتنزهت فی حدائق محاسنه الاعین ونطقت ببدائع اوصافه الالسن **ولقب** بامام الفریقین وموضح الطریقین وکریم الجدین ومعلم الطرفین مشتملا ببرداء المفاخر والفضائل صادقا فیه قول القائل

شعر

بعقد ما انهل السحاب واعشب العراق وزال الغی واتضح الرشد

فعید انه زمن وصحراؤه حمی وحصباؤه در واموا هه شهد

بجیش به صدر العراق صبابة وفی قلب نجد من محاسنه وجد

وفی الشرق برق من مقابس نوره وفی الغرب من ذکری جلالته رعد

اضحی الزمان مشرقة به مناکبه والدین مشرفة به مناصبه والعلم عالیة به مراتبه والشرع منصورة به کتائبه فانتمی الیه جمع عظیم من العلماء وتلمذ له خلق کثیر من الفقهاء حذقت ذکرهم اختصار الکثرة عددهم فانتمی الیه جمع لا یحصون من الفقراء والمشائخ الکبراء والعلماء الخیراء **وقد ذکرت** فیما مضی ان جمهور شیوخ الیمن یرجعون فی لبس الخرقة الیه بعضهم لبسها من یده راحلین الیه لما قررت اعلام فضائله علیهم والاکثرون من رسوله الذی ارسله الیهم **وفیه وفی الباس الخرقة** وانتساب معظم شیوخ الیمن فی لبسها الیه قلت فی بعض القصیدات الاول من هذه الابیات **شعر**

وفی منهج الاشیاخ الباس خرقة لهم سنة اصل روی ذلک عن اصل

ولبس الیمانیین یرجع عالیا الی سید سام فخارا علی الکل

امام الوری قطب الملا قائل علی رقاب جمیع الاولیاء قدمی علی

فطأطأ له کل شرق وغرب رقا باسوی واحد فرد فعوقب بالعزل

ملیک له التصریف فی الکون نافذ بشرق وغرب الارض والوعر والسهل

سراج الهدی شمس علی فلک العلی بجیلان مبدا ها طلوعا بلا افل

طراز جمال مذهب فوق حلة علی الکون فیها الدهر یختال اذ رفل

یتیمة درزان عقدا ولا یعی بهیج علی جید الوجود به محل

بجد والک یا بحر النوی عبد قادر اتی یا فعی ذوا فتقار وذو محل

تفاهمنا فی راس نهر عیونهم ملاءها ومن بحر النبوة ممتلی

وسبحانک اللهم ربا مقلبا وواسع فضل للوری فضله مولی

تمت

والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا دائما يقول العبد الفقير الى
مولاه القوى ذو الفقار احمد النقوى عفا الله تعالى عنه ان فى نسخة اصل الكتاب بعد ذلك هذه العبارة
تمت التكملة وبالخير عمت وقت الضحى يوم الثلثاء بخط الفقير بابا لله سيد كريم القادرى غفر الله ذنوبه
وستر عيوبه فى شهر شعبان المعظم فى تاريخ ستة وعشرين سنة خمس وتسعين والف من الهجرة النبوية
انتهى۔ قد تم الكتاب فى يوم الاربعاء العشرين من شهر رمضان المبارك سنة ۱۳۱۹ الهجرة بعد صلوة الظهر
فى بلدة بوفال المحمية بمكانے الواقع بمحلہ گوجرپورہ عقب المسجد بعهد ذات السعادة والنعم
نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ رئیسہ بهوپال دام اقبالها۔ والحمد لله سبحانه والصلوة والسلام على
سيد المرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين *





تقریر دلپذیر و تحریر پر ضمیر در تقریظ قرة الناظر طراویدۂ خامۂ عرفان نگار

سلالۂ اہل بیت اطہار نجم السادات خادم التبرکات ضیاء الدین حسن بن علی ابو الانوار نور الحسن نقوی سارنگپوری
صاحب شرح الحبی علی شرح الشمائل النبی حفظہ اللہ عن طوارق اللیل والنہار

(حسن نقوی اور قرة الناظر)

نبوت کے آخری دور مین جبکہ ناسوتی خانقاہ مین خاتم رسالت تختگاہ ولایت پر جلوس فرماتے تھے پتھر سے دلکی خوشبو آتی تھی مگر انحطاط کی نامبارک گھڑیون نے اپنے تمام درجے طے کرکے ہمکو اوس زمانہ کا مُنہ دکھایا ہے کہ دلسے پتھر کی بو آتی ہے پھر ایسے خلفشار کے زمانے مین اگر کسی بندۂ خدا کی بابرکت ملاقات سے اہل دل ہونیکی تم خوشبو پاؤ تو اوسیطرح غنیمت جانو کہ جس طرح سامان ارث بے مشقت و رنج ملجاتا ہے اور مال غنیمت کے مانند مفت سمجھکر غیر مترقبہ نعمت تصور کرو کیونکہ اس زمانہ مین جوہر دل مٹی مین پڑے ہوئے کوڑے کا حکم رکھتا ہے کیونکہ گذرے ہوئے قرنون مین اگر دیدۂ عرفان سے دیکھا جائے تو بہ زار کشف کے درجہ کو پہنچ جائیگا کہ ہر ایک قرن کو اپنی تجلیات عرفانی کا احساس تھا اور وہ نورانی شعاعین جو خانقاہان ولایت سے بالعموم جلوہ افگنی فرما رہی تھین وہ اون مقدس نقوش کی برکاتی فیضان تھے کہ جسکے نام سے آج دنیائے تاریک اپنی سیہ بختی سے محروم ہوگئی ہے۔ چودہوین صدی کے دور سے پیچھے ہٹکر جب پانچوین صدی کی دلنواز چمنستان مین ہمت کا قدم بڑہائی تو فضائے مین ہر گوشہ کو تجلیات وجدانی سے معمور پائیگا۔ ایکطرف عراق عرب کے جبروتی شہر بغداد کی وجاہت اوسکی خوش قسمتی پر ناز تھا کہ جسکے در و دیوار پر الٓہی تجلیات سے نقوس مقدسہ کی بدولت مہر جہانتاب کا دہوکا ہوتا تھا اور اوسکے اطراف واکناف مین خدا کے شہپر انسانی دلون کا شکار کر رہے تھے اور بشری خصوصات و اوصاف سے دائرہ کا مرکز چونکہ شیوۂ سخن دانی اور معرفت ربانی ہے اور ان دونون عالی قدر جوہرونکا معدن ذی فیض

عالمون اور صاحب ارشاد خدا شناسون کی مجلس علیہم رحمۃ الرحمن فعلیات بدوام الملازمۃ
کے محکوم کامیاب دلون سے قدوسی منزلون کو آسانی سے طے کر رہے تھے کسی حق شناس بارگاہ
مین تاج العارفین ابو الوفا اقرب طرق الی اللہ کا سیدھا راستہ بتا رہے تھے اور کسی خانقاہ مین
شیخ عدی بن مسافر اموی نے علم ارشاد لہرا دیا تھا اور کہین فضائے بغداد کو شیخ علی بن الہیتی
کی عرفانی خوشبو مہکا رہی تھی اور شیخ عبد الرحمن طفسونجی و شیخ بقا ابن بطو را ور بازرانی شیخ مطر اور
شیخ ابو محمد ماجد کردی نے دنیائے آسائش خواہ کو اپنے منور قلوب سے ضیا بار بنا دیا تھا اور ثقلین
کے شیخ سیدنا غوث الاعظم کی روحانی سلطنت اور عرفانی خلافت نے تمام جہان و جہانیان کو مسخر
کر کے اپنا گرویدہ اور سچا فرمانبردار کر دیا تھا۔ آپ کے عنصری جسم کی اقلیم جو جسمانی اور روحانی حصونکو
شامل ہو شہنشاہ عشق کا تختگاہ تھی اور آپکے امکانی بدن کی کشور جو ظاہری اور باطنی اجزا پر مشتمل ہے
محمدیہ شریعت و طریقت سے پُر رونق تھی۔ کتابی نقوش کی تعلیم کے جسطرح مدارس جا بجا اپنا عام فیضان
پہنچا رہے تھے اوسیطرح یہ مالک نما درسگاہین الحمد والا بنا دینے مین برقی قوت سے کہین زیادہ
سرعت سے سرگرم رفتار تہین۔ جنسے بے شمار ازلی سعادت مند دوست پرستی کے نتیجہ خیز امتحانون
کے بعد کامیابی کے خلعت سے سرفراز ہو کر انسانی پیکر مین قدوسی حیثیات کے ساتھہ کارفرما تھے
کیونکہ صفی الاصفیا کی جامعیت اور خاتم الانبیا کی ختمیت کے مقام پر آخر کار طبقات انام مین سے نزول
صعودی اوس باصفا گروہ کو نصیب ہوتا ہے جو سنت نبوی پر چلنے کا قدم دنیا اور نمود کی گرد و آلائش
سے خشوع و خضوع کے آنسو اور ریاضت کے خون جگر سے اچھی طرح دہو کر ایجابی صراط مستقیم پر سلوک
اختیار کرتا ہے اور یہ پر شکوہ گروہ راہ طریقت مین چلنے والا پاؤن دینی ہدایت مرشدون کی پیروی
مین غبار آلودہ اور فرسودہ کر کے سائرین الی اللہ کی منزلین طے فرماتا ہے مگر افسوس کہ ہماری اعتقادی
کمزوریون کے ساتھہ ساتھہ قدرت نے مظاہر الٰہیہ کو پردۂ عزت و عصمت مین روپوش کر دیا کہ انفاس
خبیثہ کے مشام اون معطر ہواؤن سے بو تک نہ سونگھہ سکین آخر کار وہ وقت آپہنچا کہ ہماری پہلی
خدا نما خانقاہین اور درسگاہین خالی اور سنسان دکھائی دے رہی ہین۔

بہت ممکن ہے کہ ہماری مطلق العنانی کے ساتھہ آزاد خیالی ڈگمگا کر کسی متعفن گڑھے مین گرا کر
ہماری ظاہری صفائی کو بھی بدبودار بنا دے۔ اب اس قرن کی یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ جو طبیعتین چنگاری
کیطرح گرم تہین وہ مثل کوئلہ کے باہر سے سیاہ اور اندر سے افسردہ ہو گئین یہانتک کہ جاذبہ
عادت کے سوا مساجد مین بھی آنے کے واسطے کوئی باعث باقی نہین رہا اور اب اہل زمانہ کے دلون مین

بجاے رغبت سراسر نفرت اور کراہت ہوگئی یہ ہین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ ظاہر ہے کہ فیض ثمرہ ہوتا ہے عقیدت رغبت اور صدق کے بارور درختونکا جس زمانہ مین ہم عدم سے وجود مین آے ہین اس زمانہ مین ان بارور درختون کو لوگون کی بدنصیبی سے پانی نہین پہنچا جسکی وجہ سے یہ تمام درخت خشک ہوکر ایندھن ہوگئے

وہ بے ہمتا ذات شکر و سپاس کے مستحق ہے جسنے انسان کا عجیب و غریب پودہ اولاً عالم اور بعدہ عین کے باغ مین لگایا اور جب تک قیامت کی خزان نہ آویگی تب تک وہ اوسکے نوعی تنہ سے افراد اور احوال کے گوناگون شاخین اور پتے اسطرح پیدا کرتا رہیگا کہ اگر سابقہ شاخ یا تنہ ٹوٹ جاے تو بجاے اوسکے فوراً دوسری شاخ یا تنہ قائم ہوجاے۔ یہ ہمارے عارفین زمانہ ہین جنکا سر حال کیساتھ تسلسل جاری ہے

طالع کی یاوری کے لحاظ سے اگر فی زماننا ارشاد طلب دوستون کے دلون مین ایسے خدارسیدہ گروہ کے ساتھ جو عنصری مکانات سے رخصت ہوچکے ہین روحانی راز و نیاز کی باتین کرنیکی آرزو پیدا ہو تو کتابی نقوش سے وہ فیضان حاصل کرسکتے ہین عارف کامل کی کتاب ہی ایک ایسی جامع خانقاہ کہی جاسکتی ہے کہ جو حقیقت کی تلاش والون کے واسطے آسائش کا وسیلہ ہو ہم سے کئی صدی پہلے اس مخلصانہ آرزو کی تکمیل کو خدا کے مقبول اور راز دار حقیقت **امام یافعیؒ** نے ایک کاغذی عمارت کی مستحکم بنیاد قائم کرکے ایسی عالیشان خانقاہ تیار فرمادی ہے جس مین اولین طبقہ کے روشن دل بزرگ اپنے مقامات و مدارج کے اعتبار سے درجہ بدرجہ سجادۂ ہدایت و تلقین روحانی پر متمکن نظر آتے ہین۔ اوس توحیدی سرا یعنی کتاب **خلاصۃ المفاخر** مین ہر ایک فرد کی حقیقت حال چشمۂ حیات کی بدولت ایسے ثمر کے مانند ہے جسکے اطراف کی نوخیز سبزے ہر ایک کامیاب اور ناکام کی فطرتی نظر مین خدائی اسرار کے ایسے خطوط اور موٹے موٹے حروف نمودار کرتے ہین جنکے ہر ایک صفحہ کے نیچے سے ایک آیۂ قرآن لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کے وصف کو ہمراہ لئے ہوئے نکلتا ہے اور جسکی ہر ایک سطر کے ضمن مین اوتیت جوامع الکلم کی باریک حقیقتون سے بھرا ہوا ایک دفتر مخفی ہے۔ اوسکی دشوار گزار حروف کا ایسی کمزور نظرون کیساتھ نابلد اشخاص سے حل ہونا غیر ممکن تھا کہ جو دلکی آنکھونکے ساتھ عرفانی تجلیات و عربی تحقیقات سے معذور ہین اسلئے رہنمائی کے واسطے ایک رہبر کامل یا میر خانقاہ حقانی کی ضرورت تھی جسکی سپہ سالاری کا مہتم بالشان کام ترجمہ نگاری زبان اردو مین تھی اسکو انفس و آفاق کے رموز آگاہ۔ خدائی پرستش اور معرفت مین ہمہ تن مصروف اور الٰہی جذبات اور مشاہدات تجلی مین بالکل مستغرق عمی معظمی مولانا مولوی **سید ذوالفقار احمد** نقوی سارنگپوری نے انصرام کو پہنچا کر ترجمہ کو **قرۃ الناظر** کے نام سے نامی کیا خدا طلب نفوس کو صلاے عام ہے کہ اس خانقاہ نشین بلند مرتبہ گروہ کی پیروی سے عرفان کا راستہ اختیار کرکے

صفائی قلب وَالذین جاھدو افینا لنھدینھم سُبُلنا کی جیسی ریاضت سے حاصل کرے کشف کی آنکھون سے اصحاب خلوت وارباب جلوۃ دونون کا تماشہ کرکے ناشناسائی اور وہم پرستی کے کوچہ سے نکل جاوے اور باطنی ادراک کی روشنی مین حقیقت کے باغون کے سیر فرماکر جامعیت کے تخت پر بحیثیت خلیفہ متمکن ہو تاکہ اوسکے قوی ادراک کے سامنے دوسرے ضعیف ادراک والونکی لچر اور پوچ اصطلاحین عمدہ حیثیت سے فروخت نہ ہونے پاوین اور سبکی استعداد کا ذاتی جوہر جسقدر قیمت کا ہو اصلی قدر و قیمت پر خرید اجاوے اوس وقت مضمون لوکشفتُ غطاءُ ما ازددتُّ یقینا کا نقد اوسکو حاصل ہوگا اور اوسکا یقین ایسے بلند درجہ پر پہنچ جاویگا جہان نہ افزونی کو گنجائش ہوگی اور نہ کم و کاست کو۔

اب نورالحسن سلطانی بارگاہ کے دعاگو کا مدحت طلب دل اپنے مسلک قدیم پر آرزومند ہے کہ جن کے ذریعہ سے ملک و ملکوت کی آرائش ہے سپاس گذاری کرکے تقریر کو ختم کرے۔ زمان و زمانیان کا شہنشاہ بے زوال ہماری ملکۂ زمانہ علیاحضرت نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ تاجدار کشور بھوپال کو اونکی آل و اولاد کے ساتھ تاگردش گردون گردان حکومت پر سرپر آرا رکھے کہ جنکے جواہر اوصاف کا شمار عقل نہین کرسکتی ہے اونکے شمار سے اپنے عجز کا اقرار کرنا صواب اندیش عقلمندون کا شیوہ ہے۔ خلد ملکھم واقبالھم۔ غوثیت پناہی قلم کے تصرفات سے مدعا نگاری فاتحہ خوانی پر دلیل زیبا ہے۔ امید ہے کہ توحید کی توفیق بخشنے والا اللہ جل شانہ اپنے تمام دوستونکو انفس و آفاق کی یگانگی اور اصل کے اندر سایہ کی فنا کا مکاشفہ روزی فرمائے گا۔ اللھم آمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ؎

دار السعادۃ
جمعہ ۸ شعبان ۱۳۳۰ھ

